بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُؤَثِّرۡ وَ تَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ.

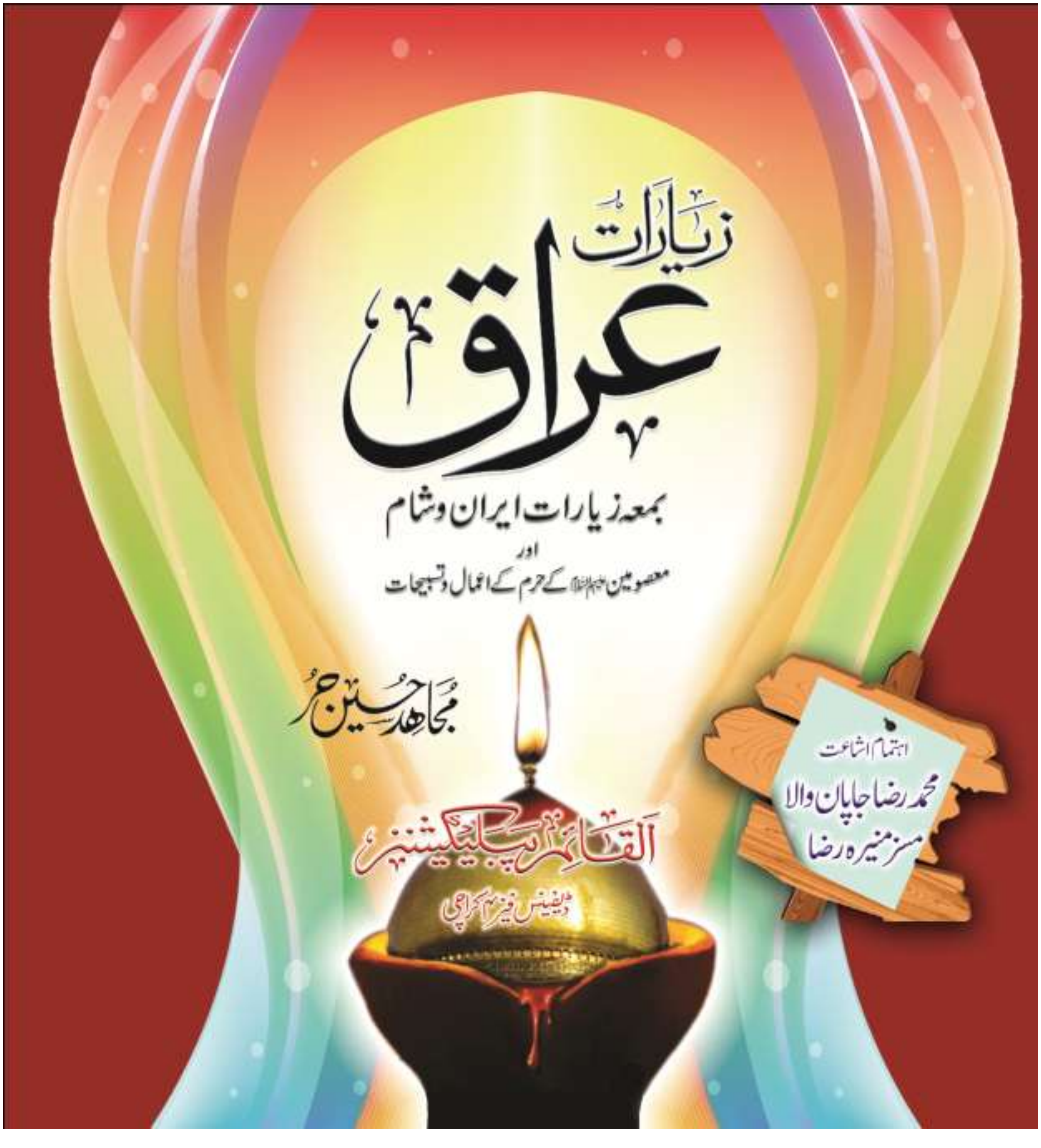

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.
رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ.

زیارات عراق

بمعہ زیارات ایران و شام

اور

معصومین علیہم السلام کے حرم کے اعمال و تسبیحات

جمع آوری

مجاہد حسین حرؔ

معاونت

محمد رضا جاپان والا و منیرہ رضا

ناشر

القائم پبلیکیشنز... کراچی پاکستان

ملنے کا پتا

Email:hurr512@gmail.com

0345-2401125, 0332-8202727

فہرست کتاب

کلمات آغاز 15

زائرین سے چند گزارشات 15

تشکر 17

احکام و آداب سفر 18

سفر شروع کرنے سے پہلے چند آداب 18

دورانِ سفر چند آداب 18

مسافر زائر کی نماز کے احکام 18

آداب زیارت 20

احکامِ حرمِ مطہر 20

سورۂ حمد کی فضیلت 21

سورۂ حمد 21

آیت الکرسی کی فضیلت 21

آیت الکرسی 22

سورۂ یٰسین کی فضیلت 22

سورۂ یٰسین 23

سورۂ فتح کی فضیلت 28

سورۂ فتح 29

سورۂ رحمٰن کی فضیلت 32

سورۂ رحمٰن 33

سورۂ واقعہ کی فضیلت 36
سورۂ واقعہ 36
سورۂ مُلک کی فضیلت 39
سورۂ مُلک 39
سورۂ مزمل کی فضیلت 41
سورۂ مزمل 42
سورۂ اعلیٰ کی فضیلت 43
سورۂ اعلیٰ 43
سورۂ فجر کی فضیلت 44
سورۂ فجر 44
سورۂ قدر کی فضیلت 45
سورۂ قدر 46
سورۂ زلزال کی فضیلت 46
سورۂ زلزال 46
سورۂ عادیات کی فضیلت 47
سورۂ عادیات 47
سورۂ کافرون کی فضیلت 47
سورۂ کافرون 48
سورۂ نصر کی فضیلت 48
سورۂ نصر 48
سورۂ توحید کی فضیلت 49
سورۂ توحید 49
سورۂ فلق کی فضیلت 49
سورۂ فلق 49
سورۃ الناس کی فضیلت 50

سورۃ الناس 50
تلاوت قرآن کے بعد کی دعا 50
حدیث کساء 51
دعائے کمیل 55
دعائے ندبہ 63
دعائے توسل 72
دعائے عہد 80
دعائے توبہ 83
دعائے عدیلہ 87
دعائے علقمہ (صفوان) 91
ائمہ علیہم السلام کے حرم میں مانگی جانے والی دعا 96
زیارت وارثہ 101
زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام 103
زیارت شہدائے کربلا علیہم السلام 103
زیارت جامعہ کبیرہ 104
زیارت جامعہ صغیرہ 113
زیارت امین اللہ 113
عاشورا کے دن زیارت امام حسین علیہ السلام 115
زیارت اربعین 120
زیارتِ آل یٰسین 122
زیارت ناحیہ مقدسہ 126
نمازِ حضرت جعفر طیارؑ 140
نماز جعفر طیّار کا ایک مختصر عمل 141
تمام حرم ہائے مبارکہ کیلئے اذن دخول 141
نقشہ حرم امیرالمومنین علیہ السلام 143

نقشہ کے مقامات 144
مقامات نجف و اطراف نجف 145
چند اہم مسائل 145
شیخ مرتضی انصاریؒ 146
شیخ نصیر الدین طوسیؒ 147
علامہ مقدس اردبیلیؒ 147
علامہ حلیؒ 148
سید ابوالقاسم خوئیؒ 148
شیخ عباس قمیؒ 149
مولا علی علیہ السلام کے حرم کے اعمال 149
فضیلت زیارت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام 150
زیارت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام 151
زیارت حضرت آدم علیہ السلام 160
زیارت حضرت نوح علیہ السلام 161
امام حسین علیہ السلام کے سر کا مدفن 162
امام حسین علیہ السلام کے سر مقدس کی زیارت 163
ضریح مقدس میں دو انگلیوں کے نشان 164
میزاب رحمت 164
زیارت وداعِ امیرالمومنین علیہ السلام 165
وادی السلام کی مختصر تاریخ 166
زیارت حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام 167
زیارت اہل القبور 167
مقامات کوفہ 168
شہر کوفہ اور مسجد کوفہ کی فضیلت 169
نقشہ مقامات مسجد کوفہ 170

اعمال مسجد کوفہ 170
(1) مقامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام........ 172
(2)مقام حضرت خضر علیہ السلام 174
دکۃ القضاء و بیت الطشت کا واقعہ 174
(3)اعمال مقامِ دکۃ القضاء 174
(4) اعمال مقامِ بیت الطشت 175
(5) مقامِ نبی محمد ﷺ (دکۃ المعراج) 176
(6) مقامِ حضرت آدم علیہ السلام 176
(7) مقامِ جبرئیل علیہ السلام 180
(8) مقامِ حضرت زین العابدین علیہ السلام 181
(9)مقامِ حضرت نوح علیہ السلام 183
مسجد کوفہ میں نماز حاجت 183
(10) مقامِ محراب حضرت امیر المومنین علیہ السلام 184
مناجات حضرت امیر المومنین علیہ السلام 185
(11) مقامِ دکۂ امام جعفر صادق علیہ السلام 188
مختصر حیات حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام........ 188
زیارت حضرت مسلم بن عقیلؑ 189
مختصر حیات مختار ثقفیؒ 192
زیارت حضرت امیر مختارؒ 193
حضرت ہانی بن عروہ کا مختصر تعارف 193
زیارت حضرت ہانی بن عروہؓ 194
بیت حضرت علی علیہ السلام........ 195
حضرت میثم تمار کی مختصر حیات 196
زیارت حضرت میثم تمار 197
جناب خدیجہ بنت امیر المومنینؑ (حضرت عباسؑ کی بہن) 198

زیارت جناب خدیجہ بنت امیر المومنینؑ (مقابل مسجد کوفہ) 198
مسجد حنانہ مختصر تعارف 199
مسجد حنانہ کے اعمال 200
حضرت کمیل ابن زیاد کا مختصر تعارف 201
زیارت کمیلؓ ابن زیاد 202
فضیلت واعمال مسجد سہلہ 203
نقشہ مسجد سہلہ 204
مسجد سہلہ کے اعمال 204
(۱) اعمالِ مقام امام جعفر صادق علیہ السلام 206
(۲) اعمالِ مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام 207
(۳) اعمالِ مقام حضرت ادریس علیہ السلام 207
(۴) اعمالِ مقام حضرت خضر علیہ السلام 208
(۵) اعمالِ مقام صالحین 208
(۶) اعمالِ مقام امام زین العابدین علیہ السلام 209
(۷) اعمال مقام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام 209
نقشہ کربلا 212
مقامات کربلا 212
اطراف کربلا 213
میّب 213
امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت 213
نقشہ حرم امام حسین علیہ السلام 214
زیارت امام حسین علیہ السلام کے آداب 215
کیفیت و زیارت امام حسین علیہ السلام 217
زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام 221
زیارت گنج شہیداں 221

حبیب ابن مظاہر کا مختصر تعارف 222
زیارت جناب حبیب ابن مظاہر الاسدیؒ........ 223
حضرت ابراہیم مجاب (فرزند امام موسیٰ کاظمؑ) کا مختصر تعارف 224
زیارت جناب ابراہیم مجاب 224
مختصر اعمال برائے حرم مطہر سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام 225
حرم امام حسین علیہ السلام میں پڑھی جانے والی دعا 226
زیارت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا 229
زیارت وداع امام حسین علیہ السلام 231
پندرہ شعبان کی زیارت........ 231
شب ہائے قدر میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت 232
عید الفطر و عیدالاضحیٰ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت........ 235
عرفہ کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت 241
کیفیت زیارت 242
دعائے امام حسین علیہ السلام روز عرفہ 249
باب سدرہ 268
نخل مریم سلام اللہ علیہا........ 268
مقام شیر فضہ........ 268
خیام حسینی........ 269
نہر فرات 269
مختصر اعمال برائے حرم مطہر حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام 269
حضرت عباس بن امیرالمومنین علی علیہ السلام 270
مختصر حیات اُم البنین سلام اللہ علیہا 273
زیارت جناب اُم البنین سلام اللہ علیہا........ 274
زیارت وداع حضرت عباس علیہ السلام 275
تلۂ زینبیہ 276

زیارت تلۂ زینبیہ 277
زیارت مقام امام جعفر صادق علیہ السلام 278
حضرت حرؑ ابن ریاحی کا مختصر تعارف 279
زیارت جناب حُر ابن یزید الریاحی 280
عون بن عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کا مختصر تعارف و زیارت 281
طفلان مسلم بن عقیلؑ کے بارے میں 283
زیارت طفلان جناب مسلم بن عقیلؑ 283
زیارت شریفہؑ بنت الحسنؑ 284
دسترخوان سیدہ شریفہؑ 285
نقشہ حرم مطہر کاظمین 286
مقامات کاظمین 286
مختصر اعمال برائے حرم مطہر امام موسیٰ کاظم و امام محمد تقی علیہما السلام 287
زیارت امام موسیٰ کاظم و امام محمد تقی علیہما السلام (مشترکہ زیارت) 287
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی مختصر حیات 289
زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام 290
امام محمد تقی علیہ السلام کی مختصر حیات 294
امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت 295
شیخ ابن قولیہ قمیؒ 297
جناب شیخ مفیدؒ 297
سید رضی کا مختصر تعارف 298
زیارت سیّد رضی • 298
سید مرتضیٰ کا مختصر تعارف 299
زیارت سیّد مرتضیٰ • 299
وداع جوادین علیہما السلام 300
حرم کاظمین پر ایک کرامت 300

نقشہ حرم مطہر سامرا...... 301
مقامات سامرا و بلد...... 301
سامرا...... 301
بلد...... 302
مختصر اعمال برائے سامرا...... 302
طریقہ نماز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف...... 302
امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہا السلام کی زیارت...... 303
مختصر زندگی نامہ امام علی نقی علیہ السلام...... 304
زیارت امام علی نقی علیہ السلام...... 305
مختصر حیات امام حسن عسکری علیہ السلام...... 309
زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام...... 310
مختصر تعارف نرجس خاتون والدہ ماجدہ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف...... 316
زیارت نرجس خاتون والدہ ماجدہ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف...... 316
مختصر تعارف جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا (امام علی نقی علیہ السلام کی بہن)...... 318
زیارت جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا...... 319
سرداب مقدس...... 321
زیارت و اذن دخول سرداب...... 321
زیارت امام آخر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف...... 321
وداع عسکرین علیہا السلام...... 326
مختصر سوانح حیات سید محمد بن امام علی نقی علیہ السلام...... 327
زیارت جناب السیّد محمد ابن حضرت امام علی النّقی علیہ السلام...... 328
زیارت حضرت ایوب علیہ السلام...... 331
مسجد براثا میں جانا اور وہاں نمازپڑھنا...... 332
عراق کے متفرق مقامات زیارت...... 333
مقامات حلہ...... 333

مقامات مدائن........ 334
مقامات بغداد 334
مقامات موصل........ 334
حلہ........ 334
موصل 335
مدائن 335
حضرت سلمان فارسیؓ........ 335
حزیفہ بن یمان........ 336
جابر بن عبداللہ انصاری 336
بہلول دانا........ 336
نقشہ حرم امام رضا علیہ السلام........ 337
حرم امام رضا علیہ السلام کے اعمال 337
مختصر حیات امام رضا علیہ السلام 338
کرامات 340
زیارت امام علی رضا علیہ السلام 341
زیارت قدمگاہ امام (نیشاپور) اور بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا(تہران) 349
نقشہ حرم معصومہ قم سلام اللہ علیہا........ 349
حرم معصومہ قم علیہ السلام کے مختصر اعمال........ 350
مختصر حیات حضرت فاطمہ معصومہ قم سلام اللہ علیہا 351
فضیلت زیارت معصومہ قم سلام اللہ علیہا 352
کرامت 352
زیارت معصومہ قم سلام اللہ علیہا........ 352
نقشہ حرم شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام 355
مختصر حیات شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام 355
زیارت شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام........ 357

نقشہ مسجد جمکران........ 360
مسجد جمکران کا تعارف 360
مسجد جمکران کی نماز 361
مختصر اعمال حرم جناب زینب سلام اللہ علیہا 362
مختصر حیات حضرت زینب سلام اللہ علیہا........ 363
زیارت حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا 363
زیارت سیّدتی و مولاتی بنت صغیرہ حضرت سیّد الشہداءؑ 365
حضرت حجر ابن عدی و دیگر شہداء........ 367
حضرت ہابیل 368
اُمّ کلثوم بنت حضرت علی علیہا السلام........ 369
زیارت اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا........ 369
زیارت وداع اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا........ 370
حضرت اُم سلمہ (زوجہ پیغمبرؐ)........ 371
حضرت فضہؓ (کنیز سیدہؑ)........ 372
دمشق کے دیگر مقامات زیارت 372
اطراف دمشق کی زیارات........ 373
زیارت امامزادگان 373
ادعیہ مختلفہ و تعقیبات نماز پنجگانہ 374
دعا خیر و خوبی برائے دین و دنیا 374
دعائے مختصر عافیت........ 374
دعائے طلب حاجت 374
دعا برائے حصول امن از بلیات و وسعت رزق 375
پانچ فوائد کی دعا........ 375
آٹھ آیتوں کا عمل........ 376
دعائے وسعت رزق 378

دعائے مجرب و عجیب التاثیر 378
دعائے حضرت علی علیہ السلام 379
دعائے نور صغیر 379
دعائے امام حسین علیہ السلام 380
دعائے امام زین العابدین علیہ السلام 380
دعائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف 381
تعقیب نماز صبح 382
تعقیب نماز ظہر 382
تعقیب نماز عصر 383
تعقیب نماز مغرب 384
تعقیبات نماز عشاء 385
قبولیت نماز کی دعا 385
اعمال شبِ جمعہ و روزِ جمعہ 386
نماز آیات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ 387
نماز عرفہ اور اس کا طریقہ 387
نماز روزِ غدیر اور اعمال 387
نماز تہجد اور اس کا مختصر طریقہ 388

کلمات آغاز

ایک دن شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معانی الاخبار کا ترجمہ کر رہا تھا کہ مسز رضا صاحبہ کا فون آیا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں پھر خود ہی کہنے لگیں کہ وہ قرآن وعترت اکیڈمی گئیں تھیں تو وہاں سے میرا فون نمبرانہیں دیا گیا کیونکہ ایک کتاب عراق کی زیارات کے حوالے سے مرتب کرنا چاہتیں ہیں۔ بہر حال چند دن پہلے وہ اپنے ہمسفر زندگی کے ساتھ میرے غریب خانے پر تشریف لائیں اور کتاب میں جو کام وہ چاہتی تھیں اس کی وضاحت کی مجھے ان کا کام پسند آیا اور میں نے ان کے ساتھ معاونت کی حامی بھر لی۔

الحمد للہ! کتاب مکمل ہو گئی اس میں زیادہ تر مشورے مسز رضا نے ہی دیئے ہیں کیونکہ وہ کئی بار کربلا کی زیارات سے مشرف ہو چکی ہیں مجھ حقیر کو ابھی تک زیارت کربلا کا موقع نصیب نہیں ہو سکا۔ کتابی علم کا انکار نہیں لیکن پریکٹیکل علم کتاب علم سے کچھ آگے نکل جایا کرتا ہے اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ مدارس میں فقہ پڑھانے والا استاد حج کے مسائل پڑھانے کی حد تک بہت اچھا پڑھا سکتا ہے لیکن جب حج خود کرنا پڑتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کا علم حج کے پریکٹیکل کے بغیر نامکمل ہوتا ہے۔

اسی طرح معاملہ زیارات کا بھی ہے۔ اس کتاب میں باقی کتابوں کے مقابلے میں ایک چیز کا میں نے اضافہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ زائر جب کہیں زیارت کے لیے جاتا ہے تو کتاب سے اس زیارت گاہ یا شخص کی زیارت تو پڑھ لیتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا ہوتا کہ جہاں کی اس نے زیارت کی ہے یا جس شخصیت کی اس نے زیارت پڑھی ہے اس کا مقام کیا ہے؟ ہم نے اس کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ زائر کی اس تشنگی کو دور کر دیا جائے۔ خدانہ کرے اگر کسی جگہ کوئی خامی رہ گئی ہو تو آئندہ ایڈیشن میں اسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

آداب زیارات جو روایات یا بزرگوں کے اقوال میں ملتے ہیں وہ ہم نے کتاب میں جابجا ذکر کر دیئے ہیں لیکن کچھ گزارشات مجھے زائرین سے کرنا ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں اپنے انہی کلمات کے ساتھ مربوط کر دوں۔

زائرین سے چند گزارشات

(۱) پاکستان سے ایران، عراق یا شام جانے والے زائرین سے درخواست ہے کہ جب پاکستان سے روانہ ہونا ہو تو ایک دفعہ پاکستان میں دفن امامزادگان خاص طور پر سید عبداللہ شاہ غازی، لعل شہباز قلندر، بری امام اور دیگر بزرگ سادات کرام کے مزارات پر سلام کرنے ضرور جایا کریں۔ یہ ان کا حق ہے۔

(۲) دوران سفر آپ پاکستان اور اپنی قوم کے سفیر ہوتے ہیں خدارا! صفائی کا خاص خیال رکھا کریں۔

(۳) بداخلاقی اور بدکلامی سے گریز کریں۔

(۴) اگر کربلا جا رہے ہوں تو آپ کے چہرے پر حزن وملال ہونا چاہئے نہ کہ قہقہے۔

(۵) دوران زیارات سیلفیوں اور دنیاداری کے معاملات سے دور رہیں۔

(۶) غیر اسلامی حرکات ورسومات سے گریز کریں۔

(۷) اگر آپ کی استطاعت میں ہو تو نجف و کربلا میں زیر تعلیم طالب علموں کے ساتھ ملاقات کر کے ان کی حوصلہ افزائی کیجیے اور ان کی معاونت جس حد تک ہو سکے کیجیے۔

(۸) دوران سفر باوضو رہیے اور کوشش کیجیے کہ واپس آنے تک آپ باوضو رہنے کے عادی ہو چکے ہوں۔

(۹) یاد رکھیے کہ زیارات پر عراق، ایران یا شام مقامات مقدسہ پر حاضر ہو جانے کا نام بلاوا نہیں ہے بلکہ بلاوا یہ ہے کہ جب آپ زیارات سے واپس اپنے وطن پہنچیں تو آپ کی شخصیت میں خدائی رنگ نظر آنا چاہئے اگر آپ کے اخلاق و کردار میں کوئی فرق نہیں آیا تو یاد رکھیں کہ یہ زیارات پر جانا آپ کا بلاوا نہیں ہو سکتا، ہاں! اگر آپ کے اخلاق و کردار میں فرق آیا ہے اور آپ کی شخصیت میں خدائی رنگ جھلکنے لگا ہے تو یقیناً آپ کا بلاوا آیا تھا۔ لہٰذا کوشش کیجیے کہ زیارات سے واپسی پر آپ ان مقامات مقدسہ سے خالی واپس نہ آئیں بلکہ کچھ حاصل کر کے ہی لوٹیں۔

(۱۰) آخری گزارش ہماری ان افراد سے ہے جو بار بار زیارات پر جاتے ہیں انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محبوب کی محبت میں اس کے دروازے پر جانے کی خواہش ہر انسان کے اندر موجود ہوتی ہے لیکن یہ دروازہ ایسا ہے کہ اسے اپنے وجود کے اندر سے کھولا جاتا ہے باہر سے نہیں اگر ہو سکے تو بعض دفعہ خود زیارات پر جائیں اور بعض دفعہ ان مومنین کو زیارات سے مشرف کریں جو خود جانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

دعا گو ہوں کہ خداوند عالم ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔ اس کام کا آغاز کرنے والی شخصیت مسز رضا اور جناب محمد رضا جاپان والا کے لئے بھی دعا گو ہوں کہ خداوند قدوس ان کو زیادہ سے زیادہ اجر اور حضرات معصومین علیہم السلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجاہد حسین حرؔ

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس فیز ۴۔ کراچی

تشکر

ہم دونوں کو مولائے کریم نے کئی بار مقامات مقدسہ کی زیارت سے شرفیاب فرمایا ہے، اس دوران ہم نے ایرانی خواتین و حضرات کے ہاتھ میں ایک کتاب "عراق" دیکھی جو ہمیں بہت اچھی لگی اور ہم نے سوچا کہ ایسی ہی ایک کتاب اردو میں بھی ہونی چاہیے۔ سو ہم نے اس سلسلے میں کوششیں شروع کر دیں۔ اس کام میں بعض ایسے افراد سے بھی واسطہ پڑا کہ جن کا اس قسم کے کام سے کوئی تعلق ہی نہ تھا اس بناپر مالی نقصان کے ساتھ ساتھ ہمارے قیمتی وقت کا ضیاء بھی ہوا لیکن خداوند قدوس کے فضل و کرم سے ہماری لگن تھی کہ کم نہ ہوئی اور ہم اس کام کو مکمل کرنے کے پختہ ارادے سے لگے رہے اور آخر کار ایک دن اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے ہمارا واسطہ مولانا مجاہد حسین حرّ صاحب سے ہوا۔ انہوں نے ہر طرح سے ہمارا ساتھ دیا اور اپنے قیمتی وقت سے نوازا اور ہمارے ارادے اور خواہش کو ایک خوبصورت کتاب کی شکل دینے میں ہماری مدد و رہنمائی فرمائی۔

اس کتاب میں باقی کتابوں کی طرح زیارات اور دعائیں تو ہیں ہی لیکن ایک چیز کا ہم نے بہت خوبصورت اضافہ کیا ہے اور وہ ہے مقامات مقدسہ اور شخصیات کا مختصر تعارف۔ اگرچہ ہماری درخواست پر کتاب کو طوالت سے بچانے کے لیے حوالہ جات اور طویل معلومات کو حذف کر دیا ہے جو افراد ان چیزوں کا شوق رکھتے ہوں تو یا تو بڑی کتب کی طرف رجوع کریں یا پھر مولانا صاحب سے بھی رجوع کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں جابجا ایسے اعمال اور نصیحتوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جن کو ایک زائر زیارات کے وقت بھول جاتا ہے جس کی بناپر بعض اوقات مقامات مقدسہ سے جو مقصد حاصل کرنا چاہئے اس سے محروم رہ جاتا ہے۔

ان شاء اللہ اس کتاب سے ہم اپنی زیارات کو بہترین زیارات بنانے کے ساتھ ساتھ آخرت کا سرمایہ جمع کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں ہم پُراُمید ہیں کہ اس کتاب کے مطالعہ اور زیارات میں استفادہ کے بعد مومنین کرام کی زندگی میں ایک تبدیلی آئے گی۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے وسیلہ سے دعاگو ہیں کہ وہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی اپنے دین اور بندوں کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے گا۔ (آمین)

والسلام

محمد رضا جاپان والا

مسز منیرہ رضا

احکام وآداب سفر

سفر شروع کرنے سے پہلے چند آداب

(۱) سفر کے لئے خداوند عالم سے خیر وخوبی (اچھائی) طلب کرنا۔

(۲) تین دن روزے رکھنا۔

(۳) دوستوں اور عزیزوں کو سفر کی اطلاع کرنا۔

(۴) امور واجب کے بارے میں وصیت کرنا۔

(۵) سفر کے لئے مناسب اور شائستہ افراد کا انتخاب۔

(۶) صدقہ دینا۔

(۷) دعائے سفر، سورۂ قدر، آیت الکرسی، سورۂ حمد، چاروں قل (66تا69) کی تلاوت کرنا۔

(۸) سواری پر سوار ہوتے وقت صدقہ دینا۔

(۹) زیارت کے سفر سے پہلے غسل کرنا۔

دورانِ سفر چند آداب

(۱) سامانِ سفر ساتھ رکھنا۔

(۲) دیگر زائرین سے اخلاق اور نیکی کے ساتھ پیش آنا۔

(۳) دوسرے زائرین کی مدد کرنا خاص کر بوڑھوں اور مریضوں کی۔

(۴) قافلے اور حرم کے خدمت گزاروں کی مدد کرنا۔

(۵) جس جگہ جائیں وہاں کے مسکینوں اور فقیروں کو صدقہ دینا۔

مسافر زائر کی نماز کے احکام

(۱) دوران سفر اگر کسی شہر میں دس دن سے کم ٹھہرنا ہو تو چار رکعتی نماز کو دو رکعت قصر کرکے پڑھنا۔

(۲) عراق کے وہ مقامات جہاں مسافر کو پوری نماز پڑھنے اور قصر میں اختیار ہے:

(۱) کربلا خود حدودِ ضریح موجودہ علمائے کرام کے مطابق ضریح سے گیارہ (11) میٹر کے اندر اندر مکمل نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

(2) آقائی سید علی خامنہ ای کے نزدیک خود مسجد کوفہ کے اندر مکمل نماز پڑھنے کا اختیار ہے۔ آقائی سید علی سیستانی کے نزدیک پورے شہر کوفہ میں اختیار ہے۔

یہ اختیار روزے کے بارے میں نہیں ہے۔

نوٹ:

(1) زائرین کرام سے گزارش ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعتی نماز میں پہلی صف میں کھڑے ہونا مکروہ ہے اور جب منع کیا جا رہا ہو تو بعض علما کے نزدیک نافرمانی کی بنا حرام ہوتا ہے۔

(2) اسی طرح وہ مسافر جو جماعت میں قصر نماز ادا کر رہے ہوں وہ اپنی نماز تمام کر کے دوبارہ جماعت میں شریک ہونے کے لئے اپنی یا والدین کی قضا نماز کی نیت سے دو رکعت باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں۔

آداب زیارت

احکامِ حرمِ مطہر

(۱) غسل زیارت بجالانا۔

(۲) باطہارت و باوضو حرم جانا۔

(۳) ہر بار حرم میں داخلہ کیلئے اذن دخول پڑھنا۔

(۴) پاک وصاف لباس پہننا، بہتر ہے کہ سفید لباس پہنا جائے۔

(۵) پریشان حال اور بھوک وپیاس میں زیارت کرنا۔

(۶) عاجزی اور سادہ غذا اختیار کرنا۔

(۷) خوشبو لگا کر حرم جانا مستحب ہے سوائے حرمِ امام حسینؑ کے۔

(۸) حرم جاتے ہوئے ذکر پڑھنا یعنی اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ وغیرہ کہنا۔

(۹) سو دفعہ سورۂ توحید پڑھنا (خاص طور پر حرم امام حسینؑ میں)۔

(۱۰) حرم کے دروازے کو چومنا۔

(۱۱) توفیق زیارت پر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ شکر بجالانا۔

(۱۲) حرم کے احترام کا خیال رکھنا۔

(۱۳) حرم میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرنا۔

(۱۴) حرم سے نکلتے وقت اس کی طرف پشت نہ کرنا۔

(۱۵) ضریح کے نزدیک تلاوت وزیارت پڑھتے وقت اس طرح کھڑے نہ ہوں کہ جس سے زائر کے لئے مشکلات کا باعث ہو۔

(۱۶) زیارت کے بعد دو رکعت نماز ہدیہ زیارت ادا کرنا۔

(۱۷) گناہوں کی بخشش کے لئے زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنا۔

(۱۸) حیض ونفاس والی خواتین اور جنب افراد کا حرم میں ٹھہرنا اور قیام کرنا حرام ہے۔

(۱۹) حرم کی مخصوص زیارت بجالانا۔

(۲۰) تمام معصومین علیہم السلام کے حرم میں داخلہ کے لئے اذن دخول پڑھنا کافی ہے لیکن حرم امام حسین علیہ السلام کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ آنکھوں میں اشک آجائیں۔

نوٹ

غسل جنابت کے علاوہ واجب اور مستحب غسل کے ساتھ وضو بھی لازم ہے نماز وغیرہ کے لئے (آقائی خامنہ ای)

وضو ضروری نہیں ہے۔ (آقائی خوئی اور سیستانی)

مستحب غسل سے مراد صرف وہ غسل جن کا مستحب ہونا شرعاً ثابت ہے۔

سورۂ حمد کی فضیلت

- ☆ سورۃ الحمد موت کے علاوہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔
- ☆ جو مسلمان سورۂ حمد پڑھے اس کا اجر و ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے دو تہائی (66%) قرآن کی تلاوت کی ہو۔
- ☆ اس کی تلاوت کا اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ہر مومن اور ہر مومنہ کو ہدیہ پیش کیا ہو۔
- ☆ یہ سورہ دوسروں کا محتاج ہونے سے روکتی ہے۔

سورۂ حمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے (۲) وہ رحمٰن اور رحیم ہے (۳) روزِ قیامت کا مالک و مختار ہے (۴) پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں (۵) ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرماتا رہ (۶) جو اُن لوگوں کا راستہ ہے جن پر تُو نے نعمتیں نازل کی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر نہ غضب نازل ہوا ہے اور وہ گمراہ بھی نہیں ہوئے (۷)

آیت الکرسی کی فضیلت

- ☆ جو شخص آیت لکرسی پابندی سے پڑھے گا خداوند عالم اس کے قلب کو حکمت، ایمان، خلوص، توکل اور وقار سے بھر دے گا۔
- ☆ جو اس کو آب زمزم یا بارش کے پانی سے لکھ کر پیئے گا اس کے جسم سے ہر بیماری دور ہو جائے گی نیز وسوسہ شیاطین اور نسیاں سے نجات پائے گا۔
- ☆ جو اس کو تعویذ بنا کر پہنے گا وہ وحشی جانوروں، کیڑے مکوڑوں، جادو اور ہر مرض سے بچا رہے گا۔
- ☆ جو آیت الکرسی کا ورد کرے گا وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا اور رزق میں اضافہ ہوگا۔
- ☆ نماز صبح کی بعد اس کی سات (7) مرتبہ تلاوت کرنے سے روزی کے دروازے دن بھر کھلے رہیں گے۔

آیت الکرسی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ
مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا
بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ
مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الۡعَلِىُّ
الۡعَظِيۡمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ
الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡ
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ
لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ
يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٥٧﴾

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہاں کا سنبھالنے والا ہے۔ اس کو نہ اُونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون ایسا ہے جو بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے۔ جو کچھ ان کے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا سب کو) جانتا ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اس پر (کچھ بھی) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالی شان بزرگ مرتبہ ہے۔ (۲۵۵) دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی تو جس شخص نے جھوٹے خدائوں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط رسّی پکڑ لی ہے جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ (۲۵۶) خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ انہیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۲۵۷)

سورہ یٰسین کی فضیلت

☆ جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے سورہ یٰسین پڑھے تو خدا اُس کے گناہ معاف کردے گا اور اسے بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کرنے ثواب عطا فرمائے گا۔

☆ جب یہ سورہ کسی مریض کے پاس تلاوت کیا جائے تو اُس کے سامنے ہر حرف کے بدلے میں دس فرشتے نازل ہوتے ہیں جو اُس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اُس کی روح قبض ہونے تک حاضر رہتے ہیں اُس کے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اُس کے دفن میں شریک ہوتے ہیں۔

☆ کوئی مریض موت کے وقت خود یا کوئی دوسرا شخص اُس کے پاس سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو رضوان جنت بہشت کے پانی کا ایک پیالہ لا کر اسے دیتا ہے جسے وہ پیتا ہے اور سیر اب ہو کر اِس دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور اپنی قبر سے سیر اب ہی اُٹھے گا اور سیر اب ہو کر ہی جنت میں داخل ہوگا۔

☆ سورہ یٰسین اپنے پڑھنے والے کو خداوند عالم دنیا اور آخرت کی بھلائی عنایت کرے گا، قیامت کے خوف اور دنیا کی بلاؤں سے بچائے گا نیز ہر شر کو اُس سے دور کرے گا اور اُس کی ہر حاجت بر لائے گا۔

☆ سورہ یٰسین پڑھنے والے کے لیے بیس حج کا ثواب ہے اور اسے سننے والے کے لیے ہزار نور، ہزار رحمتیں اور ہزار برکتیں ہوں گی اور یہ سورہ اُس کو ہر مصیبت سے نجات دلائے گا۔

☆ جو شخص قبرستان میں سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو خدا وہاں مدفون لوگوں کے عذاب میں کمی کرے گا اور اس کو مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔

☆ جو شخص دن میں سورہ یٰسین پڑھے وہ رات تک محفوظ رہے گا اور روزی سے نوازا جائے گا۔

☆ جو شخص رات کو سونے سے پہلے یہ سورہ پڑھے تو خدا اُس کو ہر آفت اور شیطان کے ہر شر سے بچانے کیلئے ہزار فرشتے مقرر کرے گا اور اگر وہ اسی روز مر جائے تو خدا اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

سورہ یٰسین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
يٰسٓ ﴿١﴾ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ
الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿٤﴾ تَنۡزِيۡلَ
الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿٥﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ
اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿٦﴾ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰٓى
اَكۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِىۡۤ
اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِىَ اِلَى الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ
مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا
وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا
يُبۡصِرُوۡنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ
تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔
یٰسٓ (۱) (اس) پُر از حکمت قران کی قسم (۲) (اے رسُولؐ) تم بلاشک
یقینی پیغمبروں میں سے ہو (۳) (اور دین کے بالکل سیدھے راستے پر
(ثابت قدم) ہو (۴) جو بڑے غالب (اور) مہربان (خدا) کا نازل کیا ہوا
ہے (۵) تاکہ تم ان لوگوں کو (عذابِ خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا
(تم سے پہلے کسی پیغمبرؐ سے) ڈرائے نہیں گئے تو (وہ دین سے) بالکل بے
خبر ہیں (٦) ان میں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری
اتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں۔ (۷) ہم نے ان کی گردنوں میں
(بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے
ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ (سر جھکا نہیں سکتے) (۸) ہم نے
ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے
ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ (۹) اور (اے رسولؐ) ان
کے لیے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی) ایمان لانے
والے نہیں ہیں۔ (۱۰) تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے
اور بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اس کو (گناہوں کی) معافی اور
ایک باعزت (و آبرو) اجر کی خوش خبری دے دو۔ (۱۱) ہم ہی یقیناً

الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ
اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا
بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ
مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا
يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ
لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۗ اَىِٕنْ
ذُكِّرْتُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَآءَ
مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ
اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــَٔلُكُمْ
اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٤ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥
قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۗ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ

مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی (اچھی یا بری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن پیشوا میں گھیر دیا ہے۔ (۱۲) اور (اے رسولؐ) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصّہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے (۱۳) اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو (پیغمبر یوحنّا و یونسؑ) بھیجے تو ان لوگوں (اہل انطاکیہ) نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان کو) مدد دی۔ تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں (۱۴) وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو۔ (۱۵) تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں (۱۶) اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے۔ (۱۷) وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ (تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تم کو یقینی ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا۔ (۱۸) پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی تمہارے ساتھ ہے کیا جب تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود حد سے بڑھ گئے ہو (۱۹) اور (اتنے میں) شہر کے اس سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو (۲۰) ایسے لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔ (۲۱) اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (۲۲) کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا لوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان کی سفارش ہی میرے کچھ کام آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے۔ (۲۳) (اگر ایسا کروں تو) اس وقت میں یقینی صریحی گمراہی میں ہوں۔ (۲۴) میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو (اور مانو مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا) (۲۵) تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ جا بہشت میں (اس وقت بھی اس کو قوم کا خیال آیا تو کہا) کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (۲۶) کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے

يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ
الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٧ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ
مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝٢٨ اِنْ
كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝٢٩
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٠ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا
يَرْجِعُوْنَ ۝٣١ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣
وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا
فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝٣٤ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا
عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ
الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا
الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ
سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝٤٠ وَاٰيَةٌ
لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝٤١

بزرگ لوگوں میں شامل کرلیا۔(۲۷) اور ہم نے اسکے (مرنے کے)
بعد اس کی قوم پر (ان کی تباہی کے لیے) نہ تو کوئی آسمان سے لشکر اتارا اور
نہ ہم کبھی اتارنے والے تھے۔ (۲۸) وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو
کردی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے۔
(۲۹) ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول
نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخراپن ضرور کیا(۳۰) کیا ان
لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو
ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان کے پاس ہر گز پلٹ کر نہیں آسکتے۔ (۳۱)
(ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر کیے جائیں
گے۔ (۳۲) اور ان کے (سمجھنے کے) لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی
مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم ہی نے اس سے
دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ کھایا کرتے تھے۔(۳۳) اور ہم ہی نے زمین
میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی
کے) چشمے جاری کر دیئے۔(۳۴) تاکہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ
ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو کیا یہ لوگ (اس پر
بھی) شکر نہیں کرتے۔(۳۵) وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس
نے زمین سے اُگنے والی چیزوں اور خود ان لوگوں کے اور اُن چیزوں کے
جن کی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے(۳۶) اور ان کے لیے
(میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال
لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو اس وقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے
ہیں (۳۷) اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا
ہے یہ (سب سے) غالب واقف کار (خدا) کا اندازہ ہے۔(۳۸) اور ہم
نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ہر پھر کے (آخر ماہ
میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے(۳۹) نہ تو آفتاب ہی
سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جالے اور نہ ہی رات ہی دن سے آگے
بڑھ سکتی ہے۔ (چاند، سورج، ستارے) ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان
(مدار) میں چکر لگا رہے ہیں(۴۰) اور ان کے لیے (میری قدت کی)
ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے بزرگوں کو (نوحؑ کی) بھری ہوئی کشتی میں
سوار کیا(۴۱) اور اس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی ویسی چیزیں
(کشتیاں جہاز) پیدا کر دیں۔ جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں(۴۲)
اور اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو ڈوبا ماریں پھر نہ کوئی ان کا فریاد رس

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ
نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا
خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى
الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ
يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ

ہوگا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں (۴۳) مگر ہماری مہربانی سے اور
چونکہ ایک (خاص) وقت تک (ان کو) چین کرنے دینا (منظور)
ہے۔ (۴۴) اور جب ان (کفّار) سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب سے) ڈرو
جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے تمہارے پیچھے (موجود
ہے) تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پرواہ نہیں کرتے) (۴۵) اور ان کی
حالت یہ ہے کہ جب ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان
کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے (۴۶) اور جب ان
(کفّار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال و دولت) جو خدا نے تمہیں دیا ہے اس
میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ) کفّار ایمانداروں سے
کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے مطابق)
خدا چاہتا تو اس کو خود کھلاتا۔ تم لوگ تو بس صریح گمراہی میں (پڑے
ہوئے ہو) (۴۷) اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم (اپنے دعوے میں) سچّے
ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔ (۴۸) یہ لوگ ایک سخت
چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی جب یہ
لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے۔ (۴۹) پھر نہ تو یہ لوگ وصیت ہی کرنے
پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں
گے۔ (۵۰) اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو اسی دم یہ سب
لوگ قبروں سے اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف چل کھڑے ہوں
گے (۵۱) اور (حیران ہو کر) کہیں گے ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے
تھے) ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئے گا کہ) یہ وہی دن
ہے جس کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (۵۲)
(قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر یک دم یہ لوگ سب کے سب
ہمارے حضور میں حاضر کیے جائیں گے (۵۳) پھر آج (قیامت کے دن)
کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو
تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ (۵۴) بہشت کے رہنے والے آج
(روزِ قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے ہیں۔ (۵۵) وہ اپنی
بیویوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر چین سے
بیٹھے ہوئے ہیں۔ (۵۶) بہشت میں ان کے لیے (تازہ) میوے تیار
ہیں اور جو وہ چاہیں ان کے لیے ہے۔ (۵۷) مہربان پروردگار کی طرف
سے سلام کا پیغام آئے گا (۵۸) اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو آج
تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ (۵۹) اے آدمؑ کی اولاد کیا میں نے

مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ
اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي
اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى
يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي
مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا
يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ
لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ
كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا

تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا۔
وہ یقینی تمہارا کھلا دشمن ہے۔(۶۰) اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری
عبادت کرنا یہی سیدھی راہ ہے۔(۶۱) اور (باوجود اس کے) اس نے تم
میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے
تھے۔(۶۲) یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔(۶۳) تو اب
چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے) چلے
جاؤ۔(۶۴) آج ہم ان کے مونھوں پر مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں
یہ لوگ کر رہے تھے خود ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور ان کے پاؤں
گواہی دیں گے۔(۶۵) اور اگر ہم چاہیں تو (ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر
دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں مگر کہاں دیکھ پائیں
گے۔(۶۶) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں) ان کی صورتیں بدل
دیں پھر نہ تو ان میں آگے جانے کی طاقت رہے گی اور نہ (گھر) لوٹ
سکیں۔(۶۷) اور ہم جس شخص کو (بہت) زیادہ عمر دیتے ہیں تو اسے
خلقت میں اُلٹ (کر پھر بچوں کی طرح مجبور کر) دیتے ہیں تو کیا وہ لوگ
نہیں سمجھتے۔(۶۸) اور ہم نے نہ اس (پیغمبرؐ) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور
نہ شاعری اس کی شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو بس نصیحت اور صاف
صاف قرآن ہے(۶۹) تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے)
ڈرائے اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ
رہے)۔(۷۰) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے انکے
فائدے کے لیے چارپائے اس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے
بنایا پس یہ لوگ (ہمارے فضل و کرم کی بدولت) ان کے مالک ہیں(۷۱)
اور ہم ہی نے چارپایوں کو ان کا مطیع بنا دیا تو بعض ان کی سواریاں ہیں اور
بعض کو کھاتے ہیں۔(۷۲) اور چارپایوں میں ان کے (اور) بہت سے
فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں
کرتے(۷۳) اور لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں
تاکہ انہیں ان سے کچھ مدد ملے۔(۷۴) حالانکہ یہ وہ لوگ ان کی کسی
طرح مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں(اور
قیامت میں) ان سب کی حاضری لی جائے گی(۷۵) تو (اے رسولؐ) تم
ان کی باتوں سے دل برداشتہ نہ ہو۔جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور
جو کچھ کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں۔(۷۶) کیا آدمی نے
اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا

يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ
مُّحۡضَرُوۡنَ ۝۷۵ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا
يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۝۷۶ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا
خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَخَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷۷
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ
الۡعِظَامَ وَهِىَ رَمِيۡمٌ ۝۷۸ قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ
اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَبِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِيۡمُۨ ۝۷۹ ۙ
الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ
اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ ۝۸۰ اَوَلَيۡسَ الَّذِىۡ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ
مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَالۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ۝۸۱ اِنَّمَاۤ
اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـًٔا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ
فَيَكُوۡنُ ۝۸۲ فَسُبۡحٰنَ الَّذِىۡ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ
شَىۡءٍ وَّاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝۸۳

کیا پھر وہ یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے(۷۷) اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا (اور) کہنے لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے۔(۷۸) اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے(۷۹) جس نے تمہارے واسطے ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی۔ پھر تم اس سے (اَور) آگ سلگا لیتے ہو(۸۰) (بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے ہاں! (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا واقف کار ہے۔(۸۱) اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے۔(۸۲) تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۸۳)

سورۂ فتح کی فضیلت

- ☆ جو شخص اپنی جان ومال اور عزت وناموس کی حفاظت چاہتا ہے وہ اس سورۂ مبارکہ کو پڑھے۔
- ☆ جو شخص ہمیشہ اِس سورہ کو پڑھتا رہے گا تو حشر کے دن خداوند عالم اُس سے فرمائے گا کہ تو میرا بندہ ہے اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اِس کو خاص بندوں میں شامل کردو۔
- ☆ اُس کو بہشت کی نعمتوں سے بہرہ مند اور جنت کے پاکیزہ مشروب سے سیراب کرو۔

سورۂ فتح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ
وَیَهۡدِیَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ﴿۲﴾ وَّ یَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا
عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ
جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا
حَكِیۡمًا ﴿۴﴾ لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَیُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ
سَیِّاٰتِهِمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ﴿۵﴾
وَّیُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِیۡنَ
وَالۡمُشۡرِكٰتِ الظَّآنِّیۡنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَیۡهِمۡ
دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ وَلَعَنَهُمۡ وَاَعَدَّ
لَهُمۡ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا حَكِیۡمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ
اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا
بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً
وَّاَصِیۡلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ
اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
یَنۡكُثُ عَلٰی نَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیۡهُ اللّٰهَ

خداکے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

(اے رسولؐ یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی (۱) تاکہ خدا تمہاری امت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے، (۲) اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔ (۳) وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں اور سارے آسمانوں اور زمین کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے (۴) تاکہ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور یہ خداکے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ (۵) اور منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو خداکے حق میں بُرے بُرے خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے۔ اور خدا ان پر غضب ناک ہے اور اُس نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ کیا بُری جگہ ہے (٦) اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار اور غالب ہے۔ (۷) (اے رسولؐ) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا (پیغمبر بنا کر) بھیجا (۸) تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو اور صبح شام اس کی تسبیح کرو۔ (۹) بے شک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت و قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے۔ تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان کیلئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اَجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (۱۰) جو گنوار دیہاتی (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو

فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ
لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ
فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ
اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١١
بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝١٢ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝١٣ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٤
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا
كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ
قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا
يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٦ لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا
عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے روک رکھا تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دعا مانگئے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلہ میں تمہارے لیے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ (۱۱) (یہ فقط تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رسولؐ اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے دلوں میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخر کار) تم لوگ آپ برباد ہوئے۔ (۱۲) اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۱۳) اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴) (مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ تم (صاف) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیوں کہے گا) بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ (۱۵) جو گنوار پیچھے رہ گئے ہیں ان سے کہہ دو کہ عنقریب ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کے ساتھ لڑنے کے لیے بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے لڑتے ہی رہو گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی اب بھی سرتابی کرو گے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (۱۶) جہاد سے پیچھے رہ جانے کا تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم مانے گا تو وہ اس کو ان سدا بہار باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو سرتابی

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٧ لَقَدْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝١٨ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٩ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ
اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٢٠ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرًا ۝٢١ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝٢٢ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٢٣
وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝٢٤ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ
مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٢٥ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

کرے گا وہ اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (۱۷) جس وقت
مومنین تم سے درخت کے نیچے کی بیعت کر رہے تھے تو خدا ان
سے (اس بات پر) ضرور خوش ہوا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا
نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں اس کے
عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی۔ (۱۸) اور بہت سی غنیمتیں جو
انہوں نے حاصل کیں (عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب و حکمت
والا ہے۔ (۱۹) خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا تھا
کہ تم ان پر قابض ہوگے تو اس نے تمہیں یہ (خیبر کی غنیمت)
جلدی سے دلوا دی اور (حدیبیہ سے) لوگوں کی دست درازی کو تم
سے روک دیا اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لیے (قدرت کا)
نمونہ ہو اور خدا تم کو سیدھی راہ پر لے چلے (۲۰) اور دوسری
(غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) خدا
ہی اُن پر حاوی تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے (۲۱) اور اگر کفّار تم
سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی
کو سرپرست ہی پاتے اور نہ مددگار (۲۲) یہی خدا کی عادت ہے جو
پہلے ہی سے چلی آتی ہے اور تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھو گے۔
(۲۳) اور وہ وہی تو ہے جس نے تم کو ان کفّار پر فتح دینے کے بعد
مکّہ کی سرحد میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے
روک دیئے۔ اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے خدا اسے دیکھ رہا
تھا۔ (۲۴) یہ وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد
الحرام (میں جانے) سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ
آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ میں پہنچنے سے روکے رہے اور
اگر کچھ ایسے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم
واقف نہ تھے کہ تم ان کو پامال کر ڈالتے پس تم کو ان کی طرف
سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت تم کو فتح ہوتی مگر
تاخیر اس لیے ہوئی) کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل
کرے اور اگر وہ کفّار سے الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر
تھے ہم انہیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے۔ (۲۵) (یہ
وقت تھا) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی اور
ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسولؐ اور مومنین (کے
دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ۝٢٦ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ
مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝٢٧
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝٢٨
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ
السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝٢٩

کی بات پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے اور
خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ (۲۶) بے شک خدا نے اپنے رسولؐ
کو سچا (مطابق واقع) خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ ان شاء اللہ مسجد
الحرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر
بہت امن و اطمینان سے داخل ہوگے (اور) کسی طرح کا خوف نہ
کروگے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو معلوم تھی تو اس نے
فتح مکّہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی۔ (۲۷) وہ وہی تو
ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ
اس کو تمام ادیان پر غالب رکھے اور گواہی کے لیے تو بس خدا کافی
ہے۔ (۲۸) محمد (ﷺ) خدا کے رسولؐ ہیں اور جو لوگ ان کے
ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو
ان کو دیکھے گا کہ (خدا کے سامنے) جھکے سر بسجود ہیں خدا کے فضل
اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں (کثرت) سجود کے اثر سے
ان کی پیشانیوں میں گھٹے پڑے ہوئے ہیں۔ یہی اوصاف ان کے
توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی) ہیں۔ وہ
گویا ایک کھیتی ہیں جس نے اپنی سوئی نکالی اور پھر (اجزاء زمین کو
غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر
سیدھی کھڑی ہوگئی اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے
لگی۔ (اور اتنی جلد ترقی اس لیے دی) تاکہ ان کے ذریعہ کافروں
کا جی جلائے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے
خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ (۲۹)

سورۂ رحمٰن کی فضیلت

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سورہ رحمٰن کی تلاوت کبھی ترک نہ کرو کیونکہ یہ سورہ منافقوں کے دل میں نہیں ٹھہرتا، یہ سورہ قیامت کے دن ایک خوبصورت شخص کی شکل میں عمدہ ترین خوشبو کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں ایسی جگہ پر آکر کھڑا ہوگا کہ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ اور کوئی نہ ہوگا اور خدا تعالیٰ اِس سورہ سے پوچھے گا کہ کون تجھے اپنی دنیاوی زندگی میں ہمیشہ پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ عرض کرے گا کہ فلاں فلاں شخص میری تلاوت کرتا تھا تو اُسی لمحے میں پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہو جائیں گے۔ خدا اُن سے فرمائے گا کہ تم لوگ جس کی چاہو شفاعت کرو۔ اور وہ اتنی شفاعت کریں گے کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے گا کہ جس کی شفاعت کا ارادہ رکھتے ہوں اور اُس کی شفاعت نہ کر سکیں پھر خدا اُن سب کو فرمائے گا کہ تم

جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو اِس میں رہو۔

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: جو شخص سورہ رحمٰن پڑھے اور جب فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچے تو کہے: لَا بِشَیۡءٍ مِّنۡ اٰلَآئِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ۔ (اے پروردگار میں تیری نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتا) اگر کوئی شخص رات کو یہ سورہ پڑھے اور اسی رات مر جائے تو وہ شہید قرار پائے گا اسی طرح اگر دن میں پڑھے اور مر جائے تو بھی شہید کی موت مرے گا۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص سورہ رحمٰن کو پڑھے تو خدا نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے سلسلے میں اُس کی کمزوری پر رحم کرے گا اور نعمتوں کی شکر گزاری کا حق، کہ جو اُسے عطا کی گئی ہیں، خود ادا کرے گا۔

☆ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو جنت کے فرشتے "ساکن الفردوس" (جنت کے رہائشی) کے نام سے پکارتے ہیں۔

☆ حاجات کے پورا ہونے اور بیماری سے شفا یابی کے لئے اِس سورہ کی تلاوت فائدہ مند ہے۔

سورۂ رحمٰن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلرَّحۡمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ﴿۳﴾
عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ﴿۵﴾
وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا
وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ﴿۸﴾
وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ﴿۹﴾
وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِیۡهَا فَاكِهَةٌ
وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ
وَالرَّیۡحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ
الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الۡجَآنَّ
مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَیۡنِ ﴿۱۷﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔
بڑا مہربان (خدا) (۱) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ (۲) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ (۳) اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا۔ (۴) سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں (۵) اور بوٹیاں، (بیلیں) اور درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں۔ (۶) اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو (انصاف) کو قائم کیا (۷) تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں تجاوز نہ کرو۔ (۸) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم نہ کرو (۹) اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لیے زمین بنائی (۱۰) کہ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں (۱۱) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (۱۲) تو (اے گروہ جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو نہ مانو گے۔ (۱۳) اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا (۱۴) اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ (۱۵) تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت سے مکرو گے۔ (۱۶) وہی دونوں مشرقوں کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا مالک ہے (۱۷) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (۱۸) اسی نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں (۱۹) دونوں کے درمیان ایک حد فاصل ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے (۲۰) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

يَلۡتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيٰنِ ۝٢٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١ يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤۡلُؤُ
وَالۡمَرۡجَانُ ۝٢٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣ وَلَهُ
الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَـٰٔتُ فِي الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ۝٢٤ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٥ كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ ۝٢٦
وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ۝٢٧ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨ يَسۡـَٔلُهٗ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِيۡ شَاۡنٍ ۝٢٩ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٠ سَنَفۡرُغُ لَكُمۡ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝٣١
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٢ يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ
وَالۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا
بِسُلۡطٰنٍ ۝٣٣ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٤ يُرۡسَلُ
عَلَيۡكُمَا شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنۡتَصِرٰنِ ۝٣٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٦ فَاِذَا
انۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ وَرۡدَةً كَالدِّهَانِ ۝٣٧
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٨ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يُسۡـَٔلُ
عَنۡ ذَنۡۢبِهٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝٣٩ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝٤٠ يُعۡرَفُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ بِسِيۡمٰهُمۡ فَيُؤۡخَذُ
بِالنَّوَاصِيۡ وَالۡاَقۡدَامِ ۝٤١ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝٤٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيۡ يُكَذِّبُ بِهَا
الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝٤٣ يَطُوۡفُوۡنَ بَيۡنَهَا وَبَيۡنَ حَمِيۡمٍ اٰنٍ ۝٤٤

گے۔(۲۱) ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (۲۲) تم
دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ مانو گے۔(۲۳)اور
جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں
(۲۴) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (۲۵) جو زمین
پر ہے سب فنا ہونے والی ہے(۲۶) اور صرف تمہارے پروردگار کی
ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی (۲۷) تو تم دونوں
اپنے مالک کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔ (۲۸) اور جتنے لوگ
سارے آسمان و زمین میں ہیں اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز مخلوق کے
ایک نہ ایک کام میں ہے۔ (۲۹) تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کون
کون سی نعمت سے مکرو گے۔ (۳۰) اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی
تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔ (۳۱) تو تم دونوں اپنے پالنے والے
کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ (۳۲) اے گروہِ جن وانس اگر تم میں
قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل
(کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت
اور غلبہ کے نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ تم میں نہ قوت ہے نہ غلبہ)
(۳۳) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
(۳۴) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو
تم دونوں (کسی طرح) روک نہیں سکو گے۔ (۳۵) پھر تم دونوں
اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔(۳۶) پھر جب
آسمان پھٹ کر تیل کی طرح لال ہو جائے گا۔(۳۷) تو تم دونوں اپنے
پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے۔(۳۸) تو اس دن نہ تو کسی
انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ کسی جن سے۔
(۳۹) تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔(۴۰)
گنہگار لوگ تو اپنے چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے
اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے) جائیں گے (۴۱) آخر تم دونوں
اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (۴۲) یہی وہ جہنم ہے
جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے (۴۳) یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ
کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے۔(۴۴) تو تم
دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔(۴۵) اور جو شخص
اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ
ہیں۔(۴۶) تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٤٥ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ٤٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٤٧ ذَوَاتَآ
اَفْنَانٍ ٤٨ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٤٩ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ٥٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥١
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ٥٢ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥٣ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
دَانٍ ٥٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥٥ فِيْهِنَّ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ٥٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥٧ كَاَنَّهُنَّ
الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ٥٨ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ٥٩ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ٦٠
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٦١ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ٦٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٦٣
مُدْهَآمَّتٰنِ ٦٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٦٥ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ٦٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٦٧
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ٦٨ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ٦٩ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ٧٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٧١ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ٧٢
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٧٣ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ٧٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٧٥
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ٧٦

گے (۴۷) دونوں باغ درختوں کی ٹہنیوں سے ہرے بھرے ہوئے
(۴۸) پھر تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
(۴۹) ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے (۵۰) تو تم دونوں
اپنے رب کی کس کس نعمت سے مکرو گے (۵۱) ان دونوں باغوں میں
سب میوے دو دو قسم کے ہوں گے (۵۲) تو تم دونوں اپنے رب کی کس
کس نعمت سے انکار کرو گے (۵۳) یہ لوگ ان فرشوں پر جن کے
استر اطلس کے ہوں گے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ دونوں باغوں کے
میوے قریب ہوں گے (۵۴) تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس
نعمت کو نہ مانو گے۔ (۵۵) اس میں (پاک دامن) غیر کی طرف آنکھ
اُٹھا کر نہ دیکھنے والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان
نے ہاتھ لگایا ہو گا اور نہ جن نے (۵۶) تو تم دونوں اپنے رب کی کن
کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۵۷) (ایسی حسین) گویا وہ (مجسّم) یاقوت
اور مونگے ہیں۔ (۵۸) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں
سے مکرو گے (۵۹) بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے
(۶۰) پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
(۶۱) ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں (۶۲) تو تم دونوں اپنے
پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ (۶۳) دونوں
نہایت گہرے سبز و شاداب (۶۴) تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن
کن نعمتوں کو نہ مانو گے۔ (۶۵) ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش
مارتے ہوں گے (۶۶) تو تم دونوں اپنے رب کی کس نعمت سے مکرو
گے۔ (۶۷) ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار۔ (۶۸) تو
تم دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۶۹) ان باغوں
میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہوں گی (۷۰) تو تم دونوں
اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ (۷۱) وہ حوریں جو
خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں۔ (۷۲) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس
کس نعمت سے مکرو گے۔ (۷۳) ان سے پہلے ان کو کسی انسان نے
چھوا تک نہیں اور نہ جن نے۔ (۷۴) پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس
کس نعمت سے مکرو گے۔ (۷۵) یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و
حسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ (۷۶) پھر تم دونوں
اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔ (۷۷) (اے
رسولؐ) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و کرامت ہے اس کا نام بڑا

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾	بابرکت ہے۔(۷۸)

سورۂ واقعہ کی فضیلت

☆ جو شخص ہر شب سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے تو اُس کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی۔

☆ جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورہ واقعہ پڑھے تو وہ خداوند عالم کے حضور اِس طرح آئے گا کہ اُس کا چہرہ روشن ہوگا۔

☆ جو شخص ہر شب جمعہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اُسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہرگز ناراضی اور تکلیف نہیں دیکھتا اور فقر وفاقہ وآفاتِ دُنیا میں سے کوئی آفت اُس پر نہیں آئے گی۔

☆ جو شخص بہشت اور اِس کی نعمتوں کا اشتیاق رکھتا ہو وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے۔

☆ روزی میں خیر وبرکت اور کشادگی کے لئے رات کو سونے سے پہلے اِس کی تلاوت کی تاکید کی گئی ہے۔

☆ اِس سورہ کی تلاوت انسان کو غفلت سے بچاتی ہے۔

سورۂ واقعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاۗءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔــمَةِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔــمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰۗىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰي سُرُرٍ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ جب قیامت برپا ہوگی (۱) اور اس کے قائم ہونے میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے (۲) وہ الٹ پلٹ کر دینے والی ہوگی (۳) جب زمین کو زبردست جھٹکے لگیں گے (۴) اور پہاڑ بالکل چور چور ہو جائیں گے (۵) پھر ذرات بن کر منتشر ہو جائیں گے (۶) اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے (۷) پھر داہنے ہاتھ والے اور کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا (۸) اور بائیں ہاتھ والے اور کیا پوچھنا ہے بائیں ہاتھ والوں کا (۹) اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں (۱۰) وہی اللہ کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱۱) نعمتوں بھری جنتوں میں ہونگے (۱۲) بہت سے لوگ اگلے لوگوں میں سے ہونگے (۱۳) اور کچھ آخری دور کے ہونگے (۱۴) موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے تختوں پر (۱۵) ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے (۱۶) ان کے گرد

مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٔينَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ ۙ
وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا
يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَٰكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا
يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَٰلِ ٱللُّؤْلُؤِ
ٱلْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَٰمًا سَلَٰمًا ﴿٢٦﴾
وَأَصْحَٰبُ ٱلْيَمِينِ ۙ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِى سِدْرٍ
مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ
مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا
مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٣٨﴾
ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَٰبُ
ٱلشِّمَالِ ۙ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِى سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾
وَّظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا۟
قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا۟ يُصِرُّونَ عَلَى ٱلْحِنثِ
ٱلْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا۟ يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ
إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ ۙ إِلَىٰ مِيقَٰتِ
يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا ٱلضَّآلُّونَ
ٱلْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَءَاكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾
فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا ٱلْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ

ہمیشہ نوجوان رہنے والے بچے گردش کررہے ہونگے (۱۷)
پیالے اور ٹونٹی دار کنٹر اور شراب کے جام لئے ہوئے ہونگے
(۱۸) جس سے نہ درد سر پیدا ہوگا اور نہ ہوش و حواس گم ہونگے
(۱۹) اور ان کی پسند کے میوے لئے ہونگے (۲۰) اور ان
پرندوں کا گوشت جس کی انہیں خواہش ہوگی (۲۱) اور کشادہ
چشم حوریں ہوں گی (۲۲) جیسے سربستہ موتی (۲۳) یہ سب
درحقیقت ان کے اعمال کی جزا اور اس کا انعام ہوگا (۲۴) وہاں نہ
کوئی لغویات سنیں گے اور نہ گناہ کی باتیں (۲۵) صرف ہر
طرف سلام ہی سلام ہوگا (۲۶) اور داہنی طرف والے اصحاب
--- کیا کہنا ان اصحاب یمین کا (۲۷) بے کانٹے کی بیر (۲۸)
لدے گتھے ہوئے کیلے (۲۹) پھیلے ہوئے سائے (۳۰) جھرنے
سے گرتے ہوئے پانی (۳۱) کثیر تعداد کے میوؤں کے درمیان
ہونگے (۳۲) جن کا سلسلہ نہ ختم ہوگا اور نہ ان پر کوئی روک
ٹوک ہوگی (۳۳) اور اونچے قسم کے گدے ہوں گے (۳۴)
بیشک ان حوروں کو ہم نے ایجاد کیا ہے (۳۵) تو انہیں نت نئی
بنایا ہے (۳۶) یہ کنواریاں اور آپس میں ہمجولیاں ہوں گی
(۳۷) یہ سب اصحابِ یمین کے لئے ہیں (۳۸) جن کا ایک
گروہ پہلے لوگوں کا ہے (۳۹) اور ایک گروہ آخری لوگوں کا ہے
(۴۰) اور بائیں ہاتھ والے تو ان کا کیا پوچھنا ہے (۴۱) گرم گرم
ہوا کھولتا ہوا پانی (۴۲) کالے سیاہ دھوئیں کا سایہ (۴۳) جو نہ
ٹھنڈا ہو اور نہ اچھا لگے (۴۴) یہ وہی لوگ ہیں جو پہلے بہت
آرام کی زندگی گزار رہے تھے (۴۵) اور بڑے بڑے گناہوں
پر اصرار کررہے تھے (۴۶) اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں
گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے
گا (۴۷) کیا ہمارے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے (۴۸) آپ
کہہ دیجئے کہ اولین وآخرین سب کے سب (۴۹) ایک مقررہ دن
کی وعدہ گاہ پر جمع کئے جائیںگے (۵۰) اس کے بعد تم اے گمراہو
اور جھٹلانے والوں (۵۱) تھوہڑ کے درخت کے کھانے والے ہو
گے (۵۲) پھر اس سے اپنے پیٹ بھرو گے (۵۳) پھر اس پر
کھولتا ہوا پانی پیو گے (۵۴) پھر اس طرح پیو گے جس طرح
پیاسے اونٹ پیتے ہیں (۵۵) یہ قیامت کے دن ان کی مہمانداری

الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ
يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ
الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ
فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى
فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ
تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ
نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ
نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا
لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ
بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا
الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾

کا سامان ہوگا(۵۶) ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو دوبارہ پیدا کرنے
کی تصدیق کیوں نہیں کرتے (۵۷) کیا تم نے اس نطفہ کو دیکھا
ہے جو رحم میں ڈالتے ہو (۵۸) اسے تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا
کرنے والے ہیں(۵۹) ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقدر
کردیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں (۶۰) کہ تم جیسے
اور لوگ پیدا کردیں اور تمہیں اس عالم میں دوبارہ ایجاد کردیں
جسے تم جانتے بھی نہیں ہو (۶۱) اور تم پہلی خلقت کو تو جانتے ہو
تو پھر اس میں غور کیوں نہیں کرتے ہو (۶۲) اس دانہ کو بھی
دیکھا ہے جو تم زمین میں بوتے ہو (۶۳) اسے تم اگاتے ہو یا ہم
اگانے والے ہیں (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے چور چور بنادیں تو تم
باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (۶۵) کہ ہم تو بڑے گھاٹے میں رہے
(۶۶) بلکہ ہم تو محروم ہی رہ گئے (۶۷) کیا تم نے اس پانی کو
دیکھا ہے جس کو تم پیتے ہو (۶۸) اسے تم نے بادل سے برسایا
ہے یا اس کے برسانے والے ہم ہیں (۶۹) اگر ہم چاہتے تو اسے
کھارا بنادیتے تو پھر تم ہمارا شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے ہو (۷۰)
کیا تم نے اس آگ کو دیکھا ہے جسے لکڑی سے نکالتے ہو (۷۱)
اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے
والے ہیں (۷۲) ہم نے اسے یاد دہانی کا ذریعہ اور مسافروں کے
لئے نفع کا سامان قرار دیا ہے (۷۳) اب آپ اپنے عظیم
پروردگار کے نام کی تسبیح کریں (۷۴) اور میں تو تاروں کے
منازل کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۷۵) اور تم جانتے ہو کہ یہ قسم
بہت بڑی قسم ہے (۷۶) یہ بڑا محترم قرآن ہے (۷۷) جسے
ایک پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا ہے (۷۸) اسے پاک و پاکیزہ
افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں سکتا ہے (۷۹) یہ رب العالمین
کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (۸۰) تو کیا تم لوگ اس کلام سے
انکار کرتے ہو (۸۱) اور تم نے اپنی روزی یہی قرار دے رکھی
ہے کہ اس کا انکار کرتے رہو (۸۲) پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ
جب جان گلے تک پہنچ جائے (۸۳) اور تم اس وقت دیکھتے ہی رہ
جاؤ (۸۴) اور ہم تمہاری نسبت مرنے والے سے قریب ہیں
مگر تم دیکھ نہیں سکتے ہو (۸۵) پس اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں
ہو اور بالکل آزاد ہو (۸۶) تو اس روح کو کیوں نہیں پلٹا دیتے ہو

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴿۹۶﴾	اگر اپنی بات میں سچے ہو (۸۷) پھر اگر مرنے والا مقربین میں سے ہے (۸۸) تو اس کے لئے آسائش، خوشبو دار پھول اور نعمتوں کے باغات ہیں (۸۹) اور اگر اصحابِ یمین میں سے ہے (۹۰) تو اصحابِ یمین کی طرف سے تمہارے لئے سلام ہے (۹۱) اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے (۹۲) تو کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے (۹۳) اور جہنّم میں جھونک دینے کی سزا ہے (۹۴) یہی وہ بات ہے جو بالکل برحق اور یقینی ہے (۹۵) لہٰذا اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرتے رہو (۹۶)

سورۂ مُلک کی فضیلت

☆ جو شخص سونے سے پہلے واجب نماز میں سورۂ ملک پڑھے تو وہ صبح تک خدا کی امان میں رہے گا۔ نیز قیامت والے دن بھی خدا کی امان میں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

☆ یہ سورہ قبر کے عذاب سے نجات دینے والا ہے۔

☆ چاند کی پہلی تاریخ کو پڑھنے والے کا پورا مہینہ آرام و سکون سے گزرے گا اور ہر قسم کی سختیوں سے دور رہے گا۔

سورۂ مُلک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۨ﴿۱﴾ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ﴿۲﴾ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہاں کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں سب سے اچھا کون ہے اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ (۲) جس نے سات آسمان تلے اوپر بناڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی ہے۔ تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ (۳) پھر دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری نظر) ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ آئے گی (۴) اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے زینت دی ہے اور ہم نے ان کو شیاطین کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دھکتی

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا
سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ
الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ
كَبِيْرٍ ۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۱۲ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ
اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۱۳ اَلَا
يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۱۴ هُوَ الَّذِىْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِىْ مَنَاكِبِهَا
وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۱۵ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ
فِى السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوْرُ ۱۶
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِى السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ
حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۱۷ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۱۸ اَوَلَمْ يَرَوْا
اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ ۢ بَصِيْرٌ ۱۹ اَمَّنْ هٰذَا
الَّذِىْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ

ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵) اور جو لوگ اپنے پروردگار
کے منکر ہیں ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور (وہ) بہت بڑا ٹھکانا
ہے۔ (۶) جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑی چیخ
سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی (۷) بلکہ گویا مارے جوش
کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں (ان کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو
ان سے جہنم کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے
والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔ (۸) وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس
ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا کہ خدا
نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے)
ہو۔ (۹) اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا سمجھتے
تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ (۱۰) غرض وہ اپنے گناہ
کا اقرار کرلیں گے تو دوزخیوں کو پروردگار کی رحمت سے دوری
ہے۔ (۱۱) بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے
ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے۔ (۱۲) اور تم
لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے بھیدوں تک سے
خوب واقف ہے۔ (۱۳) بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور وہ
تو بڑا باریک بین واقف کار ہے۔ (۱۴) وہی تو ہے جس نے زمین
کو تمہارے لیے نرم (و ہموار) کر دیا تو اس کے اطراف و جوانب
میں چلو پھرو اور اس کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پھر اسی کی طرف
قبر سے اُٹھ کر جانا ہے۔ (۱۵) کیا تم اس سے جو آسمان میں
(حکومت کرتا) ہے اس بات سے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں
دھنسا دے پھر وہ یکبارگی اُلٹ پلٹ کرنے لگے (۱۶) یا تم اس بات
سے بے خوف ہو کہ جو آسمان میں (سلطنت کرتا) ہے تم پر پتھر
بھری آندھی چلائے تو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا
ڈرانا کیسا ہے۔ (۱۷) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے
جھٹلایا تھا تو دیکھو کہ میری ناخوشی کیسی تھی۔ (۱۸) کیا ان لوگوں
نے اپنے سروں پر پرندوں کو اُڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے
رہتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں
روکے رہ سکتا بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (۱۹) بھلا خدا کے سوا
ایسا کون ہے جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے کافر لوگ تو
دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں۔ (۲۰) بھلا خدا اگر اپنی (دی)

إِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ
يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ
وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ
يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ
اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ
اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
سِيْۗـــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ
وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے مگر یہ
کفّار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔
(۲۱) بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ زیادہ ہدایت
یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا برابر راہِ راست پر چل رہا ہو۔ (۲۲)
(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا
کیا اور تمہارے واسطے کان آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم تو بہت
کم شکر ادا کرتے ہو۔ (۲۳) کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو
زمین میں پھیلا دیا اور اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے (۲۴) اور
کفّار کہتے ہیں کہ اگر تم سچّے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا۔
(۲۵) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے
اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا
ہوں۔ (۲۶) تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو کافروں
کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس
کے تم خواست گار تھے۔ (۲۷) تم کہہ دو بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ
کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو
کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔ (۲۸) تم کہہ دو
کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور
ہم نے تو اسی پر بھروسہ کر لیا ہے۔ تو عنقریب ہی تمہیں معلوم
ہو جائے گا کہ کون صریحی گمراہی میں ہے۔ (۲۹) (اے رسولؐ)
تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے
تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے۔ (۳۰)

سورۂ مزمل کی فضیلت

☆ جو شخص سورۂ مزمل نماز عشاء میں یا آخر شب پڑھے تو یہ سورہ اُس کے نیک اعمال کا گواہ ہوگا اور خدا کے نزدیک اُس کی گواہی دے گا اور حق تعالیٰ اُسے نہایت پاک و پاکیزہ زندگی اور اچھی موت سے نوازے گا۔
☆ اِس سورہ کا پڑھنے والا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔
☆ اِس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو زیارت رسول اکرم ﷺ نصیب ہوتی ہے۔
☆ کسی بھی مشکل یا مصیبت سے نجات کے لئے بدھ، جمعرات اور جمعہ کو نماز فجر کے بعد 41 مرتبہ یہ سورہ تلاوت کریں۔
☆ جو روزگار کی تنگی اور بدحالی سے تحفظ کے لئے نماز عشاء کے بعد اِس سورہ کو گیارہ (11) بار پڑھے تو اُسے خوشحالی نصیب ہو گی۔

سورۂ مزمل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ۝١ قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ۝٢ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ
انْقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۙ۝٣ اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ
تَرۡتِيۡلًا ؕ۝٤ اِنَّا سَنُلۡقِىۡ عَلَيۡكَ قَوۡلًا ثَقِيۡلًا ۝٥ اِنَّ نَاشِئَةَ
الَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡـاً وَّاَقۡوَمُ قِيۡلًا ؕ۝٦ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ
سَبۡحًا طَوِيۡلًا ؕ۝٧ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ
تَبۡتِيۡلًا ؕ۝٨ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ۝٩ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ
هَجۡرًا جَمِيۡلًا ۝١٠ وَذَرۡنِىۡ وَالۡمُكَذِّبِيۡنَ اُولِى النَّعۡمَةِ
وَمَهِّلۡهُمۡ قَلِيۡلًا ۝١١ اِنَّ لَدَيۡنَاۤ اَنۡكَالًا وَّجَحِيۡمًا ۙ۝١٢ وَّطَعَامًا
ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيۡمًا ۖ۝١٣ يَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ
وَالۡجِبَالُ وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ۝١٤ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ
اِلَيۡكُمۡ رَسُوۡلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى
فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ۝١٥ فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ
اَخۡذًا وَّبِيۡلًا ۝١٦ فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا
يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبًا ۖ۝١٧ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ
وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا ۝١٨ اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى
رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ۝١٩ اِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ اَنَّكَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰى مِنۡ
ثُلُثَىِ الَّيۡلِ وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ مَعَكَ ؕ
وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡهُ

خداکے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔
اے میرے چادر لپیٹنے والے (۱) رات کو اٹھو مگر ذرا کم (۲)
آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کردو (۳) یا کچھ زیادہ کردو
اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر باقاعدہ پڑھو (۴) ہم عنقریب
تمہارے اوپر ایک سنگین حکم نازل کرنے والے ہیں (۵)
بیشک رات کا اُٹھنا نفس کی پامالی کے لئے بہترین ذریعہ اور ذکر کا
بہترین وقت ہے (٦) یقیناً آپ کے لئے دن میں بہت سے
مشغولیات ہیں (۷) اور آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کریں اور
اسی کے ہو رہیں (۸) وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اور اس
کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا آپ اسی کو اپنا نگراں بنالیں (۹)
اور یہ لوگ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں اس پر صبر کریں اور انہیں
خوبصورتی کے ساتھ اپنے سے الگ کردیں (۱۰) اور ہمیں اور
ان دولت مند جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں اور انہیں تھوڑی
مہلت دے دیں (۱۱) ہمارے پاس ان کے لئے بیڑیاں اور
بھڑکتی ہوئی آگ ہے (۱۲) اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا
اور دردناک عذاب ہے (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ لرزہ میں
آجائیں گے اور پہاڑ ریت کا ایک ٹیلہ بن جائیں گے (۱۴) بیشک
ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بناکر ایک رسول بھیجا ہے
جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (۱۵) تو فرعون نے
اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت گرفت میں لے
لیا (١٦) پھر تم بھی کفر اختیار کروگے تو اس دن سے کس طرح
بچوگے جو بچوں کو بوڑھا بنادے گا (۱۷) جس دن آسمان پھٹ
پڑے گا اور یہ وعدہ بہرحال پورا ہونے والا ہے (۱۸) یہ
درحقیقت عبرت و نصیحت کی باتیں ہیں اور جس کا جی چاہے
اپنے پروردگار کے راستے کو اختیار کرلے (۱۹) آپ کا پروردگار
جانتا ہے کہ دو تہائی رات کے قریب یا نصف شب یا ایک تہائی
رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک گروہ اور بھی ہے
اور اللہ دن و رات کا صحیح اندازہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾	لوگ اس کا صحیح احصاء نہ کر سکوگے تو اس نے تمہارے اوپر مہربانی کر دی ہے اب جس قدر قرآن ممکن ہو اتنا پڑھ لو کہ وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض مریض ہو جائیں گے اور بعض رزق خدا کو تلاش کرنے کے لئے سفر میں چلے جائیں گے اور بعض راہِ خدا میں جہاد کریں گے تو جس قدر ممکن ہو تلاوت کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیکی پیشگی بھیج دوگے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر پاؤگے، بہتر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۲۰)

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت

- ☆ اس سورہ کی تلاوت (بالخصوص آیات نمبر 6، 7) سے یاداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ☆ جو شخص واجب یا مستحب نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔
- ☆ اس سورہ کی تلاوت کان کے درد اور بواسیر کے مرض کے لئے مفید ہے۔
- ☆ اگر جسم میں کہیں ورم وغیرہ ہو تو اس سورہ کی تلاوت سے آرام نصیب ہوگا۔
- ☆ جو شخص سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کرے خدا ہر اس حرف کے بدلے جو اس نے ابراہیم و موسیٰ اور محمد علیہم السلام پر نازل کیا ہے دس نیکیاں اسے عطا فرمائے گا۔
- ☆ اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو حضرت موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں کی تلاوت کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔

سورۂ اعلیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کرو (۱) جس نے پیدا کیا ہے اور درست بنایا ہے (۲) جس نے تقدیر معین کی ہے اور پھر ہدایت دی ہے (۳) جس نے چارہ بنایا ہے (۴) پھر اسے خشک کرکے سیاہ رنگ کا کوڑا بنا دیا ہے (۵) ہم عنقریب تمہیں اس طرح پڑھائیں

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝۵ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝۶ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا يَخْفٰى ۝۷ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹	گے کہ بھول نہ سکوگے (۶) مگر یہ کہ خداہی چاہے کہ وہ ہر ظاہر اور مخفی رہنے والی چیز کو جانتا ہے (۷) اور ہم تم کو آسان راستہ کی توفیق دیں گے (۸) لہٰذا لوگوں کو سمجھاؤ اگر سمجھانے کا فائدہ ہو (۹) عنقریب خوفِ خدا رکھنے والا سمجھ جائے گا (۱۰) اور بدبخت اس سے کنارہ کشی کرے گا (۱۱) جو بہت بڑی آگ میں جلنے والا ہے (۱۲) پھر نہ اس میں زندگی ہے نہ موت (۱۳) بے شک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوگیا (۱۴) جس نے اپنے رب کے نام کی تسبیح کی اور پھر نماز پڑھی (۱۵) لیکن تم لوگ زندگانی دنیا کو مقدم رکھتے ہو (۱۶) جب کہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے (۱۷) یہ بات تمام پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے (۱۸) ابراہیم کے صحیفوں میں بھی اور موسٰی کے صحیفوں میں بھی (۱۹)

سورۂ فجر کی فضیلت

☆ سورۂ فجر امام حسین بن علی علیہما السلام کا سورہ ہے، جو شخص اِسے پڑھے گا وہ قیامت میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں اُن کے نزدیک ہو گا۔

☆ جو شخص اِسے دس راتوں (اول ذی الحج کی دس راتوں) میں پڑھے، اللہ اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جو شخص باقی ایام میں پڑھے تو قیامت کے دن اُس کے لئے نور وروشنی ہو گی۔

سورۂ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝۴ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۝۸ وَثَمُوْدَ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ قسم ہے فجر کی (۱) اور دس راتوں کی (۲) اور جفت وطاق کی (۳) اور رات کی جب وہ جانے لگے (۴) بے شک ان چیزوں میں قسم ہے صاحبِ عقل کے لئے (۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا ہے (۶) ستون والے، ارم والے (۷) جس کا مثل دوسرے شہروں میں نہیں پیدا ہوا ہے (۸) اور ثمود کے ساتھ جو وادی میں پتھر تراش کر مکان بناتے تھے (۹) اور

الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِی
الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا
الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ﴿۱۳﴾ اِنَّ
رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ
رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّآ
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا
تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ
التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّآ
اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ
صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ
يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ
عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ؕ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۖ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ۚ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۚ﴿۳۰﴾

میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۰) جن لوگوں نے شہروں میں سرکشی پھیلائی (۱۱) اور خوب فساد کیا (۱۲) تو پھر خدا نے ان پر عذاب کے کوڑے برسا دیئے (۱۳) بے شک تمہارا پروردگار ظالموں کی تاک میں ہے (۱۴) لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب خدا نے اس کو اس طرح آزمایا کہ عزّت اور نعمت دے دی تو کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھے باعزّت بنایا ہے (۱۵) اور جب آزمائش کے لئے روزی کو تنگ کردیا تو کہنے لگا کہ میرے پروردگار نے میری توہین کی ہے (۱۶) ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ تم یتیموں کا احترام نہیں کرتے ہو (۱۷) اور لوگوں کو مسکینوں کے کھانے پر آمادہ نہیں کرتے ہو (۱۸) اور میراث کے مال کو اکٹھا کرکے حلال و حرام سب کھا جاتے ہو (۱۹) اور مالِ دنیا کو بہت دوست رکھتے ہو (۲۰) یاد رکھو کہ جب زمین کو ریزہ ریزہ کردیا جائے گا (۲۱) اور تمہارے پروردگار کا حکم اور فرشتے صف در صف آجائیں گے (۲۲) اور جہنّم کو اس دن سامنے لایا جائیگا تو انسان کو ہوش آجائیگا لیکن اس دن ہوش آنے کا کیا فائدہ (۲۳) انسان کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کیلئے کچھ پہلے بھیج دیا ہوتا (۲۴) تو اس دن خدا ویسا عذاب کرے گا جو کسی نے نہ کیا ہوگا (۲۵) اور نہ اس طرح کسی نے گرفتار کیا ہوگا (۲۶) اے نفس مطمئن (۲۷) اپنے رب کی طرف پلٹ آ اس عالم میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے (۲۸) پھر میرے بندوں میں شامل ہوجا (۲۹) اور میری جنت میں داخل ہوجا (۳۰)

سورۂ قدر کی فضیلت

☆ جو شخص واجب نماز میں سورۂ قدر پڑھے تو خدا تعالی کی طرف سے ایک مُنادی ندا دے گا کہ اے شخص ! تیرے پچھلے گناہ بخش دیے گئے ہیں اب تو عمل میں نئی زندگی کا آغاز کر دے۔

☆ رزق میں کشادگی اور علم میں اضافے کا باعث ہے اور ادائے قرض کے لیے مفید ہے۔

☆ اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو حج کی توفیق ہو گی۔

☆ اس کی تلاوت سے زیارتِ رسول اکرم ﷺ نصیب ہو گی۔

سورۂ قدر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ٪﴿۵﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ ہم نے اس (قران) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا (۱) اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے۔ (۲) شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس (رات) میں اپنے پروردگار کی طرف سے (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور روح (امری) آتی ہے۔ (۴) یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے۔ (۵)

سورۂ زلزال کی فضیلت

☆ جس نے چار مرتبہ سورۂ زلزال پڑھی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے پورا قرآن ختم کیا ہو۔

☆ جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور شب قدر کو پا لیا ہو۔

☆ جو شخص اس سورہ کو بلند آواز سے پڑھے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے راہِ خدا میں تلوار کھینچی اور جہاد کیا اور جو شخص اسے آہستہ پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو راہِ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

سورۂ زلزال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَہَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَہَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَہَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَہَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوۡحٰی لَہَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَہُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی (۱) اور وہ سارے خزانے نکال ڈالے گی (۲) اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے (۳) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی (۴) کہ تمہارے پروردگار نے اسے اشارہ کیا ہے (۵) اس روز سارے انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں (۶) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨	دیکھے گا(۷) اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا(۸)

سورۂ عادیات کی فضیلت

☆ جو شخص مسلسل یہ سورہ پڑھتا رہے تو وہ قیامت میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ محشور ہو گا۔

☆ جو شخص سورۂ عادیات کی تلاوت کرے تو اس سال کے تمام حاجیوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اسے دی جائیں گی۔

☆ سورۂ عادیات کی تلاوت سے بھوک، پیاس اور خوف سے نجات اور قرض کی ادائیگی کی موجب ہے۔

سورۂ عادیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ فراٹے بھرتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم (۱) جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اُڑانے والے ہیں (۲) پھر صبح دم حملہ کرنے والے ہیں (۳) پھر غبار جنگ اڑانے والے ہیں (۴) اور دشمن کی جمعیت میں در آنے والے ہیں (۵) بے شک انسان اپنے پروردگار کے لئے بڑا ناشکرا ہے (٦) اور وہ خود بھی اس بات کا گواہ ہے (۷) اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے (۸) کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ جب مُردوں کو قبروں سے نکالا جائے گا (۹) اور دل کے رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا (۱۰) تو ان کا پروردگار اس دن کے حالات سے خوب باخبر ہوگا (۱۱)

سورۂ کافرون کی فضیلت

☆ سورۂ کافرون کے واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

☆ بیان ہوا ہے کہ اِس کو پڑھنا چوتھائی (25%) قرآن کے برابر ہے۔

☆ اِس سورہ کو نمازِ واجب میں پڑھنے والے کو شہید کا درجہ ملے گا اور اس کے والدین کے بھی گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

☆ اِس سورہ کی تلاوت قیامت کی گھبراہٹ اور شیاطین کے شر سے دوری کا باعث ہے۔

سورۂ کافرون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے کافرو (۱) تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں ان کو نہیں پوجتا (۲) اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔(۳) اور جنہیں تم پوجتے ہو میں اُن کا پوجنے والا نہیں (۵) اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔(۵) تمہارے لئے اپنا دین ہے میرے لئے میرا دین۔(۶)

سورۂ نصر کی فضیلت

☆ سورۂ نصر کا واجب اور نافلہ نمازوں میں پڑھنا دشمنوں پر فتح و نصرت پانے کا موجب ہے۔

☆ اِس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو وقت پر نماز ادا کرنے کی توفیق حاصل ہو گی۔

☆ جو شخص اِس سورہ کی تلاوت کرے گا وہ اُس شخص کے مانند ہے جو فتح مکہ میں پیغمبر کے ہمراہ تھے۔

سورۂ نصر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٪﴿۳﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ جب خدا کی مدد اور فتح کی منزل آجائے گی (۱) اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ دین خدا میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں (۲) تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کریں اور اس سے استغفار کریں کہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے (۳)

سورۂ توحید کی فضیلت

☆ اِس سورہ کو جس نے ایک بار پڑھا گویا ایک تہائی (33%) قرآن ختم کیا۔
☆ اِس سورہ کی تلاوت کرنے والے کے رشتہ داروں کے گناہ بھی معاف ہوں گے۔
☆ گھر میں داخل ہوتے وقت اِس سورہ کی تلاوت فقر و تنگدستی سے بچاتی ہے۔
☆ ایمان لانے والوں کی تعداد سے دس گُنا نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔
☆ رات سونے سے پہلے ایک دفعہ اِس سورہ کی تلاوت کی تاکید ہے۔
☆ معصومین علیہم السلام کے حرم میں داخل ہونے سے پہلے اِس سورہ کی تلاوت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔
☆ اِس سورہ کے پڑھنے سے دکھتی ہوئی آنکھوں کو شفا نصیب ہوگی۔

سورۂ توحید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٪﴿۴﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے رسول کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (۱) اللہ برحق اور بے نیاز ہے (۲) اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد (۳) اور نہ اس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے (۴)

سورۂ فلق کی فضیلت

☆ جو شخص ماہِ رمضان میں اِس سورہ کو واجب اور نفل نمازوں میں پڑھے گا تو گویا اُس نے مکہ میں روزے رکھے اور اُسے حج اور عمرہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔
☆ جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے سورۂ فلق اور سورۃ الناس کی تلاوت بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔
☆ صبح کے وقت اِس سورہ کی تلاوت بچوں کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔

سورۂ فلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾	کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں (۱) تمام مخلوقات کے شر سے (۲) اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے (۴) اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب بھی وہ حسد کرے (۵)

سورۃ الناس کی فضیلت

☆ جو شخص اپنے گھر میں اِس سورت کی تلاوت ہر شب کرے گا اُس کا گھر جِنّات اور وسواس سے نجات پائے گا۔

☆ جس بچہ کے گلے میں سورۃ الناس کا تعویذ رہے گا وہ بچہ جِنّات کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ سونے سے پہلے سورۂ فلق اور سورۃ الناس کو پڑھے تو ہر آفت سے امن میں رہے گا۔

☆ اگر ان سورتوں کو درد کی جگہ پر پڑھے تو خداوند عالم شفا عطا فرمائے گا۔

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے رسول کہہ دیجئے کہ میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں (۱) جو تمام لوگوں کا مالک اور بادشاہ ہے (۲) سارے انسانوں کا معبود ہے (۳) شیطانی وسواس کے شر سے جو نامِ خدا سُن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) اور جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کراتا ہے (۵) وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے (۶)

تلاوت قرآن کے بعد کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے معبود! مجھ سے میری قبر کی وحشت دور فرما اے اللہ! مجھ پر عظمت والے قرآن کے ذریعہ رحم فرما اور اس کو میرے لیے مقتدا اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا، اے اللہ! اس کے اندر جو

رَحۡمَةً. اَللّٰهُمَّ ذَكِّرۡنِیۡ مِنۡهُ مَا نَسِیۡتُ وَ عَلِّمۡنِیۡ مِنۡهُ مَا جَهِلۡتُ وَارۡزُقۡنِیۡ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ وَ اجۡعَلۡهُ لِیۡ حُجَّةً یَّا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اٰمِیۡنَ	میں بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد دلا، جو مجھے نہیں معلوم وہ مجھے سکھا دے، دن رات اس کی تلاوت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما اور اے سب جہانوں کے پالنے والے! اس کو میرے لیے دلیل بنا۔ آمین

حدیث کساء

مومنین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس حدیث شریف کو نہایت خلوص کے ساتھ تین (3) مرتبہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بعد شروع کریں اور اختتام پر بھی تین (3) مرتبہ درود بھیجیں۔ شب جمعہ یا روزِ جمعہ اس کی تلاوت کیا کریں ان شاء اللہ تسکین قلب اور خیر و برکت سے بہرہ مند ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ عَنۡ جَابِرِ ابۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡاَنۡصَارِیِّ عَنۡ فَاطِمَةَ الزَّهۡرَآءِ بِنۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعۡتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتۡ: دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ فِیۡ بَعۡضِ الۡاَیَّامِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا فَاطِمَةُ. فَقُلۡتُ: عَلَیۡكَ السَّلَامُ. قَالَ: اِنِّیۡ اَجِدُ فِیۡ بَدَنِیۡ ضَعۡفًا. فَقُلۡتُ لَهٗ اُعِیۡذُكَ بِاللّٰهِ یَا اَبَتَاهُ مِنَ الضَّعۡفِ. فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اِیۡتِیۡنِیۡ بِالۡكِسَآءِ الۡیَمَانِیِّ فَغَطِّیۡنِیۡ بِهٖ فَاَتَیۡتُهٗ بِالۡكِسَآءِ الۡیَمَانِیِّ فَغَطَّیۡتُهٗ بِهٖ وَ صِرۡتُ اَنۡظُرُ اِلَیۡهِ وَ اِذَا وَجۡهُهٗ یَتَلَاۡلَاُ كَاَنَّهُ الۡبَدۡرُ فِیۡ لَیۡلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ فَمَا كَانَتۡ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الۡحَسَنِ قَدۡ اَقۡبَلَ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا اُمَّاهُ فَقُلۡتُ وَ عَلَیۡكَ السَّلَامُ یَا قُرَّةَ عَیۡنِیۡ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیۡ. فَقَالَ: یَا اُمَّاهُ اِنِّیۡ اَشَمُّ عِنۡدَكِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلۡتُ: نَعَمۡ اِنَّ جَدَّكَ تَحۡتَ الۡكِسَآءِ. فَاَقۡبَلَ الۡحَسَنُ نَحۡوَ الۡكِسَآءِ. وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن میرے بابا جان جناب رسول خدا (ﷺ) میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے: "سلام ہو تم پر اے فاطمہ (سلام اللہ علیہا)" میں نے جواب دیا: "آپ پر بھی سلام ہو"۔ پھر آپ نے فرمایا: "میں اپنے جسم میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں" میں نے عرض کی: "بابا جان خدا نہ کرے جو آپ میں کمزوری آئے" آپ نے فرمایا: "اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! مجھے ایک یمنی چادر لا کر اوڑھا دو" تب میں یمنی چادر لے آئی اور میں نے وہ بابا جان کو اوڑھا دی اور میں دیکھ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا ہے جس طرح چودھویں رات کو چاند پوری طرح چمک رہا ہو، پھر ایک ساعت ہی گزری تھی کہ میرے بیٹے حسن علیہ السلام وہاں آگئے اور وہ بولے سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ! میں نے کہا اور تم پر سلام ہو اے میری آنکھ کے تارے اور میرے دل کے ٹکڑے۔ وہ کہنے لگے امی جان! میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے وہ میرے نانا جان رسول خدا ﷺ کی خوشبو ہو۔ میں نے کہا: ہاں وہ تمہارے نانا جان چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اس پر حسن علیہ السلام چادر کی طرف بڑھے اور کہا سلام ہو آپ پر

عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَقَالَ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَ يَا صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِيْ. فَقَالَ: لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَدَنَا الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ، وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَقَالَ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَ يَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِيْ وَ ابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللهِ. فَقُلْتُ: نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَآءِ، وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ، قَالَ لَهٗ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ وَ يَا وَصِيِّيْ وَ خَلِيْفَتِيْ وَ صَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ

اے نانا جان! اے خدا کے رسول ﷺ! کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے اور اے میرے حوض کے مالک میں تمہیں اجازت دیتا ہوں پس حسن علیہ السلام آپ کے ساتھ چادر میں پہنچ گئے پھر ایک ساعت ہی گزری ہو گی کہ میرے بیٹے حسین علیہ السلام بھی وہاں آگئے اور کہنے لگے: سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ! تب میں نے کہا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے، میرے آنکھ کے تارے اور میرے لخت جگر۔ اِس پر وہ مجھ سے کہنے لگے: امی جان! میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے نانا جان رسول خدا ﷺ کی خوشبو ہو۔ میں نے کہا: ہاں تمہارے نانا جان اور بھائی جان اِس چادر میں ہیں۔ پس حسین علیہ السلام چادر کے نزدیک آئے اور بولے: سلام ہو آپ پر اے نانا جان! سلام ہو آپ پر اے وہ نبی جسے خدا نے منتخب کیا ہے۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ دونوں کے ساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے اور اے میری امت کی شفاعت کرنیوالے تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ تب حسین علیہ السلام اِن دونوں کے پاس چادر میں چلے گئے اِس کے بعد ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی وہاں آگئے اور بولے سلام ہو آپ پر اے رسول خدا ﷺ کی دختر! میں نے کہا آپ پر بھی سلام ہو اے ابوالحسنؑ، اے مومنوں کے امیر، وہ کہنے لگے اے فاطمہؑ! میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے برادر اور میرے چچا زاد، رسول خدا ﷺ کی خوشبو ہو میں نے جواب دیا ہاں وہ آپ کے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں پھر علی علیہ السلام چادر کے قریب ہوئے اور کہا سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول ﷺ۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپ تینوں کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپ نے اُن سے کہا اور تم پر بھی سلام ہو، اے میرے بھائی، میرے، قائم مقام، میرے جانشین اور میرے علمبردار میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ پس علی علیہ السلام بھی چادر میں پہنچ گئے۔ پھر میں

فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَآءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَآءِ،
وَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ، قَالَ: وَ
عَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ
فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ
الْكِسَآءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِطَرَفَيِ الْكِسَآءِ وَ
اَوْمَئَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَآءِ، وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ
اَهْلُ بَيْتِيْ، وَ خَاصَّتِيْ، وَ حَامَّتِيْ، لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ، وَ
دَمُهُمْ دَمِيْ، يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ، وَيَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ،
اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ، وَعَدُوٌّ
لِّمَنْ عَادَاهُمْ، وَ مُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ، اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا
مِنْهُمْ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ
غُفْرَانَكَ وَ رِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ وَ اَذْهِبْ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا
مَلَآئِكَتِيْ وَ يَا سُكَّانَ سَمَاوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً
مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا
مُّضِيْئَةً وَّ لَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَ لَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَ لَا فُلْكًا
يَّسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ
الْكِسَآءِ. فَقَالَ الْاَمِيْنُ جَبْرَائِيْلُ: يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ
الْكِسَآءِ؟ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ
مَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوْهَا وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوْهَا.
فَقَالَ جَبْرَآئِيْلُ: يَا رَبِّ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى

چادر کے نزدیک آئی اور میں نے کہا: سلام ہو آپ پر اے بابا
جان، اے خدا کے رسول ﷺ! کیا آپ اجازت دیتے ہیں
کہ میں آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپ نے فرمایا: اور
تم پر بھی سلام ہو میری بیٹی اور میری پارائے جگر، میں نے
تمہیں اجازت دی تب میں بھی چادر میں داخل ہو گئی۔ جب
ہم سب چادر میں اکٹھے ہوگئے تو میرے والد گرامی رسول
اللہ ﷺ نے چادر کے دونوں کنارے پکڑے اور دائیں ہاتھ
سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اے خدا! یقیناً یہ ہیں
میرے اہل بیت، میرے خاص لوگ اور میرے حامی، اِن کا
گوشت میرا گوشت اور اِن کا خون میرا خون ہے جو انہیں
ستائے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو انہیں رنجیدہ کرے وہ مجھے
رنجیدہ کرتا ہے، جو اِن سے لڑے میں بھی اُس سے لڑوں گا
جو اِن سے صلح رکھے میں بھی اُس سے صلح رکھوں گا، میں اِن
کے دشمن کا دشمن اور اِن کے دوست کا دوست ہوں کیونکہ وہ
مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں۔ پس اے خدا! تُو اپنی
عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنی بخشش اور اپنی
خوشنودی میرے اور اِن کے لئے قرار دے، اِن سے ناپاکی کو
دور رکھ، اِن کو پاک کر، بہت ہی پاک۔ اِس پر خدائے بزرگ
و برتر نے فرمایا: اے میرے فرشتو اور اے آسمان میں رہنے
والو بے شک میں نے یہ مضبوط آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی
ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج، نہ گھومتے
ہوئے سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی،
مگر یہ سب چیزیں اِن پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں جو
اِس چادر کے نیچے ہیں۔ اِس پر جبرئیل امین علیہ السلام نے
پوچھا: اے پروردگار! اِس چادر میں کون لوگ ہیں؟ خدائے
عزوجل نے فرمایا کہ وہ نبی کے اہل بیت اور رسالت کا خزینہ
ہیں۔ یہ فاطمہؑ اور اُن کے بابا، اُن کے شوہر، اور اُن کے دو بیٹے
ہیں۔ تب جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! کیا مجھے
اجازت ہے کہ زمین پر اتر جاؤں تاکہ اُن میں شامل ہو کر
چھٹا فرد بن جاؤں؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ہم نے تجھے
اجازت دی، پس جبرئیل امین علیہ السلام زمین پر اتر آئے اور

الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا. فَقَالَ: قَدْ اَذِنْتُ لَكَ. فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَ الْاِكْرَامِ. وَ يَقُوْلُ لَكَ وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّ لَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّ لَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّ لَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّ لَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَ لَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَ لَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ. وَ قَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا آمِيْنَ وَحْيِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ. فَدَخَلَ جَبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَ اصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا. فَقَالَ عَلِيٌّ: اِذَنْ وَّ اللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ: يَا عَلِيُّ وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ

عرض کی: سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدائے بلند و برتر آپ کو سلام کہتا ہے، آپ کو درود اور بزرگواری سے خاص کرتا ہے اور آپ سے کہتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ بے شک میں نے نہیں پیدا کیا مضبوط آسمان اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج نہ گھومتے ہوئے سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی مگر سب چیزیں تم پانچوں کی محبت میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں تو اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ بھی اجازت دیتے ہیں؟ تب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین! ہاں میں تجھے اجازت دیتا ہوں پھر جبرئیل علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ چادر میں داخل ہوگئے اور میرے بابا جان سے کہا کہ یقیناً خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا اور کہتا ہے واقعی خدا نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ لوگوں سے ناپاکی کو دور کرے اے اہل بیت اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے تب علی علیہ السلام نے میرے بابا جان سے کہا: اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیے کہ ہم لوگوں کا اِس چادر کے اندر آجانا خدا کے ہاں کیا فضیلت رکھتا ہے؟ تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس خدا کی قسم! جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے چنا۔ اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اُس میں ہمارے شیعہ اور دوست دار جمع ہونگے تو اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی فرشتے اُن کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہ ہونگے وہ اُن کے لیے بخشش کی دعا کریں گے۔ اُس پر علی علیہ السلام بولے: خدا کی قسم! ہم کامیاب ہوگئے اور رب کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوں گے تب میرے بابا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: اے علی علیہ السلام اُس خدا کی قسم! جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے چنا، اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ

بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا وَفِيْهِمْ مَّهْمُوْمٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَ كَشَفَ اللهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَى اللهُ حَاجَتَهٗ. فَقَالَ عَلِيٌّ : اِذَنْ وَّ اللهِ فُزْنَا وَ سُعِدْنَا وَ كَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَ سُعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.	حدیث بیان کی جائے گی اور اِس میں ہمارے شیعہ اور دوستدار جمع ہوں گے تو اِن میں جو کوئی دکھی ہوگا خدا اُس کا دکھ دور کر دے گا جو کوئی غمزدہ ہوگا، خدا اُس کو غم سے چھٹکارا دے گا، جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اُس کی حاجت پوری کرے گا تب علی علیہ السلام کہنے لگے: بخدا! ہم نے کامیابی اور برکت پائی اور رب کعبہ کی قسم کہ اِسی طرح ہمارے شیعہ بھی دنیا و آخرت میں کامیاب و سعادت مند ہوں گے۔ رب کعبہ کی قسم کے صدقے۔

دعائے کمیل

یہ بہترین دعاؤں میں سے ایک ہے، یہ حضرت خضرؑ کی دعا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے یہ دعا کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمائی تھی جو حضرتؑ کے اصحاب خاص میں سے ہیں۔ یہ دعا پندرہ (15) شعبان المعظم کی رات اور ہر شب جمعہ میں پڑھی جاتی ہے جو دشمنوں کے شر سے تحفظ، رزق میں برکت و زیادتی اور گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

علماء و بزرگان بیان کرتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ اس دعا کو زندگی میں کم از کم ایک بار ضرور پڑھے۔

دعا کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور خدا کی بارگاہ میں بہتے اشکوں کے ساتھ خدا کا قرب اور گناہوں کی مغفرت مانگنی چاہئے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَ بِقُوَّتِكَ الَّتِيْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِيْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِيْ مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَ بِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عَلَا كُلَّ شَيْءٍ، وَ بِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ مَلَأَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِعِلْمِكَ الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْٓ اَضَآءَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُوْرُ يَا	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعے جو ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے، تیری قوت کے ذریعے جس سے تُو نے ہر شے کو زیر نگیں کیا اور اُس کے سامنے ہر شے جھکی ہوئی اور ہر شے زیر ہے اور تیرے جبروت کے ذریعے جس سے تو ہر شے پر غالب ہے، تیری عزت کے ذریعے جس کے آگے کوئی چیز ٹھہرتی نہیں، تیری عظمت کے ذریعے جس نے ہر چیز کو پُر کر دیا، تیری سلطنت کے ذریعے جو ہر چیز سے بلند ہے، تیری ذات کے واسطے سے جو ہر چیز کی فنا کے بعد باقی رہے گی اور سوال کرتا ہوں تیرے ناموں کے ذریعے جنہوں نے ہر چیز کے اجزا کو پُر کر رکھا ہے، تیرے علم کے ذریعے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور تیری ذات کے

قُدُّوسُ، يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ، وَيَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ
الدُّعَآءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ. اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا.
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ، وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى
نَفْسِكَ وَاَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِيْ مِنْ قُرْبِكَ، وَاَنْ
تُوْزِعَنِيْ شُكْرَكَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِيْ ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ مُّتَضَرِّعٍ اَنْ
تُسَامِحَنِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَجْعَلَنِيْ بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا، وَ
فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا. اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ
مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ، وَ اَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ
حَاجَتَهٗ، وَعَظُمَ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهٗ. اَللّٰهُمَّ عَظُمَ
سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ، وَظَهَرَ اَمْرُكَ
وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ
حُكُوْمَتِكَ. اَللّٰهُمَّ لَآ اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا، وَلَا لِقَبَآئِحِيْ
سَاتِرًا، وَلَا لِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا
غَيْرَكَ. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ، وَتَجَرَّاْتُ بِجَهْلِيْ، وَسَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ
وَمَنِّكَ عَلَيَّ. اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهٗ،

نور کے ذریعے جس سے ہر چیز روشن ہوئی ہے، اے نور، اے قدوس، اے اوّلین میں سب سے اوّل اور اے آخرین میں سب سے آخر۔ اے معبود! میرے اُن گناہوں کو معاف کر دے جو پردہ فاش کرتے ہیں۔ خدایا! میرے وہ گناہ معاف کر دے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ خدایا! میرے وہ سب گناہ بخش دے جن سے نعمتیں زائل ہوتی ہیں۔ اے معبود! میرے وہ سب گناہ معاف فرما جو دعا کو روک لیتے ہیں۔ اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جو اُمیدوں کو توڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اے خدا! میرا ہر وہ گناہ معاف فرما جو میں نے کیا ہے اور ہر لغزش سے در گزر کر جو مجھ سے ہوئی ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ذکر کے ذریعے تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیری ذات کو تیرے حضور اپنا سفارشی بناتا ہوں، تیری سخاوت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما اور توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں اور میری زبان پر اپنا ذکر جاری فرما۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں جُھکے ہوئے، گرے ہوئے، ڈرے ہوئے کی طرح کہ مجھ سے چشم پوشی فرما۔ مجھ پر رحمت کر اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی اور قناعت کرنے والا اور ہر قسم کے حالات میں نرم خو رہنے والا بنا دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُس شخص کی طرح جو سخت تنگی میں ہو، سختیوں میں پڑا ہو، اپنی حاجت لے کر تیرے پاس آیا ہوں اور جو کچھ تیرے پاس ہے اُس میں زیادہ رغبت رکھتا ہوں، اے اللہ! تیری سلطنت عظیم اور تیرا مقام بلند ہے تیری تدبیر پوشیدہ اور تیرا امر ظاہر ہے تیرا قہر غالب، تیری قدرت کارگر ہے اور تیری حکومت سے فرار ممکن ہی نہیں، خداوندا! میں تیرے سوا کسی کو نہیں پاتا جو میرے گناہ بخشنے والا، میری برائیوں کو چھپانے والا اور میرے بُرے عمل کو نیکی میں بدل دینے والا ہو، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اپنی جہالت کی وجہ سے جرأت کی اور میں نے تیری قدیم یاد آوری اور اپنے لئے تیری بخشش پر

وَ كَمْ مِنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ، وَ كَمْ مِنْ عِثَارٍ
وَّقَيْتَهٗ، وَ كَمْ مِنْ مَكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ، وَ كَمْ مِنْ ثَنَآءٍ
جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ. اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِيْ وَ
اَفْرَطَ بِيْ سُوْٓءُ حَالِيْ وَقَصُرَتْ بِيْٓ اَعْمَالِيْ، وَقَعَدَتْ بِيْٓ
اَغْلَالِيْ، وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَفْعِيْ بُعْدُ اٰمَالِيْ، وَ خَدَعَتْنِيْ
الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا، وَنَفْسِيْ بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِيْ يَاسَيِّدِيْ
فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ لَّا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِيْ سُوْٓءُ عَمَلِيْ
وَفِعَالِيْ وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ
وَ لَا تُعَاجِلْنِيْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ فِيْ خَلَوَاتِيْ
مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِيْ وَ اِسَآئَتِيْ وَ دَوَامِ تَفْرِيْطِيْ وَ جَهَالَتِيْ،
وَ كَثْرَةِ شَهَوَاتِيْ وَغَفْلَتِيْ، وَ كُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِيْ فِيْ كُلِّ
الْاَحْوَالِ رَؤُوْفًا، وَ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا. اِلٰهِيْ
وَرَبِّيْ مَنْ لِيْ غَيْرُكَ اَسْئَلُهٗ كَشْفَ ضُرِّيْ، وَالنَّظَرَ فِيْٓ
اَمْرِيْ. اِلٰهِيْ وَ مَوْلَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اِتَّبَعْتُ
فِيْهِ هَوٰى نَفْسِيْ، وَ لَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ
عَدُوِّيْ، فَغَرَّنِيْ بِمَآ اَهْوٰى وَ اَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ،
فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ،
وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ
ذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِيْ فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَآؤُكَ، وَ
اَلْزَمَنِيْ حُكْمُكَ وَ بَلَآؤُكَ. وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَآ اِلٰهِيْ بَعْدَ
تَقْصِيْرِيْ وَ اِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ، مُعْتَذِرًا نَادِمًا
مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا مُقِرًّا مُّذْعِنًا

بھروسہ کیا ہے۔ اے اللہ، میرے مولا! کتنے ہی گناہوں کی تُونے پردہ پوشی کی اور کتنی ہی سخت بلائوں سے مجھے بچالیا، کتنی ہی لغزشیں معاف فرمائیں اور کتنی ہی برائیاں مجھ سے دور کیں اور تُونے میری کتنی ہی تعریفیں عام کیں، جن کا میں ہرگز اہل نہ تھا۔ اے معبود! میری مصیبت عظیم ہے اور بدحالی کچھ زیادہ ہی بڑھ چکی ہے اور میرے اعمال بہت کم ہیں اور گناہوں کی زنجیر نے مجھے جکڑ لیا ہے لمبی آرزوئوں نے مجھے اپنا قیدی بنا رکھا ہے اور دنیا نے مجھ کو دھوکہ بازی سے اپنے فریب میں رکھا اور میرے نفس نے اپنی خیانت اور حیلہ سازی سے مجھ کو فریب دیا ہے اے میرے آقا میں تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری بدعملی و بدکرداری میری دعا کو تجھ سے نہ روکے اور تُو مجھے میرے پوشیدہ کاموں سے رسوا نہ کرے جن میں تُو میرے راز کو جانتا ہے اور مجھے اُس پر سزا دینے میں جلدی نہ کر جو میں نے تنہائی میں غلط کام کیا، بُرے کام کئے اور ہمیشہ کوتاہی کی اِس میں میری نادانی، جہالت، خواہشوں کی کثرت اور غفلت بھی ہے اور اے میرے اللہ! تجھے اپنی عزت کا واسطہ میرے لئے ہر حال میں مہربان رہ اور تمام امور میں مجھ پر عنایت فرما۔ میرے معبود! میرے رب! تیرے سوا میرا کون ہے جس سے سوال کروں کہ میری تکلیف دور کر دے اور میرے معاملے پر نظر رکھ۔ میرے معبود اور میرے مولا! تُو نے میرے لئے حکم صادر فرمایا لیکن میں نے اِس میں خواہش نفس کا کہا مانا اور میں دشمن کی فریب کاری سے بچ نہ سکا۔ اُس نے میری خواہشوں میں دھوکہ دیا اور وقت نے بھی اُس کا ساتھ دیا۔ پس تُونے جو حکم صادر کیا میں نے اُس میں تیری بعض حدود کو توڑا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کی۔ پس اِس معاملہ میں مجھ پر لازم ہے تیری حمد بجالانا اور میرے پاس کوئی حجت نہیں اِس میں جو فیصلہ تُونے میرے لئے کیا ہے اور میرے لئے تیرا حکم اور تیری آزمائش لازم ہے اور اے اللہ! میں تیرے حضور آیا ہوں جبکہ میں نے کوتاہی کی اور اپنے نفس پر زیادتی کی ہے میں عذر خواہ و پشیماں، ہارا

مُعْتَرِفًا. لَآ اَجِدُ مَفَرًّا مِّمَّا كَانَ مِنِّيْ وَ لَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ
اِلَيْهِ فِيْٓ اَمْرِيْ غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِيْ وَ اِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ
سَعَةٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَ ارْحَمْ شِدَّةَ
ضُرِّيْ وَ فُكَّنِيْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ
وَرِقَّةَ جِلْدِيْ وَدِقَّةَ عَظْمِيْ، يَا مَنْ بَدَاَ خَلْقِيْ وَ ذِكْرِيْ وَ
تَرْبِيَتِيْ وَ بِرِّيْ وَ تَغْذِيَتِيْ، هَبْنِيْ لِاِبْتِدَآءِ كَرَمِكَ
وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَرَبِّيْ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ
بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ، وَ بَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ
مِنْ مَّعْرِفَتِكَ، وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهٗ
ضَمِيْرِيْ مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ وَ دُعَآئِيْ
خَاضِعًا لِّرُبُوْبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ
مَنْ رَّبَّيْتَهٗ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهٗ اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ اَوْ
تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَآءِ مَنْ كَفَيْتَهٗ وَ رَحِمْتَهٗ، وَلَيْتَ شِعْرِيْ
يَا سَيِّدِيْ وَ اِلٰهِيْ وَ مَوْلَايَ، اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوْهٍ
خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً، وَ عَلٰٓى اَلْسُنٍ نَّطَقَتْ
بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً، وَ بِشُكْرِكَ مَادِحَةً، وَ عَلٰى
قُلُوْبٍ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَعَلٰى ضَمَآئِرَ حَوَتْ
مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً، وَ عَلٰى جَوَارِحَ
سَعَتْ اِلٰٓى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَآئِعَةً، وَ اَشَارَتْ
بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً، مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَلَآ اُخْبِرْنَا
بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ
عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَ عُقُوْبَاتِهَا، وَ مَا يَجْرِيْ

ہوا، معافی کا طالب، بخشش کا سوالی، توبہ کرنے والا، گناہوں کا اقراری، سر جھکائے ہوئے قبول کرتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہوا نہ اِس سے فرار کی راہ ہے نہ کوئی جائے پناہ کہ اپنے معاملے میں اِس کی طرف توجہ کروں سوائے اِس کے کہ تُو میرا عُذر قبول کرے اور مجھے اپنی وسیع تر رحمت میں داخل کر لے۔ اے معبود! بس میرا اعذر قبول فرما اور میری سخت تکلیف پر رحم کر اور بھاری مشکل سے رہائی دے۔ اے پروردگار! میرے کمزور بدن، نازک جلد اور کمزور ہڈیوں پر رحم فرما، اے وہ ذات جس نے میری خِلقت، ذکر، پرورش، نیکی اور غذا کا آغاز کیا اپنے پہلے کرم اور گزشتہ نیکی کے تحت مجھے معاف فرما، اے میرے معبود، میرے آقا اور میرے رب! کیا میں یہ سمجھوں کہ تُو مجھے اپنی آگ کا عذاب دے گا جبکہ تیری توحید کا اعترافی ہوں اِس کے ساتھ میرا دل تیری معرفت سے لبریز ہے اور میری زبان تیرے ذکر میں لگی ہوئی ہے، میرا ضمیر تیری محبت سے رچا بسا ہے اور اپنے گناہوں کے سچے اعتراف اور تیری ربوبیت کے آگے میری عاجزانہ پکار کے بعد بھی تُو مجھے عذاب دے گا، ہر گز نہیں! تُو بلند ہے اِس سے کہ جسے پالا ہو اُسے ضائع کرے یا جسے قریب کیا ہو اُسے دور کرے یا جسے پناہ دی ہو اُسے چھوڑ دے یا جس کی سرپرستی کی ہو اور جس پر مہربانی کی ہو اُسے مصیبت کے حوالے کر دے، اے کاش! میں جانتا اے میرے آقا، میرے معبود! اور میرے مولا کہ کیا تُو اُن چہروں کو آگ میں ڈالے گا جو تیری عظمت کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں اور اُن زبانوں کو جو تیری توحید کے بیان میں سچی ہیں اور شُکر کے ساتھ تیری تعریف کرتی ہیں اور اُن دلوں کو جو تحقیق کے ساتھ تجھے معبود مانتے ہیں اور اُن ضمیروں کو جو تیری معرفت سے پُر ہو کر تجھ سے خوفزدہ ہیں تو اُنہیں آگ میں ڈالے گا؟ اور اُن اعضاء کو جو فرمانبرداری سے تیری عبادت گاہوں کی طرف دوڑتے ہیں اور یقین کے ساتھ تیری مغفرت کے طالب ہیں (تو اُنہیں آگ میں ڈالے گا؟) تیری ذات سے ایسا گمان نہیں، نہ یہ تیرے فضل کے مناسب ہے۔

فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰٓى اَهْلِهَا، عَلٰٓى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَّ
مَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ، يَسِيْرٌ بَقَآؤُهٗ، قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ،
فَكَيْفَ احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ
فِيْهَا وَهُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَ يَدُوْمُ مَقَامُهٗ، وَلَا
يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ، لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ
وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ، وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ، يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ
الذَّلِيْلُ، الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ الْمُسْتَكِيْنُ يَآ اِلٰهِيْ وَ رَبِّيْ
وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ، لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ، وَ لِمَا
مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِيْ، لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ، اَمْ لِطُوْلِ
الْبَلَآءِ وَ مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ فِي الْعُقُوْبَاتِ مَعَ
اَعْدَآئِكَ، وَ جَمَعْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَهْلِ بَلَآئِكَ، وَ فَرَّقْتَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ، فَهَبْنِيْ يَآ اِلٰهِيْ
وَسَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ رَبِّيْ، صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ، فَكَيْفَ
اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ، وَ هَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نَارِكَ،
فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ اَمْ كَيْفَ
اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَ رَجَآئِيْ عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِيْ وَ
مَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ تَرَكْتَنِيْ نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ
اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ
صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاَبْكِيَنَّ اِلَيْكَ بُكَآءَ
الْفَاقِدِيْنَ، وَ لَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا

اے کریم، اے پروردگار! دنیا کی مختصر تکلیفوں اور مصیبتوں کے مقابل تُو میری ناتوانی کو جانتا ہے اور اہل دنیا پر جو تنگیاں آتی ہیں (میں انہیں برداشت نہیں کر سکتا) اگرچہ اِس تنگی و سختی کا ٹھہراؤ اور بقاء کا وقت تھوڑا اور مدت کم ہے تو پھر کیونکر میں آخرت کی مشکلوں کو جھیل سکوں گا جو بڑی سخت ہیں اور وہ ایسی تکلیفیں ہیں جن کی مدت طولانی ٹھہراؤ دائمی ہے اور اِن میں کسی میں کمی نہیں ہو گی اِس لئے کہ وہ تیرے غضب، تیرے انتقام اور تیری ناراضگی سے آتی ہیں اور یہ وہ سختیاں ہیں جن کے سامنے زمین و آسمان بھی کھڑے نہیں رہ سکتے، تو اے آقا! مجھ پر کیا گزرے گی جبکہ میں تیرا کمزور، پست، بے حیثیت، مالی طور پر کمزور اور بے بس بندہ ہوں۔ اے میرے آقا، میرے پروردگار، میرے سردار اور میرے مولا! میں کن کن باتوں کی تجھ سے شکایت کروں اور کس کس کے لئے گریہ و زاری کروں؟ دردناک عذاب اور اُس کی سختی کے لئے یا طولانی مصیبت اور اُس کی مدت کی زیادتی کے لئے، پس اگر تُو نے مجھے عذاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ رکھا اور مجھے اور اپنے عذابیوں کو اکٹھا کر دیا اور میرے اور اپنے دوستوں اور محبوں میں دوری ڈال دی تو اے میرے معبود! میرے آقا، میرے مولا اور میرے رب! تُو ہی بتا کہ میں تیرے عذاب پر صبر کر ہی لوں تو تجھ سے دوری پر کیسے صبر کروں گا؟ اور مجھے بتا کہ میں نے تیری آگ کی تپش پر صبر کر ہی لیا تو تیرے کرم سے کس طرح چشم پوشی کر سکوں گا یا کیسے آگ میں پڑا رہوں گا جبکہ میں تیرے عفو و بخشش کا امیدوار ہوں پس قسم ہے تیری عزت کی! اے میرے آقا اور مولا! سچی قسم کہ اگر تُو نے میری گویائی باقی رہنے دی تو میں اُسی آگ کے درمیان تیرے حضور فریاد کروں گا آرزومندوں کی طرح اور تیرے سامنے نالہ کروں گا جیسے مددگار کے متلاشی کرتے ہیں، تیرے فراق میں یوں گریہ کروں گا جیسے ناامید ہونے والے گریہ کرتے ہیں اور تجھے پکاروں گا کہاں ہے تو اے مومنوں کے مددگار، اے عارفوں کی امیدوں کے مرکز، اے بیچاروں کی دادرسی کرنے

حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ وَ يَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ اَفَتُرَاكَ
سُبْحَانَكَ يَآ اِلٰهِيْ وَ بِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ
مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ وَ ذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا
بِمَعْصِيَتِهٖ وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَ جَرِيْرَتِهٖ
وَهُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِكَ وَ يُنَادِيْكَ
بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيْدِكَ وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ يَا
مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقٰى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُوْ مَا سَلَفَ
مِنْ حِلْمِكَ وَرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ
وَهُوَ يَاْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهٗ لَهِيْبُهَا وَ
اَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهٗ وَ تَرٰى مَكَانَهٗ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ
عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهٗ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ
بَيْنَ اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهٗ اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهٗ
زَبَانِيَتُهَا وَ هُوَ يُنَادِيْكَ يَا رَبَّهٗ اَمْ كَيْفَ يَرْجُوْ فَضْلَكَ
فِيْ عِتْقِهٖ مِنْهَا فَتَتْرُكُهٗ فِيْهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ
بِكَ وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ وَ لَا مُشْبِهٌ لِّمَا
عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسَانِكَ
فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْ لَا مَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ
جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ
النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَّ سَلَامًا وَّمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا
وَّلَا مُقَامًا لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ
تَمْلَاَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ قُلْتَ

والے، اے سچے لوگوں کے دوست اور اے عالمین کے معبود! کیا میں تجھے دیکھتا ہوں؟ تُو پاک ہے اِس سے، اے میرے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ کہ تو وہاں سے بندۂ مسلم کی آواز سن رہا ہے جو بوجہ نافرمانی دوزخ میں ہے، اپنی بُرائی کے باعث عذاب کا ذائقہ چکھ رہا ہے اور اپنے جرم و گناہ پر جہنم کے طبقوں کے بیچوں بیچ قید ہے، وہ تیرے سامنے گِریہ کر رہا ہے، تیری رحمت کے امیدوار کی طرح اور اہل توحید کی زبان میں تجھے پکار رہا ہے اور تیرے حضور تیری ربوبیت کو وسیلہ بنا رہا ہے، اے میرے مولا! پس کس طرح وہ عذاب میں رہے گا جب کہ وہ تیرے گزشتہ حلم کا امیدوار ہے یا پھر آگ کیونکر اُسے تکلیف دے گی جبکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کی امید رکھتا ہے یا آگ کے شعلے کیسے اُس کو جلائیں گے جبکہ تُو اُس کی آواز سن رہا ہے اور اُس کے مقام کو دیکھ رہا ہے یا کیسے آگ کے شرارے اُسے گھیریں گے جبکہ تُو اُس کی ناتوانی کو جانتا ہے یا کیسے وہ جہنم کے طبقوں میں پریشان رہے گا جبکہ تُو اُس کی سچائی سے واقف ہے یا کیسے جہنم کے فرشتے اُسے جھڑکیں گے جبکہ وہ تجھے پکار رہا ہے، اے میرے رب! یا کیسے ممکن ہے کہ وہ (جہنم سے) چھٹکارا پانے میں تیرے فضل کا امیدوار ہو اور تُو اُسے جہنم میں رہنے دے، ہرگز نہیں! تیرے بارے میں یہ گمان نہیں ہو سکتا، نہ تیرے فضل کا ایسا تعارف ہے اور نہ یہ توحید پرستوں پر تیرے احسان و کرم سے مشابہ ہے، پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تُو نے اپنے دشمنوں کو آگ کا عذاب دینے کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفوں کو ہمیشہ اِس میں رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو ضرور تُو آگ کو ٹھنڈی اور آرام بخش بنا دیتا اور کسی کو بھی آگ میں جگہ اور ٹھکانہ نہ دیا جاتا، لیکن تُو نے اپنے پاکیزہ ناموں کی قسم کھائی کہ جہنم کو تمام کافروں سے بھر دے گا، جنوں اور انسانوں میں سے اور یہ مخالفین ہمیشہ اِس میں رہیں گے اور تُو بڑی تعریف والا ہے تُو نے فضل و کرم کرتے ہوئے بلا سابقہ یہ فرمایا کہ کیا وہ شخص جو مومن ہے وہ فاسق جیسا ہو سکتا ہے؟ یہ دونوں برابر نہیں۔ میرے معبود، میرے آقا! میں تیری قدرت جسے تُو نے توانا

مُبْتَدِئًا، وَ تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا، اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُوْنَ اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ، فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ قَدَّرْتَهَا وَ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا، وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا، اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ، وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهُ، وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ وَ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ، وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ، مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ، اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ، اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ، اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ، اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ، اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهُ، يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَآاِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ مَالِكَ رِقِّيْ يَا مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَتِيْ، يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَ مَسْكَنَتِيْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَا رَبِّ يَارَبِّ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ، اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَ بِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَ اَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً، حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَ اَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا، وَ حَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا، يَاسَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ

کیا اور تیرا فرمان جسے تُو نے یقینی و محکم بنایا اور تُو غالب ہے اُس پر جس پر اِسے جاری کرے، اُس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، بخش دے اِس شب میں اور اِس ساعت میں میرے تمام وہ جرم جو میں نے کیے، تمام وہ گناہ جو مجھ سے سرزد ہوئے، وہ سب برائیاں جو میں نے چھپائی ہیں، جو نادانیاں میں نے جہالت کی وجہ سے کی ہیں، علی الاعلان یا پوشیدہ رکھی ہوں یا ظاہر کی ہیں اور میری بُرائیاں جن کے لکھنے کا تُو نے کراماً کاتبین کو حکم دیا ہے جنہیں تُو نے مقرّر کیا ہے کہ جو کچھ میں کروں اُسے محفوظ کریں اور اُن کو میرے اعضا کے ساتھ مجھ پر گواہ بنایا اور اُن کے علاوہ خود تُو بھی مجھ پر ناظر اور اِس بات کا گواہ ہے جو اُن سے پوشیدہ ہے حالانکہ تُو نے اپنی رحمت سے اُسے چھپایا اور اپنے فضل سے اُس پر پردہ ڈالا؛ وہ معاف فرما اور میرے لئے وافر حصہ قرار دے ہر اُس خیر میں جسے تُو نے نازل کیا یا ہر اُس احسان میں جو تُو نے کیا یا ہر نیکی میں جسے تُو نے پھیلایا، رزق میں جسے تُو نے وسیع کیا یا گناہ میں جسے تُو نے معاف کیا یا غلطی میں جسے تُو نے چھپایا، یارب یارب یارب! اے میرے معبود، میرے آقا اور میرے مولا اور میری جان کے مالک اے وہ جس کے ہاتھ میں میری لگام ہے! اے میری تنگی و بے چارگی سے واقف! اے میری ناداری و تنگدستی سے باخبر! یارب یارب یارب! میں تجھ سے تیرے حق ہونے، تیری پاکیزگی، تیری عظیم صفات اور اسماء کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میرے رات دن کے اوقات اپنے ذکر سے آباد کر اور مسلسل اپنی حضوری میں رکھ اور میرے اعمال کو اپنی جناب میں قبولیت عطا فرما حتیٰ کہ میرے تمام اعمال اور اذکار تیرے حضور وِرد قرار پائیں اور میرا یہ حال تیری بارگاہ میں ہمیشہ قائم رہے۔ اے میرے آقا! اے وہ جس پر میرا تکیہ ہے، اے جس سے میں اپنے حالات کی تنگی بیان کرتا ہوں، یارب یارب یارب! میرے ظاہری اعضا کو اپنی حضوری میں قوی اور میرے باطنی ارادوں کو محکم و مضبوط بنا دے اور مجھے توفیق دے کہ تجھ سے (یعنی تیری ناراضگی سے) ڈرنے

مُعَوَّلِيْ، يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا
رَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ، وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ
جَوَانِحِيْ، وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ، وَالدَّوَامَ فِي
الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ، حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ
السَّابِقِيْنَ، وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى
قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَ اَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ، وَ
اَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ وَ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ، وَ مَنْ
كَادَنِيْ فَكِدْهُ، وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا،
عِنْدَكَ وَ اَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ، وَ اَخَصِّهِمْ زُلْفَةً
لَدَيْكَ، فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ، وَجُدْ لِيْ
بِجُوْدِكَ، وَ اعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ، وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ،
وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا، وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ
عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَ اغْفِرْ زَلَّتِيْ
فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ، وَ اَمَرْتَهُمْ
بِدُعَآئِكَ، وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ، فَاِلَيْكَ يَارَبِّ
نَصَبْتُ وَجْهِيْ، وَاِلَيْكَ يَارَبِّ مَدَدْتُّ يَدِيْ، فَبِعِزَّتِكَ
اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ، وَ بَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَ لَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ رَجَآئِيْ، وَ اكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ
اَعْدَآئِيْ، يَا سَرِيْعَ الرِّضَا، اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا
الدُّعَآءَ، فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ، يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ،
وَذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَطَاعَتُهٗ غِنًى اِرْحَمْ مَّنْ رَّاْسُ مَالِهِ

کی کوشش کروں اور تیری حضوری میں ہمیشگی پیدا کروں تاکہ تیری بارگاہ میں سابقین کی راہوں پر چل پڑوں اور تیری طرف جانے والوں سے آگے نکل جاؤں، تیرے قرب کا شوق رکھنے والوں میں زیادہ شوق والا بن جاؤں، تیرے خالص بندوں کی طرح تیرے قریب ہو جاؤں، اہل یقین کی مانند تجھ سے ڈروں اور تیرے آستانہ پر مومنوں کے ساتھ حاضر رہوں۔ اے معبود! جو میرے لئے بُرائی کا ارادہ کرے تُو اُس کے لئے ایسا ہی کر جو میرے ساتھ مکر کرے تُو اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی کر، مجھے اپنے بندوں میں قرار دے جو نصیب میں بہتر ہیں، جو منزلت میں تیرے قریب ہیں، جو تیرے حضور تقرب میں مخصوص ہیں کیونکہ تیرے فضل کے بغیر یہ درجات نہیں مل سکتے بواسطہ اپنے کرم کے مجھ پر کرم کر، بذریعہ اپنی بزرگی کے مجھ پر توجہ فرما، بوجہ اپنی رحمت کے میری حفاظت کر، میری زبان کو اپنے ذکر میں گویا فرما اور میرے دل کو اپنا اسیرِ محبت بنا دے، میری دعا بخوبی قبول فرما، مجھ پر احسان فرما، میرا گناہ معاف فرما دے اور میری خطا بخش دے کیونکہ تُو نے بندوں پر عبادت فرض کی ہے اور اُنہیں دعا مانگنے کا حکم دیا اور قبولیت کی ضمانت دی، پس اے پروردگار! میں اپنا رخ تیری طرف کر رہا ہوں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں تُو اپنی عزت کے طفیل میری دعا قبول فرما، میری تمنائیں برلا اور اپنے فضل سے لگی میری اُمید نہ توڑ، میرے دشمن جو جنوں اور انسانوں سے ہیں اُن کے شر سے میری کفایت کر، اے جلد راضی ہونے والے! مجھے بخش دے، جو دعا کے سوا کچھ نہیں رکھتا، بے شک تُو جو چاہے کرنے والا ہے۔ اے وہ جس کا نام دوا، جس کا ذکر شفا اور اطاعت تونگری ہے، رحم فرما اُس پر جس کا سرمایہ محض امید ہے اور جس کا ہتھیار گریہ ہے اے نعمتیں پوری کرنے والے، اے سختیاں دور کرنے والے، اے تاریکیوں میں ڈرنے والوں کے لئے نور، اے وہ عالم جسے پڑھایا نہیں گیا، محمدؐ آل محمدؐ علیہم السلام پر رحمت فرما اور مجھ سے وہ سلوک کر جس کا تُو اہل ہے۔ خدا اپنے رسولؐ پر اور بابرکت ائمہ پر

الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ، يَا دَافِعَ النِّقَمِ، يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ، يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَ افْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا. كَثِيْرًا كَثِيْرًا.	سلام بھیجتا ہے بہت زیادہ سلام و تحیات جو اُن کی آل میں سے ہیں۔ بہت زیادہ بہت ہی زیادہ۔

دعائے ندبہ

یہ دعا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف دعائیہ زیارت و یاد ہے جو کہ روز جمعہ صبح کے وقت پڑھی جاتی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ، وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَآؤُكَ فِيْٓ اَوْلِيَآئِكَ، الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَ دِيْنِكَ، اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ مَا عِنْدَكَ، مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، الَّذِيْ لَا زَوَالَ لَهٗ وَلَا اضْمِحْلَالَ، بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِيْ دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ، وَ زُخْرُفِهَا وَ زِبْرِجِهَا، فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ، وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَآءَ بِهٖ، فَقَبِلْتَهُمْ وَ قَرَّبْتَهُمْ، وَ قَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ، وَ الثَّنَآءَ الْجَلِيَّ، وَاَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلٰٓئِكَتَكَ، وَ كَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ، وَ رَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ، وَ جَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ اِلَيْكَ، وَ الْوَسِيْلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ، فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ، اِلٰٓى اَنْ اَخْرَجْتَهٗ مِنْهَا، وَ بَعْضٌ حَمَلْتَهٗ فِيْ فُلْكِكَ وَ نَجَّيْتَهٗ، وَ مَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ حمد ہے خدا کے لئے جو جہانوں کا پروردگار ہے اور خدا ہمارے سردار اور اپنے نبی محمد ﷺ اور اُن کی آل پر رحمت کرے اور بہت بہت سلام بھیجے۔ اے معبود! حمد ہے تیرے لئے کہ جاری ہو گی، تیری قضا و قدر تیرے اولیاء کے بارے میں جن کو تُو نے اپنے لئے اور اپنے دین کے لئے خاص کیا جب کہ انہیں اپنے ہاں سے وہ نعمتیں عطا کی ہیں، جو باقی رہنے والی ہیں جو نہ ختم ہوتی ہیں، نہ کمزور پڑتی ہیں، اِس کے بعد کہ تُو نے اُن پر اِس دنیا کے بے حقیقت مناصب، جھوٹی شان و شوکت اور زینت سے دور رہنا لازم کیا۔ پس انہوں نے یہ شرط پوری کی اور اُن کی وفا کو تُو جانتا ہے تُو نے اُنہیں قبول کیا مقرب بنایا، اُن کے ذکر کو بلند فرمایا اور اُن کی تعریفیں ظاہر کیں، تُو نے اُن کی طرف اپنے فرشتے بھیجے، اُن کو وحی سے مشرف کیا، اُن کو اپنے علوم سے نوازا اور اُن کو وہ ذریعہ قرار دیا جو تجھ تک پہنچائے اور وہ وسیلہ جو تیری خوشنودی تک لے جائے۔ پس اُن میں کسی کو جنت میں رکھا یہاں تک کہ اس سے باہر بھیجا کسی کو اپنی کشتی میں سوار کیا اور بچا لیا اور جو اُن کے ساتھ تھے انہیں موت سے بچایا تُو نے اپنی رحمت کے ساتھ اور کسی کو تُو نے اپنا خلیل

مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ، وَ بَعْضٍ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا، وَسَأَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ، فَاَجَبْتَهُ وَ جَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، وَبَعْضٍ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيمًا، وَ جَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِدْءًا وَّ وَزِيْرًا، وَ بَعْضٍ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ، وَ اٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ، وَ اَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، وَ كُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيعَةً، وَ نَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا، وَ تَخَيَّرْتَ لَهُ اَوْصِيَاءَ، مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ، مِنْ مُّدَّةٍ اِلٰى مُدَّةٍ، اِقَامَةً لِّدِيْنِكَ، وَ حُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ، وَ لِئَلَّا يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ، وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ عَلٰى اَهْلِهِ، وَ لَا يَقُوْلَ اَحَدٌ لَوْ لَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا مُّنْذِرًا، وَ اَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا، فَنَتَّبِعَ اٰيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى، اِلٰى اَنِ انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلٰى حَبِيْبِكَ وَ نَجِيْبِكَ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ، وَ صَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ، وَ اَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهُ، وَ اَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ، قَدَّمْتَهُ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ، وَ بَعَثْتَهُ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ، وَ اَوْطَاْتَهُ مَشَارِقَكَ وَ مَغَارِبَكَ، وَ سَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ، وَ عَرَجْتَ بِرُوْحِهِ اِلٰى سَمَآئِكَ، وَ اَوْدَعْتَهُ عِلْمَ مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ، اِلَى انْقِضَآءِ خَلْقِكَ، ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَ حَفَفْتَهُ بِجَبْرَآئِيْلَ وَ مِيْكَآئِيْلَ، وَ الْمُسَوِّمِيْنَ مِنْ مَّلٰٓئِكَتِكَ، وَ وَعَدْتَهُ اَنْ تُظْهِرَ دِيْنَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ، وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّاْتَهُ مُبَوَّاَ صِدْقٍ مِنْ اَهْلِهِ، وَ جَعَلْتَ لَهُ وَ لَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ

بنایا پھر دوسرے سچی زبان والوں نے تجھ سے سوال کیا جسے تُو نے پورا فرمایا، اسے بلند و بالا قرار دیا کسی کے ساتھ تو نے درخت کے ذریعے کلام کیا اور اُس کے بھائی کو اُس کا مدد گار بنایا کسی کو تُو نے بن باپ کے پیدا فرمایا، اسے بہت سے معجزات دیئے اور روح قدس سے اُسے قوت دی تُو نے اِن میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور راستہ مقرر کیا اِن کے لئے اوصیاء چنے کہ تیرے دین کو قائم رکھنے کے لئے ایک کے بعد دوسرا نگہبان آیا جو تیرے بندوں پر حجت قرار پایا تاکہ حق اپنے مقام سے نہ ہٹے اور باطل کے حامی اہل حق پر غلبہ نہ پائیں اور کوئی یہ نہ کہے کہ کاش تُو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول بھیجا ہوتا اور ہمارے لئے ہدایت کا جھنڈا بلند کیا ہوتا کہ تیری آیتوں کی پیروی کرتے اِس سے پہلے کہ ذلیل و رسوا ہوں یہاں تک کہ تُو نے امر ہدایت اپنے حبیب اور پاکیزہ اصل محمد ﷺ کے سپرد کیا پس وہ ایسے سردار ہوئے جن کو تُو نے مخلوق میں سے پسند کیا برگزیدوں میں سے برگزیدہ بنایا جن کو چنا اُن میں سے افضل بنایا اپنے خواص ہیں سے بزرگ قرار دیا اُنہیں نبیوں کا پیشوا بنایا اور اُن کو اپنے بندوں میں سے جن وانس کی طرف بھیجا اُن کے لئے سارے مشرقوں مغربوں کو زیر کر دیا براق کو اُن کا مطیع بنایا اور اُن کو جسم و جان کے ساتھ آسمان پر بلایا اور تُو نے انہیں سابقہ و آئندہ باتوں کا علم دیا یہاں تک کہ تیری مخلوق ختم ہو جائے پھر اُن کو دبدبہ عطا کیا اور اُن کے گرد جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام اور نشان زدہ فرشتوں کو جمع فرمایا اُن سے وعدہ کیا کہ آپ کا دین تمام ادیان پر غالب آئے گا اگرچہ مشرک دل تنگ ہوں اور یہ اُس وقت ہوا جب ہجرت کے بعد تُو نے اُن کے خاندان کو سچائی کے مقام پر جگہ دی اور اُن کے اور اُن کے ساتھیوں کے لئے قبلہ بنایا پہلا گھر جو مکہ میں بنا یا گیا جو جہانوں کے لئے برکت و ہدایت کا مرکز ہے اس میں واضح نشانیاں اور مقام ابراہیم علیہ السلام ہے جو اِس گھر میں داخل ہوا اُسے امان مل گئی نیز تُو نے فرمایا: ضرور خدا نے

وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا، وَ هُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ، فِیْهِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ، مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ، وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا، وَ قُلْتَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ، وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا، ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ مُحَمَّدٍ، صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ، مَوَدَّتَهُمْ فِیْ كِتَابِكَ، فَقُلْتَ، قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّاالْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی، وَ قُلْتَ: مَا سَئَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ، وَ قُلْتَ: مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ، اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا، فَكَانُوْا هُمُ السَّبِیْلَ اِلَیْكَ، وَ الْمَسْلَكَ اِلٰی رِضْوَانِكَ، فَلَمَّا انْقَضَتْ اَیَّامُهٗ، اَقَامَ وَلِیَّهٗ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمَا وَ اٰلِهِمَا هَادِیًا، اِذْكَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ، وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ، فَقَالَ: وَالْمَلَاُ اَمَامَهٗ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ، وَ قَالَ: مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِیَّهٗ، فَعَلِیٌّ اَمِیْرُهٗ، وَقَالَ: اَنَاوَعَلِیٌّ مِّنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ، وَ سَآئِرُ النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی، وَ اَحَلَّهٗ مَحَلَّ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، فَقَالَ لَهٗ: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهٗ سَیِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ، وَ اَحَلَّ لَهٗ مِنْ مَسْجِدِهٖ مَا حَلَّ لَهٗ، وَ سَدَّ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَهٗ، ثُمَّ اَوْدَعَهٗ عِلْمَهٗ وَ حِكْمَتَهٗ، فَقَالَ: اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِیْنَةَ وَ الْحِكْمَةَ فَلْیَاْتِهَا مِنْ

ارادہ کر لیا ہے کہ تم سے برائی کو دور کر دے اے اہل بیت علیہم السلام اور تمہیں پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر تیری رحمتیں ہوں تُو نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کو اُن کا اجر رسالت قرار دیا قرآن میں، پس تُو نے فرمایا (اے رسول) کہہ دیں کہ میں تم سے اجر رسالت نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور تُو نے کہا: جو اجر میں نے تم سے مانگا ہے وہ تمہارے فائدے میں ہے نیز تُو نے فرمایا: میں نے تم سے اجر رسالت نہیں مانگا سوائے اِس کے کہ یہ راہ اُس کے لئے ہے جو خدا تک پہنچنا چاہے پس اہل بیتؑ تیرا مقرر کردہ راستہ اور تیری خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہیں ہاں جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت پورا ہو گیا تو اُن کی جگہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے لے لی اُن دونوں پر اور اُن کی آل پر تیری رحمتیں ہوں، علیؑ رہبر ہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرانے والے اور ہر قوم کے لئے رہبر ہے پس فرمایا آپ نے جماعت صحابہ سے کہ جس کا میں مولا ہوں پس علی علیہ السلام بھی اُس کے مولا ہیں اے معبود محبت کر اُس سے جو اِس سے محبت کرے دشمنی کر اُس سے جو اِس سے دشمنی کرے مدد کر اُس کی جو اِس کی مدد کرے خوار کر اُس کو جو اِسے چھوڑے نیز فرمایا کہ جس کا میں نبی ہوں علی علیہ السلام اُس کا امیر و حاکم ہے اور فرمایا: میں اور علی علیہ السلام ایک شجر سے ہیں اور دوسرے لوگ مختلف اشجار سے پیدا ہوئے ہیں اور علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے جانشین ہوئے پس فرمایا: اے علی علیہ السلام تم میری نسبت وہی مقام رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ نے علی علیہ السلام کا نکاح اپنی بیٹی سردار زنان عالم سلام اللہ علیہا سے کیا مسجد میں اُن کے لئے وہ امر حلال رکھا جو آپ کے لئے تھا اور مسجد کی طرف سے سبھی دروازے بند کرائے سوائے علی علیہ السلام کے دروازے کے پھر اپنا علم و حکمت اُن کے سپرد کیا تو

بَابُهَا، ثُمَّ قَالَ، اَنْتَ اَخِيْ، وَ وَصِيِّيْ، وَ وَارِثِيْ، لَحْمُكَ مِنْ
لَحْمِيْ، وَ دَمُكَ مِنْ دَمِيْ، وَ سِلْمُكَ سِلْمِيْ، وَ حَرْبُكَ حَرْبِيْ،
وَ الْاِيْمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَ دَمَكَ، كَمَا خَالَطَ لَحْمِيْ وَ دَمِيْ،
وَ اَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِيْ، وَ اَنْتَ تَقْضِيْ دَيْنِيْ، وَ
تُنْجِزُ عِدَاتِيْ، وَ شِيْعَتُكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ مُّبْيَضَّةً،
وُجُوْهُهُمْ حَوْلِيْ فِي الْجَنَّةِ، وَ هُمْ جِيْرَانِيْ، وَ لَوْ لَا اَنْتَ يَا
عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِيْ، وَ كَانَ بَعْدَهٗ هُدًى مِّنَ
الضَّلَالِ، وَ نُوْرًا مِّنَ الْعَمٰى، وَ حَبْلَ اللهِ الْمَتِيْنَ، وَ
صِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ، لَا يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ فِيْ رَحِمٍ، وَ
لَا بِسَابِقَةٍ فِيْ دِيْنٍ، وَ لَا يُلْحَقُ فِيْ مَنْقَبَةٍ مِّنْ مَّنَاقِبِهٖ،
يَحْذُوْ حَذْوَ الرَّسُوْلِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَ اٰلِهِمَا، وَ يُقَاتِلُ
عَلَى التَّاْوِيْلِ، وَ لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، قَدْ وَتَرَ فِيْهِ
صَنَادِيْدَ الْعَرَبِ، وَ قَتَلَ اَبْطَالَهُمْ، وَ نَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ،
فَاَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا، بَدْرِيَّةً وَّ خَيْبَرِيَّةً، وَ حُنَيْنِيَّةً وَّ
غَيْرَهُنَّ، فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ، وَ اَكَبَّتْ عَلٰى
مُنَابَذَتِهٖ، حَتّٰى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَ الْقَاسِطِيْنَ وَ
الْمَارِقِيْنَ، وَ لَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَ قَتَلَهٗ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ،
يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ، لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، فِي الْهَادِيْنَ بَعْدَ الْهَادِيْنَ، وَ الْاُمَّةُ
مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ، عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ، وَ اِقْصَآءِ
وُلْدِهٖ، اِلَّا الْقَلِيْلَ مِمَّنْ وَفٰى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ، فَقُتِلَ
مَنْ قُتِلَ، وَ سُبِيَ مَنْ سُبِيَ، وَ اُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ، وَ جَرَى

فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہیں لہٰذا جو علم و حکمت کا طالب ہے وہ اِس در علم پر آئے نیز یہ کہا کہ اے علی علیہ السلام! تم میرے بھائی، جانشین اور وارث ہو تمہارا گوشت میرا گوشت، تمہارا خون میرا خون، تمہاری صلح میری صلح، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور ایمان تمہاری رگوں میں شامل ہے جیسے وہ میرے رگوں میں شامل ہے، قیامت میں تم حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہوگے، تمہی میرے قرضے چکاؤ گے اور میرے وعدے نبھاؤ گے، تمہارے شیعہ جنت میں چمکتے چہروں کے ساتھ نورانی تختوں پر میرے آس پاس میرے قرب میں ہوں گے اور اے علی علیہ السلام! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہو پاتی چنانچہ وہ آپؑ کے بعد گمراہی سے ہدایت میں لانے والے، تاریکی سے روشنی میں لانے والے، خدا کا مضبوط سلسلہ اور اُس کا سیدھا راستہ ہیں، نہ قرابت پیغمبر ﷺ میں کوئی اُن سے بڑھا ہوا تھا، نہ دین میں کوئی اُن سے آگے تھا، اُن کے علاوہ کوئی بھی اوصاف میں رسول ﷺ کے مانند نہ تھا علی علیہ السلام و نبی ﷺ اور اُن کی آل پر خدا کی رحمت ہو علی علیہ السلام نے تاویل قرآن پر جنگ کی اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کی عرب سرداروں کو ہلاک کیا اُن کے بہادروں کو قتل کیا اور اُن کے پہلوانوں کو پچھاڑا پس عربوں کے دلوں میں کینہ بھر گیا کہ بدر، خیبر، حنین وغیرہ میں اُن کے لوگ قتل ہو گئے۔ پس وہ علی علیہ السلام کی دشمنی میں اکھٹے ہوئے اور اُن کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے چنانچہ آپ نے بیعت توڑنے والوں، تفرقہ ڈالنے والوں اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کو قتل کیا، جب آپ کا وقت پورا ہوا تو بعد والوں میں سے بدبخت ترین نے آپ کو قتل کیا، اُس نے پہلے والے شقی ترین کی پیروی کی رسول اللہ ﷺ کا فرمان پورا نہ ہوا جبکہ ایک رہبر کے بعد دوسرا رہبر آتا رہا اور اُمت اُس کی دشمنی پر شدت سے کمربستہ ہو کر اُس پر ظلم ڈھاتی رہی اور اُس کی اولاد کو پریشان کرتی رہی مگر تھوڑے

الْقَضَآءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجٰى لَهٗ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ، اِذْ كَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ، وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا، وَ لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، فَعَلَى الْاَطَآئِبِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَ اٰلِهِمَا، فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ، وَ اِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ، وَ لِمِثْلِهِمْ فَلْتَذْرِفِ الدُّمُوعُ، وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ، وَ يَضِجَّ الضَّآجُّوْنَ، وَ يَعِجَّ الْعَآجُّوْنَ، اَيْنَ الْحَسَنُ اَيْنَ الْحُسَيْنُ، اَيْنَ اَبْنَآءُ الْحُسَيْنِ، صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ، وَ صَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ، اَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ، اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ، اَيْنَ الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ، اَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيرَةُ، اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ، اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّيْنِ، وَ قَوَاعِدُ الْعِلْمِ، اَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِي لَا تَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ، اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ، اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ الْاَمْتِ وَ الْعِوَجِ، اَيْنَ الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَ الْعُدْوَانِ، اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرَآئِضِ وَ السُّنَنِ، اَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَ الشَّرِيعَةِ، اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِاِحْيَآءِ الْكِتَابِ وَ حُدُوْدِهٖ، اَيْنَ مُحْيِي مَعَالِمِ الدِّيْنِ وَ اَهْلِهٖ، اَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ، اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَ النِّفَاقِ، اَيْنَ مُبِيْدُ اَهْلِ الْفُسُوقِ وَ الْعِصْيَانِ وَ الطُّغْيَانِ، اَيْنَ حَاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَ الشِّقَاقِ، اَيْنَ طَامِسُ اٰثَارِ الزَّيْغِ وَ

سے لوگ وفادار تھے اور اُن کا حق پہچانتے تھے پس اُن میں سے کچھ قتل ہوگئے کچھ قید میں ڈالے گئے اور کچھ بے وطن ہوئے اُن پر قضا وارد ہو گئی، جس پر وہ بہترین اجر کے امیدوار ہوئے کیونکہ زمین خدا کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اِس کا وارث بناتا ہے اور انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہے اور پاک ہے ہمارا رب کہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ ہاں! خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا وہ زبردست ہے حکمت والا۔ پس حضرت محمد ﷺ و حضرت علی علیہ السلام کہ اِن دونوں پر خدا کی رحمت ہو اِن کے خاندان پر اِن پر رونے والوں کو رونا چاہیے چنانچہ اِن پر اور اِن جیسوں پر دھاڑیں مار کر رونا چاہیے۔ پس اِن کے لئے آنسو بہائے جائیں، رونے والے چیخ چیخ کر روئیں، نالہ و فریاد بلند کریں، اور اونچی آوازوں میں رو کر کہیں: کہاں ہیں حسن علیہ السلام؟ کہاں ہیں حسین علیہ السلام؟ کہاں گئے فرزندان حسین علیہ السلام؟ ایک نیک کردار کے بعد دوسرا نیک کردار، ایک سچے کے بعد دوسرا سچا، کہاں گئے جو ایک کے بعد ایک راہ حق کے رہبر تھے؟ کہاں گئے جو اپنے وقت میں خدا کے برگزیدہ تھے؟ کدھر گئے وہ چمکتے سورج؟ کیا ہوئے وہ دمکتے چاند؟ کہاں گئے وہ جھلملاتے ستارے؟ کدھر گئے وہ دین کے نشان اور علم کے ستون؟ کہاں ہے خدا کا آخری نمائندہ جو رہبروں کے اس خاندان سے باہر نہیں؟ کہاں ہے وہ جو ظالموں کی جڑیں کاٹنے کے لئے آمادہ ہے؟ کہاں ہے وہ جو انتظار میں ہے کہ ٹیڑھے کو سیدھا اور نادرست کو درست کرے؟ کہاں ہے وہ امیدگاہ جو ظلم و ستم کو مٹانے والا ہے؟ کہاں ہے وہ فرائض اور سنن کو زندہ کرنے والا امام؟ کہاں ہے وہ ملت اور شریعت کو راست کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جس کے ذریعے قرآن اور اُس کے احکام کے زندہ ہونے کی توقع ہے؟ کہاں ہے وہ دین اور اہل دین کے طریقے روشن کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جو ظالموں کا زور توڑنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو شرک و نفاق کی بنیادیں ڈھانے والا ہے؟ کہاں ہے وہ

الْاَهْوَآءِ، اَيْنَ قَاطِعُ حَبَآئِلِ الْكِذْبِ وَ الْاِفْتِرَآءِ، اَيْنَ
مُبِيْدُ الْعُتَاةِ وَ الْمَرَدَةِ، اَيْنَ مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ وَ
التَّضْلِيْلِ وَ الْاِلْحَادِ، اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَآءِ وَ مُذِلُّ
الْاَعْدَآءِ، اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى، اَيْنَ بَابُ اللهِ
الَّذِيْ مِنْهُ يُؤْتٰى، اَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذِيْ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ
الْاَوْلِيَآءُ، اَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ
وَالسَّمَآءِ، اَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ، وَ نَاشِرُ رَايَةِ
الْهُدٰى، اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَ الرِّضَا، اَيْنَ
الطَّالِبُ بِذُحُوْلِ الْاَنْبِيَآءِ وَ اَبْنَآءِ الْاَنْبِيَآءِ، اَيْنَ
الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُوْلِ بِكَرْبَلَآءَ، اَيْنَ الْمَنْصُوْرُ عَلٰى
مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَ افْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِيْ يُجَابُ
اِذَا دَعٰى، اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَآئِقِ ذُو الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى، اَيْنَ ابْنُ
النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى، وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، وَابْنُ خَدِيْجَةَ
الْغَرَّآءِ، وَ ابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ وَ نَفْسِيْ
لَكَ الْوِقَآءُ وَ الْحِمٰى، يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، يَابْنَ
النُّجَبَآءِ الْاَكْرَمِيْنَ، يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ، يَابْنَ
الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ، يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْاَنْجَبِيْنَ، يَابْنَ
الْاَطَآئِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ، يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ،
يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِيْنَ، يَابْنَ الْبُدُوْرِ الْمُنِيْرَةِ، يَابْنَ
السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ، يَابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ، يَابْنَ الْاَنْجُمِ
الزَّاهِرَةِ، يَابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ، يَابْنَ الْاَعْلَامِ
اللَّآئِحَةِ، يَابْنَ الْعُلُوْمِ الْكَامِلَةِ، يَابْنَ السُّنَنِ

بدکاروں نافرمانوں اور سرکشوں کو تباہ کرنے والا؟ کہاں ہے وہ گمراہی اور تفرقے کی شاخیں کاٹنے والا؟ کہاں ہے وہ کج دلی و نفس پرستی کے داغ مٹانے والا؟ کہاں ہے وہ جھوٹ اور بہتان کی رگیں کاٹنے والا؟ کہاں ہے وہ سرکشوں اور مغروروں کو تباہ کرنے والا؟ کہاں ہے وہ دشمنوں، گمراہ کرنے والوں اور بے دینوں کی جڑیں اکھاڑنے والا؟ کہاں ہے وہ دوستوں کو باعزت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا؟ کہاں ہے وہ سب کو تقویٰ پر جمع کرنے والا؟ کہاں ہے وہ خدا کا دروازہ جس سے وارد ہوں؟ کہاں ہے وہ مظہر خدا کہ جس کی طرف حبدار متوجہ ہوں؟ کہاں ہے وہ زمین و آسمان کے پیوست رہنے کا وسیلہ؟ کہاں ہے وہ یوم فتح کا حکمران اور ہدایت کا پرچم لہرانے والا؟ کہاں ہے وہ نیکی و خوشنودی کا لباس پہننے والا؟ کہاں ہے وہ نبیوں کے خون اور نبیوں کی اولاد کے خون کا دعویدار؟ کہاں ہے وہ کربلا کے مقتول حسین علیہ السلام کے خون کا مدعی؟ کہاں ہے وہ جو اس پر غالب ہے جس نے زیادتی کی اور جھوٹ باندھا، وہ پریشان کہ جب دعا مانگے قبول ہوتی ہے، کہاں ہے وہ جو مخلوق کا حاکم جو نیک و پرہیزگار ہے؟ کہاں ہے وہ جو نبی مصطفیٰ ﷺ کا فرزند؟ علی مرتضیٰ علیہ السلام کا فرزند، خدیجہ پاک سلام اللہ علیہا کا فرزند اور فاطمہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کا فرزند مہدی علیہ السلام قربان آپ پر میرے ماں باپ اور میری جان آپ کے لئے فدا ہے اے خدا کے مقرب سرداروں کے فرزند، اے پاک نسل بزرگواروں کے فرزند، اے ہدایت یافتہ رہبروں کے فرزند، اے برگزیدہ اور خوش اطوار بزرگوں کے فرزند، اے پاک نہاد سرداروں کے فرزند، اے پاکبازوں پاک شدگان کے فرزند، اے پاک نژاد و سادات کے فرزند، اے وسیع القلب عزت داروں کے فرزند، اے روشن چاندوں کے فرزند، اے روشن چراغوں کے فرزند، اے روشن سیاروں کے فرزند، اے چمکتے ستاروں کے فرزند، اے روشن راہوں کے فرزند، اے بلند مرتبے والوں کے فرزند، اے حاملین علوم کے فرزند، اے واضح روشوں کے

الْمَشْهُوْرَةِ، يَابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَأْثُوْرَةِ، يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُوْدَةِ، يَابْنَ الدَّلَآئِلِ الْمَشْهُوْدَةِ، يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، يَابْنَ النَّبَآءِ الْعَظِيْمِ، يَابْنَ مَنْ هُوَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللهِ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ، يَابْنَ الْاٰيَاتِ وَ الْبَيِّنَاتِ، يَابْنَ الدَّلَآئِلِ الظَّاهِرَاتِ، يَابْنَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ، يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ، يَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ، يَا ابْنَ طٰهٰ وَ الْمُحْكَمَاتِ، يَابْنَ يٰسٓ وَ الذَّارِيَاتِ، يَابْنَ الطُّوْرِ وَ الْعَادِيَاتِ، يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى، دُنُوًّا وَ اقْتِرَابًا مِّنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى، لَيْتَ شِعْرِيْ اَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى، بَلْ اَيُّ اَرْضٍ تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰى، اَبِرَضْوٰى اَوْ غَيْرِهَا اَمْ ذِيْ طُوٰى، عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ وَ لَا تُرٰى، وَ لَا اَسْمَعُ لَكَ حَسِيْسًا وَّ لَا نَجْوٰى، عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحِيْطَ بِكَ دُوْنِيَ الْبَلْوٰى، وَ لَا يَنَالُكَ مِنِّيْ ضَجِيْجٌ وَّ لَا شَكْوٰى، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ مُّغَيَّبٍ لَّمْ يَخْلُ مِنَّا، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَّازِحٍ مَّا نَزَحَ عَنَّا، بِنَفْسِيْ اَنْتَ اُمْنِيَّةُ شَآئِقٍ يَّتَمَنّٰى، مِنْ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ عَقِيْدِ عِزٍّ لَّا يُسَامٰى، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ اَثِيْلِ مَجْدٍ لَّا يُجَارٰى، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَّا تُضَاهٰى، بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَّصِيْفِ شَرَفٍ لَّا يُسَاوٰى، اِلٰى مَتٰى اَحَارُ فِيْكَ يَا مَوْلَايَ، وَ اِلٰى مَتٰى وَ اَيَّ خِطَابٍ اَصِفُ فِيْكَ، وَ اَيَّ نَجْوٰى، عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ وَ اُنَاغٰى، عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ

فرزند، اے مذکورہ علامتوں کے فرزند، اے معجز نمائوں کے فرزند، اے ظاہر دلائل کے فرزند، اے سیدھے راستے کے فرزند، اے عظیم خبر کے فرزند، اے اُس ہستی کے فرزند جو خدا کے ہاں ام الکتاب میں علی اور حکیم ہے۔ اے واضح روشن آیات کے فرزند، اے ظاہر اور دلائل کے فرزند، اے واضح و روشن تر دلائل کے فرزند، اے کامل حجتوں کے فرزند، اے بہترین نعمتوں کے فرزند، اے طٰہٰ اور محکم آیتوں کے فرزند، اے یٰسین و ذاریات کے فرزند، اے طور اور عادیات کے فرزند، اے اُس ہستی کے فرزند جو نزدیک ہوئے تو اُس سے مل گئے۔ پس کمان کے دونوں سروں جتنے یا اُس سے بھی نزدیک ہوئے علی اعلیٰ کے قریب ہو گئے، اے کاش! میں جانتا کہ اِس دوری نے آپ کو کہاں جا ٹھہرایا اور کس زمین میں اور کس خاک نے آپ کو اٹھا رکھا ہے، آپ مقام رضویٰ میں ہیں یا کسی اور پہاڑ پر ہیں یا وادی طویٰ میں، یہ مجھ پر گراں ہے کہ مخلوق کو دیکھوں اور آپ کو نہ دیکھ پائوں، نہ آپ کی آہٹ سنوں اور نہ سر گوشی، مجھے رنج ہے کہ آپ تنہا سختی میں پڑے ہیں میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں اور میری آہ و زاری آپ تک نہیں پہنچ پاتی۔ میری جان آپ پر قربان کہ آپ غائب ہیں مگر ہم سے دور نہیں۔ میں آپ پر قربان آپ وطن سے دور ہیں لیکن ہم سے دور نہیں۔ میں آپ پر قربان آپ ہر محب کی آرزو ہر مومن و مومنہ کی تمنا ہیں جس کے لئے وہ نالہ کرتے ہیں۔ میں قربان آپ وہ عزت دار ہیں جن کا کوئی ثانی نہیں۔ میں قربان آپ وہ بلند مرتبہ ہیں جن کے برابر کوئی نہیں۔ میں قربان آپ وہ قدیمی نعمت ہیں جس کی مثل نہیں۔ میں قربان آپ جو شرف رکھتے ہیں وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا۔ کب تک ہم آپ کے لئے بے چین رہیں گے اے میرے آقا اور کب تک اور کس طرح آپ سے خطاب کروں اور سر گوشی کروں یہ مجھ پر گراں ہے کہ سوائے آپ کے کسی سے جواب پائوں یا باتیں سنوں۔ مجھ پر گراں ہے کہ میں آپ کے لئے روئوں اور لوگ آپ کو چھوڑے

اَبْكِيكَ وَ يَخْذُلُكَ الْوَرٰى، عَزِيزٌ عَلَيَّ اَنْ تَجْرِيَ عَلَيْكَ
دُونَهُمْ مَا جَرٰى، هَلْ مِنْ مُّعِينٍ فَاُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَ
الْبُكَآءَ، هَلْ مِنْ جَزُوعٍ فَاُسَاعِدَ جَزَعَهُ اِذَا خَلَا، هَلْ
قَذِيَتْ عَيْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِي عَلَى الْقَذٰى، هَلْ اِلَيْكَ
يَابْنَ اَحْمَدَ سَبِيلٌ فَتُلْقٰى، هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنَا مِنْكَ بِعِدَةٍ
فَنَحْظٰى، مَتٰى نَرِدُ مَنَاهِلَكَ الرَّوِيَّةَ فَنَرْوٰى، مَتٰى نَنْتَقِعُ
مِنْ عَذْبِ مَآئِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدٰى، مَتٰى نُغَادِيكَ وَ
نُرَاوِحُكَ فَنُقِرَّ عَيْنًا، مَتٰى تَرَانَا وَنَرَاكَ، وَ قَدْ نَشَرْتَ
لِوَآءَ النَّصْرِ تُرٰى، اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ، وَ اَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَأَ، وَ
قَدْ مَلَأْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا، وَ اَذَقْتَ اَعْدَآئَكَ هَوَانًا وَّ
عِقَابًا، وَ اَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَ جَحَدَةَ الْحَقِّ، وَ قَطَعْتَ دَابِرَ
الْمُتَكَبِّرِيْنَ، وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ الظَّالِمِيْنَ، وَنَحْنُ نَقُوْلُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ
وَ الْبَلْوٰى، وَ اِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى، وَ اَنْتَ
رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَ الدُّنْيَا. فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ،
عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى، وَ اَرِهٖ سَيِّدَهٗ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى، وَ اَزِلْ
عَنْهُ بِهِ الْاَسٰى وَ الْجَوٰى، وَ بَرِّدْ غَلِيْلَهٗ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى، وَ مَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَ الْمُنْتَهٰى. اَللّٰهُمَّ وَ نَحْنُ
عَبِيْدُكَ التَّآئِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ، وَ بِنَبِيِّكَ،
خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَّ مَلَاذًا، وَ اَقَمْتَهٗ لَنَا قِوَامًا وَّ مَعَاذًا،
وَ جَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَّا اِمَامًا، فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ
سَلَامًا، وَ زِدْنَا بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اِكْرَامًا، وَ اجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ

رہیں۔ مجھ پر گراں ہے کہ لوگوں کی طرف سے آپ پر گزرے جو گزرے تو کیا کوئی ساتھی ہے جس کے ساتھ مل کر آپ کے لئے گریہ وزاری کروں؟ کیا کوئی بے تاب ہے کہ جب وہ تنہا ہو تو اُس کے ہمراہ نالہ کروں؟ آیا کوئی آنکھ ہے جس کے ساتھ مل کر میری آنکھ غم کے آنسو بہائے؟ اے احمد مجتبیٰ ﷺ کے فرزند! آپ کے پاس آنے کا کوئی راستہ ہے؟ کیا ہمارا آج کا دن آپ کے کل سے مل جائے گا کہ ہم خوش ہوں؟ کب وہ وقت آئے گا کہ ہم آپ کے چشمے سے سیراب ہوں گے؟ کب ہم آپ کے چشمۂ شیریں سے پیاس بجھائیں گے؟ اب تو پیاس طولانی ہو گئی، کب ہماری صبح و شام آپ کے ساتھ گزرے گی کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہونگی؟ کب آپ ہمیں اور ہم آپ کو دیکھیں گے جبکہ آپ کی فتح کا پرچم لہراتا ہو گا، ہم آپ کے ارد گرد جمع ہونگے اور آپ سبھی لوگوں کے امام ہوں گے تب زمین آپ کے ذریعے عدل و انصاف سے پر ہو گی۔ آپ اپنے دشمنوں کو سختی و ذلت سے ہمکنار کریں گے، آپ سرکشوں اور حق کے منکروں کو نابود کریں گے، مغروروں کا زور توڑ دیں گے اور ظلم کرنے والوں کی جڑیں کاٹ دیں گے، اُس وقت ہم کہیں گے: حمد ہے خدا کے لئے جو جہانوں کا رب ہے۔ اے معبود! تُو دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے میں تیرے حضور شکایت لایا ہوں کہ تُو مداوا کرتا ہے اور تُو ہی دنیا و آخرت کا پروردگار ہے۔ پس میری فریاد سن اے فریادیوں کی فریاد سننے والے اپنے اِس حقیر اور دکھی بندے کو اُس آقا کا دیدار کرا دے، اے زبردست قوت والے اُن کے واسطے سے اِس کے رنج و غم کو دور فرما اور اِس کی پیاس بجھا دے، اے وہ ذات جو عرش پر حاوی ہے کہ جس کی طرف واپسی اور آخری ٹھکانا ہے اور اے معبود! ہم ہیں تیرے حقیر بندے جو تیرے ولی عصر علیہ السلام کے مشتاق ہیں جن کا ذکر تُو نے اور تیرے نبی نے کیا تُو نے انہیں ہماری جائے پناہ بنایا ہمارا سہارا قرار دیا اُن کو ہماری زندگی کا ذریعہ اور پناہ گاہ بنایا اور اُن کو ہم میں سے مومنوں کا امام قرار دیا پس اُن

لَنَا مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا، وَ اَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيمِكَ اِيَّاهُ
اَمَامَنَا، حَتّٰى تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ وَ مُرَافَقَةَ الشُّهَدَآءِ مِنْ
خُلَصَآئِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَ رَسُولِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ، وَ عَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ
الْاَصْغَرِ، وَ جَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ،
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ عَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ اٰبَآئِهِ
الْبَرَرَةِ، وَ عَلَيْهِ اَفْضَلَ وَ اَكْمَلَ وَ اَتَمَّ، وَ اَدْوَمَ وَ اَكْثَرَ وَ
اَوْفَرَ، مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَصْفِيَآئِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ
خَلْقِكَ، وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً لَّا غَايَةَ لِعَدَدِهَا، وَ لَا نِهَايَةَ
لِمَدَدِهَا، وَ لَا نَفَادَ لِاَمَدِهَا. اَللّٰهُمَّ وَ اَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَ
اَدْحِضْ بِهِ الْبَاطِلَ، وَ اَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ، وَ اَذْلِلْ بِهٖ
اَعْدَآئَكَ، وَ صِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ، وُصْلَةً تُؤَدِّيْ اِلٰى
مُرَافَقَةِ سَلَفِهٖ، وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّاْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ، وَ يَمْكُثُ
فِيْ ظِلِّهِمْ، وَ اَعِنَّا عَلٰى تَاْدِيَةِ حُقُوقِهٖ اِلَيْهِ، وَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ
طَاعَتِهٖ، وَ اجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهٖ، وَ امْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ، وَ
هَبْ لَنَا رَاْفَتَهٗ وَ رَحْمَتَهٗ، وَ دُعَآئَهٗ وَ خَيْرَهٗ، مَا نَنَالُ بِهٖ
سَعَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ، وَ فَوْزًا عِنْدَكَ، وَ اجْعَلْ صَلَاتَنَا بِهٖ
مَقْبُوْلَةً، وَ ذُنُوْبَنَا بِهٖ مَغْفُوْرَةً، وَ دُعَآئَنَا بِهٖ مُسْتَجَابًا، وَ
اجْعَلْ اَرْزَاقَنَا بِهٖ مَبْسُوْطَةً، وَ هُمُوْمَنَا بِهٖ مَكْفِيَّةً، وَ
حَوَآئِجَنَا بِهٖ مَقْضِيَّةً، وَ اَقْبِلْ اِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ،
وَ اقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَيْكَ، وَ انْظُرْ اِلَيْنَا نَظْرَةً رَّحِيْمَةً،
نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا

کو ہمارا درود و سلام پہنچا اور اے پروردگار! اُن کے ذریعے ہماری عزت میں اضافہ فرما، اُن کی قرار گاہ کو ہماری قرارگاہ اور ٹھکانہ بنادے ہم پر اُن کی امامت کے ذریعے ہمارے لئے اپنی نعمت پوری فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں تیری جنت میں اُن شہیدوں کے پاس لے جائیں گے جو مقرب خاص ہیں اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور امام مہدی علیہ السلام کے نانا محمد ﷺ پر رحمت فرما جو تیرے رسول اور عظیم سردار ہیں اور مہدی علیہ السلام کے والد پر رحمت فرما جو چھوٹے سردار ہیں، اُن کی دادی صدیقۂ کبریٰ فاطمہ بنت محمد علیہا السلام پر رحمت فرما اُن سب پر رحمت فرما جن کو تُو نے اُن کے نیک بزرگوں میں سے چنا اور القائم پر رحمت فرما بہترین کامل پوری ہمیشہ ہمیشہ بہت سی بہت زیادہ جو رحمت کی ہو تُو نے اپنے برگزیدوں میں سے کسی پر اور مخلوق میں سے اپنے پسند کردہ پر اور اُس پر درود بھیج وہ درود جس کا شمار نہ ہوسکے جس کی مدت ختم نہ ہو اور جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اے معبود! اُن کے ذریعے حق کو قائم فرما، اُن کے ہاتھوں باطل کو مٹا دے، اُن کے وجود سے اپنے دوستوں کو عزت دے، اُن کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ذلت دے اور اے معبود ہمیں اور اُن کو اکٹھے کردے ایسا اکٹھا کہ جو ہم کو اُن کے پہلے بزرگوں تک پہنچائے اور ہمیں اُن میں قرار دے جنہوں نے اُن کا دامن پکڑا ہے، ہمیں اُن کے زیر سایہ رکھ، اُن کے حقوق ادا کرنے میں ہماری مدد فرما، اُن کی فرمانبرداری میں کوشاں بنادے، اُن کی نافرمانی سے بچائے رکھ اُن کی خوشنودی سے ہم پر احسان کر اور ہمیں اُن کی محبت عطا فرما اُن کی رحمت اُن کی دعا اور اُن کی برکت عطا فرما جس کے ذریعے ہم تیری وسیع رحمت اور تیرے ہاں کامیابی حاصل کریں، اُن کے ذریعے ہماری نماز قبول فرما، اُن کے وسیلے ہمارے گناہ بخش دے، اُن کے واسطے سے ہماری دعا منظور فرما اور اُن کے ذریعے سے ہماری روزیاں فراخ کردے، ہماری پریشانیاں دور فرما اور اُن کے وسیلے سے ہماری حاجات کو پورا فرما اور توجہ کر ہماری

بِجُوْدِكَ، وَ اسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، بِكَأْسِهٖ وَ بِيَدِهٖ، رَيًّا رَوِيًّا هَنِيْئًا، سَآئِغًا لَا ظَمَأَ بَعْدَهٗ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	طرف اپنی ذات کریم کے واسطے سے اور قبول فرما اپنی بارگاہ میں ہماری حاضری ہماری طرف نظر کرمہربانی کی نظر کہ جس سے تیری درگاہ میں ہماری عزت بڑھ جائے پھر اپنے کرم کی وجہ سے وہ نظر ہم سے نہ ہٹا ہمیں القائم علیہ السلام کے نانا کے حوض سے سیراب فرما اُن پر اور اُن کی آل پر خدا کی رحمت ہو اُن کے جام سے اُن کے ہاتھ سے سیر و سیراب کر جس میں مزہ آئے اور پھر پیاس نہ لگے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

دعائے توسل

ایک شخص حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا بن رسول اللہ ﷺ اپنے آبائے کرام پر درود بھیجنے کا طریقہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ پس حضرت نے یہ صلوٰات اس کے واسطے تحریر فرمائی۔ اس دعا کو جس مقصد کے لئے بھی پڑھا بہت جلد پورا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
① اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، يَا اَبَا الْقَاسِمِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَآ اِمَامَ الرَّحْمَةِ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا، وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ.	اے معبود! تجھے واسطہ ہے رسالت مآب ﷺ کا، اے مالک! سب تعریف تیرے لئے سزاوار ہے تُو عالم ہے اور ہم جاہل ہیں، تُو دینے والا ہے اور ہم مانگنے والے ہیں۔ تُو رحم کرنے والا ہے اور ہم رحمت کے طلبگار، تُو بڑا طاقتور ہے ہم بہت کمزور ہیں، مالک ہر تعریف تیرے لئے سزاوار ہے۔ مالک ہم فقیر ہیں تیرے در پر آئے ہیں۔ جب بھی کوئی کسی کے دروازے پر یا کسی بادشاہ کے پاس آتا ہے، کسی کے پاس کتنی بھی زیادہ دولت کیوں نہ ہو پھر بھی جانے والا کتنا غریب ہی کیوں نہ ہو پھر وہ امیر کی حیثیت سے تحفہ لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن مالک ہم امام حسین علیہ السلام کے دربار میں آئے ہیں تحفہ تو نہیں لائے پھر بھی ہمیں یقین ہے ہماری امید ضرور پوری ہوگی۔ مالک! ہم جانتے ہیں ہمارے ہاتھ، آنکھ، زبان اور کان سب گنہگار ہیں۔ مالک! تُو ہمارے گناہ کو نہ دیکھنا بس صرف اتنا دیکھنا کہ ہم کس کا واسطہ لے کر آئے ہیں، آج ہم کس شریف گھرانے کا واسطہ لے کر آئے ہیں۔ اس گنہگار کے گناہ کو نہ دیکھنا۔ مالک! تجھے واسطہ رسول خدا ﷺ کا، اُس کا واسطہ جسے تُو نے یٰسین کہا، جسے تُو نے معراج پر بلایا، مالک! تجھے واسطہ اُس نبی کا جو روزِ محشر ہر نبی کی گواہی دے گا ور جس کی نسل سے "امامت"

	چلی، معبود! تُو ہمارے گناہوں کو نہ دیکھنا صرف یہ دیکھنا کہ ہم واسطہ کس کا دے رہے ہیں۔ مالک! ہمارا دل پر سکون نہیں ہے کتنی بھی نعمتیں کیوں نہ ہوں، لیکن مالک سکون دنیا سے اٹھ چکا ہے، مالک! تُو نے قرآن مجید میں سکون کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ سکون ہمارے پاس نہیں ہے۔ مالک! تجھے واسطہ وہ رسول خداﷺ کا جو بستر پر لیٹے ہوئے کہتے ہیں: "بیٹی فاطمہؑ! وہ دروازے پر آیا ہے جو کبھی اجازت لے کر نہیں آیا کرتا یہ تو تمہارے دروازے کی عظمت ہے کہ وہ اجازت مانگ رہا ہے۔" مالک! تجھے واسطہ اس رسول خداﷺ کی بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا جو تڑپ تڑپ کر کہتی تھی: بابا میں ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت کیسے دوں جو مجھے یتیم کرکے چلا جائے گا، مالک! تجھے واسطہ اس بیٹی کے تڑپنے کا۔ مالک! تجھے واسطہ رسول خداﷺ کا ہمارے گناہ کبیرہ و صغیرہ کو بخش دے، ہم گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اے خدا! ہم ذلیل ہیں، گنہگار ہیں، ہم سب تیرے دربار میں آئے ہیں، گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو کہتے ہیں: اے میرے مالک! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، کبھی اپنے ہاتھوں سے، کبھی زبان سے۔ مالک! ہمیں پتہ نہیں جب ہم قبر میں چلے جائیں گے اندھیری قبر ہوگی جہاں وحشت ناک ماحول ہوگا۔ ہم وہ برداشت کیسے کرسکیں گے۔ مالک! تجھے واسطہ رسول خداﷺ کا ہمارے ہر گناہ کو بخش دینا، ہمیں اپنی حفظ و امان میں رکھنا۔
٢ يَآ اَبَا الْحَسَنِ، يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَاسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	اے معبود! تجھے واسطہ مولائے کائنات کا، مالک تجھے واسطہ علی ابن ابی طالبؑ کا۔ مالک! تُو بس اتنا دیکھنا کہ ہمارے قلب کے اندر علیؑ کی محبت کتنی ہے۔ ہم بھی علیؑ کے عاشق ہیں۔ مالک! تجھے واسطہ اس مشکل کشا کا، مولائے کائنات کا مالک! ہمارے گناہوں کو بخش دے، جس کی وجہ سے بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ مالک! جب بھی بلائیں نازل ہوتی ہیں ہم دعائیں مانگتے ہیں نہ جانے کون سے گناہوں کی وجہ سے ہماری دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ مالک! تجھے واسطہ مولائے کائنات علیہ السلام کا ہمارے ان گناہوں کو بخش دے جو نعمت تُو ہم پر نازل کرتا ہے وہ نعمت ہم تک پہنچنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

	مالک ! تجھے واسطہ مولا کی سر پر ضربت لگنے کا، واسطہ تجھے شیر خدا کا حیدر کرار کا، ہمارے مولا ! کسی کو نظر نہیں آئے، نہ جانے تین دن کیسے بستر پر لیٹے ہوں گے۔ مالک ! تجھے واسطہ ماہ رمضان کے ان تین دن کا، جن میں دن رات ہمارے مولا تڑپے ہیں، وہ تین دن رات مولا کے تڑپنے کا، مالک تجھے واسطہ مولائے کائنات کا جب ضربت لگی، حسنین علیہما السلام نے مولا کو اٹھایا، ہمارے مولا کی نظر ابن ملجم پر پڑی، مولا نے کہا: اس کی رسیاں کھول دو۔ مالک ! تجھے واسطہ اس عظیم ہستی کا کتنے رحم دل تھے ہمارے مولا، جس نے ضربت ماری تھی اس کے ہاتھوں پر رسیاں دیکھنا پسند نہیں کیا۔ مالک ! ہم اس امام کے چاہنے والے ہیں کبھی مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ اتنے پریشان ہو جاتے ہیں، ہماری پریشانیاں اور مصیبتیں دور فرما۔ مالک ! ہمارے ان گناہوں کو بخش دینا، جن کی وجہ سے تیری رحمتیں ہم تک پہنچنے سے رک جاتی ہے۔ مالک ! ہمارے ان گناہوں کو بخش دینا جو ہم نے چھپ کر کئے ہیں یا کھلم کھلا کیے ہیں۔ معبود ! ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے ہیں۔ مالک ! ہمیں توفیق عنایت فرما کہ ہم گناہ نہ کریں۔ مالک ! تجھے واسطہ مولائے کائنات کا ہمارے گناہان کبیرہ و صغیرہ کو بخش دے۔
۳ یَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، یَا قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ، یَا سَیِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَی اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكِ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا، یَا وَجِیْهَةً عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	اے معبود ! تجھے واسطہ بتول، راضیہ، مرضیہ کا، مالک ! تجھے اُم الائمہ کا واسطہ، مالک ! تجھے واسطہ ہے اس شہزادی کا جس کے اٹھارہ سال میں بال سفید ہوگئے، کمر جھک گئیں، ہاتھ میں عصا آگیا۔ تجھے واسطہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا کا، اے ہمارے معبود ! اے پروردگار ! جب شہزادی کی شہادت کے بعد مولائے کائنات غسل دے رہے تھے تب مولا چیخ مار کر باہر آگئے۔ جناب زینب سلام اللہ علیہا باہر کھڑی تھیں تب جناب زینبؑ کو مولا نے اٹھا لیا سینے سے لگا لیا۔ جناب زینبؑ نے کہا: بابا ! آپ نے چیخ کیوں ماری۔ مولا نے کہا: اے بیٹی ! تمہاری ماں اس قدر صابرہ تھی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں لیکن آج تک فاطمہؑ نے مجھے نہیں بتایا۔ مالک ! تجھے واسطہ پہلوئے شکستہ کا، تجھے واسطہ ہے اس بی بی کا جسے رونے نہیں دیا گیا، مالک تجھے واسطہ ہے اس بی بی کا ہماری دعائیں قبول فرما۔ معبود ہمارے رزق میں برکت عطا فرما، ہماری اولاد کو نیک بنا۔ مالک ! صحت رزق، دولت، علم اور عزت سب کچھ عطا کرنے والا تُو ہے اے مالک یہ سب چیزیں آخری سانس تک باقی رکھنا۔ مالک ! تُو سب کے عیبوں کو چھپانے والا ہے ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھنا، دنیا ہو یا آخرت

ہمیں رسوا نہ کرنا، تجھے واسطہ ہے زہرا مرضیہ سلام اللہ علیہا کا تُو ہمارے گناہان کبیرہ و صغیرہ معاف فرما، اگر تُو ہمارے گناہ، عیب نہ چھپاتا تو کوئی ہمیں سلام نہ کرتا، معبود تو کتنا رحیم ہے۔ ہماری خطاؤں سے در گزر فرما۔	
مالک! تجھے واسطہ ہے مولا حسن علیہ السلام کا، مالک! تجھے واسطہ چودہ معصومین علیہم السلام کا، مالک! تُو کتنا رحیم ہے، کتنا کریم ہے تُو گنہگاروں کو بھی دیتا ہے، نافرمانوں کو بھی دیتا ہے، تُو نے رزق فرعون کو بھی دیا، نمرود کو بھی دیا اور شداد کو بھی۔ مالک! تُو کتنا کریم ہے ہم جیسے مانگتے ہیں تو دے دیتا ہے، مالک! تجھے واسطہ حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا، ہماری دعاؤں کو قبول کر۔ معبود! ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کسی گھر سے جنازہ نکلے اور واپس پھر گھر آجائے۔ سلام ہو اس زینبؑ پر جس نے بھائی کا جنازہ جاتے ہوئے دیکھا اور جنازہ آتے ہوئے دیکھا، اس جنازے میں لگے تیروں کو دیکھا، مالک تجھے واسطہ زینب و حسن علیہاالسلام کی محبت کا۔ مالک! تجھے واسطہ ہے زینب و حسن علیہاالسلام کی محبت کا، جتنی بہنیں ہیں ان کے بھائیوں کو سلامت رکھنا۔ ہر بھائی بہن کی محبت کو سلامت رکھنا، مالک! ہماری دعاؤں کو رد نہ کرنا۔ بہنوں کو بھائیوں سے بڑی محبت ہوتی ہے روایت بتاتی ہے جب بہن اپنے بھائیوں کے لئے دعا مانگتی ہے خدا کبھی رد نہیں کرتا۔ اے پروردگار! تجھے واسطہ ان عظیم ہستیوں کا ہمارے روزی رزق میں برکت عطا فرما، جو بیمار ہیں ان کو شفا عنایت فرما، جو بے اولاد ہیں انہیں اولاد نرینہ سے نواز، ہماری سب مشکلوں کو آسان فرما۔	۴ یَآ اَبَا مُحَمَّدٍ، یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، اَیُّهَا الْمُجْتَبٰی، یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، یَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰی خَلْقِهٖ، یَاسَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.
جب مولا حسین علیہ السلام کا واسطہ دیتے ہیں تو خدا دعائیں رد نہیں کرتا مولا کا نام آتا ہے آنسو جاری ہو جاتے ہیں جب بہتے اشکوں کے ساتھ دعا مانگی جائے تو خدا رد نہیں کرتا، غم حسینؑ میں بہنے والے اشک بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ مالک! تجھے واسطہ ہے مولا حسینؑ کا ہماری دلی حاجتیں برلا، ہمارے گناہوں سے در گزر فرما، انہیں معاف فرما، ہمیں برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، سابقہ برائیوں پر پردہ ڈالے رکھ، معبود گناہوں کے بوجھ سے کمر جھک گئی ہے اس بوجھ سے نجات عطا فرما۔ معبود تجھے واسطہ مولا حسین علیہ السلام کے کٹے ہوئے سر کا جو جو یہاں حاجتیں لے کر آئے ہیں مصیبت میں ہیں ان کی مصیبتیں دور	۵ یَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ، اَیُّهَا الشَّهِیْدُ، یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، یَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰی خَلْقِهٖ، یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.

	کر دے۔ پروردگار! جب جناب سکینہؑ اپنے بابا کے کٹے سر کو دیکھتی تھی شمر تازیانے مارتا تھا ، ارے جب شمر اس سر کو جسم سے جدا کر رہا تھا سکینہؑ کھڑی دیکھ رہی تھی، معصوم بچی کے رخسار تھے اور شمر کے طمانچے۔ معبود تجھے واسطہ ہے اس یتیم کے کانوں سے بہتے لہو کا تجھ سے مانگ رہے ہیں تیرے دروازے پے آئے بیٹھے ہیں ہمیں اپنے دروازے سے خالی نہ لوٹانا، ہمیں کسی اور کا محتاج نہ کرنا۔ ہماری ہر بلا و آفت اور مصیبت کو ٹال دے، صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرما۔
٦يَآ اَبَا الْحَسَنِ، يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَاللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا، اِنَّاتَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا،وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ،وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا،يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ،اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللهِ.	اے معبود! تجھے واسطہ ہے امام سجاد علیہ السلام کا ، معبود تجھے واسطہ ہے مظلوم چوتھے امام کا جو جوانی میں ضعیف نظر آرہے تھے۔ لوگ جب بھی ہمارے مولا کو ہتھکڑیوں میں دیکھتے تھے تو یہی کہتے تھے قیدی آگیا۔ جب ہمارے مولا قیدی کا نام سنتے تھے تو تڑپ جاتے تھے دعائے توبہ میں ہمارے امام کہہ رہے ہیں: اے معبود! میں تیرے سامنے اتنا روؤں ، اتنا روؤں کہ روتے روتے میری آنکھوں کی پلکیں گر جائیں۔ مولا کیسے مانگ رہے ہیں کس طریقے سے مانگ رہے ہیں کہ رو رو کر میری پلکیں بھی گر جائیں۔ معبود! سجدے کرتے کرتے میری پنڈلیاں کمزور، کمر جھک جائے ۔ دعا مانگتے مانگتے، تیرا ذکر کرتے کرتے میری زبان تھک کر گُنگ ہو جائے، سجدے کرتے کرتے پیشانی پر گٹھے پڑ جائیں، پھر بھی مالک! میں ایسا خطاکار ہوں کہ ایک بھی خطا بخشوانے کا سزاوار نہیں ہوں، اے معبود! تجھے واسطہ ہے امام مظلومؑ کا، تجھے واسطہ ہے ہمارے آقا و مولا کا ہمارے سبھی گناہوں کو بخش دے۔ جب ہمارے مولا کوفے میں پہنچے تو لوگ قیدی کہہ کر اور یہ کہہ کر کہ قیدی کی دعا قبول ہوتی ہے ہمارے لئے دعا کرنا۔ ارے گلے میں طوق، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں، ہمارے مولا گردن اٹھا نہیں سکتے تھے۔ مالک! تجھے واسطہ مظلوم مولا کا جو بیبیوں کو کھلے سر نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ہماری چادروں کو محفوظ رکھ، ہمیں صحیح پردہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔
٧يَآ اَبَا جَعْفَرٍ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الْبَاقِرُ، يَاابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَاحُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ	معبود! تجھے واسطہ ہے پانچویں امام کا جنھوں نے کم سنی میں کربلا کا منظر دیکھا اور کوفہ و شام کے بازاروں کا منظر دیکھا بیبیوں کا بر سرِ دربار ننگے سر کھڑے ہونا دیکھا۔ مالک! واسطہ ہے اس مولا کا جو کم سنی میں قید خانے میں رہے۔ معبود! امام کی اس کمسنی کا واسطہ ہمارے بچوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھنا۔ یہاں جتنی مائیں ہیں سب کی اولاد کو صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرما، بیماروں کو شفا دے، کمزوروں کو قوت دے، نیک راہ پر

حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	چلنے کی توفیق عنایت فرما۔ ان کے نصیب اچھے کر، تاکہ یہ دین کی سربلندی وترقی کا باعث بنیں۔
٨ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَيُّهَا الصَّادِقُ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	مالک! تجھے واسطہ چھٹے امام کا، تجھے واسطہ ہمارے مولا کا جسے صادق کہا گیا ہے، وہی مولا کہتے ہیں: "ہمارے لئے زینت کا سبب بنو ذلت کا سبب نہ بنو" مالک نہ جانے کتنی مرتبہ ہم اپنی زبان سے جھوٹ بولتے ہیں اور ہمارے امام نے کتنی مرتبہ ہمارے جھوٹ کو سنا ہوگا اور ہمارے کردار پر کتنی مرتبہ مولا خون کے آنسو روئے ہوں گے مالک! تجھے واسطہ ہے ہمارے چھٹے امام کا جس کو تُو نے لقب صادق قرار دیا۔ ہم سب کو توفیق عنایت فرما کہ ہم جھوٹ نہ بولیں اور ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عنایت فرما، معبود! ہمارے مولا نے مدینے کو علم کا مرکز بنا دیا تھا مالک بڑی تمنا ہے کہ ہم جاہلیت سے نکل سکیں ہمیں حصول علم کی توفیق عنایت فرما، مالک! تجھے چھٹے امام کا واسطہ ہے ہمیں مدینے کی زیارت نصیب فرما، ہر ایک کی اولاد کو نیک و صالح بنا اور ہر ایک کو دنیا اور آخرت کے علم سے منور کر دے، مالک! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔
٩ يَآ اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ، اَيُّهَا الْكَاظِمُ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	مالک! ذکر ہے اماموں کا، ذکر ہے معصوموں کا، مالک تجھے واسطہ ہے ساتویں امام کا جو قید میں رہے۔ مولا ایسے قید خانے میں تھے جس میں نہ دن کا پتہ چلتا تھا نہ رات کا، نہ جانے مالک انہوں نے چودہ سال قید میں کیسے گزارے ہوں گے۔ مالک! تجھے واسطہ ساتویں امام کا خاص طور پر کہا گیا ہے کہ ساتویں امام کا واسطہ دے کر دعا مانگو جو بیمار ہے پورے یقین کے ساتھ خلوص کے ساتھ شفا کے لئے دعا مانگے تو خداوند عالم ضرور شفا دے گا۔ معبود! ہم اس دروازے سے منسلک رہنا چاہتے ہیں اور کسی دوسرے دروازے پر جانا نہیں چاہتے۔ معبود! بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرما، مالک! تجھے واسطہ ساتویں امام کا ہمیں اتنی طاقت و توفیق دینا کہ ہم ساری زندگی فرشِ عزا سے منسلک رہیں، مالک! بغیر ذکر حسین علیہ السلام کے ہم زندہ نہیں رہ سکتے، مالک! ہمیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ فرما خواہ وہ بیماری قلبی ہو یا جسمانی۔ ہمیں کسی کا محتاج نہ بنانا۔
١٠ يَآ اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى، اَيُّهَا الرِّضَا، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا	مالک! تجھے واسطہ امام رضا علیہ السلام کا جس سے تُو بڑا راضی ہے جس کو لقب تُو نے دیا ہے "رضا"، مالک! تجھے واسطہ امام رضا علیہ

سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	السلام کا جو امام رضا علیہ السلام کے روضے پر جاتے ہیں آکر کہتے ہیں کہ ہم نے وہاں دعا مانگی قبول ہو گئی۔ مالک! جو امام کے روضے پر ابھی تک نہیں جا سکا، اسے امام رضا علیہ السلام کا روضہ دیکھنا نصیب فرما۔ روایتیں بتاتی ہیں کہ امام کا واسطہ دے کر اپنے رزق کے لئے دعا مانگو۔ مالک تجھے واسطہ شام کے قید خانے کا جہاں بیٹھ کر جناب زینب سلام اللہ علیہا نے نماز شب پڑھی تھی، معبود ہمیں نماز شب پڑھنے کی توفیق عنایت فرما، اپنے واجبات کو انجام دینے اور حرام سے بچنے کی توفیق عنایت فرما، معبود تجھے واسطہ ان ننھے بچوں کا جنہوں نے کربلا کے ہولناک مناظر دیکھنے کے بعد کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام کا مشکل ترین سفر کیا اور پھر شام کے دربار اور زندان کی سختیاں دیکھیں۔ معبود! سب کے بچوں کو یتیمی سے بچائے رکھ، معبود تجھے واسطہ ہے کربلا کے چھوٹے چھوٹے معصوم اور پیاسے بچوں کا، ہمارے بچوں کو با ایمان بنا اور انہیں ائمہ کا پیروکار بنا۔
(١١)يَآ اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	مالک! تجھے واسطہ ہے نویں امام کی کمسنی کا، معبود میرا امام بڑے کم سن تھے لیکن اُن کے بابا کو ظالموں نے مدینہ چھوڑنے پر مجبور کیا اور باپ اور بیٹے میں جدائی ڈال دی۔ مالک! تجھے اِس امام کا واسطہ ہر ایک کی اولاد پر اُن کے والدین کا سایہ سلامت رکھنا، معبود! جن کے والدین اب دنیا میں نہیں رہے ہیں اُن کے والدین کو قبر میں مولا حسین علیہ السلام کی زیارت نصیب فرما، بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت نصیب فرما، مالک! ہم گناہ گار ہیں، مالک! تجھے واسطہ ہے میرے نویں امام کا جن کے والدین گزر چکے ہیں انہیں جنت نصیب کرنا اور جن کے والدین زندہ ہیں انہیں صحت عطا کرنا۔ معبود! سب کے والدین کا سایہ سلامت رکھنا۔
(١٢)يَآ اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الْهَادِي النَّقِيُّ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	معبود! کبھی کبھی تیرے ذکر سے ہم غافل ہو جاتے ہیں مگر تُو وہ ہے کہ نعمت عطا کرنے میں کبھی غافل نہیں ہوتا۔ معبود! تجھے واسطہ دسویں امام کا ہمارے قرض کو ادا کر دے۔ مولا کے پاس ایک مرتبہ ایک شخص آیا، مولا نے اس کے چہرے کو دیکھا اور کہا: تُو پریشان لگتا ہے۔ اس نے کہا: ہاں! مولا میں پریشان ہوں، پھر اس نے کہا کہ میں مقروض ہوں کاروبار بھی نہیں ہے۔ مولا نے کہا: زمین کی طرف دیکھو، اس نے زمین کی طرف دیکھا۔ مولا نے پوچھا: کیا دیکھا اس نے کہا کہ خاک دیکھ رہا ہوں۔ جب تیسری مرتبہ زمین کی طرف دیکھنے کا کہا تو اس نے جواب دیا مولا مٹی

	سونے میں بدل گئی ہے۔ مولانے ہاتھ میں اٹھائی اس کے ہاتھ میں دی اور کہا جاؤ قرض ادا کرو۔ مالک! آج بھی تُو نے در کھلا رکھا ہے اور ائمہ کے آخری وارث اس زمین پر تیری حجت ہیں ہم اسی کے در پر توسل کرتے ہیں۔ مالک! تجھے واسطہ ہے میرے دسویں امام کا جو جو مقروض ہیں ان کے قرضوں کو تُو غیب سے ادا فرما دے، معبود تیرے در کے سوا ہم کسی در پر جانا نہیں چاہتے معبود اپنے در سے منسلک رہنے کی توفیق عنایت فرما۔ ہر ایک کے رزق میں برکت عطا فرما، ہر ایک کی بلائیں اور مصیبتیں ٹال دے۔
⑬يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ، يَاحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	مالک! تجھے واسطہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ، معبود! اپنی بارگاہ میں ہمارے آنے کو قبول فرما، مالک! تجھے واسطہ چودہ معصومین علیہم السلام کا ہماری صداؤں اور التجاؤں کو ناپسندیدگی کا درجہ نہ دے دینا، مالک روایتوں میں آیا ہے کہ جب کوئی گنہگار تیرے دروازے پر آتا ہے تو دروازہ بند کر دیا جاتا ہے پھر دوسری بار آتا تو بھی دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں حتیٰ جب وہ تیسری بار تیرے دروازے پر پلٹ کر آتا ہے تُو تو خود فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ توبہ کے سارے دروازے کھول دیئے جائیں اگر میں اس کی آواز نہ سنوں گا تو کون ہے جو اس کی آواز سننے والا۔ مالک! تجھے واسطہ ہے میرے مالک! جتنی بلائیں ہماری سمت آرہی ہیں ان سب کو ٹال دے، مالک! تجھے واسطہ کربلا کی سرزمین کا اور اس زمین پر بہنے والے ناحق خون کے ایک ایک قطرے کا۔ مالک! تجھے واسطہ حضرت عباسؑ کا اور ام ربابؑ کا اس ماں کا جو کربلا میں بھی تڑپی، کوفے میں تڑپی، شام میں بھی تڑپی مولا ہر ماں کی گود بھری رکھ، اسے ویران نہ ہونے دے۔
⑭يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ، وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ، اَيُّهَا الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا، وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ.	مالک! آخری دعا ہے، معبود کہاں ہے میرا مولا؟ کہاں ہے میرا نرجس کا لال؟ کہاں ہے وہ یوسف زہرا سلام اللہ علیہا؟ دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہے، معبود کہاں ہے وہ میرا امام؟ کہاں ہے وہ کربلا کے شہیدوں کے خون کا بدلہ لینے والا؟ کہاں ہے وہ مومنوں کو عزت دینے والا؟ معبود کہاں ہے وہ دنیا میں انصاف لانے والا؟ مالک ہم اتنے بدنصیب اور گنہگار ہیں کہ امام کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ مالک وہ زمانہ تھا لوگ امام کو دیکھ سکتے تھے۔ امام کی زیارت کر سکتے تھے۔ کہاں ہے وہ قرآن کا وارث؟ کہاں ہے وہ مومنوں کا وارث؟ کہاں ہے وہ انبیاء کا وارث؟ کہاں ہے وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بیعت ان کے ہاتھ

	پر کریں گے؟ کہاں ہے وہ فاطمہ کا لال؟ مالک! جلد میرے امام کے ظہور میں تعجیل فرمانا، مالک! تجھے واسطہ اسی زمانے کے امام کا، مالک! روایتیں بتاتی ہیں کہ مومن کا جب جنازہ اٹھتا ہے تب مولا مومن کے جنازے پے آجاتے ہیں، مالک! ہماری تمنا ہے کہ ہر ایک کی عمر میں امام کے واسطے سے تُو عمر دراز کر دینا، آخری سانس پر ہمارے امام زمانہؑ کی زیارت نصیب فرمانا، اگر ہم قبر یں سو جائیں قبر سے اٹھا کے ہمارے امام زمانہؑ کی زیارت نصیب کرانا، تجھے واسطہ امام زمانہ کا ہر ایک کی حاجتوں کو تُو قبول کر لینا۔ (اس کے بعد اپنی حاجات خدا کی بارگاہ میں پیش کیجیے)

پس اپنی حاجات طلب کرے کہ وہ انشاء اللہ پوری ہوں گی ایک روایت میں ہے کہ اس کہ بعد یہ بھی پڑھے :

يَا سَادَتِيْ وَ مَوَالِيَّ، اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِيْ وَ عُدَّتِيْ لِيَوْمِ فَقْرِيْ وَ حَاجَتِيْ اِلَى اللّٰهِ، وَ تَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَ اسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَاشْفَعُوْا لِيْ عِنْدَ اللّٰهِ، وَ اسْتَنْقِذُوْنِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ عِنْدَ اللّٰهِ، فَاِنَّكُمْ وَسِيْلَتِيْ اِلَى اللّٰهِ، وَبِحُبِّكُمْ وَ بِقُرْبِكُمْ اَرْجُوْ نَجَاةً مِّنَ اللّٰهِ، فَكُوْنُوْا عِنْدَ اللّٰهِ رَجَائِيْ، يَا سَادَتِيْ، يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ، ظَالِمِيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.	اے میرے سردار اور میرے آقا میرے ائمہؑ میرے سرمایہ میں اپنے فقر اور حاجت کے دن کے لئے تمھارے ذریعے اور وسیلے سے خدا کے سامنے حاضر ہوں اور خدا کے ہاں تمہیں اپنا سفارشی بناتا ہوں پس خدا کے حضور میری سفارش کیجئے اور خدا کی جانب سے میرے گناہ معاف کروایئے کیونکہ تم خدا کے ہاں میرا وسیلہ ہو اور تمہاری محبت اور قربت کے وسیلے سے میں خدا سے طالب نجات ہوں پس میری امید گاہ بن جاوٗ اے میرے سردار اے خدا کے پیارے خدا کی رحمت ہو ان تمام پر اور خدا کی بیزاری ہو ان دشمنان خدا پر جنھوں نے ان پر ظلم ڈھائے کہ جو اولین اور آخرین میں سے ہیں آمین اے رب العالمین۔

دعائے عہد

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چالیس صبح اس دعا کو پڑھے تو امام قائم علیہ السلام کے دوستوں میں شمار ہوگا اور اگر آنخضرت کے ظہور سے قبل مرجائے تو دوبارہ قبر سے باہر لایا جائے گا تاکہ حضرت کی خدمت میں رہے۔ اس کی تلاوت کرنے والے کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اُس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوۡرِ الۡعَظِيۡمِ، وَرَبَّ الۡكُرۡسِيِّ الرَّفِيۡعِ،
وَرَبَّ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ، وَمُنۡزِلَ التَّوۡرَاةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ
وَالزَّبُوۡرِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالۡحَرُوۡرِ، وَمُنۡزِلَ الۡقُرۡاٰنِ
الۡعَظِيۡمِ، وَرَبَّ الۡمَلٰٓئِكَةِ الۡمُقَرَّبِيۡنَ وَ الۡاَنۡبِيَآءِ
وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاسۡمِكَ الۡكَرِيۡمِ،
وَبِنُوۡرِ وَجۡهِكَ الۡمُنِيۡرِ وَمُلۡكِكَ الۡقَدِيۡمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ
اَسۡئَلُكَ بِاسۡمِكَ الَّذِىۡ اَشۡرَقَتۡ بِهِ السَّمٰوَاتُ
وَالۡاَرَضُوۡنَ، وَبِاسۡمِكَ الَّذِىۡ يَصۡلَحُ بِهِ الۡاَوَّلُوۡنَ
وَالۡاٰخِرُوۡنَ، يَا حَيًّا قَبۡلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا بَعۡدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا
حَيًّا حِيۡنَ لَا حَيَّ يَا مُحۡيِيَ الۡمَوۡتٰى وَمُمِيۡتَ الۡاَحۡيَآءِ، يَا حَيُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ. اَللّٰهُمَّ بَلِّغۡ مَوۡلَانَا الۡاِمَامَ الۡهَادِىَ
الۡمَهۡدِىَّ الۡقَآئِمَ بِاَمۡرِكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰبَآئِهِ
الطَّاهِرِيۡنَ عَنۡ جَمِيۡعِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ فِىۡ
مَشَارِقِ الۡاَرۡضِ وَ مَغَارِبِهَا سَهۡلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا
وَبَحۡرِهَا، وَعَنِّىۡ وَعَنۡ وَالِدَىَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرۡشِ
اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَمَآ اَحۡصَاهُ عِلۡمُهٗ وَاَحَاطَ بِهِ
كِتَابُهٗ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡۤ اُجَدِّدُ لَهٗ فِىۡ صَبِيۡحَةِ يَوۡمِىۡ هٰذَا وَمَا
عِشۡتُ مِنۡ اَيَّامِىۡ عَهۡدًا وَعَقۡدًا وَبَيۡعَةً لَهٗ فِىۡ عُنُقِىۡ، لَآ
اَحُوۡلُ عَنۡهَا وَلَآ اَزُوۡلُ اَبَدًا. اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِىۡ مِنۡ
اَنۡصَارِهٖ وَاَعۡوَانِهٖ وَالذَّآبِّيۡنَ عَنۡهُ وَالۡمُسَارِعِيۡنَ اِلَيۡهِ
فِىۡ قَضَآءِ حَوَآئِجِهٖ، وَالۡمُمۡتَثِلِيۡنَ لِاَوَامِرِهٖ وَالۡمُحَامِيۡنَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
اے معبود! اے عظیم نور کے پروردگار! اے بلند کرسی کے
پروردگار! اے موجیں مارتے سمندر کے پروردگار! اور اے
توریت و انجیل و زبور کے نازل کرنے والے! اور اے سایہ
اور دھوپ کے پروردگار! اے قرآنِ عظیم کے نازل کرنے
والے! اے مقرب فرشتوں اور فرستادہ نبیوں اور رسولوں
کے پروردگار! اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تیری ذات
کریم کے واسطے سے، تیری روشن ذات کے نور کے واسطے سے
اور تیری قدیم بادشاہی کے واسطے سے' اے زندہ! اے
پائندہ! تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام کے واسطے سے
جس سے چمک رہے ہیں سارے آسمان اور ساری زمینیں،
تیرے نام کے واسطے سے جس سے اولین وآخرین نے بھلائی
پائی، اے زندہ' ہر زندہ سے پہلے؛ اور اے زندہ' ہر زندہ کے
بعد؛ اور اے زندہ' جب کوئی زندہ نہ تھا، اے مردوں کو زندہ
کرنے والے! اے زندوں کو موت دینے والے! اے وہ زندہ
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے معبود! ہمارے مولا امام
ہادیٔ مہدی کو جو تیرے حکم سے قائم ہیں' اُن پر اور اُن کے
پاک بزرگوں پر خدا کی رحمتیں ہوں' تمام مومن مردوں اور
مومنہ عورتوں کی طرف سے جو زمین کے مشرق و مغرب
میں ہیں، میدانوں اور پہاڑوں، خشکیوں اور سمندروں میں
ہیں، میری طرف سے' میرے والدین کی طرف سے بہت
درود پہنچا دے' جو ہم وزن ہو عرش اور اسکے کلمات کی
روشنائی کے اور جو چیزیں اُس کے علم میں ہیں اور اُس کی
کتاب میں درج ہیں، اے معبود! میں تجدید کرتا ہوں اُن
کے لیے آج کے دن کی صبح کو اور جب تک زندہ ہوں' باقی ہے
یہ پیمان، یہ بندھن اور اُن کی بیعت جو میری گردن پر ہے، نہ
اُس سے مکروں گا، نہ کبھی ترک کروں گا، اے معبود! مجھے
قرار دے اُن کے مددگاروں، اُن کے ساتھیوں، اُن کا دفاع
کرنے والوں، حاجت برآری کے لئے اُن کی طرف بڑھنے
والوں، اُن کے احکام پر عمل کرنے والوں، اُن کی طرف سے
دعوت دینے والوں، اُن کے ارادوں کو جلد پورے کرنے

عَنْهُ، وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ
يَدَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ، الَّذِيْ
جَعَلْتَهٗ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ
مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ، شَاهِرًا سَيْفِيْ، مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ، مُلَبِّيًا
دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ، اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ
الرَّشِيْدَةَ، وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ، وَاكْحُلْ نَاظِرِيْ بِنَظْرَةٍ مِنِّيْ
اِلَيْهِ، وَعَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ، وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهٗ
وَاسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهٗ، وَاَنْفِذْ اَمْرَهٗ وَاشْدُدْ اَزْرَهٗ، وَاعْمُرِ
اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ، وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ، فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ
قَوْلُكَ الْحَقُّ: «ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِي النَّاسِ»، فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ
نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ
الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ، وَ يُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُحَقِّقَهٗ، وَاجْعَلْهُ
اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ، وَ نَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ
لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ، وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ
كِتَابِكَ، وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ
نَبِيِّكَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ، وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ
حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِرُؤْيَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى
دَعْوَتِهٖ، وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ
الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ، وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ،
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

والوں اور اُن کے سامنے شہید ہونے والوں میں، اے معبود! اگر میرے اور میرے امامؑ کے درمیان موت حائل ہو جائے جسے تُو نے اپنے بندوں کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر مجھے قبر سے اِس طرح نکالنا کہ کفن میرا لباس ہو، میری تلوار بے نیام ہو، میرا نیزہ بلند ہو، داعیٔ حق کی دعوت پر لبیک کہوں، شہر اور گاؤں میں، اے معبود! مجھے حضرتؑ کا رخ زیبا اور آپؑ کی درخشاں پیشانی کی زیارت نصیب فرما دے، اُن کے دیدار کو میری آنکھوں کا سرمہ بنا دے، اُن کی کشائش میں جلدی فرما، اُن کے ظہور کو آسان بنا، اُن کا راستہ وسیع کر دے اور مجھ کو اُن کی راہ پر قائم رکھ، اُن کا حکم جاری فرما، اُن کی قوت کو بڑھا اور اے معبود! اُن کے ذریعے اپنے شہر آباد کر اور اپنے بندوں کو عزت کی زندگی دے کیونکہ تُو نے فرمایا اور تیرا قول حق ہے: ظاہر ہوگیا فساد' خشکی اور سمندر میں، یہ نتیجہ ہے لوگوں کے غلط اعمال و افعال کا، پس اے معبود! ظہور کر ہمارے لیے اپنے ولی اور اپنے نبیؐ کی دختر کے فرزند کا جن کا نام تیرے رسول کے نام پر ہے یہاں تک کہ وہ باطل کا نام و نشان مٹا ڈالیں، حق کو حق کہیں اور اسے قائم کریں، اے معبود! قرار دے انکو اپنے مظلوم بندوں کے لئے جائے پناہ اور اُن کا مددگار جن کا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں، بنا اُن کو اپنی کتاب کے اُن احکام کا زندہ کرنے والا جو بھلا دیئے گئے ہیں، اُن کو اپنے دین کے خاص احکام اور اپنے نبیؐ کے طریقوں کو راسخ کرنے والے بنا، اُن پر اور اُن کی آلؑ پر خدا کی رحمت ہو اور اے معبود! انہیں اُن لوگوں میں قرار دے جن کو تُو نے ظالموں کے حملے سے بچایا، اے معبود! خوشنود کر اپنے نبی محمد ﷺ کو اُن کے دیدار سے اور جنہوں نے اُن کی دعوت میں اُن کا ساتھ دیا اور ان کے بعد ہماری حالت زار پر رحم فرما، اے معبود! اُن کے ظہور سے امت کی اِس مشکل اور مصیبت کو دور کر دے اور ہمارے لیے جلد اُن کا ظہور فرما کہ لوگ اُن کو دور اور ہم انہیں نزدیک سمجھتے ہیں تیری رحمت کا واسطہ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

الرَّاحِمِينَ.	

دعائے توبہ

دعائے توبہ؛ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک مشہور دعا ہے۔ اگر ایک گناہگار بندہ صدق دل سے یہ دعا پڑھ لے اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرکے ان پر نادم ہو اور پھر دوبارہ گناہ نہ کرے اور جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمہ ہوں ان کو ادا کرے یا ان سے معافی مانگے تو ان شاء اللہ اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کی توبہ قبول ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لَا يَصِفُهٗ نَعْتُ الْوَاصِفِيْنَ وَ يَا مَنْ لَا يُجَاوِزُهٗ رَجَآءُ الرَّاجِيْنَ وَ يَا مَنْ لَا يَضِيْعُ لَدَيْهِ اَجْرُ الْمُحْسِنِيْنَ وَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى خَوْفِ الْعَابِدِيْنَ وَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ خَشْيَةِ الْمُتَّقِيْنَ هٰذَا مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ اَيْدِى الذُّنُوْبِ وَ قَادَتْهُ اَزِمَّةُ الْخَطَايَا وَ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ فَقَصَّرَ عَمَّآ اَمَرْتَ بِهٖ تَفْرِيْطًا وَ تَعَاطٰى مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَغْرِيْرًا كَالْجَاهِلِ بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهِ اَوْ كَالْمُنْكِرِ فَضْلَ اِحْسَانِكَ اِلَيْهِ حَتّٰى اِذَا انْفَتَحَ لَهٗ بَصَرُ الْهُدٰى وَ تَقَشَّعَتْ عَنْهُ سَحَآئِبُ الْعَمٰى اَحْصٰى مَا ظَلَمَ بِهٖ نَفْسَهٗ وَ فَكَّرَ فِيْمَا خَالَفَ بِهٖ رَبَّهٗ فَرَاٰى كَبِيْرَ عِصْيَانِهٖ كَبِيْرًا وَ جَلِيْلَ مُخَالَفَتِهٖ جَلِيْلًا فَاَقْبَلَ نَحْوَكَ مُؤَمِّلًا لَكَ مُسْتَحِيًا مِنْكَ وَ وَجَّهَ رَغْبَتَهٗ اِلَيْكَ ثِقَةً بِكَ فَاَمَّكَ بِطَمَعِهٖ يَقِيْنًا وَ قَصَدَكَ بِخَوْفِهٖ اِخْلَاصًا قَدْ خَلَا طَمَعُهٗ مِنْ كُلِّ مَطْمُوْعٍ فِيْهِ غَيْرِكَ، وَاَفْرَخَ رَوْعُهٗ مِنْ كُلِّ مَحْذُوْرٍ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اے معبود! اے وہ کہ تعریف کرنے والے جس کی تعریف سے قاصر ہیں۔ اے وہ کہ امیدواروں کی امید اُس سے آگے نہیں جاتی۔ اے وہ کہ جس کے ہاں نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ اے وہ جو عبادت گزاروں کے خوف کی آخری منزل ہے اور اے وہ جو پرہیزگار کے ہر اُس کی حد آخر ہے۔ یہ کھڑا ہے وہ شخص جو گناہوں کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے اور خطاؤں کی باگیں جسے کھینچ رہی ہیں۔ جس پر شیطان نے غلبہ کر لیا ہے، لہٰذا اُس نے تیرے حکم کی پروانہ کی اور فرض پورا نہ کیا فریب خوردہ ہو کر تیرے منع کیے ہوئے احکام کا مرتکب ہوتا ہے، گویا خود کو تیرے قبضۂ قدرت میں تصور نہیں کرتا یا جو احسان تُو نے اُس پر کیے وہ اُنہیں مانتا نہیں ہے مگر جب اُس کی بصیرت کی آنکھ کھلی اور اندھیرے کے بادل اُس کے آگے سے ہٹے تو اُس نے اپنے نفس پر کیے ہوئے مظالم کا جائزہ لیا اپنے پرورگار سے مخالفتوں پر نظر کی تو اُس نے دیکھا کہ اُس نے بڑے بڑے گناہ کیے اور کھلی ہوئی مخالفتیں کی ہیں، پس وہ تیری طرف آیا جبکہ امیدوار ہے اور شرمسار بھی ہے وہ تیری طرف بڑھا تجھ پر اعتماد کرتے ہوئے، تیری طرف جھک پڑا ہے یقین کے ساتھ اور ڈرتا ہوا سچے دل سے تیری طرف چلا جبکہ تیرے علاوہ اُسے کسی سے غرض و مطلب نہیں ہے، اُس نے تیرے سوا ہر ایک کا خوف دل سے نکال دیا جس سے خوف کرتا تھا۔ چنانچہ وہ تیرے سامنے عاجزانہ طور پر آکھڑا ہے اُس نے ڈر کے مارے اپنی نگاہیں زمین پر گاڑ دی ہیں۔ تیری عزت کے سامنے عاجزی

مِنْهُ سِوَاكَ، فَمَثَّلَ بَيْنَ يَدَيْكَ مُتَضَرِّعًا وَ غَمَّضَ
بَصَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ مُتَخَشِّعًا وَ طَاْطَاَ رَاْسَهُ لِعِزَّتِكَ
مُتَذَلِّلًا وَ اَبَثَّكَ مِنْ سِرِّهِ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنْهُ
خُضُوْعًا وَعَدَّدَ مِنْ ذُنُوْبِهِ مَا اَنْتَ اَحْصٰى لَهَا خُشُوْعًا
وَاسْتَغَاثَ بِكَ مِنْ عَظِيْمِ مَاوَقَعَ بِهِ فِيْ عِلْمِكَ
وَقَبِيْحِ مَا فَضَحَهُ فِيْ حُكْمِكَ مِنْ ذُنُوْبٍ اَدْبَرَتْ
لَذَّاتُهَا فَذَهَبَتْ وَ اَقَامَتْ تَبِعَاتُهَا فَلَزِمَتْ. لَا يُنْكِرُ
يَا اِلٰهِيْ عَدْلَكَ اِنْ عَاقَبْتَهُ وَلَا يَسْتَعْظِمُ عَفْوَكَ اِنْ
عَفَوْتَ عَنْهُ وَ رَحِمْتَهُ لِاَنَّكَ الرَّبُّ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا
يَتَعَاظَمُهُ غُفْرَانُ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ فَهَآ اَنَا ذَا
قَدْ جِئْتُكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ فِيْمَآ اَمَرْتَ بِهِ مِنَ الدُّعَآءِ
مُتَنَجِّزًا وَعْدَكَ فِيْمَا وَعَدْتَ بِهِ مِنَ الْاِجَابَةِ اِذْ
تَقُوْلُ: اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَالْقَنِيْ بِمَغْفِرَتِكَ كَمَا لَقِيْتُكَ بِاِقْرَارِيْ وَ
ارْفَعْنِيْ عَنْ مَصَارِعِ الذُّنُوْبِ كَمَا وَضَعْتُ لَكَ
نَفْسِيْ وَاسْتُرْنِيْ بِسِتْرِكَ كَمَا تَاَنَّيْتَنِيْ عَنِ الْاِنْتِقَامِ
مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ وَ ثَبِّتْ فِيْ طَاعَتِكَ نِيَّتِيْ وَ اَحْكِمْ فِيْ
عِبَادَتِكَ بَصِيْرَتِيْ وَ وَفِّقْنِيْ مِنَ الْاَعْمَالِ لِمَا تَغْسِلُ
بِهِ دَنَسَ الْخَطَايَا عَنِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ
اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ كَبَآئِرِ ذُنُوْبِيْ وَ صَغَآئِرِهَا وَ
بَوَاطِنِ سَيِّئَاتِيْ وَ ظَوَاهِرِهَا وَ سَوَالِفِ زَلَّاتِيْ وَ

سے سر جھکا لیا ہے۔ اُس نے عجز سے اپنے چھپے راز تیرے آگے کھول دیئے، جن کو تو اُس سے زیادہ جانتا ہے عاجزی کے ساتھ اپنے وہ گناہ گنوائے جن کو تُو نے خوب شمار کیا ہوا ہے۔ وہ تجھ سے فریاد کرتا ہے اپنے بڑے بڑے گناہوں پر جو تیرے علم میں ہیں اور تیرے فیصلے میں اُس کے لیے رسوا کن ہیں وہ گناہ جو اُس نے کیے اُن کی لذتیں جاتی رہیں اور اِن کا وبال اُس کی گردن پر باقی رہ گیا ہے۔ اے معبود! اگر تُو اُسے سزا دے تو وہ تیرے عدل سے منکر نہیں ہوگا اور اگر تُو اسے معاف کر دے اور ترس کھائے، وہ تیرے عفو کو عیب نہیں سمجھے گا کیونکہ تُو وہ رب کریم ہے، جس کے لئے کسی بڑے سے بڑے گناہ کا بخشنا کچھ مشکل نہیں۔

اے معبود! یہ میں ہوں جو تیری بارگاہ میں آیا ہوں، تیرے اِس حکم پر عمل کرتے ہوئے جس میں تُو نے دعا کی تاکید کی ہے تیرے وعدے کی وفا چاہتا ہوں جس میں تُو نے قبولیت دعا کا یقین دلایا جب یہ فرمایا کہ مجھ سے دعا مانگ، میں اُسے قبول کروں گا۔ اے معبود! پس رحمت فرما محمدؐ اور اُن کی آل پر اور اپنی مغفرت میرے شامل حال فرما، جیسے میں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے مجھے گناہوں کی قتل گاہ سے بچا لے جیسا کہ میں نے خود کو تیرے در پر لا ڈالا ہے اپنے دامن سے میری پردہ پوشی فرما جیسے انتقام لینے میں صبر و تحمل کیا ہے۔

اے معبود! میری نیت کو اپنی اطاعت میں استوار کر دے اور اپنی عبادت کو میری بصیرت میں محکم بنا دے، مجھے اُن اعمال کی توفیق دے، جن سے تُو میرے گناہوں کا میل کچیل دھو ڈالے اور جب تُو مجھے اِس دنیا سے اٹھائے تُو اپنے دین اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین پر اٹھانا۔

اے معبود! میں اِس مقام پر تیرے حضور توبہ کرتا ہوں، اپنے بڑے گناہوں، چھوٹے گناہوں سے، اپنی پوشیدہ برائیوں سے، پچھلی غلطیوں سے اور موجودہ غلطیوں سے اُس شخص کی سی توبہ جو دل میں گناہ کا خیال بھی نہ لائے اور گناہ کی طرف واپسی کا تصور بھی نہ کرے۔ اے میرے معبود! یقیناً تُو نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ تُو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا

حَوَادِثِهَا تَوْبَةَ مَنْ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِمَعْصِيَةٍ
وَلَا يُضْمِرُ اَنْ يَعُوْدَ فِيْ خَطِيْئَةٍ وَ قَدْ قُلْتَ يَا اِلٰهِيْ فِيْ
مُحْكَمِ كِتَابِكَ اِنَّكَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ وَ
تَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَ تُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ، فَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ
كَمَا وَعَدْتَ وَاعْفُ عَنْ سَيِّئَاتِيْ كَمَا ضَمِنْتَ وَ
اَوْجِبْ لِيْ مَحَبَّتَكَ كَمَا شَرَطْتَ وَلَكَ يَا رَبِّ شَرْطِيْ اَلَّا
اَعُوْدَ فِيْ مَكْرُوْهِكَ وَ ضَمَانِيْ اَلَّا اَرْجِعَ فِيْ مَذْمُوْمِكَ وَ
عَهْدِيْ اَنْ اَهْجُرَ جَمِيْعَ مَعَاصِيْكَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمُ
بِمَا عَمِلْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا عَلِمْتَ وَ اصْرِفْنِيْ بِقُدْرَتِكَ
اِلٰى مَآ اَحْبَبْتَ. اَللّٰهُمَّ وَ عَلَيَّ تَبِعَاتٌ قَدْ حَفِظْتُهُنَّ وَ
تَبِعَاتٌ قَدْ نَسِيْتُهُنَّ وَ كُلُّهُنَّ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَ
عِلْمِكَ الَّذِيْ لَا يَنْسٰى فَعَوِّضْ مِنْهَآ اَهْلَهَا وَاحْطُطْ
عَنِّيْ وِزْرَهَا وَ خَفِّفْ عَنِّيْ ثِقْلَهَا وَاعْصِمْنِيْ مِنْ اَنْ
اُقَارِفَ مِثْلَهَا. اَللّٰهُمَّ وَ اِنَّهُ لَا وَفَآءَ لِيْ بِالتَّوْبَةِ اِلَّا
بِعِصْمَتِكَ وَ لَا اسْتِمْسَاكَ بِيْ عَنِ الْخَطَايَا اِلَّا عَنْ
قُوَّتِكَ. فَقَوِّنِيْ بِقُوَّةٍ كَافِيَةٍ وَ تَوَلَّنِيْ بِعِصْمَةٍ مَانِعَةٍ.
اَللّٰهُمَّ اَيُّمَا عَبْدٍ تَابَ اِلَيْكَ وَ هُوَ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ
عِنْدَكَ فَاسِخٌ لِتَوْبَتِهٖ وَ عَآئِدٌ فِيْ ذَنْبِهٖ وَ خَطِيْئَتِهٖ فَاِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَكُوْنَ كَذٰلِكَ فَاجْعَلْ تَوْبَتِيْ هٰذِهٖ تَوْبَةً
لَا اَحْتَاجُ بَعْدَهَا اِلٰى تَوْبَةٍ. تَوْبَةً مُوْجِبَةً لِمَحْوِ مَا
سَلَفَ وَالسَّلَامَةِ فِيْمَا بَقِيَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ
مِنْ جَهْلِيْ وَ اَسْتَوْهِبُكَ سُوْٓءَ فِعْلِيْ فَاضْمُمْنِيْ اِلٰى

ہے، اُن کے گناہ معاف کرتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، پس میری توبہ قبول فرما جیسے تُو نے وعدہ کیا ہے۔ میرے گناہ معاف فرما جیسے تُونے ذمہ لیا ہے اور قرار داد کے مطابق اپنی محبت میرے لیے ضروری فرما دے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ تیری ناپسندیدہ چیزوں کی طرف رجوع نہیں کروں گا اور تیری نفرت کی چیزوں کی طرف رخ نہیں کروں گا۔ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ تیری نافرمانیاں چھوڑ دوں گا۔

اے معبود! تُو میرے عمل سے اچھی طرح آگاہ ہے، پس جو کچھ تیرے علم میں ہے وہ معاف کر دے اور اپنی قدرت سے مجھے اُس عمل کی طرف موڑ دے جو تجھے پسند ہے۔ اے معبود! مجھ پر کتنے ہی حقوق ہیں جو مجھے یاد ہیں اور کتنے ہی حقوق ہیں جو میں بھول گیا ہوں وہ سب تیری آنکھ کے سامنے ہیں جو سوتی نہیں، تیرے علم میں ہیں جو بھولتا نہیں، پس وہ میری طرف سے حقداروں کو پہنچا دے۔ مجھ پر سے اُن کا بوجھ اتار دے، اُن کا بار مجھ سے ہلکا کر دے اور پھر مجھ کو ایسے گناہوں سے محفوظ فرما۔ اے معبود! میں توبہ پر قائم نہیں رہ سکتا مگر تیری حفاظت و نگہبانی کے ساتھ اور میں گناہوں سے باز نہیں رہ سکتا مگر تیری دی ہوئی طاقت سے، مجھے اِس کے لیے پوری قوت دے، مجھے گناہوں سے روکنے کا ذمہ لے، اے معبود! وہ بندہ جو تیرے حضور توبہ کرلے، تیرے علم غیب میں وہ توبہ کو توڑنے والا، اپنے گناہوں کی طرف واپس جانے اور خطاؤں کی طرف پلٹنے والا ہو تو تیری پناہ لیتا ہوں کہ میں ویسا بن جاؤں، پس تُو میری اِس توبہ کو ایسا بنا دے کہ اِس کے بعد توبہ کرنے کی ضرورت نہ پڑے یہ ایسی توبہ بن جائے جس سے پچھلے گناہ مٹ جائیں اور آئندہ اِس سے مجھے بچائے رکھ۔

اے معبود! میں جہالت کا عذر لاتا ہوں اور اپنے گناہوں پر بخشش طلب کرتا ہوں، پس اپنے کرم سے مجھے اپنے دامن رحمت میں پناہ دے، مجھے اپنی مہربانی سے عافیت کے پردے میں چھپالے۔

اے معبود! میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اِن باتوں سے جو

كَنَفِ رَحْمَتِكَ تَطَوُّلًا وَاسْتُرْنِيْ بِسِتْرِ عَافِيَتِكَ تَفَضُّلًا. اَللّٰهُمَّ وَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَ اِرَادَتَكَ اَوْ زَالَ عَنْ مَحَبَّتِكَ مِنْ خَطَرَاتِ قَلْبِيْ وَ لَحَظَاتِ عَيْنِيْ وَ حِكَايَاتِ لِسَانِيْ تَوْبَةً تَسْلَمُ بِهَا كُلُّ جَارِحَةٍ عَلٰى حِيَالِهَا مِنْ تَبِعَاتِكَ وَ تَاْمَنُ مِمَّا يَخَافُ الْمُعْتَدُوْنَ مِنْ اَلِيْمِ سَطَوَاتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْ وَحْدَتِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ وَجِيْبَ قَلْبِيْ مِنْ خَشْيَتِكَ وَاضْطِرَابَ اَرْكَانِيْ مِنْ هَيْبَتِكَ فَقَدْ اَقَامَتْنِيْ يَا رَبِّ ذُنُوْبِيْ مَقَامَ الْخِزْيِ بِفِنَآئِكَ فَاِنْ سَكَتُّ لَمْ يَنْطِقْ عَنِّيْ اَحَدٌ وَ اِنْ شَفَعْتُ فَلَسْتُ بِاَهْلِ الشَّفَاعَةِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ شَفِّعْ فِيْ خَطَايَایَ كَرَمَكَ وَعُدْ عَلٰى سَيِّئَاتِيْ بِعَفْوِكَ وَلَا تَجْزِنِيْ جَزَآئِيْ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَابْسُطْ عَلَيَّ طَوْلَكَ وَ جَلِّلْنِيْ بِسِتْرِكَ وَافْعَلْ بِيْ فِعْلَ عَزِيْزٍ تَضَرَّعَ اِلَيْهِ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ فَرَحِمَهٗ اَوْ غَنِيٍّ تَعَرَّضَ لَهٗ عَبْدٌ فَقِيْرٌ فَنَعَشَهٗ. اَللّٰهُمَّ لَا خَفِيْرَ لِيْ مِنْكَ فَلْيَخْفُرْنِيْ عِزُّكَ وَ لَا شَفِيْعَ لِيْ اِلَيْكَ فَلْيَشْفَعْ لِيْ فَضْلُكَ وَ قَدْ اَوْجَلَتْنِيْ خَطَايَایَ فَلْيُؤْمِنِّيْ عَفْوُكَ. فَمَا كُلُّ مَا نَطَقْتُ بِهٖ عَنْ جَهْلٍ مِنِّيْ بِسُوْٓءِ اَثَرِيْ وَلَا نِسْيَانٍ لِمَا سَبَقَ مِنْ ذَمِيْمِ فِعْلِيْ لٰكِنْ لِتَسْمَعَ سَمَآؤُكَ وَ مَنْ فِيْهَا وَ اَرْضُكَ وَ مَنْ عَلَيْهَا مَآ اَظْهَرْتُ لَكَ مِنَ النَّدَمِ وَ لَجَاْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَرْحَمُنِيْ لِسُوْٓءِ مَوْقِفِيْ

تیرے ارادے کے خلاف ہوں اور اِن خیالوں سے جو تیری محبت سے باہر نکالتے ہوں، آنکھ کے اشاروں سے اور لغو باتوں سے توبہ کرتا ہوں جس سے میرا ہر عضو اپنی جگہ پر تیری سزائوں سے محفوظ رہے، اُن سخت عذابوں سے بچا رہوں جن سے سرکش لوگ بہت ڈرتے ہیں۔

پس اے معبود! رحم فرما کہ میں تیرے حضور تنہا ہوں، میرا دل تیرے خوف سے کانپتا ہے۔ میرے اعضاء تیرے دبدبہ سے تھراتے ہیں، پس اے پروردگار! میرے گناہوں نے مجھے تیرے سامنے رسوائی سے کھڑا کر دیا ہے لہٰذا اگر چپ رہوں تو میری طرف سے کوئی بولنے والا نہیں، اگر وسیلہ لائوں تو اِس کے لائق نہیں ہوں۔

اے معبود! رحمت فرما محمدؐ اور اُن کی آل پر اور اپنے کرم کو میری خطائوں کا سفارشی بنا۔ اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کر دے۔ جس سزا کے قابل ہوں، مجھے وہ سزا نہ دے، اپنا دامن کرم مجھ پر پھیلا دے اور مجھے اپنے عفو سے ڈھانپ لے۔ مجھ سے اُس بااقتدار کی طرح برتائو کر کہ جس کے سامنے کوئی کمتر بندہ گڑگڑائے تُو رحم کرتا ہے یا اُس مالدار کی طرح جس سے محتاج سوال کرے تُو اُسے سہارا دیتا ہے۔

اے معبود! تیرے عذاب سے میرے لیے کوئی پناہ نہیں، تیری عزت ہی پناہ دے گی۔ تیرے حضور میرا کوئی شفیع نہیں، پس اپنے کرم کو میرا شفیع بنا دے، میرے گناہوں نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے تو تیری درگزر ہی سکون دے گی یہ سب کچھ جو میں کہہ رہا ہوں اِس لیے نہیں کہ اپنی برائیوں سے ناواقف اور اپنی پچھلی بدیوں کو فراموش کیے ہوئے ہوں، بلکہ اِس کے لیے تیرا آسمان اور اِس میں رہنے والے تیری زمین اور اِس پر رہنے والے، میرے اظہار و ندامت کو تجھ سے جو پناہ مانگی ہے اِسے اور میری توبہ کو بھی سن لیں تا کہ تیری رحمت سے کسی کو میرے حال پر رحم آجائے۔ یا میری پریشان حالی پر اِس کا دل نرم پڑے تو میرے حق میں دعا کرے، جس کی دعا تیرے ہاں میری دعا سے زیادہ مقبول ہو، یا کوئی سفارش پائوں جو تیرے ہاں میری درخواست سے زیادہ مؤثر ہو کہ غضب سے نجات

اَوْ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ عَلَيَّ لِسُوْٓءِ حَالِيْ فَيَنَالُنِيْ مِنْهُ بِدَعْوَةٍ هِيَ اَسْمَعُ لَدَيْكَ مِنْ دُعَآئِيْ اَوْ شَفَاعَةٍ اَوْ كَدُ عِنْدَكَ مِنْ شَفَاعَتِيْ تَكُوْنُ بِهَا نَجَاتِيْ مِنْ غَضَبِكَ وَ فَوْزَتِيْ بِرِضَاكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ يَكُنِ النَّدَمُ تَوْبَةً اِلَيْكَ فَاَنَا اَنْدَمُ النَّادِمِيْنَ وَ اِنْ يَكُنِ التَّرْكُ لِمَعْصِيَّتِكَ اِنَابَةً فَاَنَا اَوَّلُ الْمُنِيْبِيْنَ وَ اِنْ يَكُنِ الْاِسْتِغْفَارُ حِطَّةً لِلذُّنُوْبِ فَاِنِّيْ لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ فَكَمَآ اَمَرْتَ بِالتَّوْبَةِ وَ ضَمِنْتَ الْقَبُوْلَ وَحَثَثْتَ عَلَى الدُّعَآءِ وَ وَعَدْتَ الْاِجَابَةَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَلَا تَرْجِعْنِيْ مَرْجِعَ الْخَيْبَةِ مِنْ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ، وَ الرَّحِيْمُ لِلْخَاطِئِيْنَ الْمُنِيْبِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ كَمَا اسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ صَلَاةً تَشْفَعُ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَوْمَ الْفَاقَةِ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ هُوَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ.	اور تیری خوشنودی کا پروانہ لے لوں۔ اے معبود! اگر تیرے سامنے پشیمانی ہے تو یہ ہے کہ میں پشیمان ہونے والوں میں ہوں، اگر تیری نافرمانی کو چھوڑنا توبہ ہے تو میں تیرے حضور توبہ کرنے والوں میں پہلا فرد ہوں اگر طلب بخشش گناہوں کو مٹاتی ہے تو میں تجھ سے بخشش طلب کرنے والوں میں ہوں۔ اے معبود! جبکہ تُو نے توبہ کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ لیا، دعا مانگنے پر آمادہ کیا اور اُسے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے، تُو رحمت فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور قبول فرما میری توبہ، اپنی رحمت سے مجھے ناامیدی کے ساتھ نہ پلٹا کہ بے شک تو گناہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا، رجوع کرنے والے خطاکاروں پر مہربان ہے۔ اے معبود! رحمت فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر جن کے ذریعے ہمیں ہدایت دی اور رحمت فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر جس طرح اُن کے ذریعے گمراہی سے نکالا اور رحمت فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر ایسی رحمت جو ہماری سفارش کرے، جب ہم تیرے محتاج ہوں گے۔ بے شک تُو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ تیرے لیے آسان ہے۔

دعائے عدیلہ

یہ دعا ان عقائد پر مشتمل ہے جو شیعیان آل محمدؑ کا عقیدہ ہے اسلئے اس دعا کا پڑھنا اجر ثواب سے خالی نہیں ہے۔

تمام حرم ائمہ علیہم السلام میں اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُوْلُوا الْعِلْمِ	خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ سوائے اسکے کوئی معبود نہیں، نیز ملائکہ اور باانصاف صاحبان علم بھی اِس پر گواہی دے رہے ہیں کہ

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، وَ اَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِيْ، اَلْمُحْتَاجُ الْحَقِيْرُ، اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَ خَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَ مُكْرِمِيْ، كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ، وَ شَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ، بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، ذُوالنِّعَمِ وَ الْاِحْسَانِ، وَ الْكَرَمِ وَ الْاِمْتِنَانِ، قَادِرٌ اَزَلِيٌّ، عَالِمٌ اَبَدِيٌّ، حَيٌّ اَحَدِيٌّ، مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ، سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ، مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُّدْرِكٌ صَمَدِيٌّ، يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ، وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا، قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ كَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَ الْعِلَّةِ، لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَ لَا مَالَ، وَ لَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ، قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ، وَ بَقَاؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَّ لَا زَوَالٍ، غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ، مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَ الظَّاهِرِ، لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ، وَ لَا مَيْلَ فِيْ مَشِيْئَتِهٖ، وَ لَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ، وَ لَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهٖ، وَ لَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ، وَلَا مَنْجٰى مِنْ نَقِمَاتِهٖ، سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ، وَ لَا يَفُوْتُهٗ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ، اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيْفِ، وَ سَوَّى التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَ الشَّرِيْفِ، مَكَّنَ اَدَآءَ الْمَاْمُوْرِ، وَ سَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ، لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ الْوُسْعِ وَ الطَّاقَةِ، سُبْحَانَهٗ مَآ اَبْيَنَ كَرَمَهٗ، وَ اَعْلٰى شَاْنَهٗ، سُبْحَانَهٗ

سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں، جو صاحب عزت حکمت والا ہے، یقیناً خدا کا پسندیدہ دین اسلام ہی ہے اور میں جو ایک ناتواں گنہگار، خطاکار، حاجت مند اور بے مایہ بندہ ہوں، گواہی دیتا ہوں اپنے نعمتیں دینے والے، اپنے خالق، اپنے رازق اور اپنے کرم فرما خدا کی، جیسے اُس نے اپنی ذات کی گواہی دی ہے نیز ملائکہ اور صاحب علم بندوں نے بھی اِس کی گواہی دی ہے کہ سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں جو نعمت، احسان و کرم اور عطا کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ سے صاحب قدرت اور دائمی، صاحب علم ہے، زندہ، یکتا موجود ہے، ہمیشگی والا، سننے والا، دیکھنے والا، ارادے والا، ناپسند کرنے والا، پا لینے والا، بے نیاز ہے، وہ اِن صفات کا صحیح حقدار ہے اور وہ دیگر صفات کا بھی مالک ہے جو بہت بڑی صفات ہیں کہ وہ صاحب قوت تھا قدرت اور قوت کے وجود میں آنے سے قبل اور وہ صاحب علم تھا علم اور دلیل کی ایجاد سے پہلے، وہ مستقل سلطان تھا جب نہ کوئی ملک تھا اور نہ مال، وہ لازوال پاکیزہ تھا ہر حال میں کہ اُس کا وجود قبل سے قبل اور ازلوں کے ازل سے ہے اور اُس کی بقا بعد سے بعد ہے کہ جس میں نہ تبدیلی ہے نہ زوال وہ اول و آخر سے بے نیاز اور ظاہر و باطن میں بے پرواہ ہے اُس کے فیصلے میں ظلم نہیں اور اُس کی مرضی میں طرفداری نہیں ہے اُس کی تقدیر ہیں ستم نہیں اور اُس کی حکومت سے فرار ممکن نہیں، اُس کا قہر آئے تو کوئی پناہ نہیں اور وہ عذاب کرے تو نجات نہیں اُس کی رحمت غضب سے پہلے ہے جسے وہ طلب کرے وہ فرار نہیں کرسکتا اُس نے فریضوں میں اضداد دور کردیں اور توفیق دینے میں ادنیٰ و اعلیٰ میں برابری رکھی ہے حکم کردہ باتوں پر عمل کو ممکن اور گناہ سے بچنے کا راستہ آسان کردیا ہے اُس نے وسعت و طاقت سے کمتر فریضے عائد کئے ہیں پاک ہے وہ جس کا کرم کتنا واضح اور شان کتنی بلند ہے پاک ہے وہ کہ جس کا نام کتنا عمدہ اور احسان کتنا بڑا ہے اُس نے اپنے عدل کی تشریح کے لئے انبیاء بھیجے اور اپنے فضل و کرم کے اظہار کی خاطر اوصیاء کو مامور فرمایا اور ہمیں

مَآ اَجَلَّ نَيْلَهٗ، وَ اَعْظَمَ اِحْسَانَهٗ، بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ،
لِيُبَيِّنَ عَدْلَهٗ، وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهٗ وَفَضْلَهٗ،
وَ جَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ، وَ خَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ،
وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَآءِ، وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ. اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ، وَبِالْقُرْاٰنِ
الَّذِیْٓ اَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ، وَ بِوَصِيِّهِ الَّذِیْ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ،
وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ،
وَ الْخُلَفَآءَ الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ، عَلِيٌّ قَامِعُ
الْكُفَّارِ، وَ مِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ
اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاةِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ الْعَابِدُ
عَلِيٌّ، ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ، ثُمَّ الْكَاظِمُ
مُوْسٰى، ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ، ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ،
ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَآئِمُ
الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجٰى، الَّذِیْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ
الدُّنْيَا، وَ بِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى، وَ بِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ
الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ، وَبِهٖ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا،
بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، وَاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ،
وَ امْتِثَالَهُمْ فَرِيْضَةٌ، وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَةٌ، وَمَوَدَّتَهُمْ
لَازِمَةٌ مَّقْضِيَّةٌ، وَ الْاِقْتِدَآءَ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ، وَمُخَالَفَتَهُمْ
مُرْدِيَةٌ، وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ، وَ شُفَعَآءُ
يَوْمِ الدِّيْنِ، وَ اَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ
الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ

نبیوں کے سردار ولیوں میں بہتر برگزیدوں میں سب سے
افضل اور پاکبازوں میں سب سے بلند حضرت محمد ﷺ کی
اُمت میں قرار دیا ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کے پیغام پر
اور قرآن پر جو اُن پر نازل ہوا اور اُن کے جانشین پر جسے
انہوں نے یوم غدیر مقرر کیا اور اپنی زبان سے فرمایا کہ یہ
ہے علی علیہ السلام جو میرا وصی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے بعد نیکوکار امام اور بہترین
جانشین ہیں جن میں علی علیہ السلام کافروں کو ختم کرنے
والے ہیں اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے سردار حسن بن علی
علیہ السلام پھر اُن کے بھائی نواسہ رسول، اللہ کی رضاؤں کے
طلبگار حسین علیہ السلام ہیں پھر علی بن الحسین علیہ السلام
پھر محمد باقر علیہ السلام پھر جعفر صادق علیہ السلام پھر موسیٰ
کاظم علیہ السلام پھر علی رضا علیہ السلام پھر محمد تقی علیہ
السلام ہیں ان کے بعد علی نقی علیہ السلام ہیں پھر حسن
عسکری زکی علیہ السلام ہیں پھر حضرت حجت خلف قائم
منتظر مہدی علیہ السلام امیدگاہ خلق ہیں جن کی بقاء سے دنیا
قائم ہے اور اُن کی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے اور
اُن کے وجود سے زمین وآسمان کھڑے ہیں اور اُن کے ذریعے
اللہ تعالیٰ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ وہ
ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی میں گواہی دیتا ہوں کہ اُن ائمہ
کے اقوال حجت، اُن پر عمل کرنا واجب اور اُن کی پیروی
فرض ہے اور اُن سے محبت رکھنا ضروری ولازم ہے اُن کی
اطاعت باعث نجات اور اُن سے مخالفت وجہ تباہی ہے اور
وہ سب کے سب اہل جنت کے سردار ہیں قیامت میں
شفاعت کرنے والے اور یقینی طور پر اہل زمین کے امام ہیں
وہ پسندیدہ اوصیاء میں سے افضل ہیں اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ موت حق ہے قبر میں سوال و جواب حق ہیں
دوبارہ اٹھنا حق ہے قیامت میں حاضری حق ہے صراط سے
گزرنا حق ہے میزان عمل حق ہے حساب حق ہے اور کتاب
حق ہے اِسی طرح جنت حق ہے اور جہنم حق ہے نیز قیامت
آنے والی ہے اِس میں کوئی شک نہیں اور اللہ اُنہیں ضرور

مُسَآئِلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَ الْبَعْثَ حَقٌّ، وَ النُّشُوْرَ حَقٌّ، وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَ الْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَ الْحِسَابَ حَقٌّ، وَ الْكِتَابَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَ النَّارَ حَقٌّ، وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَ اَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَآئِيْ، وَ كَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ اَمَلِيْ، لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ، وَ لَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ، اِلَّآ اَنِّيْ اِعْتَقَدْتُّ تَوْحِيْدَكَ وَ عَدْلَكَ، وَ ارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَ فَضْلَكَ وَ تَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ، مِنْ اَحِبَّتِكَ وَ اَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ، الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا، وَ ثَبَاتَ دِيْنِيْ، وَ اَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ، وَ قَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ، فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں اے معبود! تیرا فضل میرا سہارا اور تیری رحمت و بخشش میری امید ہے میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس سے میں جنت کا حقدار بنوں اور نہ عبادت ہے کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو سوائے اِس کے کہ میں تیری توحید و عدل پر اعتقاد رکھتا ہوں اور تیرے فضل واحسان کی امید رکھتا ہوں اور تیرے حضور تیرے نبی اور اُن کی آل کی شفاعت لایا ہوں جو تیرے محبوب ہیں اور تُو سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور اُن کی ساری آل پر خدا کی رحمت ہو جو پاک و پاکیزہ ہیں اور اُن پر سلام ہو سلام خاص زیادہ بہت زیادہ اور نہیں کوئی طاقت و قوت مگر وہ جو بلند و برتر خدا سے ملتی ہے۔ اے معبود! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے بے شک میں اپنا یہ عقیدہ دین میں ثابت قدمی تیرے سپرد کرتا ہوں اور تُو بہترین امانتدار ہے اور تُو نے ہمیں امانتوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے پس اپنی رحمت سے میرا یہ عقیدہ بوقت مرگ مجھے یاد دلا دینا واسطہ تجھے تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بزرگان فرماتے ہیں کہ ان مذکورہ عقائد کو بطور امانت خدا کی بارگاہ میں پیش کر دینا چاہیے تاکہ موت کی گھڑی میں یہ امانت اسے واپس مل جائے۔ اس کے لئے اس دعا کے بعد یہ کلمات کہنا چاہئے:

اَللّٰهُمَّ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اِنِّيْ قَدْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا، وَثَبَاتَ دِيْنِيْ، وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ، وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ، فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ.

اے معبود اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے بے شک میں اپنا یہ عقیدہ اور دین میں اپنی ثابت قدمی تیرے سپرد کرتا ہوں اور تُو بہترین امانتدار ہے اور تُو نے ہمیں امانتوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے پس اپنی رحمت سے میرا یہ عقیدہ وقت مرگ مجھے یاد دلانا۔

دعائے علقمہ (صفوان)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : اے علقمہ ! جب تم دو رکعت نماز ادا کر لو اور اس کے بعد سلام کیلئے حضرت کی طرف اشارہ کرو تو اشارہ کرتے وقت تکبیر کہنے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھو۔ کیونکہ جب تم یہ دعا پڑھوگے تُو بے شک تم نے ان الفاظ میں دعا کی ہے کہ جن الفاظ میں وہ فرشتے دعا کرتے ہیں جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے آتے ہیں، چنانچہ خدا تمہارے لیے دس لاکھ درجے لکھے گا اور تم اُس شخص کی مانند ہوگے جو حضرت کے ہمراہ شہید ہوا ہو اور تم اُس کے درجات میں حصہ دار بن جاؤگے نیز تم اُن افراد میں شمار کیے جاؤگے جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے ہیں نیز تمہارے لیے ہر نبی و رسول اور امام مظلوم کے ہر اُس زائر کا ثواب لکھا جائے گا جس نے اِس دن سے کہ جب سے آپ شہید ہوئے ہیں آپ کی زیارت کی ہو۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بعد خاص طور زیارت عاشورہ کے بعد دعا کے پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ

يَآ اَللهُ يَآ اَللهُ يَآ اَللهُ، يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. يَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ، يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى، وَ يَا مَنْ يَّعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، وَ يَا مَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ، يَا مَنْ لَّا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ يَا مَنْ لَّا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ، وَ يَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ، وَ يَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ، وَ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ، يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ، يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ، يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ، يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے بے چاروں کی دعا قبول کرنے والے اے مشکلوں والوں کی مشکلیں حل کرنے والے اے دادخواہوں کی دادرسی کرنے والے اے فریادیوں کی فریاد کو پہنچنے والے اور اے وہ جو شہ رگ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے، اے وہ جو انسان اور اسکے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور وہ جو نظر سے بالاتر جگہ اور روشن تر کنارے میں ہے، اے وہ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا عرش پر حاوی ہے، اے وہ جو آنکھوں کی ناروا حرکت اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، اے وہ جس پر کوئی راز پوشیدہ نہیں، اے وہ جس پر آوازیں گڈمڈ نہیں ہوتیں، اے وہ جس کو حاجتوں میں بھول نہیں پڑتی، اے وہ جس کو مانگنے والوں کا اصرار بیزار نہیں کرتا، اے ہر گمشدہ کو پالینے والے اے بکھروں کو اکٹھا کرنے والے اور اے لوگوں کو موت کے بعد زندہ کرنے والے، اے وہ جس کی ہر روز نئی شان ہے اے حاجتوں کے پورا کرنے والے، اے مصیبتوں کو دور کرنے والے، اے سوالوں کے پورا کرنے والے، اے خواہشوں پر مختار، اے مشکلوں میں مددگار، اے وہ جو ہر امر میں مددگار ہے اور جس کے سوا زمین اور آسمانوں میں کوئی چیز مدد نہیں کرتی، سوال کرتا ہوں تجھ سے نبیوں کے خاتم محمدؐ کے حق کے واسطے اور مومنوں کے امیر علی مرتضیٰؑ کے حق کے واسطے، تیرے نبیؐ کی دختر فاطمہؑ کے حق کے واسطے اور حسنؑ و حسینؑ کے حق کے واسطے کیونکہ میں نے اِنہی کے وسیلے سے تیری طرف رخ کیا اِس جگہ جہاں کھڑا ہوں ان

شَیْءٍ وَّلَا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ،
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، وَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ، وَ بِحَقِّ
الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، فَاِنِّیْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ فِیْ
مَقَامِیْ هٰذَا، وَ بِهِمْ اَتَوَسَّلُ، وَ بِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْكَ،
وَ بِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَ اُقْسِمُ وَ اَعْزِمُ عَلَیْكَ، وَ
بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَ بِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَهُمْ
عِنْدَكَ، وَ بِالَّذِیْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ، وَ بِاسْمِكَ
الَّذِیْ جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ، وَ بِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ
الْعٰلَمِیْنَ، وَ بِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَ اَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ
الْعٰلَمِیْنَ حَتّٰی فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعٰلَمِیْنَ
جَمِیْعًا، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ
اَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَ هَمِّیْ وَ کَرْبِیْ، وَ تَکْفِیَنِیَ
الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِیْ، وَ تَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ، وَ تُجِیْرَنِیْ
مِنَ الْفَقْرِ، وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَاقَةِ، وَ تُغْنِیَنِیْ عَنِ
الْمَسْئَلَةِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ، وَ تَکْفِیَنِیْ هَمَّ مَنْ
اَخَافُ هَمَّهٗ، وَ عُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهٗ، وَ حُزُوْنَةَ
مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ، وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهٗ، وَمَکْرَ
مَنْ اَخَافُ مَکْرَهٗ، وَبَغْیَ مَنْ اَخَافُ بَغْیَهٗ، وَجَوْرَ
مَنْ اَخَافُ جَوْرَهٗ، وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهٗ،
وَ کَیْدَ مَنْ اَخَافُ کَیْدَهٗ، وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ
مَقْدُرَتَهٗ عَلَیَّ، وَ تَرُدَّ عَنِّیْ کَیْدَ الْکَیَدَةِ، وَ مَکْرَ

کو اپنا وسیلہ بنایا انہی کو تیرے ہاں سفارشی بنایا اور ان کے حق کے واسطے تیرا سوالی ہوں اُسی کی قسم دیتا ہوں اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ان کی شان کے واسطے جو وہ تیرے ہاں رکھتے ہیں اِس مرتبے کا واسطہ جو وہ تیرے حضور رکھتے ہیں کہ جس سے تُو نے اِن کو جہانوں میں بڑائی دی اور تیرے اُس نام کے واسطے سے جو تُو نے اِن کے ہاں قرار دیا اور اِس کے ذریعے اِن کو جہانوں میں خصوصیت عطا فرمائی اِن کو ممتاز کیا اور اِن کی فضیلت کو جہانوں میں سب سے بڑھا دیا یہاں تک کہ اِن کی فضیلت تمام جہانوں میں سب سے زیادہ ہو گئی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور یہ کہ دور فرما دے میرا ہر غم ہر اندیشہ اور ہر دکھ اور میری مدد کر ہر دشوار کام میں میرا قرضہ ادا کر دے، پناہ دے مجھ کو تنگدستی سے، بچا مجھ کو ناداری سے اور بے نیاز کر دے مجھ کو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اور میری مدد فرما اُس اندیشے میں جس سے میں ڈرتا ہوں اور اُس تنگی میں جس سے پریشان ہوں، اُس غم میں جس سے گھبراتا ہوں، اُس تکلیف میں جس سے خوف کھاتا ہوں، اُس بُری تدبیر سے جس سے ڈرتا رہتا ہوں، اُس ظلم سے جس سے سہا ہوا ہوں، اُس بے گھر ہونے سے جس سے خوفزدہ ہوں، اُس کے تسلط سے جس سے ہراساں ہوں، اُس فریب سے جس سے خائف ہوں، اُس کی قدرت سے جس سے ڈرتا ہوں، دور کر مجھ سے دھوکہ دینے والوں کے دھوکے اور فریب کاروں کے فریب کو، اے معبود! جو میرے لیے جیسا قصد کرے تُو اُس کے ساتھ ویسا قصد کر، جو مجھے دھوکہ دے تو اُسے دھوکہ دے اور دور کر دے مجھ سے اُس کے دھوکے، فریب، سختی اور اس کی بد اندیشی کو روک دے، اُسے مجھ سے جس طرح تُو چاہے اور جہاں چاہے۔ اے معبود! اُس کو میرا خیال بھلا دے، ایسے فاقے سے جو دور نہ ہو ایسی مصیبت سے جسے تُو نہ ٹالے، ایسی تنگدستی سے جسے تُو نہ ہٹائے، ایسی بیماری سے جس سے تُو نہ بچائے، ایسی ذلت سے جس میں تُو عزت نہ دے اور ایسی بے کسی سے جسے تُو دور نہ کرے، اے معبود! میرے دشمن کی خواری اُس کے سامنے ظاہر کر دے، اُس کے گھر میں فقر و فاقہ کو داخل کر دے اور اُس کے بدن میں دکھ اور بیماری پیدا کر دے، یہاں تک کہ مجھے بھول کر

الْمَكْرَةِ. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ، وَ مَنْ كَادَنِيْ
فَكِدْهُ، وَ اصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَ مَكْرَهٗ وَ بَأْسَهٗ وَ
اَمَانِيَّهٗ وَ امْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَ اَنّٰى شِئْتَ.
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهٗ، وَ بِبَلَاءٍ لَا
تَسْتُرُهٗ وَ بِفَاقَةٍ لَّا تَسُدُّهَا، وَ بِسُقْمٍ لَّا تُعَافِيْهِ، وَ
ذُلٍّ لَّا تُعِزُّهٗ، وَ بِمَسْكَنَةٍ لَّا تَجْبُرُهَا. اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ
بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ، وَ اَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ
مَنْزِلِهٖ وَ الْعِلَّةَ وَ السُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ حَتّٰى تَشْغَلَهٗ عَنِّيْ
بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَّا فَرَاغَ لَهٗ، وَ اَنْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَا
اَنْسَيْتَهٗ ذِكْرَكَ وَ خُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَ لِسَانِهٖ
وَ يَدِهٖ وَ رِجْلِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ وَ اَدْخِلْ
عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَ لَا تَشْفِهٖ حَتّٰى تَجْعَلَ
ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّيْ وَ عَنْ ذِكْرِيْ، وَ
اكْفِنِيْ يَا كَافِيْ مَا لَا يَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَا
كَافِيَ سِوَاكَ، وَ مُفَرِّجٌ لَّا مُفَرِّجَ سِوَاكَ، وَ مُغِيْثٌ
لَّا مُغِيْثَ سِوَاكَ، وَ جَارٌ لَّا جَارَ سِوَاكَ، خَابَ مَنْ
كَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ، وَ مُغِيْثُهٗ سِوَاكَ وَ مَفْزَعُهٗ اِلٰى
سِوَاكَ وَ مَهْرَبُهٗ اِلٰى سِوَاكَ وَ مَلْجَاُهٗ اِلٰى غَيْرِكَ، وَ
مَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ، فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَ رَجَآئِيْ وَ
مَفْزَعِيْ وَ مَهْرَبِيْ وَ مَلْجَاِيْ وَ مَنْجَايَ، فَبِكَ
اَسْتَفْتِحُ، وَ بِكَ اَسْتَنْجِحُ، وَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَشَفَّعُ، فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا

اُسے اپنی ہی پڑ جائے کہ اُسے برائی کا موقع نہ ملے، اُسے میری یاد
بھلا دے جیسے اُس نے تیری یاد بھلا رکھی ہے اور میری طرف سے
اُس کے کان، اُس کی آنکھیں، اُس کی زبان، اُس کے ہاتھ، اُس کے
پائوں، اُس کا دل اور اُس کے تمام اعضاء کو روک دے اور وارد کر
دے اُن سب پر بیماری اور اِس سے اُسے شفا نہ دے، یہاں تک کہ بنا
دے اُس کے لیے ایسی سختی جس میں وہ پڑا رہے کہ مجھ سے اور
میری یاد سے غافل ہو جائے اور میری مدد کر، اے مدد گار کہ
تیرے سوا کوئی مدد گار نہیں کیونکہ تُو میرے لیے کافی ہے تیرے
سوا کوئی کافی نہیں، تُو کشائش دینے والا ہے تیرے سوا کشائش دینے
والا نہیں، تُو فریاد رس ہے تیرے سوا فریاد رس نہیں، تُو پناہ دینے
والا ہے کوئی اور نہیں، نا امید ہوا جس کا تُو پناہ دینے والا نہیں، جس کا
فریاد رس تُو نہیں وہ تیرے علاوہ کس سے فریاد کرے اور تیرے
علاوہ کس کی طرف بھاگے، وہ کس کی پناہ لے جسے بچانے والا سوائے
تیرے کوئی اور ہو کیونکہ تُو ہی میرا سہارا، میری امید گاہ، میری
جائے فریاد، میرے قرار کی جگہ اور میری پناہ گاہ ہے تُو مجھے نجات
دینے والا ہے، پس تجھی سے نجات کا طالب ہوں اور کامیابی چاہتا
ہوں میں محمدؐ و آل محمدؐ کے واسطے سے تیری طرف آیا اور انہیں وسیلہ
بنانا اور شفاعت چاہتا ہوں پس سوال ہے تجھ سے اے اللہ اے اللہ
اے اللہ پس حمد و شکر تیرے ہی لیے ہے تجھی سے شکایت کی جاتی
ہے اور تُو ہی مدد کرنے والا ہے پس سوال کرتا ہوں تجھ سے اے
اللہ اے اللہ اے اللہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے واسطے سے کہ محمد و
آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور دور کر دے تو میرا غم میرا
اندیشہ اور میرا دکھ اِس جگہ جہاں کھڑا ہوں جیسے تُو نے دور کیا تھا
اپنے نبیؐ کا اندیشہ اُن کا غم اور اُن کی تنگی اور دشمن سے خوف میں اُن
کی مدد فرمائی تھی پس دور کر میری مشکل جیسے اُن کی مشکل دور
کی تھی اور کشائش دے مجھ کو جیسے اُن کو کشائش دی تھی اور میری
مدد کر جیسے اُن کی مدد فرمائی تھی میرا خوف دور کر جیسے اُن کا خوف
دور فرمایا تھا میری تکلیف دور کر جیسے اُن کی تکلیف دور فرمائی تھی
اور وہ اندیشہ مٹا جس سے ڈرتا ہوں بغیر اِس کے کہ اِس سے مجھے
کوئی زحمت اٹھانی پڑے مجھے پلٹا جبکہ میری حاجات پوری ہو جائیں
جس امر کا اندیشہ ہے اِس میں مدد دے میرے دنیا و آخرت کے تمام

اَللهُ يَا اَللهُ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَ اِلَيْكَ
الْمُشْتَكٰى وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، فَاَسْئَلُكَ يَا اَللهُ يَا
اَللهُ يَا اَللهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَ هَمِّيْ وَ كَرْبِيْ فِيْ
مَقَامِيْ هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَّبِيِّكَ هَمَّهٗ وَ غَمَّهٗ
وَ كَرْبَهٗ، وَ كَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ، فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا
كَشَفْتَ عَنْهُ، وَ فَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ، وَ
اكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهٗ، وَ اصْرِفْ عَنِّيْ هَوْلَ مَا اَخَافُ
هَوْلَهٗ، وَ مَؤُوْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُوْنَتَهٗ، وَ هَمَّ مَا اَخَافُ
هَمَّهٗ، بِلَا مَؤُوْنَةٍ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ، وَ اصْرِفْنِيْ
بِقَضَاءِ حَوَآئِجِيْ، وَ كِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِيْ هَمُّهٗ مِنْ اَمْرِ
اٰخِرَتِيْ وَ دُنْيَايَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ،
عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ
اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَتِكُمَا وَ لَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمَا. اَللّٰهُمَّ
اَحْيِنِيْ حَيَاةَ مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ، وَ اَمِتْنِيْ مَمَاتَهُمْ، وَ
تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ، وَ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ، وَ لَا
تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ، يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ،
اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمَا وَ
مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَ مُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللهِ
تَعَالٰى فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِيْ فَاِنَّ لَكُمَا

تر معاملات میں، اے مومنوں کے امیر اور اے ابا عبداللہؑ! آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور رات دن باقی ہیں اور خدا میری اِس زیارت کو آپ دونوں کے لیے میری آخری زیارت نہ بنائے اور میرے اور آپ کے درمیان جدائی نہ ڈالے، اے معبود! مجھے زندہ رکھ محمدؐ اور اُن کی اولاد کی طرح، مجھے انہی جیسی موت دے، مجھے اُن کی روش پر وفات دے، مجھے اُن کے گروہ میں محشور فرما اور میرے اور اُن کے درمیان جدائی نہ ڈال ایک پل کی کبھی بھی دنیا اور آخرت میں، اے امیر المومنینؑ اور اے ابا عبداللہؑ میں آپ دونوں کی زیارت کو آیا کہ اِس کو خدا کے ہاں وسیلہ بناؤں جو میرا اور آپ کا رب ہے میں آپ کے ذریعے اُس کی طرف متوجہ ہوا ہوں اور آپ دونوں کو خدا کے ہاں سفارشی بناتا ہوں اپنی حاجت کے بارے میں، پس میری شفاعت کریں کہ آپ دونوں خدا کے حضور پسندیدہ مقام، بہت زیادہ آبرو، بہت اونچا مرتبہ اور محکم تعلق رکھتے ہیں۔ بے شک میں پلٹ رہا ہوں آپ دونوں کے ہاں سے اِس انتظار میں کہ میری حاجت پوری ہو اور مراد برآئے خدا کے ہاں آپ کی شفاعت کے ذریعے جو میرے حق میں آپ خدا کے ہاں کریں گے لہٰذا میں مایوس نہیں اور میری واپسی ایسی واپسی نہیں ہے جس میں ناامیدی و ناکامی ہو بلکہ میری واپسی ایسی ہے جو بہترین نفع مند کامیاب قبول دعا کی حامل اور میری تمام حاجتیں پوری ہونے کے ساتھ ہے جبکہ آپ خدا کے ہاں میرے سفارشی ہیں میں پلٹ رہا ہوں اِس امر پر جو خدا چاہے اور نہیں طاقت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں نے اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اِس کا سہارا لے کر خدا پر ہی اور سوائے آپ کے، اے میرے سردار! جو میرا رب چاہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے نہیں ہوتا اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں آپ دونوں کو سپردِ خدا کرتا ہوں اور خدا اِس کو آپ کے ہاں میری آخری حاضری قرار نہ دے، میں واپس جاتا ہوں اے میرے آقا، اے مومنوں کے امیر اور میرے مددگار اور آپ ہیں اے ابا عبداللہؑ اے میرے سردار، میرا سلام ہو آپ دونوں پر متواتر جب تک رات اور دن باقی ہیں یہ سلام آپ دونوں کو پہنچتا رہے کبھی رکنے نہ پائے آپ پر میرا یہ سلام، اگر خدا چاہے تو سوال کرتا ہوں اُس سے آپ

عِنْدَاللهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ، وَ الْجَاهَ الْوَجِيْهَ، وَ
الْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَ الْوَسِيْلَةَ. اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا
مُنْتَظِرًا لِّتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَ قَضَآئِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ
اللهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِيْ اِلَى اللهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ، وَلَا
يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا، بَلْ يَكُوْنُ
مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُّفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا
بِقَضَآءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَتَشَفَّعَا لِيْ اِلَى اللهِ. اِنْقَلَبْتُ
عَلٰى مَا شَاءَ اللهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ،
مُفَوِّضًا اَمْرِيْ اِلَى اللهِ، مُلْجِئًا ظَهْرِيْ اِلَى اللهِ،
مُتَوَكِّلًا عَلَى اللهِ، وَ اَقُوْلُ حَسْبِيَ اللهُ وَ كَفٰى، سَمِعَ اللهُ
لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ لِيْ وَرَآءَ اللهِ وَ وَرَآئَكُمْ يَا سَادَتِيْ
مُنْتَهٰى، مَا شَآءَ رَبِّيْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللهَ، وَلَا جَعَلَهُ
اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اِلَيْكُمَا. اِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِيْ يَآ
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلَايَ وَاَنْتَ اُبْتُ يَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ
يَا سَيِّدِيْ وَ سَلَامِيْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَّا اتَّصَلَ
اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ، وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوْبٍ
عَنْكُمَا سَلَامِيْ اِنْ شَآءَ اللهُ، وَاَسْاَلُهُ بِحَقِّكُمَا اَنْ
يَشَآءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَاِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اِنْقَلَبْتُ يَا
سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا
لِلْاِجَابَةِ، غَيْرَ اٰيِسٍ وَّ لَا قَانِطٍ، اٰئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا
اِلٰى زِيَارَتِكُمَا، غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَ لَا عَنْ

کے واسطے کہ وہ یہی چاہے اور یہ کرے کیونکہ وہ ہے حمد والا بزرگی والا میں آپ کے ہاں سے جاتا ہوں، اے میرے سردار! اور خدا سے توبہ کرتا ہوں، اُس کی حمد کرتا ہوں، شکر کرتا ہوں، قبولیت کا امید وار ہوں مجھے نا امید و مایوس نہ کرنا، پھر آنے کی زیارت کرنے کے ارادے سے نہ کہ آپ سے اور نہ آپ کی زیارت سے منہ موڑے ہوئے بلکہ دوبارہ آنے کے لیے اگر خدا چاہے اور نہیں طاقت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے، اے میرے سردار! میں شائق ہوں آپ کا اور آپ کی زیارت کا جبکہ بے رغبت ہو گئے ہیں آپ سے اور آپ دونوں کی زیارت کرنے سے یہ دنیا والے پس خدا مجھے نا امید نہ کرے اُس سے جس کی امید و آرزو رکھتا ہوں آپ کی زیارت کے واسطے۔ بے شک وہ نزدیک تر ہے قبول کرنے والا ہے۔

زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَآءَ اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، يَا سَادَتِيْ رَغِبْتُ اِلَيْكُمَا وَ اِلٰى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيْكُمَا وَ فِيْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا، فَلَا خَيَّبَنِيَ اللهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَ مَا اَمَّلْتُ فِيْ زِيَارَتِكُمَا اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.	

ائمہ علیہم السلام کے حرم میں مانگی جانے والی دعا

یہ دعا مضامین عالیہ پر مشتمل ہے اور اسے ہر امامؑ کی زیارت کے بعد پڑھا جاسکتا ہے سید بن طاؤس نے اس دعا کو مصباح الزائر میں اسی زیارت جامعہ کے بعد فرمایا ہے اور وہ دعا یہ ہے (بہتر یہ ہے کہ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ زُرْتُ هٰذَا الْاِمَامَ مُقِرًّا بِاِمَامَتِهٖ مُعْتَقِدًا لِفَرْضِ طَاعَتِهٖ فَقَصَدْتُّ مَشْهَدَهٗ بِذُنُوْبِيْ وَعُيُوْبِيْ وَ مُوْبِقَاتِ اٰثَامِيْ وَ كَثْرَةِ سَيِّئَاتِيْ وَ خَطَايَايَ وَ مَا تَعْرِفُهٗ مِنِّيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ مُسْتَعِيْذًا بِحِلْمِكَ رَاجِيًا رَحْمَتَكَ لَاجِيًا اِلٰى رُكْنِكَ عَائِذًا بِرَاْفَتِكَ مُسْتَشْفِعًا بِوَلِيِّكَ وَ ابْنِ اَوْلِيَآئِكَ وَصَفِيِّكَ وَ ابْنِ اَصْفِيَآئِكَ وَ اَمِيْنِكَ وَ ابْنِ اُمَنَآئِكَ وَ خَلِيْفَتِكَ وَ ابْنِ خُلَفَآئِكَ الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ رِضْوَانِكَ وَ الذَّرِيْعَةَ اِلٰى رَاْفَتِكَ وَ غُفْرَانِكَ. اَللّٰهُمَّ وَاَوَّلُ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِيْ عَلٰى كَثْرَتِهَا وَ اَنْ تَعْصِمَنِيْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَ تُطَهِّرَ دِيْنِيْ مِمَّا يُدَنِّسُهٗ وَيَشِيْنُهٗ وَ يُزْرِيْ بِهٖ وَ تَحْمِيَهٗ مِنَ الرَّيْبِ وَ الشَّكِّ وَ	خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے معبود! میں نے اِس امامؑ کی زیارت کی ہے جبکہ اِن کی امامت کا اقرار کرتا ہوں، اِن کی اطاعت واجب ہونے کا اعتقاد رکھتا ہوں، پس میں نے اِن کی بارگاہ کا ارادہ کیا اگرچہ میرے گناہ میرے عیب اور جرائم بہت ہیں نیز میری برائیاں اور غلطیاں بہت زیادہ ہیں جن کو تُو خوب جانتا ہے، پناہ لیتا ہوں تیری در گزر کی، آڑ لیتا ہوں تیری نرمی کی، امید رکھتا ہوں تیری رحمت کی، سہارا لیتا ہوں تیری رحمت کے ستون کا، آسرا لیتا ہوں تیری مہربانی کا، سفارشی بناتا ہوں تیرے وصی کو جو تیرے اولیاء کا فرزند ہے، تیرے برگزیدہ کو جو تیرے برگزیدوں کا فرزند ہے، تیرے امانتدار کو جو تیرے امانت داروں کا فرزند ہے، تیرے خلیفہ کو جو تیرے خلفاء کا فرزند ہے۔ اپنا شفیع بناتا ہوں جن کو تُو نے اپنی رحمت کا وسیلہ قرار دیا اپنی رحمت اور خوشنودی کی طرف اور اپنی نوازش اور بخشش کی طرف ذریعہ بنایا ہے اور اے معبود! تجھ سے میری پہلی حاجت یہ ہے کہ تُو میرے پچھلے گناہ بخش دے، اگرچہ وہ بہت زیادہ ہیں اور یہ کہ میری بقایا زندگی میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما، میرے دین کو پاک رکھ اُن باتوں سے جو

الْفَسَادِ وَ الشِّرْكِ وَتُثَبِّتَنِي عَلٰى طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ
رَسُوْلِكَ وَ ذُرِّيَّتِهِ النُّجَبَاۗءِ السُّعَدَاۗءِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ
وَ رَحْمَتُكَ وَ سَلَامُكَ وَ بَرَكَاتُكَ وَ تُحْيِيَنِيْ مَآ اَحْيَيْتَنِيْ
عَلٰى طَاعَتِهِمْ وَ تُمِيْتَنِيْ اِذَا اَمَتَّنِيْ عَلٰى طَاعَتِهِمْ وَ اَنْ
لَاتَمْحُوَ مِنْ قَلْبِيْ مَوَدَّتَهُمْ وَ مَحَبَّتَهُمْ وَ بُغْضَ
اَعْدَاۗئِهِمْ وَ مُرَافَقَةَ اَوْلِيَاۗئِهِمْ وَ بِرَّهُمْ وَ اَسْئَلُكَ
يَارَبِّ اَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ مِنِّيْ وَ تُحَبِّبَ اِلَيَّ عِبَادَاتِكَ وَ
الْمُوَاظَبَةَ عَلَيْهَا وَتُنَشِّطَنِيْ لَهَا وَتُبَغِّضَ اِلَيَّ
مَعَاصِيَكَ وَمَحَارِمَكَ وَ تَدْفَعَنِيْ عَنْهَا وَتُجَنِّبَنِي
التَّقْصِيْرَ فِيْ صَلَوَاتِيْ وَالْاِسْتِهَانَةَ بِهَا وَالتَّرَاخِيَ عَنْهَا وَ
تُوَفِّقَنِيْ لِتَاْدِيَتِهَا كَمَا فَرَضْتَ وَ اَمَرْتَ بِهٖ عَلٰى سُنَّةِ
رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ رَحْمَتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ
خُضُوْعًا وَّ خُشُوْعًا وَ تَشْرَحَ صَدْرِيْ لِاِيْتَاۗءِ الزَّكَاةِ وَ
اِعْطَاۗءِ الصَّدَقَاتِ وَ بَذْلِ الْمَعْرُوْفِ وَ الْاِحْسَانِ اِلٰى
شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ مُوَاسَاتِهِمْ وَ
لَاتَتَوَفَّانِيْ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَ
زِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَ قُبُوْرِ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَ
اَسْئَلُكَ يَارَبِّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا تَرْضَاهَا وَ نِيَّةً تَحْمَدُهَا وَ
عَمَلًا صَالِحًا تَقْبَلُهٗ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ اِذَا
تَوَفَّيْتَنِيْ وَ تُهَوِّنَ عَلَيَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ تَحْشُرَنِيْ فِيْ
زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ
تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَ تَجْعَلَ دَمْعِيْ غَزِيْرًا فِيْ

اِسے آلودہ، ناپسندیدہ اور بد نما بناتی ہیں، میرے دین کو ہر طرح کی آمیزش، شک، بگاڑ اور شرک سے بچائے رکھ مجھ کو اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت پر قائم واستوار فرما نیز اُن کے فرزندوں کی اطاعت پر جو پاک اصل اور باسعادت ہیں اُن پر تیرا درود ہو اور تیری رحمت تیرا اسلام اور تیری برکات ہوں، جب تک تُو مجھے زندہ رکھے اُن کی اطاعت پر زندہ رکھ اور جب مجھے موت دے تو اُن کی اطاعت میں موت دے اور میرے دل سے اُن کی دوستی و محبت، اُن کے دشمنوں سے دشمنی، اُن کے دوستوں سے دوستی (قائم رکھ) اور اُن سے دور نہ ہونے دے اور اے پروردگار! سوال کرتا ہوں کہ میری یہ دعا قبول فرما، میرے لیے اپنی عبادت اور اُس کے جاری رکھنے کو پسندیدہ اور میرے لیے خوشی کا ذریعہ بنا، اپنی نافرمانی اور حرام چیزوں کو میرے لیے ناپسندیدہ بنا دے اور اُن سے بچائے رکھ، مجھ کو ادائے نماز میں کوتاہی و سستی کرنے اور اُسے بے اہمیت سمجھنے سے محفوظ فرما نیز مجھ کو ادائے نماز کی توفیق دے، جیسے تُو نے اِسے واجب کیا اور اپنے رسولؐ کے طریقے پر، اِسے عاجزی وخوف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اُن پر اور اُن کی آل پر تیرا درود ہو اور تیری رحمتیں ہوں اور تیری برکتیں ہوں اور میرا سینہ کھول دے تاکہ بخوشی زکوٰۃ دوں اور صدقات ادا کروں نیز آلِ محمد علیہم السلام کے پیروکاروں اور اُن کے ہمدردوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروں اور اُن سے نیکی و بھلائی میں کوشاں رہوں اور مجھے موت نہ دے جب تک تُو مجھے اپنے حرمت والے گھر کا حج نہ کرا دے اور اپنے نبیؐ کے روضۂ پاک اور ائمہ علیہم السلام کے مقبروں کی زیارت کا شرف نہ بخش دے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے پروردگار! سچی توبہ کا جسے تُو قبول کرے، ایسی نیت کا جسے تُو پسند کرے اور ایسے نیک عمل کا جسے تُو مقبول فرمائے اور یہ کہ تُو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے جب تُو مجھے موت دے، مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان کرے اور مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کے گروہ میں اٹھائے، اُن پر اور ائمہ کرام پر خدا کی رحمتیں ہوں نیز یہ کہ تُو مجھے اپنی رحمت سے جنت میں

طَاعَتِكَ وَ عَبْرَتِيْ جَارِيَةً فِيْمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ وَ قَلْبِيْ
عَطُوْفًا عَلٰٓى اَوْلِيَآئِكَ وَ تَصُوْنَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا مِنَ
الْعَاهَاتِ وَالْاٰفَاتِ وَ الْاَمْرَاضِ الشَّدِيْدَةِ وَ
الْاَسْقَامِ الْمُزْمِنَةِ وَجَمِيْعِ اَنْوَاعِ الْبَلَآءِ وَالْحَوَادِثِ
وَتَصْرِفَ قَلْبِيْ عَنِ الْحَرَامِ وَ تُبَغِّضَ اِلَيَّ مَعَاصِيَكَ وَ
تُحَبِّبَ اِلَيَّ الْحَلَالَ وَ تَفْتَحَ لِيْ اَبْوَابَهٗ وَ تُثَبِّتَ نِيَّتِيْ
وَفِعْلِيْ عَلَيْهِ وَ تَمُدَّ فِيْ عُمُرِيْ وَ تُغْلِقَ اَبْوَابَ الْمِحَنِ
عَنِّيْ وَ لَاتَسْلُبَنِيْ مَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَ لَا تَسْتَرِدَّ شَيْئًا
مِّمَّا اَحْسَنْتَ بِهٖ اِلَيَّ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّي النِّعَمَ الَّتِيْ
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ وَ تَزِيْدَ فِيْمَا خَوَّلْتَنِيْ وَ تُضَاعِفَهٗ
اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَ تَرْزُقَنِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَاسِعًا
سَآئِغًا هَنِيْئًا نَّامِيًا وَّافِيًا وَّعِزًّا بَاقِيًا كَافِيًا وَّ جَاهًا
عَرِيْضًا مَّنِيْعًا وَّ نِعْمَةً سَابِغَةً عَآمَّةً وَّ تُغْنِيَنِيْ بِذٰلِكَ
عَنِ الْمَطَالِبِ الْمُنَكَّدَةِ وَالْمَوَارِدِ الصَّعْبَةِ وَ تُخَلِّصَنِيْ
مِنْهَا مُعَافًا فِيْ دِيْنِيْ وَ نَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَ مَآ اَعْطَيْتَنِيْ وَ
مَنَحْتَنِيْ وَ تَحْفَظَ عَلَيَّ مَالِيْ وَجَمِيْعَ مَا خَوَّلْتَنِيْ وَتَقْبِضَ
عَنِّيْ اَيْدِيَ الْجَبَابِرَةِ وَ تَرُدَّنِيْ اِلٰى وَطَنِيْ وَ تُبَلِّغَنِيْ نِهَايَةَ
اَمَلِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ وَ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ مَحْمُوْدَةً
حَسَنَةً سَلِيْمَةً وَ تَجْعَلَنِيْ رَحِيْبَ الصَّدْرِ وَاسِعَ الْحَالِ
حَسَنَ الْخُلُقِ بَعِيْدًا مِنَ الْبُخْلِ وَ الْمَنْعِ وَالنِّفَاقِ
وَالْكِذْبِ وَ الْبَهْتِ وَ قَوْلِ الزُّوْرِ وَ تُرْسِخَ فِيْ قَلْبِيْ مَحَبَّةَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّشِيْعَتِهِمْ وَ تَحْرُسَنِيْ يَارَبِّ فِيْ نَفْسِيْ

داخل فرمائے اور اپنی اطاعت میں میرے آنسو جاری کر دے، اُس عمل میں میرے آنسو نکلیں جو مجھے تیرے قریب کردیں اور اپنے دوستوں کے لیے میرے دل کو نرم بنادے، مجھے اِس دنیا میں بچائے رکھ سختیوں اور مصیبتوں سے، شدید بیماریوں اور پرانے دکھوں سے اور ہر قسم کی تنگیوں اور ناگہانی تکلیفوں سے محفوظ فرما، میرے دل کو حرام سے دور رکھ، اپنی نافرمانی کو میرے لیے ناپسند بنا، حلال کو میرے لیے پسندیدہ بنا اور مجھ پر اُس کی راہیں کھول دے، میری نیت اور میرے کردار کو اِس پر قائم رکھ، مجھے طویل عمر دے اور مجھ سے سختی کے دروازے بند کردے، جو چیزیں مجھے عطا کی ہیں واپس نہ لے جن چیزوں کا مجھ پر احسان کیا ہے اُن سے محروم نہ کر، جو نعمتیں تُو نے مجھے عطا فرمائی ہیں وہ نہ چھین، بلکہ جو کچھ مجھے عنایت کیا ہے اُس میں اضافہ فرما، اضافے پر اضافہ کرتا رہ اور مجھ کو دولت دے، بہت زیادہ، کشادہ تر، بہترین پسندیدہ، بڑھنے والی، ختم نہ ہونے والی ، عزت دے قائم رہنے والی، آبرو دے بہت زیادہ اور محکم، نعمت دے عمدہ و زیادہ اور اِس طرح مجھے مالا مال کردے کہ بچ جاؤں سخت محنتوں اور مشکل وقتوں سے اور چھٹکارا دے اِن سے تاکہ محفوظ رہے میرا دین، میری جان، میری اولاد اور جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا اور بخشا ہے، میرے دل کو میرے لیے محفوظ فرما اور وہ سب کچھ جو مجھے دیا ہے نیز ظالموں کے ہاتھ مجھ سے روکے رکھ، مجھے اپنے وطن پہنچا دے اور دنیا و آخرت میں میری آرزوئیں پوری فرما، میرا انجام قابل تعریف، نیک اور باسلامتی قرار دے، مجھ کو فراخ دل خوشحال اور خوش اخلاق بنا، نیز مجھ کو کنجوسی، ذخیرہ اندوزی، دورُخی، جھوٹ، الزام تراشی اور ناحق بات کہنے سے بچا، میرے دل میں محمد و آل محمد علیہم السلام اور اُن کے پیروکاروں کی محبت پیدا کردے۔ اے پروردگار! میری جان، میرے کنبے، میرے مال، میری اولاد، میرے خاندان، میرے برادران دینی، میرے دوستوں اور میری نسل کی اپنی رحمت اور عطا کے ساتھ نگہبانی فرما۔ اے معبود! میری یہ حاجتیں تیرے سامنے پیش

وَ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَ وَلَدِيْ وَ اَهْلِ حُزَانَتِيْ وَ اِخْوَانِيْ وَ اَهْلِ
مَوَدَّتِيْ وَ ذُرِّيَّتِيْ بِرَحْمَتِكَ وَ جُوْدِكَ. اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ
حَاجَاتِيْ عِنْدَكَ وَ قَدِ اسْتَكْثَرْتُهَا لِلُؤْمِيْ وَ شُحِّيْ وَ هِيَ
عِنْدَكَ صَغِيْرَةٌ حَقِيْرَةٌ وَعَلَيْكَ سَهْلَةٌ يَّسِيْرَةٌ
فَاَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ
السَّلَامُ عِنْدَكَ وَ بِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ وَ بِمَا اَوْجَبْتَ لَهُمْ
وَ بِسَآئِرِ اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ
الْمُخْلَصِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ
لَمَّا قَضَيْتَهَا كُلَّهَا وَ اسْعَفْتَنِيْ بِهَا وَ لَمْ تُخَيِّبْ اَمَلِيْ وَ
رَجَآئِيْ. اَللّٰهُمَّ وَ شَفِّعْ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ فِيَّ يَا سَيِّدِيْ
يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَآ اَمِيْنَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَشْفَعَ لِيْ اِلَى اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْحَاجَاتِ كُلِّهَا بِحَقِّ اٰبَآئِكَ
الطَّاهِرِيْنَ وَ بِحَقِّ اَوْلَادِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ
اللّٰهِ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُهُ الْمَنْزِلَةَ الشَّرِيْفَةَ وَ الْمَرْتَبَةَ
الْجَلِيْلَةَ وَ الْجَاهَ الْعَرِيْضَ. اَللّٰهُمَّ لَوْ عَرَفْتُ مَنْ هُوَ
اَوْجَهُ عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا الْاِمَامِ وَ مِنْ اٰبَآئِهٖ وَ اَبْنَآئِهٖ
الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ الصَّلَاةُ لَجَعَلْتُهُمْ
شُفَعَآئِيْ وَ قَدَّمْتُهُمْ اَمَامَ حَاجَتِيْ وَ طَلِبَاتِيْ هٰذِهٖ
فَاسْمَعْ مِنِّيْ وَ اسْتَجِبْ لِيْ وَافْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَآ
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ وَ مَا قَصُرَتْ عَنْهُ مَسْئَلَتِيْ وَ
عَجَزَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ فِطْنَتِيْ مِنْ صَالِحِ دِيْنِيْ
وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ فَامْنُنْ بِهٖ عَلَيَّ وَ احْفَظْنِيْ وَ احْرُسْنِيْ

ہیں کہ میں اِن کو اپنی پستی و کمی کے باعث بہت زیادہ تصور کرتا ہوں لیکن تیرے لیے یہ بہت کم اور بے وزن ہیں تیرے لیے یہ آسان اور ہلکی ہیں پس تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد وآل محمد علیہم السلام کی عزت کے واسطے سے جو تیرے ہاں ہے آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر سلام، بواسطہ اُن کے حق کے جو تجھ پر ہے اور بواسطہ اُس کے جو تُو نے اُن پر واجب کیا اور بواسطہ اپنے نبیوں، رسولوں، برگزیدوں، اپنے دوستوں اور اپنے پاک دل بندوں کے اور بواسطہ اپنے اُس نام کے جو بڑے سے بڑا ہے، میری سبھی حاجات پوری فرما، مرادیں برلا اور میری آرزوؤں اور امیدوں کو ناتمام نہ چھوڑ، اے معبود! میرے حق میں اِس صاحب قبر کی شفاعت قبول فرما، اے میرے آقا، اے ولیٔ خدا، اے امین خدا! میں سوال کرتا ہوں کہ خدائے عزوجل کے حضور کہ وہ میری شفاعت کریں اِن تمام حاجتوں کے بارے میں۔ واسطہ ہے آپ کے پاک اصل بزرگان اور آپ کے پاک نسل فرزندان کا کیونکہ آپ کے لیے پاک و پاکیزہ ناموں والے خدا کے ہاں بڑا بلند مقام، بہت بڑا مرتبہ اور ظاہر و نمایاں عزت وآبرو ہے۔ اے معبود! اگر میں یہ جانتا کہ دوسرے لوگ تیرے ہاں زیادہ عزت رکھتے ہیں بہ نسبت اِس امامؑ اور اِس کے پاک بزرگوں اور فرزندوں کے اُن پر درود وسلام ہو تو ضرور میں اُن لوگوں کو اپنے سفارشی بناتا ہوں اپنی یہ حاجتیں پوری کرانے کے لیے اُن کا واسطہ دیتا ہوں پس میری پکار سُن، میری دعا قبول فرما اور مجھ سے وہ برتاؤ کر جو تیرے شایان ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے معبود! جو حاجات میں نے طلب کیں وہ اِس سے بہت کمتر ہیں، میری قوتِ طلب اِس سے عاجز ہے اور میری عقل اُن تک نہیں پہنچتی کہ جو چیزیں میرے دین ودنیا اور میری آخرت کے لیے بہترین ہیں، پس مجھ پر احسان کر اور وہ چیزیں عطا فرما اور میری نگہبانی اور پاسبانی کر مجھ پر کرم فرما اور مجھے بخش دے اور جو میرے لیے برائی اور غلط کام کا ارادہ کرے، وہ اکثر باز شیطان ہو یا دشمنی کرنے والا بادشاہ یا دین میں مخالف یا دنیا کے بارے میں جھگڑا کرنے والا یا میری

وَ هَبْ لِيْ وَ اغْفِرْ لِيْ وَ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ اَوْ مَكْرُوْهٍ مِنْ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ اَوْ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ اَوْ مُخَالِفٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ مُنَازِعٍ فِيْ دُنْيَا اَوْ حَاسِدٍ عَلَيَّ نِعْمَةً اَوْ ظَالِمٍ اَوْ بَاغٍ فَاقْبِضْ عَنِّيْ يَدَهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِنَفْسِهٖ وَ اكْفِنِيْ شَرَّهٗ وَ شَرَّ اَتْبَاعِهٖ وَ شَيَاطِيْنِهٖ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ كُلِّ مَا يَضُرُّنِيْ وَ يُجْحِفُ بِيْ وَ اَعْطِنِيْ جَمِيْعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مِمَّآ اَعْلَمُ وَ مِمَّا لَآ اَعْلَمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاِخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِيْ وَ اَعْمَامِيْ وَ عَمَّاتِيْ وَ اَخْوَالِيْ وَ خَالَاتِيْ وَ اَجْدَادِيْ وَ جَدَّاتِيْ وَ اَوْلَادِهِمْ وَ ذَرَارِيْهِمْ وَ اَزْوَاجِيْ وَ ذُرِّيَّاتِيْ وَ اَقْرِبَآئِيْ وَ اَصْدِقَآئِيْ وَ جِيْرَانِيْ وَ اِخْوَانِيْ فِيْكَ مِنْ اَهْلِ الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ وَ لِجَمِيْعِ اَهْلِ مَوَدَّتِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ وَ لِجَمِيْعِ مَنْ عَلَّمَنِيْ خَيْرًا اَوْ تَعَلَّمَ مِنِّيْ عِلْمًا. اَللّٰهُمَّ اَشْرِكْهُمْ فِيْ صَالِحِ دُعَآئِيْ وَ زِيَارَتِيْ لِمَشْهَدِ حُجَّتِكَ وَ وَلِيِّكَ وَ اَشْرِكْنِيْ فِيْ صَالِحِ اَدْعِيَتِهِمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ بَلِّغْ وَلِيَّكَ مِنْهُمُ السَّلَامَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. يَا سَيِّدِيْ يَا مَوْلَايَ يَا فلان بن فلان	نعمت پر حسد کرنے والا یا ظالم اور فسادی ہو، پس اُس کا ہاتھ مجھ سے روک دے، اُس کا فریب مجھ سے دور رکھ اور میری بجائے اُسے اپنی مصیبت ہی میں ڈال دے، مجھے اُس کے شر سے بچالے اور اُس کے ہمراہیوں اور ساتھیوں کے شر سے بچا اور مجھ کو ہر اُس چیز سے جو تکلیف دیتی پناہ دے اور مجھے دباتی ہے اور مجھ کو تمام بھلائیاں عطا فرما، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔ اے معبود ! محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور مجھ کو میرے ماں باپ کو میرے بھائیوں بہنوں کو میرے چچاؤں اور چچیوں کو بخش دے میرے ماموؤں اور میری خالاؤں کو بخش دے اور میرے دادا اور دادیوں کو اُن کی اولاد اور اُن کی نسلوں کو بخش دے اور میری بیوی اور بچوں کو نیز میرے عزیزوں، میرے دوستوں، میرے ہمسایوں اور میرے دینی بھائیوں کو بخش دے، جو مشرق و مغرب میں آباد ہیں اور اُن مومن بھائی بہنوں کو بخش دے جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں، جو زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں سب کو بخش دے، اُن سب کو بھی بخش دے جن سے میں نے علم سیکھا اور جنہوں نے مجھ سے علم حاصل کیا۔ اے معبود ! اُن سب کو میری بہترین دعاؤں اور میری زیارت میں شریک فرما جو میں نے تیری حجت اور تیرے ولی کے مزار پر کی ہے اور مجھے بھی اُن کی بہترین دعاؤں میں شامل رکھ اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور اِن سب کی طرف سے اپنے اُس ولی کو سلام اور آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں اے میرے آقا، اے میرے مولا، اے فلاں بن فلاں

جس ہستی کے حرم میں آپ ہیں ان کا نام بمعہ ولدیت لیجیے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ اَنْتَ وَسِيْلَتِيْ اِلَى اللهِ وَ ذَرِيْعَتِيْ اِلَيْهِ وَلِيْ حَقُّ مُوَالَاتِيْ وَ	خدا رحمت کرے آپ پر، آپ کی روح پر اور آپ کے بدن پر آپ خدا کے حضور میرا وسیلہ اور اُس کی طرف میرا ذریعہ ہیں اور مجھے آپ کی

تَأْمِيلِي فَكُنْ شَفِيعِي إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْوُقُوفِ عَلَى قِصَّتِي هٰذِهِ وَ صَرْفِي عَنْ مَوْقِفِي هٰذَا بِالنُّجْحِ بِمَا سَأَلْتُهُ كُلِّهِ بِرَحْمَتِهِ وَ قُدْرَتِهِ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عَقْلًا كَامِلًا وَلُبًّا رَاجِحًا وَّ عِزًّا بَاقِيًا وَّ قَلْبًا زَكِيًّا وَّ عَمَلًا كَثِيرًا وَّ أَدَبًا بَارِعًا وَّ اجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهُ لِي وَ لَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.	محبت میں آرزو کا حق پہنچتا ہے، پس خدائے بلند و برتر کے ہاں میرے سفارشی بنیں میری یہ داستان اُس تک پہنچانے میں تاکہ وہ مجھے اِس جگہ سے تمام حاجتوں اور مرادوں میں کامیاب کرکے پلٹائے اپنی رحمت اور قدرت کے ساتھ، اے معبود! مجھ کو عقل کامل عطا فرما اور فہم رسا اور ہمیشہ کی عزت، پاکیزہ دل، بہت زیادہ عمل اور بہترین اخلاق دے اور یہ سب اوصاف مجھ کو عنایت کر اور مجھ پر تکلیف نہ آنے دے اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

زیارت وارثہ

سید بن طاؤسؒ نے مزار میں نقل کیا اور فرمایا ہے کہ اس زیارت کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ جابر جعفیؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک دن کی مسافت سے کچھ زیادہ ہے! آپ نے فرمایا: کیا تم آنجناب کی زیارت کرنے جایا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہاں جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کے ثواب کی خوشخبری نہ دوں؟ میں نے عرض کی: ہاں! میں آپ پر فدا ہو جاؤں بشارت دیجئے! آپ نے فرمایا کہ بے شک جب تم میں سے کوئی شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیلئے تیار ہوتا ہے تو آسمان میں فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں جب وہ سوار یا پیادہ اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو حق تعالی ایک ہزار فرشتے اس پر مقرر کرتا ہے جو روضہ امام حسین علیہ السلام پر پہنچنے تک اس کے لیے طلب رحمت کرتے رہتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.	آپ پر سلام ہو اے ابا عبداللہ الحسینؑ، آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسولؐ کے فرزند، آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صِفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ	آپ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث جو خدا کے چنے ہوئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نوحؑ کے وارث جو خدا کے نبی ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابراہیمؑ کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، سلام ہو آپ پر اے موسیٰؑ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰؑ کے وارث جو خدا کی روح ہیں، سلام ہو آپ پر اے محمدؐ کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین علیہ السلام کے وارث و جانشین، آپ پر سلام ہو اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے علی مرتضیٰؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہراؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خدیجۃ الکبریٰؑ

عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَ ابْنَ ثَارِهٖ، وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اَطَعْتَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَ اَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِيُ الْمَهْدِيُّ وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ اَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰٓى اَهْلِ الدُّنْيَا وَ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَ اَنْبِيَآئَهٗ وَ رُسُلَهٗ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ بِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلٰٓى اَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰٓى اَجْسَادِكُمْ وَ عَلٰٓى اَجْسَامِكُمْ وَ عَلٰى شَاهِدِكُمْ وَ عَلٰى غَآئِبِكُمْ وَ عَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَ عَلٰى بَاطِنِكُمْ.

کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خدا کے نام پر قربان ہونے والے اور قربان ہونے والے کے فرزند، اے ناحق بہائے گئے خون، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے کاموں سے منع فرمایا، آپ خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے، پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم ڈھایا اور خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے یہ واقعہ سنا تو وہ اِس پر خوش ہوا۔ اے میرے آقا اے اباعبداللہؑ! میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ وہ نور ہیں جو بلند مرتبہ صلبوں اور پاک و پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوتا آیا، آپ زمانہ جاہلیت کی ناپاکیوں سے آلودہ نہ ہوئے اور اُس زمانے کے ناپاک لباسوں میں ملبوس نہ ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے نگہبان اور مومنوں کے رکن ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہ امام ہیں جو نیک کردار، پرہیزگار، پسندیدہ، پاکیزہ، ہدایت دینے والے اور ہدایت پائے ہوئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد سے ہوئے ہیں وہ پرہیزگاری کے مظہر، ہدایت کے نشان، مضبوط و محکم رسی اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں۔ میں گواہ بناتا ہوں اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے نبیوں اور رسولوں کو کہ میں آپ پر اور آپ کے باپ دادا پر ایمان رکھتا ہوں، اپنے دین کے احکام اور اپنے عمل کے انجام پر میرا دل آپ کے دل کے ساتھ ہے اور میرا کام آپ کی پیروی ہے، خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر، آپ کی روحوں پر، آپ کے پاک وجودوں پر، آپ کے پاک اجسام پر اور رحمت ہو آپ میں سے حاضر پر اور غائب پر، رحمت ہو آپ کے ظاہر و عیاں اور آپ کے باطن پر۔

زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَ ابْنُ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَ ابْنُ الْمَظْلُوْمِ، لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ.	آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسولؐ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے نبیؐ خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے حسین علیہ السلام شہید کے فرزند، سلام ہو آپ پر کہ آپ شہید ہیں، شہید کے فرزند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ مظلوم اور مظلوم کے فرزند ہیں، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ پر ظلم کیا، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے یہ واقعہ سنا تو اِس پر خوش ہوئے۔

زیارت شہدائے کربلا علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَوْلِيَآءَ اللهِ وَ اَحِبَّآئَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَصْفِيَآءَ اللهِ وَ اَوِدَّآئَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ ؑ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا، فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ.	سلام ہو آپ پر اے! اولیاء اللہ اور اے اللہ کے پیارو، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ اور منتخب لوگو، آپ پر سلام ہو اے دین خدا کی مدد کرنے والو، آپ پر سلام ہو اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کرنے والو، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین علیہ السلام کی امداد کرنے والو، آپ پر سلام ہو اے فاطمہؑ کی حمایت کرنے والو جو تمام عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے ابو محمد حسن بن علی علیہ السلام کے مددگارو کہ جو خدا کے ولی اور نصیحت کرنے والے ہیں، سلام ہو آپ پر اے ابو عبداللہ حسین علیہ السلام کی نصرت کرنے والو، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ پاکیزہ ہیں اور وہ زمین بھی پاک ہے جس میں آپ مدفون ہیں، آپ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی، اے کاش کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو یہ کامیابی حاصل کرتا۔

زیارت جامعہ کبیرہ

موسیٰ ابن عبد اللہ نخعی نے کہا کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے ایک ایسی زیارت تعلیم فرمایئے کہ جب میں آپ حضرات میں سے کسی کی زیارت کرنا چاہوں تو ہر مقام پر اسے پڑھ سکوں۔

آپؑ نے فرمایا کہ جب بھی تم کسی امامؑ کی زیارت کے لیے وہاں پہنچو تو غسل کرنے کے بعد کھڑے ہو کر شہادتیں پڑھتے ہوئے کہو:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔	اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ، عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ.

جب حرم میں داخل ہو جائیں اور قبر مبارک پر نظر پڑے تو رک جائیں اور تیس مرتبہ کہیں "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" پھر آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے سکون و وقار کے ساتھ آگے چلو اور کچھ آگے جا کر ٹھہر جائیں اور تیس مرتبہ کہیں "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" اس کے بعد قبر مبارک کے نزدیک پہنچ کر چالیس مرتبہ کہیں "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" یہاں تک کہ سو تکبیر مکمل ہو جائے۔ جیسا کہ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے ممکن ہے اس طرح سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" کہنے سے غرض یہ ہو کہ اکثر لوگ جو اہل بیتؑ کی محبت میں غلو کرتے ہیں وہ ان بزرگواروں کی زیارت کرنے ہیں کسی ناجائز عمل کی طرف مائل نہ ہونے پائیں یا خدائے تعالیٰ کی عظمت و بزرگی سے غافل نہ ہو جائیں۔ لہٰذا اس موقع پر ان کو تکبیر کہنے کا حکم دیا گیا تاکہ انہیں باری تعالیٰ کی کبریائی کی یاد دلائی جائے جب سو مرتبہ تکبیر کہہ چکے تو صاحب مزار امامؑ کی زیارت اس طرح پڑھے:

آپ پر سلام ہو اے خاندان نبوت، اے پیغام الٰہی کے آنے کی جگہ اور ملائکہ کے آنے جانے کے مقام، وحی نازل ہونے کی جگہ، نزول رحمت کے مرکز، علوم کے خزینہ دار، حد درجہ کے بردبار اور بزرگواری کے حامل ہیں، آپ قوموں کے پیشوا، نعمتوں کے کفیل، نیک کرداروں کے سرمایہ، پسندیدہ لوگوں کے سہارے، بندوں کے لیے تدبیر کار، آبادیوں کے سردار، ایمان کے دروازے، رحمان کے امین، انبیاء کی آل اولاد، رسولوں کے برگزیدہ اور رب العالمین کے پسندیدہ افراد کی عترت ہیں، آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں، سلام ہو (آپ پر کہ آپ) ہدایت کے امام، تاریکیوں کے چراغ، پرہیزگاری کے نشان، صاحبان خرد، ارباب عقل، لوگوں کی پناہ گاہ، نبیوں کے وارث، بلند ترین نمونہ عمل، بہترین دعوت دینے والے اور دنیا والوں پر خدا کی حجتیں ہیں، دنیا و آخرت (میں) اور (آپ پر) خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں، سلام ہو معرفت خدا کے محل، برکت الٰہی کے مسکن، حکمت خدا کے معدن، رازِ خدا کے نگہبان، خدا کی کتاب کے	اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ يَآ اَهۡلَ بَيۡتِ النُّبُوَّةِ، وَ مَوۡضِعَ الرِّسَالَةِ، وَمُخۡتَلَفَ الۡمَلٰٓئِكَةِ، وَمَهۡبِطَ الۡوَحۡيِ، وَمَعۡدِنَ الرَّحۡمَةِ، وَخُزَّانَ الۡعِلۡمِ، وَمُنۡتَهَى الۡحِلۡمِ، وَاُصُوۡلَ الۡكَرَمِ، وَ قَادَةَ الۡاُمَمِ، وَ اَوۡلِيَآءَ النِّعَمِ، وَ عَنَاصِرَ الۡاَبۡرَارِ، وَدَعَآئِمَ الۡاَخۡيَارِ وَ سَاسَةَ الۡعِبَادِ، وَ اَرۡكَانَ الۡبِلَادِ، وَ اَبۡوَابَ الۡاِيۡمَانِ، وَ اُمَنَآءَ الرَّحۡمٰنِ، وَ سُلَالَةَ النَّبِيِّيۡنَ، وَ صَفۡوَةَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ، وَعِتۡرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ، وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَئِمَّةِ الۡهُدٰى وَ مَصَابِيۡحِ الدُّجٰى، وَ اَعۡلَامِ التُّقٰى، وَذَوِي النُّهٰى، وَ اُولِي الۡحِجٰى، وَ كَهۡفِ الۡوَرٰى، وَوَرَثَةِ الۡاَنۡبِيَآءِ، وَ الۡمَثَلِ الۡاَعۡلٰى، وَالدَّعۡوَةِ الۡحُسۡنٰى، وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰٓى اَهۡلِ

الدُّنْيَا، وَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى، وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللهِ،
وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ اللهِ، وَ حَفَظَةِ سِرِّ اللهِ، وَ حَمَلَةِ كِتَابِ
اللهِ، وَاَوْصِيَآءِ نَبِيِّ اللهِ، وَ ذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ، صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ
اِلَى اللهِ، وَ الْاَدِلَّآءِ عَلٰى مَرْضَاةِ اللهِ، وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ
اَمْرِ اللهِ، وَ التَّآمِّيْنَ فِيْ مَحَبَّةِ اللهِ، وَالْمُخْلِصِيْنَ فِيْ
تَوْحِيْدِ اللهِ، وَ الْمُظْهِرِيْنَ لِاَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهٖ، وَ عِبَادِهِ
الْمُكْرَمِيْنَ، اَلَّذِيْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ، وَهُمْ بِاَمْرِهٖ
يَعْمَلُوْنَ، وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ
الدُّعَاةِ، وَالْقَادَةِ الْهُدَاةِ، وَ السَّادَةِ الْوُلَاةِ، وَالذَّادَةِ
الْحُمَاةِ، وَاَهْلِ الذِّكْرِ، وَ اُولِي الْاَمْرِ، وَ بَقِيَّةِ اللهِ وَ
خِيَرَتِهٖ، وَحِزْبِهٖ وَعَيْبَةِ عِلْمِهٖ، وَحُجَّتِهٖ وَصِرَاطِهٖ، وَنُوْرِهٖ
وَبُرْهَانِهٖ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، كَمَا شَهِدَ اللهُ لِنَفْسِهٖ، وَشَهِدَتْ
لَهٗ مَلٰٓئِكَتُهٗ، وَاُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهٖ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَ
رَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى، وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمُ
الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ، الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ،
الْمُكَرَّمُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ، الْمُتَّقُوْنَ الصَّادِقُوْنَ،
الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ، الْقَوَّامُوْنَ بِاَمْرِهٖ،

حامل، نبی خدا کے اوصیاء اور رسول خدا ﷺ کی ذریت ہیں، اُن پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں، سلام ہو خدا کی طرف بلانے والوں پر اور خدا کی رضاؤں سے آگاہ کرنے والوں پر، امر خدا میں ڈٹے رہنے والوں پر، جو محبت خدا میں کامل اور خدا کی توحید کے عقیدے میں مخلص ہیں، جو خدا کے امر و نہی کو بیان کرنے والے ہیں اور اُس کے گرامی قدر بندے ہیں کہ جو اُس کے آگے بولنے میں پہل نہیں کرتے اور اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں، ان پر خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، سلام ہو اُن پر جو دعوت دینے والے امام ہیں، ہدایت دینے والے راہنما ہیں، صاحب ولایت سردار ہیں، حمایت کرنے والے نگہدار، ذکر الٰہی کرنے والے اور اولی الامر ہیں، وہ خدا کا سرمایہ، اُس کے پسندیدہ، اُس کی جماعت اور اُس کے علوم کا خزانہ ہیں، وہ خدا کی حجت، اُس کا راستہ، اُس کا نور اور اُس کی نشانی ہیں، (ان پر) خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو یکتا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں، جیسا کہ خدا نے اپنے لیے گواہی دی اُس کے ساتھ اُس کے فرشتے اور اُس کی مخلوق میں سے صاحبان علم بھی گواہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی جو زبردست ہے، حکمت والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے برگزیدہ بندے اور اُس کے پسندیدہ رسولؐ ہیں جن کو اُس نے ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب بنائے، اگرچہ مشرک پسند نہ بھی کریں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں، ہدایت والے، سنورے ہوئے، گناہ سے بچائے ہوئے، بزرگیوں والے، اُس سے نزدیک تر، پرہیزگار، صداقت والے، چنے ہوئے، خدا کے اطاعت گزار، اُس کے حکم پر کمربستہ، اُس کے ارادے پر عمل کرنے والے اور اُس کی مہربانی سے کامیاب ہیں، اُس نے اپنے علم کے لئے آپ کو چنا، اپنے غیب کے لئے آپ کو پسند کیا، اپنے راز کے لئے آپ کو منتخب کیا، اپنی قدرت سے آپ کو اپنا بنایا، اپنی ہدایت سے عزت دی، اور اپنی دلیل کے لئے آپ کو مخصوص کیا، اُس نے آپ کو اپنے نور کے لئے چنا، روح

اَلْعَامِلُوْنَ بِاِرَادَتِہٖ، اَلْفَآئِزُوْنَ بِکَرَامَتِہٖ، اِصْطَفَاکُمْ
بِعِلْمِہٖ، وَ ارْتَضَاکُمْ لِغَیْبِہٖ، وَ اخْتَارَکُمْ لِسِرِّہٖ،
وَاجْتَبَاکُمْ بِقُدْرَتِہٖ، وَاَعَزَّکُمْ بِھُدَاہُ، وَخَصَّکُمْ
بِبُرْھَانِہٖ، وَ انْتَجَبَکُمْ لِنُوْرِہٖ، وَ اَیَّدَکُمْ بِرُوْحِہٖ، وَ
رَضِیَکُمْ خُلَفَآءَ فِیْ اَرْضِہٖ، وَحُجَجًا عَلٰی بَرِیَّتِہٖ، وَاَنْصَارًا
لِدِیْنِہٖ، وَ حَفَظَۃً لِسِرِّہٖ، وَ خَزَنَۃً لِعِلْمِہٖ، وَ مُسْتَوْدَعًا
لِّحِکْمَتِہٖ، وَتَرَاجِمَۃً لِوَحْیِہٖ، وَاَرْکَانًا لِتَوْحِیْدِہٖ،
وَشُھَدَآءَ عَلٰی خَلْقِہٖ، وَاَعْلَامًا لِّعِبَادِہٖ، وَمَنَارًا فِیْ
بِلَادِہٖ، وَ اَدِلَّآءَ عَلٰی صِرَاطِہٖ، عَصَمَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الزَّلَلِ، وَ
اٰمَنَکُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَ طَھَّرَکُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَ اَذْھَبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ، وَطَھَّرَکُمْ تَطْھِیْرًا، فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَہٗ،
وَ اَکْبَرْتُمْ شَاْنَہٗ، وَ مَجَّدْتُّمْ کَرَمَہٗ، وَ اَدَمْتُمْ ذِکْرَہٗ، وَ
وَکَّدْتُّمْ مِیْثَاقَہٗ، وَ اَحْکَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِہٖ، وَنَصَحْتُمْ
لَہٗ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ، وَدَعَوْتُمْ اِلٰی سَبِیْلِہٖ بِالْحِکْمَۃِ،
وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ، وَبَذَلْتُمْ اَنْفُسَکُمْ فِیْ مَرْضَاتِہٖ، وَ
صَبَرْتُمْ عَلٰی مَآ اَصَابَکُمْ فِیْ جَنْبِہٖ، وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ، وَ
اٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ، وَ اَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَ نَھَیْتُمْ عَنِ
الْمُنْکَرِ، وَ جَاھَدْتُّمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ، حَتّٰی اَعْلَنْتُمْ
دَعْوَتَہٗ، وَبَیَّنْتُمْ فَرَآئِضَہٗ، وَ اَقَمْتُمْ حُدُوْدَہٗ، وَنَشَرْتُمْ
شَرَآئِعَ اَحْکَامِہٖ، وَ سَنَنْتُمْ سُنَّتَہٗ، وَصِرْتُمْ فِیْ ذٰلِکَ
مِنْہُ اِلَی الرِّضَا، وَ سَلَّمْتُمْ لَہُ الْقَضَآءَ، وَ صَدَّقْتُمْ مِنْ
رُّسُلِہٖ مَنْ مَّضٰی، فَالرَّاغِبُ عَنْکُمْ مَارِقٌ، وَ اللَّازِمُ

القدس سے آپ کو قوت دی، اپنی زمین میں آپ کو اپنا نائب قرار دیا، اپنی مخلوق پر اپنی حجتیں بنایا، اپنے دین کا ناصر، اپنے راز کا نگہبان اور اپنے علم کا خزینہ دار بنایا، اپنی حکمت آپ کو ودیعت کی، آپ کو اپنی وحی کا ترجمان اور اپنی توحید کا مبلغ بنایا، اُس نے آپ کو اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا، اپنے بندوں کے لئے نشان منزل، اپنے شہروں کی روشنی اور اپنے راستے کا رہبر قرار دیا، خدا نے آپ کو خطاؤں سے بچایا، فتنوں سے محفوظ کیا اور ہر آلودگی سے صاف رکھا، ہر برائی کو آپ سے دور رکھا اور اِس طرح پاک و پاکیزہ رکھا جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے، پس آپ نے اُس کے جلال کی بڑائی کی، اُس کے مقام کو بلند جانا، اُس کی بزرگی کی توصیف کی، اُس کے ذکر کو جاری رکھا، اُس کے عہد کو پختہ کیا، اُس کی فرمانبرداری کے عقیدے کو محکم بنایا، پوشیدہ وظاہر میں اُس کے لئے نصیحت کی اور اُس کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے بلایا، آپ نے اُس کی رضا کے لئے اپنی جانیں قربان کیں اور اُس کی راہ میں آپ کو جو دکھ پہنچے اُن پر صبر کیا، آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا، برے کاموں سے منع فرمایا اور خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیغام عام کیا، اُس کے عائد کردہ فرائض بتائے، اُس کی مقرر کردہ حدوں کو جاری کیا، اُس کی شریعت کے احکام کی نشر و اشاعت کی، اُس کے طریقے رائج کیے اور اِس میں اُس کی رضا کے طالب ہوئے، آپ نے اُس کے ہر فیصلے کو تسلیم کیا اور اُس کے گزشتہ پیغمبروں کی تصدیق کی، پس آپ سے دور ہونے والا دین سے نکل گیا، آپ کے ہمراہ رہنے والا دیندار رہا اور آپ کے حق کو کم سمجھنے والا نابود ہوا، حق آپ کے ساتھ ہے، آپ میں ہے، آپ کی طرف سے ہے، آپ کی طرف پلٹ کر آنے والا ہے، آپ اہل حق اور مرکز حق ہیں، نبوت کا ترکہ آپ کے پاس ہے، لوگوں کی واپسی آپ کی طرف ہے اور اُن کا حساب لینا آپ کے ذمہ ہے، حق و باطل کا فیصلہ کرنے والے آپ ہیں، خدا کی آیتیں آپ کے پاس اور اُس کے ارادے آپ (کے دلوں) میں ہیں، اسکا

لَكُمْ لَاحِقٌ، وَ الْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زَاهِقٌ، وَ الْحَقُّ
مَعَكُمْ، وَ فِيكُمْ، وَ مِنْكُمْ، وَ إِلَيْكُمْ، وَ أَنْتُمْ أَهْلُهُ وَ
مَعْدِنُهُ، وَ مِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ، وَ إِيَابُ الْخَلْقِ
إِلَيْكُمْ، وَ حِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَفَصْلُ الْخِطَابِ
عِنْدَكُمْ، وَ آيَاتُ اللهِ لَدَيْكُمْ، وَ عَزَآئِمُهُ فِيكُمْ، وَ
نُورُهُ وَ بُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ، وَ أَمْرُهُ إِلَيْكُمْ، مَنْ وَّالَاكُمْ
فَقَدْ وَالَى اللهَ، وَ مَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَ اللهَ، وَ مَنْ
أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ، وَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ
اللهَ، وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، أَنْتُمُ
الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ، وَ شُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ، وَ شُفَعَآءُ دَارِ
الْبَقَآءِ، وَ الرَّحْمَةُ الْمَوْصُولَةُ، وَ الْآيَةُ الْمَخْزُونَةُ، وَ
الْأَمَانَةُ الْمَحْفُوظَةُ، وَ الْبَابُ الْمُبْتَلَى بِهِ النَّاسُ، مَنْ
أَتَاكُمْ نَجَى، وَ مَنْ لَّمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ، إِلَى اللهِ تَدْعُونَ، وَ
عَلَيْهِ تَدُلُّونَ، وَ بِهِ تُؤْمِنُونَ، وَ لَهُ تُسَلِّمُونَ، وَ بِأَمْرِهِ
تَعْمَلُونَ، وَ إِلَى سَبِيلِهِ تُرْشِدُونَ، وَ بِقَوْلِهِ تَحْكُمُونَ،
سَعَدَ مَنْ وَّالَاكُمْ، وَ هَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ، وَ خَابَ مَنْ
جَحَدَكُمْ، وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ، وَ فَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ،
وَ أَمِنَ مَنْ لَّجَأَ إِلَيْكُمْ، وَ سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ، وَ هُدِيَ
مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ، مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ، وَ مَنْ
خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوَاهُ، وَ مَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ، وَ مَنْ
حَارَبَكُمْ مُّشْرِكٌ، وَ مَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ
مِّنَ الْجَحِيمِ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيمَا مَضَى، وَ

نور اور محکم دلیل آپ کے پاس ہے اور اُس کا حکم آپ کی طرف آیا ہے، آپ کا دوست، خدا کا دوست ہے اور آپ کا دشمن' خدا کا دشمن ہے، جس نے آپ سے محبت کی اُس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے نفرت کی اُس نے خدا سے نفرت کی اور جو آپ سے وابستہ ہوا وہ خدا سے وابستہ ہوا کیونکہ آپ سیدھا راستہ' آپ دارِ فنا (یعنی دنیا) میں (لوگوں پر) شاہد و گواہ اور دارِ بقاء (یعنی آخرت) میں (ان کی) شفاعت کرنے والے ہیں، آپ رحمت پیہم، محفوظ رشد و ہدایت، سنبھالی ہوئی امانت اور وہ راستہ ہیں جس سے لوگ آزمائے جاتے ہیں، جو آپ کے پاس آیا نجات پا گیا اور جو دور رہا وہ تباہ ہو گیا، آپ خدا کی طرف بلانے والے اور اسکی طرف رہبری کرنے والے ہیں، آپ اُس پر ایمان رکھتے اور اُس کے فرمانبردار ہیں، آپ اُس کا حکم ماننے والے، اُس کے راستے کی طرف لے جانے والے اور اُسکے حکم سے فیصلہ دینے والے ہیں، آپ سے دوستی کرنے والا کامیاب اور آپ سے دشمنی کرنے والا ہلاک ہوا، جس نے آپ کا انکار کیا وہ رسوا ہوا اور جو آپ سے جدا ہوا وہ گمراہ ہو گیا، جو آپ کے ہمراہ رہا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ کی پناہ لی اُسے امان مل گئی، سلامت رہا وہ جس نے آپ کی تصدیق کی اور ہدایت پا گیا وہ جس نے آپ کا دامن پکڑا، جس نے آپ کا اتباع کیا اُسکا مقام جنت ہے اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اُسکا ٹھکانا جہنم ہے، جس نے آپ کا انکار کیا وہ کافر ہے، جس نے آپ سے جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے آپ کو غلط قرار دیا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگا؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مقام آپ کو گزشتہ زمانے میں حاصل تھا اور آئندہ زمانے میں بھی حاصل رہے گا، بے شک آپ سب کی روحیں، آپ کے نور اور آپ کی اصل ایک ہے، جو خوش آئند اور پاکیزہ ہے، آپ میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، خدا نے آپ کو نور کی شکل میں پیدا کیا پھر آپ سب کو اپنے عرش کے ارد گرد رکھا، یہاں تک کہ اُس نے آپ کے ذریعے ہم پر احسان کیا اور آپ کو اُن گھروں میں رکھا جن کے بارے میں خدا کا حکم ہے کہ اُن کی بلندی کا

جَارٍ لَّكُمْ فِيْمَا بَقِيَ، وَ اَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَ نُوْرَكُمْ، وَ طِيْنَتَكُمْ وَاحِدَةٌ، طَابَتْ وَ طَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا، فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهٖ مُحْدِقِيْنَ، حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ، وَمَا خَصَّنَا بِهٖ مِنْ وِلَايَتِكُمْ، طِيْبًا لِّخَلْقِنَا، وَ طَهَارَةً لِّاَنْفُسِنَا، وَتَزْكِيَةً لَّنَا، وَ كَفَّارَةً لِّذُنُوْبِنَا، فَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ، وَ مَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ، فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ، وَ اَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ، حَيْثُ لَا يَلْحَقُهٗ لَاحِقٌ، وَ لَا يَفُوْقُهٗ فَآئِقٌ، وَ لَا يَسْبِقُهٗ سَابِقٌ، وَ لَا يَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِهٖ طَامِعٌ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ، وَ لَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ، وَ لَا صِدِّيْقٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ، وَ لَا عَالِمٌ وَّ لَا جَاهِلٌ، وَ لَا دَنِيٌّ وَّ لَا فَاضِلٌ، وَ لَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ، وَ لَا فَاجِرٌ طَالِحٌ، وَ لَا جَبَّارٌ عَنِيْدٌ، وَ لَا شَيْطَانٌ مَّرِيْدٌ، وَ لَا خَلْقٌ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ، اِلَّا عَرَّفَهُمْ جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ، وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَ كِبَرَ شَاْنِكُمْ، وَ تَمَامَ نُوْرِكُمْ، وَ صِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ، وَ ثَبَاتَ مَقَامِكُمْ، وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ، وَمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهٗ، وَ كَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ، وَ خَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ، وَقُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ، وَ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَ اُسْرَتِيْ، اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اُشْهِدُكُمْ، اَنِّيْ مُؤْمِنٌ بِكُمْ، وَ بِمَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ كَافِرٌ

اعتراف کیا جائے اور اُن میں اُس کے نام کا ذکر کیا جائے، اُس نے آپ پر ہمارے درود وسلام قرار دیئے اور اِس کے سبب ہمیں آپ کی ولایت سے مخصوص کیا، ہماری پیدائش کو پاکیزہ بنایا، ہمارے نفسوں کی صفائی کی، ہمارے باطن کا تزکیہ کیا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ قرار دیا، پس ہم اِس کے حضور آپ کی فضیلت کو تسلیم کرنے والے اور آپ کی تصدیق کے سبب اہل نیکی بن گئے، پس خدا آپ کو صاحبان عظمت کے بلند مقام پر پہنچائے، اپنے مقربین کی بلند منزلوں تک لے جائے، اور اپنے پیغمبروں کے اعلیٰ و ارفع مراتب عطا کرے، اِس طرح کہ تعاقب کرنے والے اسے نہ پا سکیں، فوقیت لے جانے والے اُس پر فوقیت نہ لے جا سکیں اور سبقت لے جانے والے اُس پر سبقت نہ لے جا سکیں، کوئی طمع کرنے والا اُس مقام کے حصول کی طمع نہ کرے، یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی مقرب فرشتہ، نہ کوئی نبی مرسل، نہ کوئی صدیق، نہ کوئی شہید، نہ کوئی عالم اور نہ کوئی جاہل، نہ کوئی پست اور نہ کوئی بلند، نہ کوئی نیک مومن، نہ کوئی بدکار فاجر، نہ کوئی عناد رکھنے والا سرکش، نہ کوئی مغرور شیطان، نہ ہی کوئی اور مخلوق گواہی دے سوائے اِس کے کہ وہ اُن کو آپ کی شان سے آگاہ کرے، آپ کے مقام کی بلندی، آپ کی شان کی بڑائی، آپ کے نور کے کمال، آپ کے درست درجات، آپ کے مراتب کی ہیشگی، آپ کے خاندان کی بزرگی، اُس کے ہاں آپ کے مقام، اُس کے سامنے آپ کی بزرگواری، اُس کے ساتھ آپ کی خصوصیت اور اُس سے آپ کے مقام کے قرب کی گواہی دے، قربان ہوں آپ پر میری ماں، میرے اہل ، میرا مال اور میرا خاندان، میں گواہ بناتا ہوں خدا کو اور آپ کو کہ میں آپ پر اور ہر اُس چیز پر ایمان رکھتا ہوں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں، منکر ہوں آپ کے دشمن کا اور جس چیز کا آپ انکار کرتے ہیں، آپ کی شان کو جانتا ہوں اور آپ کے مخالف کی گمراہی کو سمجھتا ہوں، محبت رکھتا ہوں آپ سے اور آپ کے دوستوں سے، آپ کے دشمنوں سے متنفر اور اُن کا دشمن ہوں، میری صلح ہے اُس سے جو آپ سے صلح رکھے اور جنگ ہے اُس سے جو

بِعَدُوِّكُمْ، وَ بِمَا كَفَرْتُمْ بِهٖ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ، وَ
بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ، مُوَالٍ لَّكُمْ وَ لِاَوْلِيَآئِكُمْ،
مُبْغِضٌ لِّاَعْدَآئِكُمْ، وَ مُعَادٍ لَّهُمْ، سِلْمٌ لِّمَنْ
سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ، مُحَقِّقٌ لِّمَا حَقَّقْتُمْ،
مُبْطِلٌ لِّمَآ اَبْطَلْتُمْ، مُطِيْعٌ لَّكُمْ، عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ، مُقِرٌّ
بِفَضْلِكُمْ، مُحْتَمِلٌ لِّعِلْمِكُمْ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ
مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِاِيَابِكُمْ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ،
مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِكُمْ، مُرْتَقِبٌ لِّدَوْلَتِكُمْ، اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ،
عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ، مُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ، زَآئِرٌ لَّكُمْ، عَآئِذٌ
بِقُبُوْرِكُمْ، مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ، وَ
مُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ، وَ مُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ طَلِبَتِيْ، وَ
حَوَآئِجِيْ وَ اِرَادَتِيْ فِيْ كُلِّ اَحْوَالِيْ وَ اُمُوْرِيْ، مُؤْمِنٌ
بِسِرِّكُمْ، وَ عَلَانِيَّتِكُمْ، وَ شَاهِدِكُمْ، وَ غَآئِبِكُمْ، وَ
اَوَّلِكُمْ، وَ اٰخِرِكُمْ، وَ مُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ، وَ
مُسَلِّمٌ فِيْهِ مَعَكُمْ، وَ قَلْبِيْ لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَ رَاْيِيْ لَكُمْ
تَبَعٌ، وَ نُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى دِيْنَهٗ
بِكُمْ، وَيَرُدَّكُمْ فِيْ اَيَّامِهٖ، وَ يُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهٖ، وَ
يُمَكِّنَكُمْ فِيْ اَرْضِهٖ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ، لَا مَعَ غَيْرِكُمْ،
اٰمَنْتُ بِكُمْ، وَ تَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ، بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ
اَوَّلَكُمْ، وَ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ، وَ
مِنَ الْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ، وَ الشَّيَاطِيْنِ وَ حِزْبِهِمُ
الظَّالِمِيْنَ لَكُمُ، الْجَاحِدِيْنَ لِحَقِّكُمْ، وَ الْمَارِقِيْنَ مِنْ

آپ سے جنگ کرے، حق کہتا ہوں اسے جس کو آپ حق کہیں، باطل کہتا ہوں اسے جس کو آپ باطل کہیں، آپ کا فرمانبردار ہوں، آپ کے حق کو پہچانتا ہوں، آپ کی بڑائی کو مانتا ہوں، آپ کے علم کا معتقد ہوں، آپ کی ولایت میں پناہ گزین ہوں، آپ کی ذات کا اقرار کرتا ہوں، آپ کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں، آپ کے امر اور آپ کی حکومت کا منتظر ہوں، آپ کے قول کو قبول کرتا ہوں، آپ کے حکم پر عمل کرتا ہوں، آپ کی پناہ میں ہوں، آپ کی زیارت کو آیا ہوں، آپ کی قبور کی پناہ میں رہنے والا ہوں، خدا کے حضور آپ کو اپنا سفارشی بناتا ہوں، آپ کے ذریعے اُس کا تقرب چاہتا ہوں، اپنی حاجتوں اور ارادوں میں آپ کو مقدم کرتا ہوں، اپنے تمام حالات و امور میں اور ایمان رکھتا ہوں آپ کے نہاں اور عیاں پر، آپ کے ظاہر و غائب پر، آپ کے اول و آخر پر، ان تمام امور میں خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں اور اُن میں آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں، میرا دل آپ کے سراپا تسلیم ہے، میری رائے آپ کے تابع ہے، میری مدد و نصرت آپ کے لئے حاضر ہے یہاں تک کہ خدا آپ کے ہاتھوں اپنے دین کو زندہ کرے اور آپ کو اپنے دنوں میں واپس لے آئے، اپنے عدل کے لئے آپ کو ظاہر کرے اور آپ کو اپنی زمین میں غالب بنائے، پس میں صرف آپ کے ساتھ ہوں، آپ کے غیر کے ساتھ نہیں، آپ پر میرا ایمان ہے اور آپ کے آخری کا اسی طرح محب ہوں جس طرح آپ کے اول کا محب ہوں، میں خدائے عزوجل سے آپ کے تمام دشمنوں سے، بتوں سے، سرکشوں سے، شیطانوں سے، اُن کے ظالم گروہوں سے، آپ کے حق کے منکروں سے، آپ کی ولایت سے نکل جانے والوں سے، آپ کی میراث کے غاصبوں سے، آپ کے بارے میں شک کرنے والے، آپ سے انحراف کرنے والے، آپ کے سوا دوسروں کو محرم راز بنانے والے، آپ کے سوا ایسے تمام حاکموں سے بیزار ہوں، نیز اُن رہنماؤں سے بھی بیزار ہوں جو جہنم کی دعوت دینے والے ہیں، پس خدا مجھے قائم رکھے،

وِّلَايَتِكُمْ، وَالْغَاصِبِيْنَ لِاِرْثِكُمْ، اَلشَّآكِّيْنَ فِيْكُمْ، اَلْمُنْحَرِفِيْنَ عَنْكُمْ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَكُمْ، وَ كُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ، وَمِنَ الْاَئِمَّةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ، فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا، مَا حَيِيْتُ عَلٰى مُوَالَاتِكُمْ، وَ مَحَبَّتِكُمْ، وَ دِيْنِكُمْ، وَ وَفَّقَنِيْ لِطَاعَتِكُمْ، وَ رَزَقَنِيْ شَفَاعَتَكُمْ، وَ جَعَلَنِيْ مِنْ خِيَارِ مَوَالِيْكُمْ، اَلتَّابِعِيْنَ لِمَا دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ، وَ جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَقْتَصُّ اٰثَارَكُمْ، وَ يَسْلُكُ سَبِيْلَكُمْ، وَ يَهْتَدِيْ بِهُدَاكُمْ، وَ يُحْشَرُ فِيْ زُمْرَتِكُمْ، وَ يَكِرُّ فِيْ رَجْعَتِكُمْ، وَيُمَلَّكُ فِيْ دَوْلَتِكُمْ، وَ يُشَرَّفُ فِيْ عَافِيَتِكُمْ، وَيُمَكَّنُ فِيْ اَيَّامِكُمْ، وَتَقَرُّ عَيْنُهُ غَدًا بِرُؤْيَتِكُمْ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ، وَ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، مَنْ اَرَادَ اللّٰهَ بَدَاَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ، مَوَالِيَّ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآئَكُمْ، وَلَآ اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ، وَ مِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ، وَاَنْتُمْ نُوْرُ الْاَخْيَارِ، وَهُدَاةُ الْاَبْرَارِ، وَحُجَجُ الْجَبَّارِ، بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ، وَ بِكُمْ يَخْتِمُ، وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ، وَيَكْشِفُ الضُّرَّ، وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ، وَهَبَطَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُهٗ، وَاِلٰى جَدِّكُمْ.	تاحیات، آپ کی دوستی پر، آپ کی محبت پر، آپ کے دین پر اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق دے اور مجھے آپ کی شفاعت نصیب کرے، خدا مجھ کو آپ کے بہترین دوستوں اور آپ کی دعوت کا اتباع کرنے والوں میں قرار دے اور اُن میں قرار دے جو آپ کے آثار کی اتباع کریں، آپ کی راہ پر چلیں، آپ سے ہدایت حاصل کریں، آپ کے گروہ میں اٹھائے جائیں، آپ کی رجعت میں لوٹائے جائیں، آپ کی حکومت میں حاکم بنائے جائیں، آپ کی عافیت کا شرف حاصل کریں، آپ کے زمانے میں اختیار حاصل کریں اور آپ کی زیارت سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، میرے ماں باپ، میری جان، میرا خاندان، اور میرا مال سب آپ پر قربان، جو خدا کو چاہتا ہے وہ آپ سے شروع کرتا ہے، جو اُس کی توحید کا اقرار کرتا ہے وہ آپ سے سیکھتا ہے، جو اُس کا قصد کرتا ہے، وہ آپ کا رخ کرتا ہے، آقا، میں آپ کی ثنا کا اندازہ نہیں کر سکتا، نہ آپ کی مدح کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہوں، نہ آپ کے اوصاف کی منزل جان سکتا ہوں، آپ نیک کرداروں کے نور، شریفوں کے ہادی اور خدائے قادر کی حجتیں ہیں، خدا نے آپ ہی کے ذریعہ آغاز بھی کیا ہے اور انجام بھی، وہ آپ ہی کے ذریعے بارش برساتا ہے، آپ ہی کے وسیلہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے، آپ ہی کے ذریعے رنج و غم سے نجات دیتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے، آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو اُس کے رسول لائے اور فرشتوں نے جسے پہنچایا اور آپ کے جد بزرگوار ﷺ کی طرف..

اگر امیر المومنینؑ کی زیارت پڑھے تو بجائے "وَاِلٰى جَدِّكُمْ" کے کہے

"وَاِلٰى اَبِيْكَ"

بُعِثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ، اٰتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ	اور آپ کے بھائی (رسول خدا ﷺ) کی طرف روح الامین کو بھیجا گیا، خدا نے آپ کو وہ نعمت دی جو جہانوں میں کسی کو

الْعَالَمِيْنَ، طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ، وَ بَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِّطَاعَتِكُمْ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ، وَ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَّكُمْ، وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ، وَ فَازَ الْفَآئِزُوْنَ بِوِلَايَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ، وَ عَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ، وَنَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَمَالِيْ، ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِيْنَ، وَاَسْمَآؤُكُمْ فِي الْاَسْمَآءِ، وَ اَجْسَادُكُمْ فِي الْاَجْسَادِ، وَ اَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ، وَ اَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوْسِ، وَ اٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ، وَ قُبُوْرُكُمْ فِي الْقُبُوْرِ، فَمَآ اَحْلٰى اَسْمَآئَكُمْ، وَاَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ، وَاَعْظَمَ شَاْنَكُمْ، وَ اَجَلَّ خَطَرَكُمْ، وَ اَوْفٰى عَهْدَكُمْ، وَ اَصْدَقَ وَعْدَكُمْ، كَلَامُكُمْ نُوْرٌ، وَ اَمْرُكُمْ رُشْدٌ، وَ وَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى، وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ، وَ عَادَتُكُمُ الْاِحْسَانُ، وَ سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ، وَشَاْنُكُمُ الْحَقُّ، وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ، وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَّ حَتْمٌ، وَ رَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَّحِلْمٌ وَّحَزْمٌ، اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهٗ، وَ اَصْلَهٗ وَفَرْعَهٗ، وَ مَعْدِنَهٗ وَ مَاْوَاهُ وَ مُنْتَهَاهُ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ، وَنَفْسِيْ، كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنَآئِكُمْ، وَاُحْصِيْ جَمِيْلَ بَلَآئِكُمْ، وَبِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ، وَ فَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ، وَ اَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ، وَ مِنَ النَّارِ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ، وَ نَفْسِيْ، بِمُوَالَاتِكُمْ، عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيْنِنَا، وَاَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا، وَ بِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَ

نہ دی، ہر شریف آپ کے شرف کے سامنے سرنگوں ہے، ہر مغرور آپ کی اطاعت کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے، ہر جبار آپ کی فضیلت کے آگے خاضع ہے، ہر چیز آپ کے سامنے خاکسار ہے، زمین آپ کے نور سے چمکتی ہے، لوگ آپ کی محبت سے کامیاب ہوتے ہیں، آپ کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل کرتے ہیں آپ کی ولایت کے منکر پر خدا کا غضب ہے، میرے ماں باپ، میری جان، میرا خاندان اور میرا مال سب آپ پر قربان، ذکر کرنے والوں میں آپ کا ذکر ہے، آپ کے اسماء ناموں میں نمایاں ہیں اور آپ کے اجساد جسموں میں، آپ کی روحیں ارواح میں، آپ کے نفس نفوس میں، آپ کے آثار آثار میں، آپ کی قبریں قبروں میں نمایاں ہیں، سو کتنے شیریں ہیں آپ کے نام! کتنے گرامی ہیں آپ کے نفوس! کتنی عظیم ہے آپ کی شان! کتنا بلند ہے آپ کا مقام! کتنا عظیم ہے آپ کا عہد و پیمان! کتنا سچا ہے آپ کا وعدہ! آپ کا کلام روشن، آپ کا حکم ہدایت، آپ کی وصیت تقویٰ، آپ کا کام خیر، آپ کی عادت احسان، آپ کی طبیعت کریمانہ، آپ کی شان حق و صداقت و مہربانی، آپ کا قول مضبوط و حتمی، آپ کی رائے دانش، بردباری اور دور اندیشی پر مبنی ہے، جب بھی ذکر خیر ہو تو آپ اُس کی اول، اُس کی بنیاد، اُس کی معدن، اُس کا ٹھکانہ اور اُس کی انتہا ہیں، میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان، آپ کی ثنا کے حُسن کی میں کیسے توصیف کروں اور کیسے آپ کی بہترین آزمائشوں کو شمار کروں کہ آپ کے ذریعے خدا نے ہمیں ذلت سے نکالا، ہمارے رنج و غم کو دور کیا، ہمیں ہلاکتوں کی وادی سے نکالا اور جہنم کی آگ سے آزاد کیا، میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان، آپ کی دوستی کے وسیلے سے خدا نے ہمیں احکام دین کی تعلیم دی اور ہماری دنیا کے بگڑے کام سنوار دیئے، آپ کی ولایت سے کلمہ مکمل ہوا، نعمتوں میں اضافہ ہوا، آپس کی دوریاں مٹ گئیں، آپ کی محبت کے باعث واجب اطاعت قبول ہوتی ہے، آپ کی محبت واجب ہے، آپ ہی کے لئے ہیں بلند درجات، پسندیدہ مقام اور

عَظُمَتِ النِّعۡمَةُ، وَائۡتَلَفَتِ الۡفُرۡقَةُ، وَ بِمُوَالَاتِكُمۡ تُقۡبَلُ الطَّاعَةُ الۡمُفۡتَرَضَةُ، وَلَكُمُ الۡمَوَدَّةُ الۡوَاجِبَةُ، وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيۡعَةُ، وَ الۡمَقَامُ الۡمَحۡمُوۡدُ، وَ الۡمَكَانُ الۡمَعۡلُوۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ الۡجَاهُ الۡعَظِيۡمُ، وَ الشَّاۡنُ الۡكَبِيۡرُ، وَ الشَّفَاعَةُ الۡمَقۡبُوۡلَةُ، رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ، وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ، فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشَّاهِدِيۡنَ، رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَ هَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً، اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ، سُبۡحَانَ رَبِّنَا اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا، يَا وَلِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ بَيۡنِيۡ وَ بَيۡنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ذُنُوۡبًا لَّا يَاۡتِيۡ عَلَيۡهَا اِلَّا رِضَاكُمۡ، فَبِحَقِّ مَنِ ائۡتَمَنَكُمۡ عَلٰى سِرِّهٖ، وَ اسۡتَرۡعَاكُمۡ اَمۡرَ خَلۡقِهٖ، وَ قَرَنَ طَاعَتَكُمۡ بِطَاعَتِهٖ، لَمَّا اسۡتَوۡهَبۡتُمۡ ذُنُوۡبِيۡ، وَ كُنۡتُمۡ شُفَعَآئِيۡ، فَاِنِّيۡ لَكُمۡ مُطِيۡعٌ مَنۡ اَطَاعَكُمۡ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنۡ عَصَاكُمۡ فَقَدۡ عَصَى اللّٰهَ، وَ مَنۡ اَحَبَّكُمۡ فَقَدۡ اَحَبَّ اللّٰهَ، وَ مَنۡ اَبۡغَضَكُمۡ فَقَدۡ اَبۡغَضَ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ لَوۡ وَجَدۡتُّ شُفَعَآءَ اَقۡرَبَ اِلَيۡكَ، مِنۡ مُّحَمَّدٍ وَّ اَهۡلِ بَيۡتِهِ الۡاَخۡيَارِ، الۡاَئِمَّةِ الۡاَبۡرَارِ، لَجَعَلۡتُهُمۡ شُفَعَآئِيۡ، فَبِحَقِّهِمُ الَّذِيۡ اَوۡجَبۡتَ لَهُمۡ عَلَيۡكَ، اَسۡئَلُكَ اَنۡ تُدۡخِلَنِيۡ فِيۡ جُمۡلَةِ الۡعَارِفِيۡنَ بِهِمۡ، وَ بِحَقِّهِمۡ، وَ فِيۡ زُمۡرَةِ الۡمَرۡحُوۡمِيۡنَ بِشَفَاعَتِهِمۡ، اِنَّكَ اَرۡحَمُ الرَّاحِمِيۡنَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيۡنَ، وَ سَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡرًا، وَ حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَ نِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ.

خدائے عزوجل کے ہاں اونچا مرتبہ ہے، آپ ہی کے لئے ہے جاہِ عظیم، شانِ کبیر اور مقبول شفاعت، پروردگار! ہم اُن تمام باتوں پر ایمان لے آئے جو تُو نے نازل کی ہیں اور تیرے رسول کا اتباع کیا، لہٰذا ہمارا نام اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گواہوں میں درج کرلے، پروردگار جب تونے ہمیں ہدایت دے دی ہے تو اب ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا ہونے پائے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما کہ تُو بہترین عطا کرنے والا ہے، پاک و منزہ ہے ہمارا پروردگار اور اُس کا وعدہ یقیناً پورا ہونے والا ہے، اے ولیٔ خدا! بے شک میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان کچھ گناہ ہیں جن کو آپ کی رضا کے علاوہ کوئی نہیں مٹا سکتا، پس واسطہ اُس کا جس نے آپ کو اپنے راز کا امانت دار بنایا، اپنی مخلوق کے معاملات کا نگراں بنایا، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ (واجب) قرار دیا، اگر آپ نے میرے گناہوں کو اپنی بخشش میں لے لیا ہے اور اور میرے شفیع بن گئے ہیں، تو یقیناً میں آپ کا مطیع ہوں کہ جس نے آپ کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی، جس نے آپ سے محبت کی اُس نے خدا سے محبت کی، جس نے آپ سے بغض رکھا اُس نے خدا سے بغض رکھا، خدایا! اگر میں محمدؐ و آل محمدؐ اور ائمہ اطہارؑ سے قریب تر کوئی وسیلہ پاتا تو انہی کو اپنا شفیع بناتا، پس اُن کے حق کے واسطے سے جو تُو نے خود پر لازم کر رکھا ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل فرما جو اُن کی اور اُن کے حق کی معرفت رکھتے ہیں، خدایا! مجھے اُن لوگوں میں شامل فرما جن پر اُن کی شفاعت کے سبب رحم کیا گیا ہے، بے شک تُو انتہائی رحم کرنے والا ہے، خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی پاکیزہ آل پر رحمت نازل فرمائے اور سلام کثیر نازل کرے؛ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

زیارت جامعہ صغیرہ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے لیے کافی ہو گا کہ تم جس بھی نبی اور وصی یا امام کی زیارت کو جاؤتو وہاں یہ زیارت پڑھو:

اَلسَّلَامُ عَلَى اَوْلِيَآءِ اللهِ وَ اَصْفِيَآئِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى اُمَنَآءِ اللهِ وَ اَحِبَّآئِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى اَنْصَارِ اللهِ وَخُلَفَآئِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى مُظْهِرِيْ اَمْرِ اللهِ وَ نَهْيِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ مَرْضَاةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَدِلَّآءِ عَلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِيْنَ مَنْ وَّالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللهَ، وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللهَ، وَ مَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَ مَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، وَ مَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ اُشْهِدُ اللهَ اَنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ، وَ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ، وَ عَلَانِيَّتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ. لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ، وَ اَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ.

سلام ہو اولیائے خدا اور اُس کے بر گزیدہ پر، سلام ہو خدا کے امانتداروں اور اُس کے پیاروں پر، سلام ہو خدا کے ناصروں اور اُس کے نائبوں پر، سلام ہو خدا کی معرفت کے نشانوں پر، سلام ہو ذکر الٰہی کے منزل گاہوں پر، سلام ہو خدا کے امر و نہی کے آشکار کرنے والوں پر، سلام ہو خدا کی طرف بلانے والوں پر سلام ہو خدا کی رضاؤں میں رہنے والوں پر، سلام ہو خدا کے سچے اطاعت گزاروں پر، سلام ہو خدا کی طرف رہنمائی کرنے والوں پر، سلام ہو اُن پر کہ جو اُن سے محبت کرے تو خدا اُس سے محبت کرتا ہے اور جو اُن سے دشمنی رکھے خدا اُس سے دشمنی رکھتا ہے، سلام ہو اُن پر کہ جو اُن کی معرفت کر لے وہ خدا کو پہچان لیتا ہے اور جو اُن سے ناواقف ہو وہ خدا سے ناواقف ہوتا ہے، جو اُن سے تعلق رکھے وہ خدا سے تعلق رکھتا ہے اور جو اُن سے الگ رہے وہ خدا سے الگ رہ جاتا ہے۔ میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میری صلح ہے اُس سے جس سے آپ کی صلح ہو اور میری جنگ ہے اُس سے جس سے آپ کی جنگ ہو۔ میں آپ کے ظاہر و باطن پر ایمان رکھتا ہوں اِس بارے میں خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، خدا لعنت کرے آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں پر جو جن و انس میں سے ہیں۔ میں خدا کے سامنے اُن سے بری ہوں اور خدا محمدؐ اور اُن کی آل پر رحمت کرے۔

زیارت امین اللہ

یہ زیارت امین اللہ کے نام سے معروف ہے اور انتہائی معتبر زیارت ہے علامہ مجلسی فرماتے ہیں اس زیارت کو تمام مبارک روضوں میں پڑھنا چاہیے زائرین

حضرات کو چاہیے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ اگر کسی اور امام کی زیارت کر رہے ہیں تو امیر المومنین علیہ السلام کے بجائے اس معصوم امامؑ کا نام لے مثلاً امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کر رہا ہے تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَاؑ. امام زین العابدین علیہ السلام نے قبر امیر المومنین علیہ السلام کے قریب کھڑے ہو کر روتے ہوئے ان کلمات کے ساتھ آپ کی زیارت کی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْنَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، وَ حُجَّتَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ جَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَ عَمِلْتَ بِكِتَابِهٖ وَ اتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حَتّٰى دَعَاكَ اللهُ اِلٰى جِوَارِهٖ فَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاِخْتِيَارِهٖ وَ اَلْزَمَ اَعْدَآئَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ. اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِيْ مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ رَاضِيَةً بِقَضَآئِكَ مُوْلَعَةً بِذِكْرِكَ وَ دُعَآئِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ اَوْلِيَآئِكَ مَحْبُوْبَةً فِيْ اَرْضِكَ وَ سَمَآئِكَ صَابِرَةً عَلٰى نُزُوْلِ بَلَآئِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَآئِكَ ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ اٰلَآئِكَ مُشْتَاقَةً اِلٰى فَرْحَةِ لِقَآئِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزَآئِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ اَوْلِيَآئِكَ مُفَارِقَةً لِاَخْلَاقِ اَعْدَآئِكَ مَشْغُوْلَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَ ثَنَآئِكَ.	آپ پر سلام ہو اے خدا کی زمین میں اُس کے امین اور اُس کے بندوں پر اُس کی حجت، سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے سردار، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا، اُس کی کتاب پر عمل کیا اور اُس کے نبیؐ کی سنتوں کی پیروی کی، خدا رحمت کرے اُن پر اور اُن کی آل پر، پھر خدا نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، اپنے اختیار سے آپ کی جان قبض کر لی اور آپ کے دشمنوں پر حجت قائم کی جبکہ تمام مخلوق کے لئے آپ کے وجود میں بہت سی کامل حجتیں ہیں، اے اللہ میرے نفس کو ایسا بنا کہ تیری تقدیر پر مطمئن ہو، تیرے فیصلے پر راضی و خوش رہے، تیرے ذکر کا مشتاق اور دعا میں حریص ہو، تیرے برگزیدہ دوستوں سے محبت کرنے والا، تیرے زمین و آسمان میں محبوب و منظور ہو، تیری طرف سے مصائب کی آمد پر صبر کرنے والا ہو، تیری بہترین نعمتوں پر شکر کرنے والا ہو، تیری کثیر مہربانیوں کو یاد کرنے والا ہو، تیری ملاقات کی خوشی کا خواہاں ہو، یوم جزا کے لئے تقویٰ کو زادِ راہ بنانے والا ہو، تیرے دوستوں کے نقش قدم پر چلنے والا ہو، تیرے دشمنوں کے طور طریقوں سے متنفر و دور اور دنیا سے بچ بچا کر تیری حمد و ثناء میں مشغول رہنے والا ہو۔

پھر اپنا رخسار قبر مبارک پر رکھا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِيْنَ اِلَيْكَ وَالِهَةٌ وَّ سُبُلَ الرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ شَارِعَةٌ وَّ اَعْلَامَ الْقَاصِدِيْنَ اِلَيْكَ وَاضِحَةٌ وَّ اَفْئِدَةَ الْعَارِفِيْنَ مِنْكَ فَازِعَةٌ وَّ اَصْوَاتَ الدَّاعِيْنَ اِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَّ اَبْوَابَ الْاِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ وَ دَعْوَةَ مَنْ نَّاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ وَّ تَوْبَةَ مَنْ اَنَابَ	اے معبود! بے شک ڈرنے والوں کے قلوب تیرے لئے بے تاب ہیں، شوق رکھنے والوں کے لئے راستے کھلے ہوئے ہیں، تیرا قصد کرنے والوں کی نشانیاں واضح ہیں، معرفت رکھنے والوں کے دل تجھ سے کانپتے ہیں، تیری بارگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور اُن کے لئے دعا کی قبولیت کے دروازے کھلے ہیں، تجھ سے راز و نیاز کرنے والوں کی دعا قبول ہے، جو تیری طرف پلٹ آئے اُس کی توبہ منظور و مقبول ہے، تیرے خوف میں رونے والے کے آنسوؤں پر رحمت

اِلَيْكَ مَقْبُوْلَةٌ وَّ عَبْرَةَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُوْمَةٌ وَّ الْاِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَوْجُوْدَةٌ وَّ الْاِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَبْذُوْلَةٌ وَّ عِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ وَّ زَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ وَّ اَعْمَالَ الْعَامِلِيْنَ لَدَيْكَ مَحْفُوْظَةٌ وَّ اَرْزَاقَكَ اِلَى الْخَلَآئِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَّ عَوَآئِدَ الْمَزِيْدِ اِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ وَّ ذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ مَغْفُوْرَةٌ وَّ حَوَآئِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَّ جَوَآئِزَ السَّآئِلِيْنَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَّ عَوَآئِدَ الْمَزِيْدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَّ مَوَآئِدَ الْمُسْتَطْعِمِيْنَ مُعَدَّةٌ وَّ مَنَاهِلَ الظِّمَآءِ مُتْرَعَةٌ. اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَ اقْبَلْ ثَنَآئِیْ وَ اجْمَعْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ اَوْلِيَآئِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِنَّكَ وَلِیُّ نَعْمَآئِیْ وَ مُنْتَهٰى مُنَایَ وَ غَايَةُ رَجَآئِیْ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ.	ہوتی ہے، جو تجھ سے فریاد کرے اُس کے لئے دادرسی موجود ہے، جو تجھ سے مدد طلب کرے اُس کو مدد ملتی ہے، اپنے بندوں سے کئے گئے تیرے وعدے پورے ہوتے ہیں، تیرے ہاں عذر خواہوں کی خطائیں معاف اور عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ ہوتے ہیں، مخلوقات کے لئے رزق و روزی تیری جانب سے ہی آتی ہے اور اُن کو مزید عطائیں حاصل ہوتی ہیں، طالبانِ بخشش کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، ساری مخلوق کی حاجتیں تیرے ہاں سے پوری ہوتی ہیں، تجھ سے سوال کرنے والوں کو بہت زیادہ ملتا ہے اور پے در پے عطائیں ہوتی ہیں کھانے والوں کے لئے دستر خوان تیار ہے اور پیاسوں کی خاطر چشمے بھرے ہوئے ہیں۔ اے معبود! میری دعائیں قبول کرلے، اِس ثناء کو پسند فرما، مجھے میرے اولیاء کے ساتھ جمع کر دے کہ واسطہ دیتا ہوں محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کا بے شک تُو مجھے نعمتیں دینے والا، دنیا و آخرت میں میری آرزوؤں کی انتہاء اور میری امیدوں کا مرکز ہے۔

کامل الزیارات میں اس زیارت کے بعد ان جملوں کا اضافہ ہے:

اَنْتَ اِلٰهِیْ وَ سَيِّدِیْ وَ مَوْلَایَ اغْفِرْ لِاَوْلِيَآئِنَا وَ كُفَّ عَنَّا اَعْدَآئَنَا وَ اشْغَلْهُمْ عَنْ اَذَانَا وَ اَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَ اجْعَلْهَا الْعُلْيَا وَاَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَ اجْعَلْهَا السُّفْلٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.	تو میرا معبود، میرا آقا اور میرا مالک ہے، ہمارے دوستوں کو معاف فرما، دشمنوں کو ہم سے دور کر، اُن کو ہمیں ایذا دینے سے باز رکھ، کلمۂ حق کا ظہور فرما اور اسے بلند قرار دے، کلمۂ باطل کو دبا دے اور اُس کو پست قرار دے کہ بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

عاشورا کے دن زیارت امام حسین علیہ السلام

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص دسویں محرم کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور اس کے ساتھ وہاں گریہ بھی کرے تو روز قیامت وہ خدا سے ملاقات کرے گا دو ہزار حج دو ہزار عمرہ دو ہزار غزوہ کے ثواب کے ساتھ اس شخص جس نے

حج، عمرہ اور جہاد حضرت رسول اللہ ﷺ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ مل کر کیا ہو راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی آپ پر قربان ہو جاؤں ایسے شخص کے لیے کیا ثواب ہے جو کربلا سے دور دراز کے شہروں میں رہتا ہو اور اس کیلئے عاشورہ کے دن مزار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو آنا ممکن نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں وہ شخص صحرا میں چلا جائے گا یا اپنے گھر کی سب سے اونچی چھت پر چڑھے اور حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلام کرے اور آپ کے قاتلوں پر جتنی ہو سکے لعنت بھیجے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ عمل دن کے پہلے حصے میں زوال سے قبل بجالائے بعد میں امام حسین علیہ السلام کیلئے روئے اور فریاد بلند کرے۔

آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے یہ کہیں:

اَعْظَمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهٖ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.	خدا ہماری جزاؤں میں اضافہ کرے اِس سوگواری پر جو ہم نے امام حسین علیہ السلام کے لئے کی اور ہمیں اور آپ کو اُن کے خون کا بدلہ لینے والوں میں قرار دے، اُن کے وارث امام مہدیؑ کی ہمراہی میں جو آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔

پس زیارت عاشورہ یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ، وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ، عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ، عَلَيْنَا وَ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَ جَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ، وَ اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ، وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ	آپ پر سلام ہو اے ابا عبداللہ، آپ پر سلام ہو اے رسول خدا ﷺ کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین کے فرزند اور اوصیاء کے سردار کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمہؑ جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزند اور وہ خون جس کا بدلہ لیا جانا ہے، آپ پر سلام ہو اور اُن روحوں پر جو آپ کے آستانوں میں اتری ہیں، آپ سب پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ جب تک میں باقی ہوں اور رات دن باقی ہیں، اے ابا عبداللہؑ آپ کا سوگ بہت بھاری اور بہت بڑا ہے اور آپ کی مصیبت بہت بڑی ہے ہمارے لیے اور تمام اہل اسلام کے لیے اور بہت بڑی اور بھاری ہے آپ کی مصیبت آسمانوں میں تمام آسمان والوں کے لیے، پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم و ستم کرنے کی بنیاد ڈالی اے اہلبیت اور خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو آپ کے مقام سے ہٹایا اور آپ کو اُس مرتبے سے گرایا جو خدا نے آپ کو دیا، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے اُن کو آپ کے ساتھ جنگ کرنے کی قوت فراہم کی، میں بری ہوں خدا کے سامنے اور آپ کے سامنے اُن سے، اُن کے مددگاروں، اُن کے پیروکاروں اور اُن کے ساتھیوں سے، اے ابا عبداللہ

قِتَالِكُمْ، بَرِيْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَمِنْ
اَشْيَاعِهِمْ، وَاَتْبَاعِهِمْ، وَاَوْلِيَآئِهِمْ، يَآاَبَاعَبْدِاللهِ، اِنِّيْ
سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ، اِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ، وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ، وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ
اُمَيَّةَ قَاطِبَةً، وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ، وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ
سَعْدٍ، وَ لَعَنَ اللهُ شِمْرًا، وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً، اَسْرَجَتْ وَ
اَلْجَمَتْ، وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ، لَقَدْ عَظُمَ
مُصَابِيْ بِكَ، فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ، وَ
اَكْرَمَنِيْ بِكَ، اَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ، مَعَ اِمَامٍ مَّنْصُوْرٍ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، يَآاَبَاعَبْدِاللهِ، اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ، وَاِلٰى
رَسُوْلِهٖ، وَاِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِلٰى فَاطِمَةَ، وَاِلَى الْحَسَنِ،
وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ، وَ بِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ، وَ نَصَبَ لَكَ
الْحَرْبَ، وَ بِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ
عَلَيْكُمْ، وَ اَبْرَاُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ
ذٰلِكَ، وَ بَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰى، فِيْ ظُلْمِهٖ وَ جَوْرِهٖ
عَلَيْكُمْ، وَ عَلٰى اَشْيَاعِكُمْ، بَرِئْتُ اِلَى اللهِ، وَ اِلَيْكُمْ
مِّنْهُمْ، وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ، وَ
مُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ، وَ بِالْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ، وَ
النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ، وَ بِالْبَرَآئَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ، وَ
اَتْبَاعِهِمْ، اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ، وَ حَرْبٌ لِّمَنْ

میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے آپ سے جنگ کرنے والے سے روز قیامت تک اور خدا لعنت کرے اولاد زیاد اور اولاد مروان پر، خدا اظہار بیزاری کرے تمام بنی اُمیہ سے، خدا لعنت کرے ابن مرجانہ پر، خدا لعنت کرے عمر بن سعد پر، خدا لعنت کرے شمر پر اور خدا لعنت کرے جنہوں نے زین کسی اور لگام دی گھوڑوں کو اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے ابھارا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یقیناً آپ کی خاطر میرا غم بڑھ گیا ہے، پس سوال کرتا ہوں خدا سے جس نے آپ کو شان عطا کی اور آپ کے ذریعے مجھے عزت دی یہ کہ وہ مجھے آپ کے خون کا بدلہ لینے کا موقع دے، اُس امام منصورؑ کے ساتھ جو اہل بیت محمدؐ میں سے ہوں گے، اے معبود! مجھ کو اپنے ہاں آبرومند بنا حسین علیہ السلام کے واسطے سے دنیا و آخرت میں، اے اباعبداللہؑ! بے شک میں قرب چاہتا ہوں خدا کا، اُس کے رسولؐ کا، امیر المومنینؑ کا، فاطمہ زہراؑ کا، حسن مجتبیٰؑ کا اور آپ کا قرب، آپ کی محبت سے اور اُس سے بیزاری کے ذریعے جس نے آپ کو قتل کیا اور آتش جنگ بھڑکائی اور اُس سے بیزاری کے ذریعے جس نے آپ پر ظلم و ستم کی بنیاد رکھی اور میں بری الذمہ ہوں اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے اُس سے جس نے ایسی بنیاد قائم کی اور اُس پر عمارت اٹھائی اور پھر ظلم و ستم کرنا شروع کیا آپ پر اور آپ کے پیروکاروں پر، میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں خدا اور آپ کے سامنے اُن ظالموں سے اور قرب چاہتا ہوں خدا کا پھر آپ کا، آپ سے محبت کی وجہ سے اور آپ کے ولیوں سے محبت کے ذریعے، آپ کے دشمنوں اور آپ کے خلاف جنگ برپا کرنے والوں سے بیزاری کے ذریعے اور اُن کے طرف داروں اور پیروکاروں سے بیزاری کے ذریعے، میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے آپ سے جنگ کرنے والے سے، میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں، پس سوال کرتا ہوں خدا سے جس نے عزت دی، مجھے آپ کی

حَارَبَكُمْ، وَ وَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاكُمْ، وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ،
فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ بِمَعْرِفَتِكُمْ، وَ مَعْرِفَةِ
اَوْلِيَآئِكُمْ، وَرَزَقَنِي الْبَرَآئَةَ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ، اَنْ يَّجْعَلَنِيْ
مَعَكُمْ، فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِيْ عِنْدَكُمْ
قَدَمَ صِدْقٍ، فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّبَلِّغَنِيَ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ، وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ
ثَارِيْ، مَعَ اِمَامِ هُدًى ظَاهِرٍ نَّاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ، وَ
اَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ، وَ بِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ
يُّعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ، اَفْضَلَ مَا يُعْطِيْ مُصَابًا
بِمُصِيْبَتِهٖ، مُصِيْبَةً مَّآ اَعْظَمَهَا، وَ اَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي
الْاِسْلَامِ، وَ فِيْ جَمِيْعِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ. اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَّ
رَحْمَةٌ وَّ مَغْفِرَةٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ، وَ مَمَاتِيْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَ ابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ، اَللَّعِيْنُ
ابْنُ اللَّعِيْنِ، عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ، فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ
وَّ مَوْقِفٍ وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْيَانَ، وَ
مُعَاوِيَةَ، وَيَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ
الْاٰبِدِيْنَ، وَ هٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ، وَ اٰلُ مَرْوَانَ،
بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ
عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِيْمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَ فِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا، وَ اَيَّامِ

پہچان اور آپ کے ولیوں کی پہچان کے ذریعے اور مجھے آپ
کے دشمنوں سے بیزاری کی توفیق دی، یہ کہ مجھے آپ کے
ساتھ رکھے دنیا اور آخرت میں اور یہ کہ مجھے آپ کے حضور
سچائی کے ساتھ ثابت قدم رکھے دنیا اور آخرت میں اور اُس
سے سوال کرتا ہے کہ مجھے بھی خدا کے ہاں آپ کے پسندیدہ
مقام پر پہنچائے، نیز مجھے نصیب کرے آپ کے خون کا بدلہ
لینا، اُس امام کے ساتھ جو ہدایت دینے والا، مددگار، رہبر،
حق بات زبان پر لانے والا ہے آپ میں سے، اور سوال کرتا
ہوں خدا سے آپ کے حق کے واسطے اور آپ کی شان کے
واسطے جو آپ اُس کے ہاں رکھتے ہیں، یہ کہ وہ مجھ کو عطا
کرے آپ کی سوگواری پر ایسا بہترین اجر جو اُس نے آپ کے
کسی سوگوار کو دیا ہو اُس مصیبت پر کہ جو بہت بڑی مصیبت
ہے اور اِس کا رنج و غم بہت زیادہ ہے اسلام میں اور تمام
آسمانوں میں اور زمین میں، اے معبود! قرار دے مجھے اُس
جگہ پر اُن افراد میں سے جن کو نصیب ہوں تیرے درود،
تیری رحمت اور بخشش، اے معبود! قرار دے میرا جینا محمد و
آل محمد علیہم السلام کا سا جینا اور میری موت کو محمد و آل محمد
علیہم السلام کی موت کی مانند بنا اے معبود! بے شک یہ وہ
دن ہے کہ جس کو بنی امیہ اور کلیجے کھانے والی کے بیٹے نے
بابرکت جانا جو ملعون ابن ملعون ہے تیری زبان پر اور
تیرے نبی اکرم ﷺ کی زبان پر ہر شہر میں جہاں رہے اور
ہر جگہ کہ جہاں تیرا نبیؐ ٹھہرے، اے معبود! اظہار بیزاری
کر ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سے کہ اُن سے
اظہار بیزاری ہو تیری طرف سے ہمیشہ ہمیشہ اور یہ وہ دن
ہے جس میں خوش ہوئی اولاد زیاد اور اولاد مروان کہ
انہوں نے قتل کیا حسین صلوات اللہ علیہ کو، اے معبود!
پس تو زیادہ کر دے اُن پر اپنی طرف سے لعنت اور عذاب
کو، اے معبود! بے شک میں تیرا اقرب چاہتا ہوں کہ آج
کے دن میں اِس جگہ پر جہاں کھڑا ہوں اور اپنی زندگی کے
دنوں میں اُن سے بیزاری کرنے کے ذریعے اور اُن پر نفرین
بھیجنے کے ذریعے اور بوسیلہ اُس دوستی کے جو مجھے تیرے نبیؐ

حَيَاتِيْ بِالْبَرَآئَةِ مِنْهُمْ، وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ، وَ بِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.	کی آل سے ہے سلام ہو تیرے نبیؐ اور اُن کی آل پر۔

پھر سو مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ، وَ شَايَعَتْ، وَ بَايَعَتْ، وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا.	اے معبود! محروم کر اپنی رحمت سے اُس پہلے ظالم کو جس نے ضائع کیا محمد وآل محمد علیہم السلام کا حق اور اُس کو بھی جس نے آخر میں اُس کی پیروی کی، اے معبود! لعنت کر اُس جماعت پر جنہوں نے جنگ کی حسینؑ سے، نیز اُن پر بھی جو قتل حسینؑ میں اُن کے شریک اور ہم رائے تھے، اے معبود! اُن سب پر لعنت بھیج۔

پھر سو مرتبہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ، عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ، وَلَا جَعَلَهُ اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ، وَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ، وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ.	سلام ہو آپ پر اے ابا عبد اللہ اور سلام اُن روحوں پر جو آپ کے روضے پر آتی ہیں، آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور جب تک رات دن باقی ہیں اور خدا قرار نہ دے اِس کو میرے لیے آپ کی زیارت کا آخری موقع، سلام ہو حسینؑ پر اور شہزادہ علیؑ فرزند حسینؑ پر، سلام ہو حسینؑ کی اولاد اور حسینؑ کے اصحاب پر۔

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ، وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا، ثُمَّ الْعَنِ الثَّانِيَ، وَ الثَّالِثَ وَ الرَّابِعَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا، وَالْعَنْ عُبَيْدَاللهِ بْنَ زِيَادٍ وَ ابْنَ مَرْجَانَةَ، وَ عُمَرَبْنَ سَعْدٍ، وَ شِمْرًا، وَ اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَاٰلَ زِيَادٍ، وَ اٰلَ مَرْوَانَ، اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.	اے معبود! تُو مخصوص فرما پہلے ظالم کو میری طرف سے لعنت کے ساتھ تو اب اسی لعنت کا آغاز فرما پھر لعنت بھیج دوسرے اور تیسرے اور پھر چوتھے پر لعنت بھیج، اے معبود! لعنت کر یزید پر جو پانچواں ہے اور لعنت کر عبیداللہ فرزند زیاد پر اور فرزند مرجانہ پر عمر ابن سعد پر اور شمر پر اور اولاد ابوسفیان کو اور اولاد زیاد کو اور اولاد مروان کو رحمت سے دور کر قیامت کے دن تک۔

اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ، وَ ثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ	معبود! تیرے لیے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد، حمد ہے خدا کے لیے جس نے مجھے عزاداری نصیب کی، اے معبود! حشر میں آنے کے دن مجھے حسینؑ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما اور میرے قدم کو سیدھا اور پکا بنا جب میں

اَلْحُسَيْنِ، وَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ، اَلَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ اَلْحُسَيْنِ عليه السلام.	تیرے پاس آئوں حسینؑ کے ساتھ اور اصحاب حسینؑ کے ساتھ جنہوں نے حسینؑ کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

زیارت اربعین

یہ زیارت امام حسین علیہ السلام کے چہلم کے دن یعنی بیس صفر کو پڑھی جاتی ہے امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا مومن کی پانچ علامات ہیں:

(1) ہر شب و روز میں اکاون (51) رکعت نماز پڑھنا کہ اس سے مراد سترہ رکعت فریضہ اور چونتیس رکعت نافلہ ہے

(2) زیارت اربعین کا پڑھنا،

(3) دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا،

(4) سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی خاک پر رکھنا

(5) نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے پڑھنا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت اربعین کے بارے میں ہدایت فرمائی کہ جب سورج بلند ہو جائے تو حضرت کی زیارت کرو اور کہو:

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَ حَبِيْبِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَ نَجِيْبِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَ ابْنِ صَفِيِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ، وَ قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ، وَ ابْنُ وَلِيِّكَ، وَ صَفِيُّكَ وَ ابْنُ صَفِيِّكَ، اَلْفَآئِزُ بِكَرَامَتِكَ، اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ، وَ حَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ، وَ اجْتَبَيْتَهٗ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ، وَ جَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ، وَ قَآئِدًا مِّنَ الْقَادَةِ، وَ ذَآئِدًا مِّنَ الذَّادَةِ، وَ اَعْطَيْتَهٗ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَآءِ، وَ جَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَآءِ، فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ، وَ مَنَحَ النُّصْحَ وَ بَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِيْكَ، لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَ حَيْرَةِ الضَّلَالَةِ، وَ	سلام ہو خدا کے ولی اور اُس کے پیارے پر، سلام ہو خدا کے سچے دوست اور چُنے ہوئے پر، سلام ہو خدا کے پسندیدہ اور اُس کے پسندیدہ کے فرزند پر، سلام ہو حسینؑ پر جو ستم دیدہ شہید ہیں، سلام ہو حسینؑ پر جو مشکلوں میں پڑے اور اُن کی شہادت پر آنسو بہے۔ اے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند، تیرے پسندیدہ اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں، جنہوں نے تجھ سے عزت پائی تُونے انہیں شہادت کی عزت دی، اُن کو خوش بختی نصیب کی اور انہیں پاک گھرانے میں پیدا کیا، تُو نے قرار دیا انہیں سرداروں میں سردار، پیشواؤں میں پیشوا، مجاہدوں میں مجاہد اور انہیں نبیوں کے ورثے عنایت کیے، تُو نے قرار دیا اُن کو اوصیاء میں سے اپنی مخلوقات پر حجت۔ پس انہوں نے تبلیغ کا حق ادا کیا، بہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی و گمراہی کی پریشانیوں سے، جبکہ اُن پر اُن لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا، جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا، انہوں

قَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا، وَ بَاعَ حَظَّهٗ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى، وَ شَرٰى اٰخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ، وَ تَغَطْرَسَ وَ تَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ، وَ اَسْخَطَكَ وَ اَسْخَطَ نَبِيَّكَ، وَ اَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ، وَ حَمَلَةَ الْاَوْزَارِ، الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ، فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ، وَ اسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهٗ، اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَّبِيْلًا، وَ عَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَ ابْنُ اَمِيْنِهٖ، عِشْتَ سَعِيْدًا وَ مَضَيْتَ حَمِيْدًا، وَ مُتَّ فَقِيْدًا مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا، وَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ مَّا وَعَدَكَ، وَ مُهْلِكٌ مَّنْ خَذَلَكَ، وَ مُعَذِّبٌ مَّنْ قَتَلَكَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَ جَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِهٖ، حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ، فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاهُ، وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ، يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ، وَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا، وَ لَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ، وَ اَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ مَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ

نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے، انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبیؐ کو ناراض کیا، انہوں نے تیرے بندوں میں سے اُن کی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے۔ پس امام حسینؑ اُن سے تیرے لیے لڑے، جم کر ہوش مندی کے ساتھ، یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر اُن کا خون بہایا گیا اور اُن کے اہل حرم کو لوٹا گیا۔ اے معبود! لعنت کر اُن ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے اُن کو درد ناک عذاب۔ آپ پر سلام ہو اے رسولؐ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اُس کے امین کے فرزند ہیں، آپ نیک بختی میں زندہ رہے، قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا اور اُس کو تباہ کرے گا وہ جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا اور اُس کو عذاب دے گا جس نے آپ کو قتل کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی، آپ نے اُس کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہوگئے، پس خدا لعنت کرے جس نے آپ کو قتل کیا، خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اُس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اِس پر خوشی ظاہر کی۔ اے معبود! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اُن کے دوست کا دوست اور اُن کے دشمنوں کا دشمن ہوں، میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا ﷺ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے، صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اُس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہگاہ ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں نیک و پرہیزگار پسندیدہ پاک رہبر راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیزگاری کے ترجمان، ہدایت کے نشان،

وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَ اَعْلَامُ الْهُدٰى، وَ الْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰى، وَ الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا، وَ اَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ
مُؤْمِنٌ، وَ بِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ، بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ، وَ خَوَاتِيْمِ
عَمَلِيْ، وَ قَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ، وَ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ،
وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يَاْذَنَ اللهُ لَكُمْ، فَمَعَكُمْ
مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ، وَ عَلٰى
اَرْوَاحِكُمْ، وَ اَجْسَادِكُمْ، وَ شَاهِدِكُمْ، وَ غَآئِبِكُمْ،
وَظَاهِرِكُمْ، وَبَاطِنِكُمْ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں۔ میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا،
اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں، میرا
دل آپ کے دل کے ساتھ پیوستہ، میرا معاملہ آپ کے معاملے
کے تابع اور میری مدد آپ کے لئے حاضر ہے حتیٰ کہ خدا آپ
کو اذن قیام دے۔ پس آپ کے ساتھ ہوں آپ کے ساتھ، نہ
کہ آپ کے دشمن کے ساتھ۔ خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر آپ
کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ کے
غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر ایسا ہی ہو جہانوں
کے پروردگار۔

زیارتِ آلِ یٰسین

یہ زیارت 15 شعبان المعظم اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منسوب دنوں پڑھنا چاہیے۔

سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسٓ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللهِ وَ رَبَّانِيَّ
اٰيَاتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللهِ وَ دَيَّانَ دِيْنِهٖ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ وَ نَاصِرَ حَقِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ
اللهِ وَ دَلِيْلَ اِرَادَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللهِ وَ
تَرْجُمَانَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِيْ اٰنَآءِ لَيْلِكَ وَ اَطْرَافِ نَهَارِكَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مِيْثَاقَ اللهِ الَّذِيْ اَخَذَهٗ وَ وَكَّدَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ
اللهِ الَّذِيْ ضَمِنَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ
الْمَنْصُوْبُ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ
الْوَاسِعَةُ، وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوْبٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ
تَقُوْمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو اولادِ پیغمبرؐ پر، آپ پر سلام ہو اے خدا کے داعی اور
اُس کے کلام کے نگہبان، سلام ہو آپ پر اے خدا کے باب
اور اُس کے دین کی حفاظت کرنے والے، آپ پر سلام ہو
اے خدا کے نائب اور حق کے مددگار، آپ پر سلام ہو اے
خدا کی حجت اور اُس کے ارادے کے مظہر، سلام ہو آپ پر
اے قرآن کے قاری اور اُس کی تشریح کرنے والے، آپ
پر سلام ہو رات کے اوقات میں اور دن کی ہر گھڑی میں،
آپ پر سلام ہو اے خدا کی زمین میں اُس کے نمائندہ، آپ
پر سلام ہو اے خدا کے وہ عہد جو اُس نے باندھا اور پکا کیا،
آپ پر سلام ہو اے خدا کے وعدہ جس کا وہ ضامن ہے، آپ
پر سلام ہو کہ آپ ہیں نصب شدہ علم، سپرد کی گئی دانش،
دادرس، کشادہ تر رحمت اور وہ وعدہ ہیں جو جھوٹا نہیں، آپ
پر سلام ہو جب آپ قیام کریں گے، آپ پر سلام ہو جب
منتظر بیٹھے ہیں، آپ پر سلام ہو جب آپ قرآن پڑھیں، اور
تفسیر کریں، آپ پر سلام ہو جب آپ نماز ادا کریں اور

حِيْنَ تَقْرَءُ وَ تُبَيِّنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّيْ
وَتَقْنُتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَ تُكَبِّرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ
وَتَسْتَغْفِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِيْ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَاْمُوْنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ
السَّلَامِ، اُشْهِدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، لَا
حَبِيْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ، وَاُشْهِدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ، وَالْحَسَنَ حُجَّتُهٗ، وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهٗ، وَعَلِيَّ
بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهٗ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
حُجَّتُهٗ، وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهٗ، وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى حُجَّتُهٗ، وَ
مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ، وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
حُجَّتُهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ، اَنْتُمُ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ، وَ اَنَّ
رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ، لَا رَيْبَ فِيْهَا، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا، وَ
اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ اَنَّ نَاكِرًا وَ نَكِيْرًا حَقٌّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ
النَّشْرَ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِرْصَادَ
حَقٌّ، وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَالْحَشْرَ حَقٌّ، وَالْحِسَابَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةَ
وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيْدَ بِهِمَا حَقٌّ، يَا مَوْلَايَ شَقِيَ
مَنْ خَالَفَكُمْ، وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ، فَاشْهَدْ عَلٰى مَا

قنوت پڑھیں، آپ پر سلام ہو جب آپ رکوع اور سجدہ کرتے ہیں، آپ پر سلام ہو جب آپ ذکر الٰہی کریں، آپ پر سلام ہو جب حمد و استغفار کریں، آپ پر سلام ہو جب آپ صبح اور شام کریں، سلام ہو آپ پر رات میں جب وہ چھا جائے اور دن میں جب وہ روشن ہو جائے، آپ پر سلام ہو اے محفوظ امام، آپ پر سلام ہو جس کے آنے کی آرزو ہے، سلام ہو آپ پر ہر طبقے کی طرف سے، میں آپ کو گواہ قرار دیتا ہوں اے میرے مولا اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ یگانہ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں، سوائے اوران کے اہل بیتؑ کے کوئی حبیب نہیں، آپ کو گواہ بناتا ہوں اے میرے آقا اِس پر کہ علیؑ امیر المومنین اور اُس کی حجت ہیں اور حسنؑ اُس کی حجت ہیں اور حسینؑ اُس کی حجت ہیں اور علیؑ ابن الحسینؑ اُس کی حجت ہیں اور محمدؑ ابن علیؑ اُس کی حجت ہیں اور جعفرؑ ابن محمدؑ اُس کی حجت ہیں اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اُس کی حجت ہیں اور علیؑ بن موسیٰؑ اُس کی حجت ہیں، اور محمدؑ بن علیؑ اُس کی حجت ہیں، علیؑ بن محمدؑ اُس کی حجت ہیں، حسنؑ بن علیؑ اُس کی حجت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ خدا کی حجت ہیں، آپؑ ہی ہیں اول و آخر اور آپؑ کی رجعت حق ہے اِس میں کوئی شک نہیں، اُس دن ایمان لانا کچھ نفع نہ دے گا جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا ایمان کے تحت نیکی کے کام نہ کیئے ہوں اور یقیناً موت حق ہے، منکر و نکیر حق ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ قبر سے باہر آنا حق اور مردوں کا اٹھنا حق ہے، بے شک صراط سے گزرنا حق، نگرانی ہونا حق اور اعمال کا تولا جانا حق ہے، حشر حق ہے، حساب کتاب حق ہے، جنت و جہنم حق ہے، ان کے بارے میں وعدہ اور وعید حق ہے، اے میرے سردار آپؑ کا مخالف بدبخت ہے اور آپؑ کا پیروکار نیک بخت ہے، پس گواہ رہیں اِس پر جس پر میں نے آپ کی گواہی دی ہے، میں آپؑ کا حبدار اور آپؑ کے دشمن سے بیزار ہوں، پس حق وہ ہے جسے آپؑ پسند کریں

اَشْهَدُ اَنَّكَ عَلَيْهِ، وَ اَنَا وَلِيٌّ لَكَ، بَرِيْءٌ مِّنْ عَدُوِّكَ، فَالْحَقُّ مَا رَضِيْتُمُوْهُ، وَ الْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوْهُ، وَ الْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ بِهٖ، وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ، فَنَفْسِيْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ بِكُمْ يَا مَوْلَايَ، اَوَّلِكُمْ وَ اٰخِرِكُمْ، وَنُصْرَتِيْ مُعَدَّةٌ لَكُمْ، وَمَوَدَّتِيْ خَالِصَةٌ لَكُمْ، اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ.

اور باطل وہ ہے جس سے آپؑ ناخوش ہوں، نیکی وہ ہے جس کا آپؑ حکم دیں اور برائی وہ ہے جس سے آپ منع کریں، پس میرا دل ایمان رکھتا ہے خدا پر جو یگانہ ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اُس کے رسولؐ پر اور امیر المومنینؑ پر اور آپؑ پر اے میرے آقا ایمان رکھتا ہوں اسی طرح آپؑ کے پہلے اور آخری پر اور میری نصرت آپؑ کے لیے حاضر ہے، میری دوستی آپؑ کے لیے خالص ہے، قبول فرما، قبول فرما۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ، وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ، وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِيْ نُوْرَ الْيَقِيْنِ، وَ صَدْرِيْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ، وَ فِكْرِيْ نُوْرَ النِّيَّاتِ، وَ عَزْمِيْ نُوْرَ الْعِلْمِ، وَ قُوَّتِيْ نُوْرَ الْعَمَلِ، وَلِسَانِيْ نُوْرَ الصِّدْقِ، وَدِيْنِيْ نُوْرَ الْبَصَآئِرِ مِنْ عِنْدِكَ، وَ بَصَرِيْ نُوْرَ الضِّيَآءِ، وَسَمْعِيْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ، وَمَوَدَّتِيْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَ مِيْثَاقِكَ، فَتُغَشِّيَنِيْ رَحْمَتَكَ، يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِيْ اَرْضِكَ، وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ بِلَادِكَ، وَالدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ، وَالْقَآئِمِ بِقِسْطِكَ، وَالثَّآئِرِ بِاَمْرِكَ، وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ بَوَارِ الْكَافِرِيْنَ، وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ، وَمُنِيْرِ الْحَقِّ، وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ، وَكَلِمَتِكَ التَّآمَّةِ فِيْ اَرْضِكَ، اَلْمُرْتَقِبِ الْخَآئِفِ، وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ، سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ، وَ عَلَمِ الْهُدٰى، وَ نُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى، وَ خَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَ ارْتَدٰى، وَ مُجَلِّي الْعَمٰى، اَلَّذِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَ

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے نبی محمدؐ پر رحمت فرما جو رحمت و برکت والے اور تیرا نورانی کلمہ ہیں اور یہ کہ میرے دل کو نور یقین اور سینے کو نورِ ایمان سے بھر دے اور میرے ذہن کو روشن نیتوں، میرے ارادے کو نورِ علم، میری قوت کو نورِ عمل میری زبان کو نورِ صداقت اور میرے دین کو اپنی طرف سے بصیرتوں کے نور سے پُر کر دے، میری آنکھ کو نورِ ضیاء سے، میرے کان کو نورِ دانش اور میری دوستی کو محمد وآل محمد علیہم السلام کی محبت کے نور سے بھر دے، حتیٰ کہ تجھ سے ملاقات کروں، جبکہ تیرے عہد و پیماں کو پورا کیا ہو پس تیری رحمت مجھے گھیر لے، اے ولی، اے تعریف والے، خدایا (محمد) مہدیؑ پر درود و رحمت فرما جو تیری زمین میں تیری حجت، تیرے شہروں میں تیرے خلیفہ، تیرے راستے کی طرف بلانے والے، تیری عدالت پر قائم رہنے والے، تیرے حکم سے بدلہ لینے والے، مومنوں کے ولی، کافروں کے لیے پیام موت، تاریکی میں روشنی کرنے والے، حق کو عیاں کرنے والے، حکمت و سچائی سے کلام کرنے والے، جو تیری زمین میں تیرا کلمہ کامل، وہ تیرے فرامین کے نگہبان اور تیرے جبروت سے خوف زدہ ہیں، خیر خواہ ولی، نجات دلانے والی کشتی، ہدایت کے پرچم اور لوگوں کی آنکھوں کا نور ہیں، قمیص اور چادر پہننے والوں میں بہترین اور اندھوں کو بینائی دینے والے ہیں، جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کریں گے، جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی

قِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ، وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ، وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا، اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِيْنِكَ، وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ، وَ اَوْلِيَآئَهٗ وَ شِيْعَتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ، وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ، وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْٓءٍ، وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ، وَآلَ رَسُوْلِكَ، وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَ اَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ، وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ، وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ، وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، بَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَامْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا، وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ، وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ، وَاَتْبَاعِهٖ وَ شِيْعَتِهٖ، وَاَرِنِيْ فِيْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ، وَ فِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ، يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، خدایا اپنے ولی اور اپنے اولیاءِ کے نسل در نسل فرزند پر رحمت نازل فرما جن کی اطاعت تُو نے لازم فرمائی، اُن کا حق واجب کیا اور اُن سے پلیدی کو دور کیا، انہیں پاک رکھا اور خوب پاک، خدایا امام زمانؑ کی مدد کر اور اُن کے ذریعے اپنے دین کو غلبہ دے اور اُن کے ذریعے اپنے دوستوں، اُن کے دوستوں، شیعوں اور مددگاروں کو قوت دے اور ہمیں اُن میں سے قرار دے۔ خدایا! بچائے رکھ اُن کو ہر باغی اور سرکش کے شر سے اور اپنی مخلوقات کے شر سے، اُن کو محفوظ رکھ اُن کے آگے سے، اُن کے پیچھے سے، اُن کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے، اُن کی نگہبانی کر اُن کو بچائے رکھ اِس سے کہ اُنہیں کوئی اذیت پہنچے، اُن کی حفاظت کرکے اپنے رسولؐ اور اُن کی آلؑ کی حفاظت کر اُن امام آخرؑ کے ذریعے عدل کو ظاہر کر اور نصرت دے کر اُن کو قوی بنا کر، اُن کے ناصروں کی مدد فرما، اُن کو چھوڑ دے جو ان کو چھوڑ گئے اُن کو کمزور کرنے والوں کی کمر توڑ دے، اُن کے ہاتھوں کفر کے سرداروں کو زیر کر، اُن کی تلوار سے کافروں، منافقوں اور سارے بے دینوں کو قتل کرا دے، وہ جہاں جہاں ہیں زمین کے مشرقوں اور اُس کے مغربوں میں، میدانوں اور سمندروں میں، اُن کے ذریعے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی ﷺ کے دین کو غالب کر دے اور اے معبود مجھے امام مہدیؑ کے مددگاروں، اُن کے ساتھیوں، اُن کے پیروکاروں اور اُن کے شیعوں میں سے قرار دے اور آل محمد علیہم السلام کے بارے میں جس کی وہ تمنا رکھتے ہیں اور اُن کے دشمنوں میں جس سے وہ دور رہتے ہیں، میرے لیے آشکار فرما، اے سچے معبود! ایسا ہی ہو، اے صاحب جلال و بزرگی۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

زیارت ناحیہ مقدسہ

ناحیہ کا لفظی معنی ہے نوحہ۔ اس زیارت کی روایت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے کی گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ امام زمانہؑ نے یہ زیارت قبر امام حسین علیہ السلام پر کھڑے ہو کر پڑھی تھی اسی بنا پر اسے زیارت ناحیہ یعنی نوحہ کرنے والے کی بیان کی ہوئی زیارت کہا جاتا ہے۔

جب انسان غم واندوہ کے جذبات کو سینہ میں لئے ہوئے کرب واضطراب کے عالم میں بارگاہِ رب العزت میں ائمہ اطہار علیہم السلام کے توسل سے اپنی حاجات پیش کرتا ہے تو قلب وروح کو ایک عجیب ایمانی تسکین محسوس ہوتی ہے۔ یہ زیارت ہر درد کا درمان، ہر دکھ کا علاج اور ہر کرب واضطراب میں باعث تسکین ہے۔ زیارت کے الفاظ یہ ہیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
① اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی شِيْثٍ وَّلِيِّ اللهِ وَ خِيَرَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اِدْرِيْسَ الْقَآئِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ فِيْ دَعْوَتِهٖ.	۱۔ سلام آدم علیہ السلام پر جو مخلوقِ خدا میں سے برگزیدۂ خدا اور خلیفۂ خدا ہیں، سلام شیث علیہ السلام پر جو ولیِ خدا اور پسندیدۂ خدا ہیں، سلام ادریس علیہ السلام پر جو اللہ کے لیے اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں، سلام نوح علیہ السلام پر جن کی دعا قبول کی گئی۔
② اَلسَّلَامُ عَلٰی هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللهِ بِمَعُوْنَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَهُ اللهُ بِكَرَامَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ حَبَاهُ اللهُ بِخُلَّتِهٖ.	۲۔ سلام ہود علیہ السلام پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی، سلام صالح علیہ السلام پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذیشان قرار دیا، سلام ابراہیم علیہ السلام پر جن کو اللہ نے اپنی خلعت سے سرفراز کیا۔
③ اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اِسْمٰعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ اللهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِّنْ جَنَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اِسْحَاقَ الَّذِيْ جَعَلَ اللهُ النُّبُوَّةَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْقُوْبَ الَّذِيْ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ بِرَحْمَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی يُوْسُفَ الَّذِيْ نَجَّاهُ اللهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ.	۳۔ سلام اسماعیل علیہ السلام پر جن کے لیے اللہ نے ذبحِ عظیم کو قرار داد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا، سلام اسحاق علیہ السلام پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا، سلام یعقوب علیہ السلام پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی دی، سلام یوسف علیہ السلام پر جن پر خدا نے اپنا کرمِ عظیم فرما کر کنویں (کی سختی) سے نجات دی۔
④ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی الَّذِيْ فَلَقَ اللهُ الْبَحْرَ لَهٗ بِقُدْرَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی هَارُوْنَ الَّذِيْ خَصَّهُ اللهُ بِنُبُوَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَيْبٍ الَّذِيْ نَصَرَهُ اللهُ عَلٰٓی اُمَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِيْ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ	۴۔ سلام موسیٰ علیہ السلام پر جن کے لیے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا، سلام ہارون علیہ السلام پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص قرار دیا، سلام شعیب علیہ السلام پر جن کو خدا نے اپنی مدد دے کر اُن کی امت پر غالب کیا، سلام داوٗد علیہ السلام پر جن کے ترکِ اولیٰ کے بعد خدا نے انھیں معاف

بَعْدِ خَطِيّٓئَتِهٖ.	کیا۔
⑤اَلسَّلَامُ عَلٰى سُلَيْمَانَ الَّذِيْ ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَيُّوْبَ الَّذِيْ شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى يُوْنُسَ الَّذِيْٓ اَنْجَزَ اللّٰهُ مَضْمُوْنَ عِدَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عُزَيْرٍ الَّذِيْٓ اَحْيَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَيْتَتِهٖ.	۵۔سلام سلیمانؑ پر جن کے لیے قوم جن خدا کی اپنی دی ہوئی عزت کی بدولت تابع ہو گئی، سلام ایوبؑ پر جن کو خدا نے اُن کی طویل بیماری سے شفا عطا کی، سلام یونسؑ پر خدا نے اُن کے لیے اُس وعدے کو پورا کیا جس کی اُس نے ضمانت دی تھی، سلام عزیرؑ پر جنھیں خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔
⑥اَلسَّلَامُ عَلٰى زَكَرِيَّآءَ الصَّابِرِ فِيْ مِحْنَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى يَحْيَى الَّذِيْٓ اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهٖ.	۶۔سلام زکریا علیہ السلام پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے، سلام یحییٰ علیہ السلام پر جن کا مرتبہ اللہ نے اُن کی شہادت سے اور بڑھا دیا، سلام عیسیٰ علیہ السلام پر جو بزبان وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔
⑦اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَصَفْوَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْمَخْصُوْصِ بِاُخُوَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اِبْنَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ اَبِيْهِ وَ خَلِيْفَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الَّذِيْ سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهٖ.	۷۔ سلام محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو محبوبِ خدا اور پسندیدۂ خدا ہیں، سلام امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام پر جن کو پیغمبر خدا ﷺ کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا، سلام فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دخترِ رسول اللہ ﷺ پر، سلام ابو محمد حسن مجتبیٰ علیہ السلام پر جو اپنے والد گرامی کے وصی و جانشین ہیں، سلام حسین علیہ السلام پر جنھوں نے راہِ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔
⑧اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِيْ سِرِّهٖ وَ عَلَانِيَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَآءَ فِيْ تُرْبَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ.	۸۔ اُس پر سلام جس نے مخفی اور آشکارا خدا کی اطاعت کی، اُس پر سلام جس کی قبر کی خاک میں اللہ نے اثرِ شفا قرار دیا، سلام اُس پر جس کے مزار اقدس کے قُبّہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں، اُس پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔
⑨ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ	۹۔آخری پیغمبر ﷺ کے فرزند پر سلام، سردارِ اوصیاء (علی علیہ السلام) کے فرزند پر سلام، فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند پر سلام، خدیجہ سلام اللہ علیہا بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام، سدرۃ المنتہیٰ کے وارث پر سلام، جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام، زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔

جَنَّةِ الْمَأْوٰى، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَ الصَّفَا.	
⑩ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْتُوْكِ الْخِبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَامِسِ اَصْحَابِ اَهْلِ الْكِسَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى غَرِيْبِ الْغُرَبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى شَهِيْدِ الشُّهَدَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى قَتِيْلِ الْاَدْعِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى سَاكِنِ كَرْبَلَآءِ.	۱۰۔ آلودۂ خاک و خون پر سلام، سلام اُس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا، چادرِ تطہیر والوں کے پانچویں فرد پر سلام، مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام، شہیدوں میں سے سب سے زیادہ پُر درد شہید پر سلام، اُس پر سلام جس کو مجہول النسب لوگوں نے قتل کیا، ساکنِ ارضِ کربلا پر سلام۔
⑪ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بَكَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْاَزْكِيَآءُ، اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوْبِ الْمُضَرَّجَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاةِ الذَّابِلَاتِ.	۱۱۔ اُس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے، اُس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں، سلام دین کے سردار پر، سلام اُن (ائمہ علیہم السلام) پر جو دین کی منزلیں ہیں، سلام اُن (ائمہ علیہم السلام) پر جو پیشوائے ملت ہیں، اُن گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے ہوئے تھے، اُن ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔
⑫ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ.	۱۲۔ سلام اُن پر جو ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے، سلام اُن ارواح پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا، سلام اُن جسموں پر جو لباس کے بغیر تھے، سلام ضعیف و ناتواں مبارک جسدوں پر۔
⑬ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّمَآءِ السَّآئِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ.	۱۳۔ ارضِ کربلا پر بہنے والے خون پر سلام، سلام جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضا پر، سلام نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر، سلام بے ردا ہو جانے والی مستورات پر۔
⑭ اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَبْنَآئِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُضَاجِعِيْنَ.	۱۴۔ سلام حجتِ پروردگارِ عالم پر، سلام آپؑ پر اور آپؑ کے پاکیزہ آبا و اجداد پر، سلام آپؑ کے شہید ہونے والے فرزندوں پر، سلام آپؑ پر اور حمایت حق کرنے والی آپؑ کی ذریت پر، سلام آپؑ پر اور آپؑ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر۔

۱۵ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمَسْمُومِ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عَلِيٍّ ؑ الْكَبِيرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ.	۱۵۔ سلام ظلم و ستم سے قتل کیے جانے والے پر، سلام اُن کے بھائی (حسن علیہ السلام) پر جن کو زہر دیا گیا، سلام جنابِ علی اکبر علیہ السلام پر، سلام کمسن شیر خوار پر۔
۱۶ اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ السَّلِيبَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ الْأَوْطَانِ.	۱۶۔ سلام اُن بدنوں پر جن کو صلیب پر چڑھایا گیا، سلام (نبی ﷺ) کی قریب ترین ذریت پر، سلام اُن لاشوں پر جن کو بیاباں میں پڑا چھوڑ دیا گیا، سلام اُن مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے۔
۱۷ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا أَكْفَانٍ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ.	۱۷۔ سلام بے کفن دفن کیے جانے والوں پر، سلام اُن سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا، راہِ خدا میں اذیت اٹھانے والے صابر پر سلام۔
۱۸ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَا نَاصِرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ سَاكِنِ التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَائِيلُ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ.	۱۸۔ سلام عالم بیکسی میں ظلم کیے جانے والے پر جن کا کوئی ناصر نہ تھا، خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام، بلند و شاندار گنبد کے مالک پر سلام، اُس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاک و پاکیزہ قرار دیا، اُس پر سلام جس پر جبریل علیہ السلام نے فخر کیا، اُس پر سلام جس کو میکائیل علیہ السلام نے گہوارے میں لوریاں دیں۔
۱۹ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ أُرِيقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ.	۱۹۔ اُس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیمان توڑ دیا گیا، اُس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا، اُس پر سلام جس کا خون ظلم سے بہایا گیا، اُس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا، اُس پر سلام جس کو (پیاس میں) نیزوں کے گھونٹ پلائے گئے۔
۲۰ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَىٰ، اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرَىٰ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِي بِلَا مُعِينٍ.	۲۰۔ اُس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روا رکھا گیا، اُس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے، اُس پر سلام جس کو (گرد و نواح کے) گاؤں والوں نے دفن کیا، اُس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا، اُس پر سلام جو یکہ و تنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔

㉑ اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ التَّرِيْبِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاْسِ الْمَرْفُوْعِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ، تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ، وَ تَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ.	۲۱۔ اُس ریشِ اقدس پر سلام جو خون سے سرخ تھی، اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا، اُس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا، اُن دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی، اُس سر پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا، اُن جسموں پر سلام جو بیاباں میں برہنہ پڑے تھے جن کو ستم گرانِ امت، بھیڑیوں کی طرح جنگل میں دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کاٹ کھانے والے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ گھسوٹ کے لیے) اُن پر منڈلا رہے تھے۔
㉒ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمَرْفُوْفِيْنَ حَوْلَ قُبَّتِكَ، اَلْحَافِّيْنَ بِتُرْبَتِكَ، اَلطَّآئِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ، اَلْوَارِدِيْنَ لِزِيَارَتِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ قَصَدْتُّ اِلَيْكَ، وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ.	۲۲۔ اے میرے مولا! آپؑ پر سلام اور آپؑ کے قبے کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام، جو آپؑ کی قبر مبارک کو گھیرے رہتے ہیں، آپؑ کے صحنِ اقدس کا طواف کرتے ہیں، آپؑ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے رہتے ہیں، آپؑ پر سلام میں نے آپؑ کی جانب رخ کیا ہے اور آپؑ کی بارگاہ سے کامیابی کا امیدوار ہوں۔
㉓ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ، اَلْمُخْلِصِ فِيْ وِلَايَتِكَ، اَلْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللهِ بِمَحَبَّتِكَ، اَلْبَرِيْٓءِ مِنْ اَعْدَآئِكَ، سَلَامَ مَنْ قَلْبُهٗ بِمُصَابِكَ مَقْرُوْحٌ، وَ دَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ، سَلَامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِيْنِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِيْنِ.	۲۳۔ آپؑ پر سلام آپکی حرمت کو پہچاننے والے کا، آپؑ سے خاص محبت رکھنے والے کا سلام، آپؑ کی محبت کے ذریعے سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا سلام، جو آپؑ کے دشمنوں سے بیزار ہے، اُس کا سلام جس کا دل آپؑ کے غم سے زخمی ہے اور آپؑ کے ذکر کے وقت اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں، اُس کا سلام جو آپؑ کے مصائب سے انتہائی درد مند غمگیں ملول اور بے حال ہے۔
㉔ سَلَامَ مَنْ لَّوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ لَوَقَاكَ بِنَفْسِهٖ حَدَّ السُّيُوْفِ، وَ بَذَلَ حُشَاشَتَهٗ دُوْنَكَ لِلْحُتُوْفِ، وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ نَصَرَكَ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْكَ، وَ فَدَاكَ بِرُوْحِهٖ وَ جَسَدِهٖ، وَ مَالِهٖ وَ وَلَدِهٖ، وَ رُوْحُهٗ لِرُوْحِكَ فِدَآءٌ، وَ اَهْلُهٗ لِاَهْلِكَ وِقَآءٌ.	۲۴۔ اُس کا سلام جو ارضِ کربلا میں اگر آپؑ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ میں اپنی جان کو ڈال دیتا اور آمادۂ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپؑ پر نثار کر دیتا اور آپؑ کے ہم رکاب ہو کر جہاد کرتا اور آپؑ کی نصرت کرتا باغیوں کے مقابلے میں، اور نثار کرتا اپنی روح اور اپنا جسم، اور اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپؑ پر اور اِس کی روح آپؑ کی روح پر نثار ہوتی اور اِس کے اہل آپؑ کے اہل پر فدا ہوتے۔
㉕ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِيَ الدُّهُوْرُ، وَعَاقَنِيْ عَنْ نَّصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ، وَ لَمْ اَكُنْ لِّمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا، وَلِمَنْ	۲۵۔ اب جبکہ زمانے نے مجھے مؤخر کر دیا اور اُس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقدر نے مجھے آپؑ کی نصرت سے روک دیا اور آپؑ سے لڑنے والوں سے میں نہ لڑ سکا اور آپؑ کے

نَّصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا، فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَّ مَسَآءً، وَ لَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دِمَآءً، حَسْرَةً عَلَيْكَ، وَ تَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَ تَلَهُّفًا، حَتّٰٓى اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ، وَ غُصَّةِ الْاِكْتِيَابِ.	ساتھ دشمنوں کے مقابلے کے لیے میدان میں آکر کھڑا نہ ہو سکا، تو صبح وشام بے قراری سے آپؑ کے غم میں رویا کروں گا اور آنسو کے بدلے خون بہاؤں گا، حسرت والم کے ساتھ اور یہ آپؑ کا غم یہ آپؑ کے مصائب و رنج و ملال اور آہِ پُر درد کبھی جانے والی نہیں، یہاں تک کہ اسی سوزشِ غم اسی رنج وملال اور غم و غصہ کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔
٢٦ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْعُدْوَانِ، وَ اَطَعْتَ اللّٰهَ وَ مَا عَصَيْتَهٗ، وَ تَمَسَّكْتَ بِهٖ وَ بِحَبْلِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَ خَشِيْتَهٗ، وَ رَاقَبْتَهٗ وَ اسْتَحْيَيْتَهٗ.	٢٦۔ (مولا!) میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؑ نے نماز کو قائم کیا اور بڑی زبردست زکوۃ دی اور آپؑ نے نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں اور سرکشی سے روکا اور آپؑ نے خدا کی اطاعت کی اور کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کی، اور آپؑ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور خدا کی رسی کو تھامے رکھا، پس اُس کو انتہائی خوش رکھا اور آپؑ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے اور آپؑ کی نظر اسی کی طرف رہی اور آپؑ نے ہمیشہ اُس کی رضا کو پسند کیا۔
٢٧ وَ سَنَنْتَ السُّنَنَ، وَ اَطْفَاْتَ الْفِتَنَ، وَ دَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ، وَ اَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ، وَ جَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ.	٢٧۔ اور آپؑ نے سنتِ خدا و رسولؐ کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا اور دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے راستے کو اجاگر کرکے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کردیا۔
٢٨ وَ كُنْتَ لِلّٰهِ طَآئِعًا، وَ لِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ تَابِعًا، وَ لِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا، وَ اِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ مُسَارِعًا، وَ لِعِمَادِ الدِّيْنِ رَافِعًا، وَ لِلطُّغْيَانِ قَامِعًا، وَ لِلطُّغَاةِ مُقَارِعًا، وَ لِلْاُمَّةِ نَاصِحًا.	٢٨۔ اور آپؑ خدا کے بے حد مطیع رہے اور اپنے جدامجد محمدؐ کے پیرو رہے اور اپنے پدر بزرگوار کے تابع فرمان رہے، اور آپ نے اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا کیا اور آپؑ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے اور سرکشی کی بنیادوں کو ڈھادینے والے اور سرکشوں کے سروں کو نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے اور امت پیغمبر کو نصیحت کرنے والے۔
٢٩ وَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا، وَ لِلْفُسَّاقِ مُكَافِحًا، وَ بِحُجَجِ اللّٰهِ قَآئِمًا، وَ لِلْاِسْلَامِ وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا، وَ لِلْحَقِّ نَاصِرًا، وَ عِنْدَ الْبَلَآءِ صَابِرًا، وَ لِلدِّيْنِ كَالِئًا، وَ عَنْ حَوْزَتِهٖ مُرَامِيًا.	٢٩۔ اور موت کے بھنور میں تیرنے والے اور اہل فسق وفجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے اور خدا کی حجتوں کے ساتھ قائم رہنے والے اور اسلام و مسلمین کیلئے دل میں رحم رکھنے والے اور حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے اور دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے۔
٣٠ تَحُوْطُ الْهُدٰى وَ تَنْصُرُهٗ، وَ تَبْسُطُ الْعَدْلَ وَ	٣٠۔ آپؑ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے اور دین کی نصرت و حمایت

تَنْشُرُهٗ، وَ تَنْصُرُ الدِّيْنَ وَ تُظْهِرُهٗ، وَ تَكُفُّ الْعَابِثَ وَ تَزْجُرُهٗ، وَتَاْخُذُ لِلدَّنِيِّ مِنَ الشَّرِيْفِ، وَتُسَاوِيْ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ.	کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے اور آپؑ طاقتور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔
﴿٣١﴾ كُنْتَ رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ، وَ عِصْمَةَ الْاَنَامِ، وَ عِزَّ الْاِسْلَامِ، وَ مَعْدِنَ الْاَحْكَامِ، وَ حَلِيْفَ الْاِنْعَامِ، سَالِكًا طَرَآئِقَ جَدِّكَ وَ اَبِيْكَ، مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ.	۳۱۔آپؑ یتیموں کی بہار تھے اور مخلوق کے لیے پناہ گاہ تھے اور اسلام کی عزت تھے اور آپؑ کے پاس احکام الٰہی کا سرمایا تھا اور آپؑ حاجتمندوں کو گراں قدر عطیہ دینے کا عزم کیے ہوئے تھے، اپنے جدِ امجد اور پدر نامدار کے طریقوں پر چلنے والے، اپنے بھائی کی طرح امر خیر کی ہدایت فرمانے والے۔
﴿٣٢﴾ وَ فِيَّ الذِّمَمِ، رَضِيَّ الشِّيَمِ، ظَاهِرَ الْكَرَمِ، مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ، قَوِيْمَ الطَّرَآئِقِ، كَرِيْمَ الْخَلَآئِقِ، عَظِيْمَ السَّوَابِقِ، شَرِيْفَ النَّسَبِ، مُنِيْفَ الْحَسَبِ، رَفِيْعَ الرُّتَبِ، كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ، مَحْمُوْدَ الضَّرَآئِبِ، جَزِيْلَ الْمَوَاهِبِ، حَلِيْمٌ رَّشِيْدٌ مُّنِيْبٌ، جَوَادٌ شَدِيْدٌ عَلِيْمٌ، اِمَامٌ شَهِيْدٌ، اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ، حَبِيْبٌ مُّهِيْبٌ.	۳۲۔اوراپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے، پسندیدہ خصائل رکھنے والے، آپؑ کی سخاوتِ اظہر من الشّمس، آپؑ پردۂ شب میں تہجد گزار، آپؑ کا ہر طریقہ مضبوط و درست، آپؑ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل، آپؑ کی ہر سبقت عظیم الشان، آپؑ کا نسب انتہائی بلند، آپؑ کے کمالات انتہائی بلندی پر، آپؑ کا ہر مرتبہ بلند تر، آپؑ کے فضائل بہت ہی زیادہ، آپؑ کے خصائل سب پسندیدہ، آپؑ کی بخششیں نہایت قیمتی، آپؑ صاحبِ حلم، راہِ حق پر گامزن، خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقتور صاحبِ علم، امام امت گواہ حقانیت ملت کے لیے دردمند، خدا سے لو لگائے ہوئے، ہر صاحب دل کے محبوب خدا کے غضب سے ڈرانے والے۔
﴿٣٣﴾ كُنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَلَدًا، وَلِلْقُرْاٰنِ سَنَدًا، وَ لِلْاُمَّةِ عَضُدًا، وَ فِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا، حَافِظًا لِّلْعَهْدِ وَ الْمِيْثَاقِ، نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ، بَاذِلًا لِّلْمَجْهُوْدِ، طَوِيْلَ الرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ.	۳۳۔ آپؑ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُن پر اور اُن کی آل علیہم السلام پر اللہ کی رحمتیں ہوں کے فرزند ہیں اور قرآن کے لیے سند ہیں اور امت کے لیے دست و بازو ہیں اور اطاعت خدا میں مشقت اٹھانے والے ہیں، عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے، بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے، طولانی رکوع و سجود کرنے والے۔
﴿٣٤﴾ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا، نَاظِرًا اِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْهَا، اٰمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوْفَةٌ، وَهِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِهَا مَصْرُوْفَةٌ، وَ اَلْحَاظُكَ عَنْ	۳۴۔ دنیا کو اِس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والا دنیا سے سیر ہوتا ہے، دنیا کو آپؑ نے ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا، آپؑ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں اور دنیا کی آرائشوں سے آپؑ کوسوں دور تھے اور رونق دنیا سے آپؑ کی

بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ، وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ، حَتّٰى إِذَا الْجَوْرُ مَدَّ بَاعَهُ، وَ أَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ، وَ دَعَى الْغَيُّ أَتْبَاعَهُ، وَ أَنْتَ فِيْ حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ، وَ لِلظَّالِمِيْنَ مُبَايِنٌ، جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَ الْمِحْرَابِ، مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ، تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ، عَلٰى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَإِمْكَانِكَ.	نگاہیں پھری ہوئی تھیں اور دنیا جانتی ہے آپؑ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف تھا، یہاں تک کہ ظلم و جور جب اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرے پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا، اور گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا اور اُس وقت آپؑ اپنے جدامجد کے حرم پاک میں مقیم تھے اور ظالموں سے قطعاً دور تھے، گوشہ نشین تھے اور محراب عبادت میں محوِ عبادت تھے، دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے، اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہتے تھے، اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک۔
٣٥ ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكَارِ، وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ، فَسِرْتَ فِيْٓ أَوْلَادِكَ وَأَهَالِيْكَ، وَشِيْعَتِكَ وَ مَوَالِيْكَ، وَ صَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَ الْبَيِّنَةِ، وَ دَعَوْتَ إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَ أَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُوْدِ، وَ الطَّاعَةِ لِلْمَعْبُوْدِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ الْخَبَآئِثِ وَالطُّغْيَانِ، وَوَاجَهُوْكَ بِالظُّلْمِ وَ الْعُدْوَانِ.	٣٥۔ پھر (بیعت یزید کے مطالبے پر) آپؑ کے حقیقت شناس علم نے یہ طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو اور لازم کر لیا کہ اُن فاجروں سے جہاد کریں، فوراً آپؑ اپنی اولاد اور اہل خاندان اور اپنے فرمانبرداروں اور دوستوں کی جماعت کو لے کر چلے اور آپؑ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور آپ نے حدود و احکام شریعت کے قائم کرنے کا اور معبود کی فرمانبرداری کا اور محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا، لیکن ستمگاروں نے ظلم و عداوت سے آپؑ کا مقابلہ کیا۔
٣٦ فَجَاهَدْتَّهُمْ بَعْدَ الْإِيْعَاذِ إِلَيْهِمْ، وَ تَاكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، فَنَكَثُوْا ذِمَامَكَ وَ بَيْعَتَكَ، وَ أَسْخَطُوْا رَبَّكَ وَ جَدَّكَ، وَ بَدَءُوْكَ بِالْحَرْبِ، فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَ الضَّرْبِ، وَ طَحَنْتَ جُنُوْدَ الْفُجَّارِ، وَ اقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبَارِ، مُجَادِلًا بِذِى الْفِقَارِ، كَأَنَّكَ عَلِيٌّ الْمُخْتَارُ.	٣٦۔ پس آپؑ نے پہلے تو اُن کو غضب خدا سے ڈرایا، اور تاکید کی اپنی اتمام حجت اُن پر مضبوطی سے قائم کی، جب انھوں نے ہر عہد کو توڑ دیا اور آپؑ کی بیعت سے پھر گئے اور اپنی شقاوت (و بدبختی) سے انھوں نے آپؑ کے خدا اور جد امجد کو غضبناک کیا اور آپؑ سے لڑنے میں پہل کی، تو پھر آپؑ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لیے میدان میں آگئے اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا اور آپؑ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے، ذوالفقار سے جنگ کرتے ہوئے، آپ حیدر کرارؑ کی طرح قتال کر رہے تھے۔
٣٧ فَلَمَّا رَأَوْكَ ثَابِتَ الْجَأْشِ، غَيْرَ خَآئِفٍ وَّلَا خَاشٍ، نَصَبُوْا لَكَ غَوَآئِلَ مَكْرِهِمْ، وَ قَاتَلُوْكَ بِكَيْدِهِمْ وَ شَرِّهِمْ، وَ أَمَرَ اللَّعِيْنُ جُنُوْدَهُ، فَمَنَعُوْكَ الْمَآءَ وَ	٣٧۔ پس اعدا نے آپؑ کو دل کا مضبوط، بالکل بے خوف و ہراس دیکھا، تو آپؑ کے لیے اپنے مکر و فریب کے جال پھیلانے لگے اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپؑ سے قتال کرنے لگے اور ملعون (عمر ابن سعد) نے اپنے مکار لشکر کو

وُرُوْدَهٗ، وَ نَاجَزُوْكَ الْقِتَالَ، وَ عَاجَلُوْكَ النِّزَالَ، وَ رَشَقُوْكَ بِالسِّهَامِ وَ النِّبَالِ، وَ بَسَطُوْآ اِلَيْكَ اَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ.	حکم دے دیا کہ پانی بند کر دو اور وہ پانی تک نہ پہنچ سکیں اور پے در پے ملے جلے حملے آپؑ پر ہونے لگے، اور سب لوگ تیزی کے ساتھ آپؑ سے قتال کرنے لگے اور آپؑ کو تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دیا اور سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپؑ کی طرف بڑھا دیئے۔
۳۸ وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ ذِمَامًا، وَلَا رَاقَبُوْا فِيْكَ اٰثَامًا، فِيْ قَتْلِهِمْ اَوْلِيَآئَكَ، وَنَهْبِهِمْ رِحَالَكَ، وَ اَنْتَ مُقَدَّمٌ فِي الْهَبَوَاتِ، وَ مُحْتَمِلٌ لِّلْاَذِيَّاتِ، قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِكَ مَلٰٓئِكَةُ السَّمٰوَاتِ.	۳۸۔ اور نہ انھوں نے آپؑ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا اور نہ انھوں نے آپ کے عہدوں کی رعایت کی، نہ یہ (غور کیا) کہ آپؑ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپؑ کے سامان لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہونگے اور آپؑ غبار جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت صبر و تحمل سے برداشت کر رہے تھے، آپؑ کا صبر دیکھ کر تو آسمان کے فرشتے بھی تعجب کر رہے تھے۔
۳۹ فَاَحْدَقُوْا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ، وَ اَثْخَنُوْكَ بِالْجِرَاحِ، وَ حَالُوْا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الرَّوَاحِ، وَ لَمْ يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ، وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، تَذُبُّ عَنْ نِّسْوَتِكَ وَ اَوْلَادِكَ.	۳۹۔ پس ظالموں نے ہر طرف سے آپؑ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپؑ کو مضمحل کر دیا، اور حائل ہو گئے آپؑ کے اور مستورات کے درمیان، اور نہ رہا باقی آپؑ کا کوئی ناصر و مددگار اور بیکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ، آپؑ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیا کو ہٹا رہے تھے۔
۴۰ حَتّٰى نَكَسُوْكَ عَنْ جَوَادِكَ، فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحًا، تَطَؤُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا، وَ تَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا.	۴۰۔ یہاں تک کہ انھوں نے آپؑ کو گھوڑے سے گرا دیا، آپؑ زخموں سے چور چور ہو کر زمین پر گرے، لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپؑ کو کچل رہے تھے اور سرکش و ستمگر اپنی تلواریں لیے آپؑ پر چڑھے چلے آتے تھے۔
۴۱ قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِيْنُكَ، وَ اخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَ الْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَ يَمِيْنُكَ، تُدِيْرُ طَرْفًا خَفِيًّا اِلٰى رَحْلِكَ وَ بَيْتِكَ، وَ قَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُّلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ، وَ اَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِدًا، اِلٰى خِيَامِكَ قَاصِدًا، مُحَمْحِمًا بَاكِيًا.	۴۱۔ موت کا پسینہ آپؑ کی پیشانیٔ مبارک پر آیا ہوا تھا اور آپؑ کے دست و پا اِدھر اُدھر سمٹتے اور پھیلتے تھے کبھی آپؑ کی بائیں جانب اور کبھی دائیں طرف، آپؑ چشم ہائے نیم وا سے اپنے خیمے، کنبے اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے اور جبکہ اُس وقت آپؑ کی خود کی حالت ایسی تھی کہ آپؑ کو اپنے کنبے اور بچوں کا دھیان نہ آسکتا تھا اور اُس وقت آپؑ کا گھوڑا تیزی سے، آپؑ کے خیام کی طرف چلا، ہنہناتا اور روتا ہوا۔
۴۲ فَلَمَّا رَاَيْنَ النِّسَآءُ جَوَادَكَ مَخْزِيًّا، وَ نَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَيْهِ مَلْوِيًّا، بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ، نَاشِرَاتِ	۴۲۔ پس جب اہل حرم نے آپؑ کے رہوار کو بے سوار آتے دیکھا، اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا، تو بیقرار ہو کر خیموں سے

الشُّعُوْرِ عَلَى الْخُدُوْدِ، لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ، وَ بِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ، وَ بَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ، وَ اِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ.	نکل پڑیں، اِس حالت میں کہ بال بکھرائے اور منہ پر طمانچے مارتے ہوئے، نوحہ و بکا کرتے ہوئے جب کہ پردے کا دھیان نہ تھا اور اپنے بزرگوں اور وارثوں کو پکارتے ہوئے، جبکہ وہ اپنی اُس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے اور سب کے سب آپؑ کی قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے۔
۴۳ وَ الشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِكَ، وَ مُوْلِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ، قَابِضٌ عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ، ذَابِحٌ لَّكَ بِمُهَنَّدِهٖ، قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ، وَ خَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ، وَ رُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ، وَ سُبِيَ اَهْلُكَ كَالْعَبِيْدِ، وَ صُفِّدُوْا فِي الْحَدِيْدِ.	۴۳۔ اور (افسوس) شمر مردود اُس وقت آپؑ کے سینۂ اقدس پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپؑ کی گردن پر پھیر رہا تھا، آپؑ کی ریش مبارک وہ ظالم اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے، اپنی ہندی تلوار سے آپؑ کو ذبح کر رہا تھا، آپؑ کے دست و پا بے حرکت ہو گئے اور سانس رک گئی، یہاں تک کہ نیزہ پر سر اقدس کو قطع کر کے اٹھایا گیا اور آپؑ کے اہل حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں بُری طرح جکڑ کر اونٹوں پر بٹھا دیا گیا۔
۴۴ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ، تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ، يُسَاقُوْنَ فِي الْبَرَارِيْ وَ الْفَلَوَاتِ، اَيْدِيْهِمْ مَّغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ، يُطَافُ بِهِمْ فِي الْاَسْوَاقِ.	۴۴۔ دوپہر کی گرمی کی شدت، اُن کے چہروں کو جھلسا رہی تھی، وہ غریب الدیار کشاں کشاں بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے، اُن کے ہاتھ اُن کی گردنوں سے بندھے ہوئے تھے، اسی طرح اُن کو بازاروں میں پھرایا جارہا تھا۔
۴۵ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ، لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ، وَ عَطَّلُوا الصَّلَاةَ وَ الصِّيَامَ، وَ نَقَضُوا السُّنَنَ وَ الْاَحْكَامَ، وَ هَدَمُوْا قَوَاعِدَ الْاِيْمَانِ، وَ حَرَّفُوْا اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ، وَ هَمَجُوْا فِي الْبَغْيِ وَ الْعُدْوَانِ.	۴۵۔ پس وائے ہو اُن نافرمانوں فاسقوں پر، جنھوں نے آپؑ کو قتل کر کے اسلام کو بھی قتل کر دیا اور نمازوں اور روزوں کو معطل کر دیا اور سنتوں اور شریعت کے احکام کو توڑ دیا اور ایمان کی عمارات کو ڈھا دیا اور قرآن کی آیتوں کو مسخ کر دیا اور بڑی تیزی سے وہ لوگ بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔
۴۶ لَقَدْ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ مِنْ اَجْلِكَ مَوْتُوْرًا، وَ عَادَ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَهْجُوْرًا، وَ غُوْدِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْرًا.	۴۶۔ آپؑ کے قتل سے رسول اللہ ﷺ یقیناً مظلوم قرار پا گئے مظلوم بھی ایسے کہ آپؑ کے خون کا بدلہ نہ لے سکے اور آپؑ کے قتل سے کتاب خدائے عزّ و جل پر لاوارثی چھا گئی اور آپؑ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔
۴۷ وَ فُقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ، وَ التَّحْرِيْمُ وَ التَّحْلِيْلُ، وَ التَّنْزِيْلُ وَ التَّاْوِيْلُ، وَ ظَهَرَ بَعْدَكَ	۴۷۔ آپؑ کے نہ ہونے سے تکبیر و تہلیل کی آوازوں میں کوئی روح نہ رہی، اور حرام اور حلال کا امتیاز نہ رہا اور قرآن اور قرآن کے معانی اور تاویل قرآن کا تعین سب ضائع ہو گیا اور ظاہر ہو گیا

التَّغْيِيْرُ وَ التَّبْدِيْلُ، وَ الْاِلْحَادُ وَ التَّعْطِيْلُ، وَ الْاَهْوَآءُ وَ الْاَضَالِيْلُ، وَ الْفِتَنُ وَ الْاَبَاطِيْلُ.	کہ آپؑ کے بعد شریعت میں کھلم کھلا تبدیلیاں ہوئیں، اور چھا گئے فاسد عقیدے اور حدود شریعت معطل ہو گئی اور نفسانی خواہشوں اور گمراہیوں کا زور ہو گیا اور فتنے و فساد اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔
۴۸فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِه، فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ، قَآئِلًا: يَآ رَسُوْلَ اللهِ! قُتِلَ سِبْطُكَ وَ فَتَاكَ، وَ اسْتُبِيْحَ اَهْلُكَ وَ حِمَاكَ، وَ سُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ، وَ وَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَ ذَوِيْكَ.	۴۸۔ غرضیکہ آپؑ کی سنانی سنانے والا آپؑ کے جدامجد رسول اللہؐ کی قبر کے پاس کھڑا ہوا، آپؑ کی سنانی برستے آنسوؤں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے سنائی، کہ یا رسول اللہؐ! افسوس آپؐ کا نواسہ اور فرزند قتل کر دیا گیا اور آپؐ کے گھر والوں اور جانثاروں کو ستایا اور شہید کر دیا گیا اور آپؐ کے بعد آپؐ کی ذریت کو قید کیا گیا اور آپؐ کی پردہ دار عترت اور ذریت کو بہت دکھ دیئے گئے۔
۴۹فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ، وَ بَكٰى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ، وَ عَزَّاهُ بِكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الْاَنْبِيَآءُ، وَ فُجِعَتْ بِكَ اُمُّكَ الزَّهْرَآءُ، وَ اخْتَلَفَتْ جُنُوْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، تُعَزِّيْ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اُقِيْمَتْ لَكَ الْمَاٰتِمُ فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، وَ لَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ.	۴۹۔ پس روح رسولؐ کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرتؐ کا قلب نازک گریہ کناں ہوا اور ملائکہؑ اور انبیاء نے اُن کو آپؑ کا پرسہ دیا اور آپؑ کے قتل ہونے سے آپؑ کی مادر جناب زہراؑ بیتاب ہو گئیں اور ملائکہ مقربینؑ کے لشکر ایک کے بعد ایک اترنے لگے، جو آپؑ کے والد امیر المومنینؑ کو پرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپؑ پر نوحہ و ماتم کیا جارہا تھا اور آپؑ کے غم میں حوران جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں۔
۵۰وَ بَكَتِ السَّمَآءُ وَ سُكَّانُهَا، وَ الْجِنَانُ وَ خُزَّانُهَا، وَ الْهِضَابُ وَ اَقْطَارُهَا، وَ الْبِحَارُ وَ حِيْتَانُهَا، وَ مَكَّةُ وَ بُنْيَانُهَا، وَ الْجِنَانُ وَ وِلْدَانُهَا، وَ الْبَيْتُ وَ الْمَقَامُ، وَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ، وَ الْحِلُّ وَ الْاِحْرَامُ.	۵۰۔ اور گریہ کرنے لگے آپؑ پر آسمان اور آسمان کے باشندے اور جنت اور جنت کے خزینہ دار اور پہاڑ قطار در قطار اور دریا اور دریا کی مچھلیاں اور مکہ اور مکہ کی عمارتیں اور جنت اور اُس کے غلمان اور کعبہ اور مقام ابراہیم اور مشعر الحرام اور حل و حرم سب ہی آپؑ کے غم میں گریہ کناں ہوئے۔
۵۱اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ، وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ.	۵۱۔ خداوندا! اِس بلند مرتبہ مکان کی حرمت کا واسطہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو اُن کے گروہ میں محشور فرما اور اُن کی سفارش سے مجھے جنت میں داخل فرما۔
۵۲اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَآ اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ! وَ يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ! وَ يَآ اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ! بِمُحَمَّدٍ	۵۲۔ میرے معبود! میں تجھ سے متوسل ہوتا ہوں اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے! اور اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر! اور اے تمام حاکموں سے زیادہ زور

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ.	حکومت رکھنے والے ! واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبر، تیرے رسول ہیں تمام عالم کی طرف۔
۵۳ وَ بِاَخِيْهِ وَ ابْنِ عَمِّهِ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ، اَلْعَالِمِ الْمَكِيْنِ، عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ بِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، وَ بِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ، وَ بِاَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ اَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، وَ بِاَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ، وَ بِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ، وَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ.	۵۳۔ اور اُن کے بھائی اور چچا کے فرزند کا واسطہ جو بزرگ روحانی، معدن علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں، یعنی حضرت علی امیر المومنینؑ اور فاطمۃ الزہراؑ کا واسطہ جو زنان عالم کی سردار ہیں اور حسن مجتبیٰؑ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابا عبد اللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہداء میں زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور اُن کے ساتھ قتل ہونے والی اولاد کا واسطہ اور اُن کی مظلوم ذریت کا واسطہ اور علی بن الحسین زین العابدینؑ کا واسطہ۔
۵۴ وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ الْاَوَّابِيْنَ، وَ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ، وَ بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُّظْهِرِ الْبَرَاهِيْنَ، وَ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى نَاصِرِ الدِّيْنِ، وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ، وَ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ، وَ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ، وَ بِالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ الْاَبَرِّيْنَ، اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ، وَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيَامَةِ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَآئِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ.	۵۴۔ اور محمد بن علی علیہما السلام کا واسطہ جو عبادت گزاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمد علیہما السلام کا واسطہ جو مجسم صداقت ہیں اور موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسی علیہما السلام کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علی علیہما السلام کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں اور علی بن محمد علیہما السلام کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسن بن علی علیہما السلام کا واسطہ جو ائمۂ اطہار علیہم السلام کے وارث ہیں اور اُس ذات گرامی کا واسطہ جو تمام مخلوق پر حجت خدا ہیں، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج جو صادقین ہیں بہترین نیکیوں کے حامل ہیں، جن کا لقب آل طٰہٰ و آل یٰسین ہے اور یہ کہ تو مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے مطمئن رہنے والوں میں سے کامیاب ہونے والوں میں سے، خوش وخرم اور بشارت جنت پانے والوں میں سے قرار دے۔
۵۵ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَ اَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ، وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ، وَ انْصُرْنِيْ عَلَى الْبَاغِيْنَ، وَ اكْفِنِيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ، وَ اصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ، وَ اقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِي الظَّالِمِيْنَ، وَ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنَ فِيْ	۵۵۔ خداوندا! مجھے اپنے فرمانبرداروں میں قرار دے اور صالحین سے وابستہ رکھ اور میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو اور مجھے فتح دے اُن کے مقابلے میں جو بغاوت و سرکشی کرنے والے ہیں اور مجھے حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھ اور بری تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رخ میری طرف سے پھیر دے، اور ظالموں کے ہاتھ کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے اور میرے بابرکت پیشواؤں (محمد وآل محمدؐ) کو اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ ساتھ اُن حضرات کے جن کو تو نے

اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ، مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ، وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!	اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے جو انبیاء اور صدیقین و شہدا و صالحین ہیں اُن کی رفاقت مجھے نصیب ہو آخرت میں تیری رحمت سے، تجھے واسطہ تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!
﴿۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُقْسِمُ عَلَیْكَ بِنَبِیِّكَ الْمَعْصُوْمِ، وَ بِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ، وَ نَهْیِكَ الْمَكْتُوْمِ، وَ بِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ، اَلْمُوَسَّدِ فِیْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ، اَلْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ، اَنْ تَكْشِفَ مَا بِیْ مِنَ الْغُمُوْمِ، وَ تَصْرِفَ عَنِّیْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ، وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ.	۵۶۔ خداوندا! میں تجھ کو قسم دیتا ہوں تیرے معصوم نبی کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لیے مقررہ ارشادات کی اور اُس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لیے ہر طرف سے جن و انس اور ملائکہ پہنچتے ہیں، جس کے پہلو میں امام معصومؑ شہید ظلم و ستم آرام فرما رہے ہیں کہ تو میرے رنج و غم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے جو حتمی ہے اور مجھے جہنم کی آگ سے جو جلا دینے والی ہے پناہ دے دے۔
﴿۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِیْ بِنِعْمَتِكَ، وَ رَضِّنِیْ بِقِسْمِكَ، وَ تَغَمَّدْنِیْ بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ، وَ بَاعِدْنِیْ مِنْ مَّكْرِكَ وَ نَقِمَتِكَ. اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الزَّلَلِ، وَ سَدِّدْنِیْ فِی الْقَوْلِ وَ الْعَمَلِ، وَ افْسَحْ لِیْ فِیْ مُدَّةِ الْاَجَلِ، وَ اعْفِنِیْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَ الْعِلَلِ، وَ بَلِّغْنِیْ بِمَوَالِیَّ وَ بِفَضْلِكَ اَفْضَلَ الْاَمَلِ.	۵۷۔ اے معبود! میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کے انبار لگا دے اور مجھے اتنا عطا فرما دے کہ میں خوش و خرم ہو جاؤں اور مجھے اپنے جود و کرم میں چھپا لے اور مجھے اپنی سزا اور عقاب سے دور رکھ۔ خداوندا! مجھے ہر لغزش سے بچا اور میرے قول و عمل کو درست فرما اور مجھے عمر دراز عطا فرما اور مجھے امراض و بلیات سے بچا اور میرے پیشواؤں کے وسیلے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا دے۔
﴿۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَقْبَلْ تَوْبَتِیْ، وَ ارْحَمْ عَبْرَتِیْ، وَ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ، وَ نَفِّسْ كُرْبَتِیْ، وَ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ، وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ.	۵۸۔ خداوندا! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور میری توبہ قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما، اور میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے رنج و ملال کو دور فرما اور میری خطاؤں کو بخش دے اور میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔
﴿۵۹﴾ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِیْ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ، وَ الْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ، ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَ لَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَ لَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ، وَ لَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ، وَ لَا جَاهًا اِلَّا عَمَّرْتَهٗ، وَ لَا فَسَادًا اِلَّآ اَصْلَحْتَهٗ، وَ لَآ اَمَلًا	۵۹۔ خداوندا! نہ باقی چھوڑ میرے لیے اُس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اُس بزرگ مرتبہ مقام پر، (میری حاضری کا نتیجہ یہ ہو کہ) میرے ہر گناہ کو تُو بخش چکا ہو اور میرے ہر عیب کو تُو چھپا چکا ہو اور میرے ہر رنج و غم کو تُو دور کر چکا ہو اور میرے معمولی رزق میں تُو کشائش کر چکا ہو اور میرے مقام و منزلت کو بلند کرنے کا تُو حکم نافذ کر چکا ہو اور میرے ہر بگڑے کاموں کو تُو

اِلَّا بَلَّغْتَهٗ، وَلَا دُعَآءً اِلَّآ اَجَبْتَهٗ، وَ لَا مُضَيَّقًا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهٗ.	درست کر چکا ہو اور میری ہر آرزوئے دل کو تُو پورا کر چکا ہو اور میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو اور میری ہر تنگی کو تُو زائل کر چکا ہو اور میرے ہر انتشار کو تُو اطمینان سے بدل چکا ہو۔
۶۰ وَ لَآ اَمْرًا اِلَّآ اَتْمَمْتَهٗ، وَلَا مَالًا اِلَّا كَثَّرْتَهٗ، وَ لَا خُلُقًا اِلَّا حَسَّنْتَهٗ، وَلَآ اِنْفَاقًا اِلَّآ اَخْلَفْتَهٗ، وَلَآ اَحَالًا اِلَّآ اَخَّرْتَهٗ، وَ لَا سُوْٓءً اِلَّآ اَصْلَحْتَهٗ، وَلَا حَسُوْدًا اِلَّا قَمَعْتَهٗ، وَ لَا عَدُوًّا اِلَّآ اَرْدَيْتَهٗ، وَلَا شَرًّا اِلَّا كَفَيْتَهٗ، وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ، وَلَا بَعِيْدًا اِلَّآ اَدْنَيْتَهٗ، وَ لَا شَعْثًا اِلَّا لَمَمْتَهٗ، وَلَا سُؤَالًا اِلَّآ اَعْطَيْتَهٗ.	۶۰۔ اور میرے ہر کام کو تُو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، اور میرے ہر مال کو تُو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلق حسن تُو عطا کر چکا ہو اور میرے حصے کی ہر کم ہو جانے والی نعمت کو تو پورا کر چکا ہو، اور میرے ہر حال کو تُو بہتر قرار دے چکا ہو اور میری ہر برائی کی تُو اصلاح کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تُو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو اور مجھے ہر بیماری سے تُو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے قریبیوں کو جو دور ہو چکے ہیں تُو قریب کر چکا ہو اور میری ہر پریشانی کو تُو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال جو تُو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔
۶۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَ ثَوَابَ الْاٰجِلَةِ. اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ، وَ بِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا، وَ قَلْبًا خَاشِعًا، وَيَقِيْنًا شَافِيًا، وَ عَمَلًا زَاكِيًا، وَ صَبْرًا جَمِيْلًا، وَ اَجْرًا جَزِيْلًا.	۶۱۔ خداوندا! میں تجھ سے اِس جہان فانی (دنیا) کی بہتری اور اُس جہان باقی (آخرت) کے ثواب کا سوال کرتا ہوں۔ خداوندا! مجھے حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اِس درجہ شامل حال رکھ کہ مجھے پھر کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔ بارِالٰہا! میں تجھ سے اُس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اُس دل کا جس میں تیرا خوف ہو، اور اُس یقین کا جو ہر شک کو دور کر دے اور اُس عمل کا جو پاکیزہ و خالص ہو اور اُس صبر کا جو عمدہ و بہترین ہو اور اُس اجر کا جو فراواں ہو۔
۶۲ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَ زِدْ فِيْٓ اِحْسَانِكَ وَ كَرَمِكَ اِلَيَّ، وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا، وَ عَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا، وَ اَثَرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا، وَ عَدُوِّيْ مَقْمُوْعًا.	۶۲۔ خداوندا! مجھے توفیق عطا فرما دے کہ میں تیری عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کروں، اور اپنے احسانات اور مہربانیاں تو مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسی کہ سب لوگ میری بات کو سن کر مانیں، اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرلے اور میری نیکیاں ایسی ہوں کہ لوگ میرے نقش قدم پر چلیں، اور میرے دشمن کو تُو برباد کر دے۔
۶۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الْاَخْيَارِ، فِيْٓ اٰنَآءِ اللَّيْلِ وَ اَطْرَافِ النَّهَارِ، وَ اكْفِنِيْ شَرَّ الْاَشْرَارِ، وَ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْاَوْزَارِ، وَ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ، وَ	۶۳۔ خداوندا! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمدؐ پر جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، ان حضرات پر تیری رحمت کا سلسلہ شب و روز جاری رہے اور شریر لوگوں کے شر کے مقابلے میں تُو میری حفاظت فرما اور مجھے پاکیزہ بنا دے گناہوں سے اور

اَحِلَّنِیْ دَارَ الْقَرَارِ، وَ اغْفِرْلِیْ وَلِجَمِیْعِ اِخْوَانِیْ فِیْكَ، وَ اَخَوَاتِیْ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، بِرَحْمَتِكَ وَ كَرَمِكَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!	آزاد کر دے گناہوں کے بار سے،اور مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے دے اور راحت و آرام کے مقام جنت الفردوس میں جگہ دے اور تُو بخش دے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو جو مومنین و مومنات ہوں سب کو، اپنی رحمت اور کرم کے تصدق سے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں میں !

نمازِ حضرت جعفر طیارؑ

یہ نماز جعفر طیار، حاجات کی جلد قبولیت کا باعث ہے۔ یہ گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ نماز کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے لیکن اس کی فضیلت کا وقت جمعہ کے روز صبح تقریباً آٹھ (8) سے نو (9) بجے کے درمیان کا وقت ہے۔ یہ چار رکعتی ہے دو تشہد اور دو سلام کے ساتھ۔ ویسے تو الحمد کے بعد کوئی بھی سورہ پرھ سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ زلزال پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ عادیات اور تیسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ نصر اور چوتھی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے اور ذیل میں دی گئی ترتیب اور تعداد کے مطابق تسبیحات اربعہ پڑھے :

سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ.	منزہ ہے اللہ اور ساری حمد اسی کیلئے ہے، اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں، اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

پہلی رکعت : حمد و سورہ کی تلاوت کے بعد پندرہ (15) مرتبہ، رکوع میں : دس (10) مرتبہ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد: دس (10) مرتبہ پہلے سجدے میں : دس (10) مرتبہ

سجدے سے سر اٹھانے کے بعد: دس (10) مرتبہ دوسرے سجدے میں : دس (10) مرتبہ

سجدے سے سر اٹھانے کے بعد: دس مرتبہ

(ہر رکعت میں کل 75 مرتبہ) اور چاروں رکعتوں میں اسی طرح پڑھے جس کا مجموعہ تین سو (300) مرتبہ ہوتا ہے۔

ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز جعفر طیار بجا لائی۔ پھر آپ نے ہاتھوں کو بلند کیا اور:

یَارَبِّ یَارَبِّ پڑھا، ایک سانس کے برابر

پھر یَارَبَّاهُ یَارَبَّاهُ پڑھا، ایک سانس کے برابر

پھر یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ پڑھا، ایک سانس کے برابر

پھر یَاحَیُّ یَاحَیُّ پڑھا، ایک سانس کے برابر

پھر یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ پڑھا، ایک سانس کے برابر

پھر یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ پڑھا، سات (۷) مرتبہ

پھر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھا، سات (۷) مرتبہ

اور پھر یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَآءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَ لَاغَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَّبْلُغُ غَايَةَ ثَنَآئِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَ اَيَّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ، مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ، عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ، تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَالَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.	شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اے معبود میں تیری حمد کے ساتھ آغاز سخن کرتا ہوں اور تیری ثنا کرتے ہوئے بولتا ہوں، تیری بزرگی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کی کوئی انتہا نہیں، میں تیرا ثناخواں ہوں اور کون تیری ثنا کی حد اور تیری بزرگی کی انتہا تک پہنچ سکتا ہے تیرے پیدا کیے ہوئے کیونکر تیری بزرگی تک پہنچ سکتے ہیں، اور وہ کون سا زمانہ ہے جس میں تُو اپنے فضل کے باعث لائق تعریف، اپنی بزرگی میں قابل ذکر اور اپنے حلم کی بدولت گناہگاروں پر کرم نہ کرتا تھا؟! تیری زمین پر رہنے والوں نے تیری فرمانبرداری سے منہ موڑا لیکن تُو اُن کے لئے اپنی بخشش سے مہربان، اپنے فضل سے سخی اور اپنے کرم سے توجہ فرما رہا ہے، اے وہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں تُو احسان کرنے والا صاحب جلالت اور شان والا ہے۔

پس حضرت نے فرمایا: اے مفضل! جب تمہیں کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو نماز جعفر طیار کو پڑھ کر یہ دعا پڑھو اور اپنی حاجت کو خدا سے طلب کرو تاکہ وہ پوری ہو جائے۔

نماز جعفر طیّار کا ایک مختصر عمل

بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص اس طریقے پر عمل نہیں کر سکتا اسے چاہیے کہ نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کرکے چار رکعت نماز ادا کرے اور پھر تین سو مرتبہ مندرجہ ذیل تسبیح پڑھے اور پھر دعا مانگے۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ.	منزہ ہے اللہ اور ساری حمد اسی کیلئے ہے، اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں، اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

تمام حرم ہائے مبارکہ کیلئے اذن دخول

جب حضرت رسول ﷺ کی مسجد یا ائمہؑ میں سے کسی امام کے حرم میں جانے کا ارادہ کریں تو دروازے پر کھڑے ہو کر یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ قَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ يَّدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَقُلْتَ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيْفِ فِيْ غَيْبَتِهٖ كَمَآ اَعْتَقِدُهَا فِيْ حَضْرَتِهٖ. وَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَ خُلَفَآءَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَحْيَآءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ، يَرَوْنَ مَقَامِيْ، وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ، وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِيْ، وَ اَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ كَلَامَهُمْ، وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ، وَاِنِّيْ اَسْتَاْذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا وَ اَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ ﷺ ثَانِيًا، وَ اَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طَاعَتُهٗ (.........)	اے معبود! میں تیرے نبی کے گھر کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر حاضر ہوں، اُن پر اور اُن کی آل پر تیری رحمت نازل ہو تُو نے لوگوں کو آنحضرتؐ کی اجازت کے بغیر اُن کے گھروں میں داخل ہونے سے منع کیا ہے اور تیرا فرمان ہے اے ایمان والو! داخل نہ ہوا کرو نبی کے گھروں میں مگر اُس وقت جب تمہیں اجازت مل جائے، اے اللہ! بے شک میں اِس حرم شریف میں مدفون ہستی کا اُن کی غیبت میں ایسے ہی معتقد ہوں جیسے میں اُن کے ظہور میں معتقد تھا اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسولؐ اور تیرے خلفاء کہ اُن سب پر سلام ہو، وہ زندہ ہیں اور تیرے ہاں رزق پاتے ہیں، وہ مجھے دیکھ رہے ہیں، میری التجائیں سن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور بے شک تُو نے میرے کانوں کو اُن کا کلام سننے سے روکا ہے اور اُن سے راز و نیاز کرنے میں میرے فہم کو کھول رکھا ہے اور اے میرے رب پہلے میں تجھ سے اجازت مانگتا ہوں پھر تیرے رسولؐ سے اجازت مانگتا ہوں کہ خدا رحمت کرے اُن پر اور اُن کی آل پر اور اجازت مانگتا ہوں تیرے خلیفہ و امام سے جن کی اطاعت مجھ پر واجب ہے۔

خالی جگہ میں جس کی زیارت کر رہے ہیں ان ہستی کا نام مع ان کے والد بزرگوار کے اسم گرامی کو زبان پر لائے مثلاً اگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہے تو کہے: اَلْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ علیہ السلام اور اگر زیارت امام رضا علیہ السلام ہو تو کہے:

عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا علیہ السلام

اور اسی طرح باقی ائمہ علیہم السلام کے بارے میں کہے۔ پھر یہ پڑھے:

وَ الْمَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا، ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَاْذَنْ لِيْ يَا مَوْلَايَ فِي الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَآ اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ، فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا لِّذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ.	اور پھر اُن فرشتوں سے جو اِس بارگاہ کے نگہبان ہیں جو پُر برکت ہے آیا میں اندر آجاؤں، اے اللہ کے رسولؐ! آیا میں اندر آجاؤں، اے خدا کی حجت! آیا میں اندر آجاؤں، اے خدا کے مقرب ملائکہ! جو قبر مطہر کے پاس مقیم ہیں آیا میں اندر آجاؤں، پس اے میرے مولا! مجھے اندر آنے کی اجازت دیجیے، ایسی بہترین اجازت جو آپ نے اپنے دوستوں میں کسی کو دی ہو، پس اگرچہ میں اِس کے لائق نہیں ہوں، لیکن آپ اجازت دینے کے اہل ہیں۔

برکت والی دہلیز کو بوسہ دے کر اندر جائے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.	خدا کے نام سے خدا کی ذات سے خدا کی راہ میں اور حضرت رسولؐ خدا کی ملت پر کہ رحمت کرے اللہ اُن پر اور اُن کی آل پر، اے معبود! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر کہ بے شک تُو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

نقشہ حرم امیر المومنین علیہ السلام

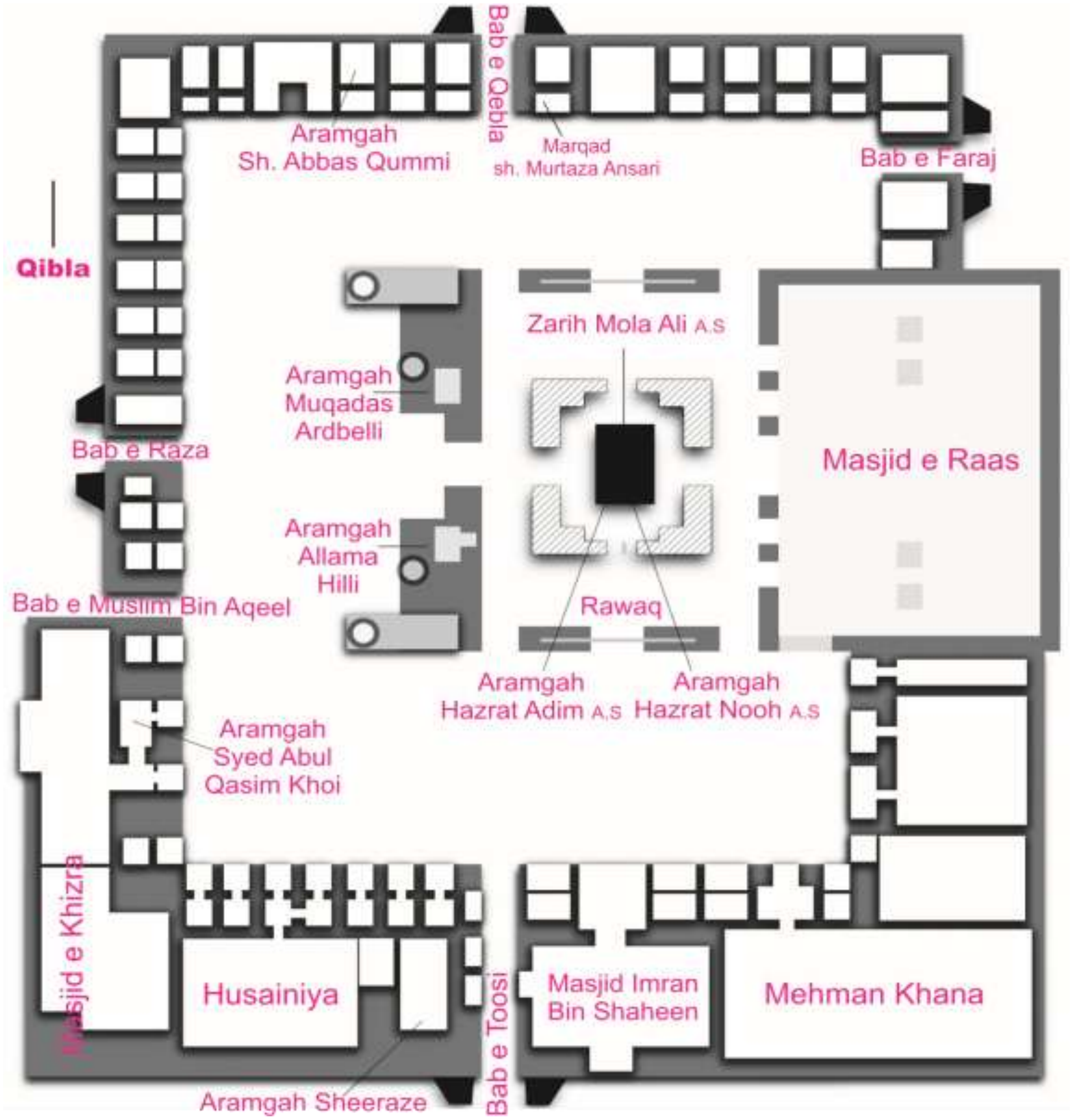

نقشہ کے مقامات

(۱) ضریح مطہر امیر المومنین علیہ السلام اور مدفن حضرت آدم و نوح علیہما السلام

(۲) مرقد علامہ حلی

(۳) مرقد مقدس اردبیلی

(۴) مرقد شیخ جعفر شوستری

(۵) مرقد سید محمد کاظم طباطبائی

(۶) مرقد مرزا شیرازی
(۷) مرقد آیت اللہ خوئی
(۸) مرقد سید ابوالحسن اصفہانی
(۹) مرقد آیت اللہ نائینی
(۱۰) مرقد آخوند خراسانی
(۱۱) مرقد شیخ عباس قمی
(۱۲) مرقد مرزا نوری
(۱۳) مرقد شیخ انصاری
(۱۴) مرقد و مسجد شیخ طوسی
(۱۵) مدرسہ غرویہ
(۱۶) مرقد ملا احمد نراقی
(۱۷) مرقد آیت اللہ سید مصطفیٰ خمینی

مقامات نجف و اطراف نجف

چند اہم مسائل

(1) سرزمین عراق پر دو مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر ہونے کے باوجود آپ چار رکعتی نماز کو مکمل بھی پڑھ سکتے ہیں: (۱) حرم امام حسین علیہ السلام (۲) مسجد کوفہ۔ (شہر کوفہ)

زائرین کرام جب آپ نماز قصر پڑھ رہے ہوتے ہیں تو بعض مرتبہ آپ ایسی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں کہ جہاں نماز جماعت کا اتصال آپ کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ جب آپ کی نماز مکمل ہو جائے تو سلام پڑھ کر جلدی سے دوبارہ جماعت میں شامل ہو جائیں تاکہ باقی نمازیوں کا اتصال باقی رہے۔ لیکن یاد رہے کہ نماز جماعت میں نفل نماز کی نیت نہیں کی جا سکتی واجب نماز ہی جماعت سے پڑھی جا سکتی ہے لہٰذا اگر آپ کی قضا نماز کوئی رہتی ہو تو اس کی نیت کیجیے اور اگر آپ کی کوئی قضا نماز نہیں ہے تو اپنے مرحومین میں سے خاص طور پر اگر والدین کی قضا کو انجام دے سکیں تو بہت اچھا ہے۔ اگر آپ کے والدین حیات ہیں یا ان کی بھی کوئی نماز قضا نہیں ہے تو پھر کوشش کیجیے کہ ایسی جگہ نہ بیٹھیں کہ جہاں آپ کی وجہ سے نمازیوں کا اتصال ختم ہو سکتا ہو۔

(2) یاد رکھیے جہاں کہیں بھی پینے کا پانی ہو اس سے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح جو جگہ کسی مخصوص کام کے لیے ہو اور وہاں وضو کی اجازت نہ ہو تو وہاں وضو کرنا جائز نہیں اور نہ اس سے نماز ہو گی۔

(3) نماز جماعت میں حالت قیام میں تلاوت پیش نماز کرے گا اور نمازی صرف سنے گا اور باقی تمام اذکار نمازی کو خود انجام دینے ہیں۔

شیخ مرتضیٰ انصاریؒ

شیخ انصاری کے نام سے معروف تیرہویں صدی کے شیعہ فقہاء میں سے تھے۔آپ کو "خاتم الفقہاء والمجتہدین" لقب دیا گیا تھا۔انہوں نے علم اصول میں جدید روشوں کو متعارف کرتے ہوئے علم فقہ کو ایک نئے مرحلے میں وارد کیا۔ "رسائل" اور "مکاسب محرمہ" ان کی اہم ترین کتابوں میں سے ہیں یہ دونوں فقہی کتابیں آج بھی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں۔ شیخ انصاری نے سن 1281ھ کو نجف میں وفات پائی اور حضرت علی علیہ السلام کے روضہ اطہر میں مدفون ہیں۔

جلیل القدر عالم دین مرحوم شیخ عبدالرحیم دزفولی کہتے ہیں: میری دو ایسی حاجتیں تھیں جن سے کوئی بھی آگاہ نہیں تھا۔میں ان کے پورا ہونے کی دعا کیا کرتا تھا اور میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت عباس علیہ السلام کو شفیع قرار دیتا یہاں تک کہ میں زیارات مخصوصہ کے لئے ایک بار نجف سے کربلا گیا اور میں نے ان ہستیوں کے حرم میں اپنی وہ دونوں حاجتیں بیان کیں لیکن مجھے اپنے توسل میں کوئی اثر دکھائی نہ دیا ۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ حضرت عباس علیہ السلام کے حرم میں لوگوں کی کثیر تعداد ہے۔میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ آج یہاں لوگوں کا اتنا ہجوم کیوں ہے؟اس نے کہا: ایک بیابان میں رہنے والے عرب کے بیٹے کو مدتوں سے فالج تھا وہ اسے شفاء کی غرض سے حرم مطہر میں لائے ۔ حضرت عباس علیہ السلام نے اس پر لطف و کرم کیا اور اسے شفا مل گئی ۔اب لوگ اس کے کپڑے پھاڑ کر تبرک کے طور پر لے جارہے ہیں۔اس واقعے سے میری حالت تبدیل ہو گئی اور میں نے سرد آہ کھینچ کر آنحضرت کی ضریح کے قریب ہوا اور میں نے عرض کیا: یا ابالفضل العباس علیہ السلام ! میری دو شرعی حاجتیں ہیں جنہیں میں متعدد بار حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کی بارگاہ میں عرض کر چکا ہوں لیکن آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور یہ ایک بیابانی بچہ آپ سے متوسل ہوا آپ نے اس کی حاجت روا فرمادی۔

اس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ آپ کی نظر میں میری چالیس سال تک زیارت، خدمت اور تحصیل علم میں مشغول رہنا اس بچے کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتا۔اس لئے اب میں اس شہر میں نہیں رہوں گا اور ایران ہجرت کر جاؤں گا۔ میں یہ باتیں کہہ کر حرم سے باہر آگیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم میں اس طرح سے ایک مختصر سا سلام کیا جیسے کوئی اپنے آقا سے ناراض ہو اور پھر یوں اپنے گھر آگیا۔میں نے اپنا سامان باندھا اور نجف کی طرف اس ارادے سے روانہ ہو گیا کہ وہاں سے اپنے بال بچوں کو لے کر ایران چلا جاؤں گا۔ جب میں نجف اشرف پہنچا تو میں صحن کے راستے گھر کی طرف روانہ ہوا میں نے صحن میں شیخ انصاری کے خادم کو دیکھا۔میں نے ان سے ہاتھ ملایا اور گلے ملا۔

انہوں نے کہا: آپ کو شیخ بلا رہے تھے۔

میں نے کہا: شیخ کو کیسے پتا چلا؟! میں تو ابھی یہاں آیا ہوں؟

انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: صحن میں جاؤ، شیخ عبدالرحیم کربلا سے آرہے ہیں انہیں میرے پاس لے آؤ۔

میں نے خود سے کہا: نجف کے زائرین عام طور پر ایک دن زیارت مخصوصہ کے لئے کربلا رہتے ہیں اور اس سے اگلے دن واپس آتے ہیں اور اکثر صحن کے راستے ہی داخل ہوتے ہیں شاید اسی لئے انہوں نے خادم سے کہا مجھے صحن میں دیکھو۔ ہم دونوں شیخ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم گھر کے بیرونی حصے میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی نہیں تھا اس لئے ملّا نے اندرونی دروازہ کھٹکھٹایا۔ شیخ مرتضیٰ نے آواز دی: کون ہے؟

ملّا نے عرض کیا: میں شیخ عبدالرحیم کو لایا ہوں۔ شیخ تشریف لائے ہیں۔

آپ نے ملّا سے فرمایا: تم جاؤ۔

جب وہ چلے گئے تو انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: آپ کی دو حاجتیں ہیں اور انہوں نے وہ دونوں حاجتیں بھی بتادیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں ! ایسا ہی ہے۔ شیخ نے فرمایا: فلاں حاجت میں پوری کر دیتا ہوں اور دوسری کا تم خود استخارہ کر لو۔ اگر استخارہ بہتر آئے تو میں اس کے مقدمات فراہم کر دوں گا اور پھر اسے

خود ہی انجام دو۔ میں نے جا کر استخارہ کیا۔ استخارہ بہتر آگیا جس کا نتیجہ میں نے آکر شیخ کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے قبول کر لیا اور اس کے مقدمات فراہم کر دیئے۔

شیخ نصیر الدین طوسیؒ

محمد بن حسن بن علی بن حسن جو شیخ طوسی یا شیخ الطائفہ کے نام سے معروف، مایہ ناز شیعہ فقہاء اور محدثین میں سے ایک ہیں۔ آپ کتب اربعہ میں سے دو کتابوں، التہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مؤلف ہیں۔ 23 سال کی عمر میں خراسان سے عراق آئے اور شیخ مفید اور سید مرتضٰی جیسے استادوں سے فیض حاصل کیا۔ اپنے زمانے کے عباسی خلیفہ نے بغداد میں علم کلام کی تدریس کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی۔ جب شاپور لائبریری آگ لگنے کی وجہ سے جل گئی تو آپ مجبوراً نجف چلے گئے اور وہاں حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد رکھی۔ شیخ طوسی، سید مرتضٰی کی وفات کے بعد شیعوں کے مرجع ہوئے۔

ان کے فقہی نظریات اور تحریریں جیسے نہایہ، الخلاف اور مبسوط شیعہ فقہاء کی توجہ کا مرکز ہیں۔ التبیان آپ کی اہم ترین تفسیری کتاب ہے۔ شیخ طوسی دوسرے اسلامی علوم جیسے رجال، کلام اور اصول فقہ وغیرہ میں بھی صاحب نظر تھے اور ان علوم میں بھی ان کی کتابیں کافی شہرت کی حامل ہیں۔ ان کے نامور شاگردوں میں ابوالصلاح حلبی کا نام نمایاں ہے۔ آپ نے اپنی عمر کے آخری ۱۲ سال نجف میں زندگی گزاری اور ۲۲ محرم سن ۴۶۰ ہجری قمری کو وفات پائے۔ یاد رہے کی جناب شیخ طوسی کی قبر مبارک کے بارے میں دو نظریے پائے جاتے ہیں ایک کاظمین میں ہے اور دوسرا نجف اشرف میں۔ مومنین کرام کو اگر خدا توفیق دے تو دونوں جگہ زیارت کریں اگرچہ علماء کے نزدیک معتبر ترین یہ ہے کہ آپ کی قبر مبارک نجف اشرف میں ہے۔

علامہ مقدس اردبیلیؒ

آپ کا پورا نام احمد بن محمد اردبیلی ہے اور مقدس اردبیلی کے نام مشہور ہیں۔ آپ زہد و تقویٰ کی ضرب المثل سے جانے جاتے تھے آپ مستقل نجف میں ہی رہتے تھے۔ شاہ عباس نے بہت اصرار کیا کہ اصفہان تشریف لے آئیں لیکن آپ نے منظور نہ کیا۔ آپ کی وفات ۹۹۳ھ میں ہوئی آپ کی قبر صحن امیر المومنین علیہ السلام کی دیوار کے کنارے ایک کمرے میں ہے۔ عالم بزرگوار مقدس اردبیلی ان ہستیوں میں سے ہیں کہ جنہیں امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات کا فیض حاصل ہوا اور اپنی علمی مشکلات کا حل آپؑ کے وجود مقدس سے لیا۔ علامہ مقدس اردبیلی تقویٰ اور تقدس میں اس مقام تک پہنچے ہوئے تھے کہ جو بھی پرہیزگاری اور تقدّس کی مثال دینا چاہتا ہے آپ کی مثال دیتا ہے۔

ان کے بارے میں مشہور ہے کہ جب بھی انہیں علمی مسائل میں دشواری پیش آتی اور ان کو حل کرنے سے عاجز ہو جاتے تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ضریح مقدس کے قریب جاتے اور ان سے پوچھتے تھے اور باب العلم کے پربرکت مقام سے جواب حاصل کرتے تھے ان کے ایک خاص شاگرد ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم کے صحن میں ایک رات جبکہ نصف رات گزر چکی تھی میں علمی مطالعہ سے تھک جانے کے بعد چہل قدمی کر رہا تھا تو اس نورانی فضا میں ایک نورانی پیکر کو حرم شریف کی طرف رواں جاتے دیکھا حالانکہ حرم کے تمام دروازے لاک تھے میں بھی تجسّس کی بنا پر اس کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے دیکھا وہ جیسے جیسے حرم کے نزدیک ہو رہا ہے تالے اور حرم کے دروازے کھل رہے ہیں اور جس دروازے پر ہاتھ لگاتا ہے کھل جاتا ہے پھر وہ مکمل وقار اور سنجیدگی کے ساتھ امیر المومنینؑ کی ضریح مبارک کے قریب کھڑا ہوا اور سلام کیا میں نے اس کے سلام کا جواب بھی سنا پھر کسی سے بات شروع کر دی کچھ دیر کے بعد وہ وہاں سے نکلا اور شہر سے باہر چل پڑا اور مسجد کوفہ کی طرف بڑھنا شروع کیا میں

بھی متجسس اس کے پیچھے تھا پھر وہ مسجد کے محراب میں داخل ہوا اور بعد میں شہر کی طرف پلٹ گیا جیسے ہی وہ نجف کے دروازے کے پاس پہنچا تو صبح کی روشنی پھوٹ رہی تھی سوئے ہوئے چرند پرند گویا اٹھ کر صبح کی دعا کے لئے تیار ہو رہے تھے اچانک مجھے چھینک آئی کہ میں اسے نہ روک سکا وہ میری آواز سن کر میری طرف متوجہ ہوا جیسے ہی اس کا چہرہ میری طرف ہوا تو میں نے دیکھا وہ میرے استاد آیت اللہ مرحوم مقدس اردبیلی تھے۔ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کے بعد کہا: میں ساری رات جب آپ حرم مطہر میں داخل ہوئے تھے آپ کے ساتھ ساتھ رہا ہوں مہربانی کرکے فرمائیں ضریح مبارک کے پاس اور مسجد کوفہ کے محراب میں آپ نے کس کس کے ساتھ گفتگو کی تھی؟

مرحوم مقدس اردبیلی نے سب سے پہلے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ راز آپ نے فاش نہیں کرنا پھر فرمایا: بیٹے جب بھی کوئی علمی مسئلہ میرے لئے مشکل ہو جاتا ہے اور اس کے حل سے میں عاجز ہو جاتا ہوں تو حلال مشکلات حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوتا ہوں اور اپنے مولیٰ سے حل پوچھتا ہوں۔

گزشتہ رات حضرت امیر علیہ السلام نے میری حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف رہنمائی فرمائی اور فرمایا: میرے فرزند مہدی مسجد کوفہ میں ہیں اور آپ کے امام زمانؑ ہیں ان کے پاس جائیں اور اپنے مسئلے کا حل ان سے پوچھیں میں نے مولیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور مسجد کوفہ میں داخل ہوا اور حضرت محراب میں کھڑے تھے یعنی اپنے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے میں نے اپنی مشکلات کا حل پوچھا۔

علامہ حلیؒ

ان کا اصل نام حسن بن یوسف بن مطہر حلی ہے، آٹھویں صدی ہجری کے شیعہ فقیہ اور فلسفی ہیں۔ انہوں نے علم اصول فقہ، فقہ، تفسیر، منطق، کلام اور رجال میں 120 سے زیادہ کتابیں تحریر کی ہیں جن میں سے اکثر اس وقت بھی شیعہ حوزات علمیہ میں تدریس اور تحقیق کا اصلی منبع شمار کی جاتی ہیں۔ علامہ حلی وہ پہلے عالم تھے جنہیں آیت اللہ کا لقب دیا گیا۔ سلطان محمد خدابندہ کے دربار میں ان کی موجودگی اس ملک میں شیعہ مذہب کے رائج ہونے کا سبب بنی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ علامہ حلی ابھی تین چار سال کے ہی تھی کہ ان کے دادا جان کوئی مسئلہ حل کر رہے تھے اور وہ مسئلہ ان سے حل نہیں ہو پا رہا تھا کہ علامہ حلی نے اس مسئلہ کا حل کھیلتے کھیلتے بیان کر دیا تو ان کے دادا اُن کو پیار کرنے کے لئے اُٹھے اور تیزی سے علامہ حلی طرف بڑھے علامہ حلی سمجھے کہ انہوں نے مسئلے کا حل شاید غلط بتایا ہے تو وہ ڈر کر بھاگے، دادا نے بھی پیچھے بھاگنا شروع کر دیا، علامہ حلی نے جب دیکھا کہ دادا انہیں پکڑ لیں گے تو انہوں نے جلدی سے سجدے والی آیت پڑھ دی، دادا سجدے میں چلے گئے اور علامہ حلی دور نکل گئے جب دوبارہ انہوں نے علامہ حلی کو پکڑنا چاہا تو علامہ نے پھر سے آیت سجدہ پڑھ دی۔ آخر کار دادا کو علامہ حلی کو بتانا پڑا کہ میں تمہیں پیار کرنا چاہ رہا ہوں ناراض نہیں ہوں۔

سید ابوالقاسم خوئیؒ

سید ابولقاسم الخوئی کی ولادت، ۱۵رجب المرجب ۱۳۱۷ھ کو شہر خوئی (آذر بائیجان۔ ایران) میں ہوئی، آپ اپنے والد محترم کے ساتھ ۱۳۳۰ھ میں نجف اشرف روانہ ہوئے اور اسی شہر کو اپنا مسکن بنا لیا پھر یہاں حصول علم کی خاطر میرزا نائینی اور محقق اصفہانی جیسے جید علماء اور استادوں کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا اور آخر کار مرحوم آیۃ اللہ محسن الحکیم کے بعد ایک مرجع کی صورت میں عالم اسلام کے سامنے خود کو پیش کیا۔

شیخ عباس قمیؒ

شیخ عباس قمی، صاحب مفاتیح الجنان اور منتہی الآمال، اپنے استاد "محدث نوری" کے ساتھ مدفون ہیں۔
۱۲۹۴ھ کو قم میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد رضا قمی ایک دیندار اور دینی امور میں لوگوں کے لئے ایک مرجع کی حیثیت رکھتے تھے جن سے وہ اپنے دینی وظائف سے آگاہ ہوتے تھے۔ ان کی والدہ بانو زینت بھی ایک دیندار اور پارسا خاتون تھیں۔ محدث قمی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں جس مقام پر پہنچا ہوں وہ میری ماں کی مرہون منت ہے کیونکہ ان کی ہمیشہ کوشش یہی تھی کہ مجھے باوضو دودھ پلائے۔ ان کی مشہور ترین کتاب "مفاتیح الجنان" کا ہر شیعہ گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام کے حرم کے اعمال

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجئے۔

(2) بددلی سے عبادت نہ کیجیے، دل سے عبادت کیجیے۔

(3) دعائے توسل کی تلاوت کی جائے۔

(4) نماز حضرت جعفر طیارؑ کا پڑھنا،

(5) کثرت سے درود پڑھنا،

(6) نماز جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ رحمٰن کا پڑھنا۔

(7) امام زمانہؑ کی نماز کا پڑھنا

(8) زیارت جامعہ کبیرہ کا پڑھنا

(9) چار رکعت نماز امیرالمومنین علیہ السلام پڑھنا جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس پچاس (50) مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور سلام کے بعد اپنی حاجات طلب کریں۔

(10) دو رکعت نماز حاجت پڑھنا جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید، سورۂ فلق، سورۃ الناس، سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ قدر اور سورۂ اعلیٰ پڑھیں۔

(11) دعائے توبہ پڑھنا۔

(12) زیارت امین اللہ پڑھنا۔

(13) دعائے جوشن کبیر پڑھنا۔

(14) زیادہ سے زیادہ نماز جماعت میں شرکت کریں

(15) تسبیحات اربعہ "سبحان اللہ والحمد للہ والاالٰہ اللہ واللہ اکبر" کا زیادہ سے زیادہ ورد کرنا۔

(16) مولا علی علیہ السلام کی قبر مبارک کے سرہانے چودہ مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر اپنی حاجات طلب کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ وَاَبِیْھَا وَبَعْلِھَا وَبَنِیْھَا وَالسِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِیْھَا ......

(اپنی دعا مانگئے)

(17) روزانہ رات کو سینے پر ہاتھ رکھ کر 11 مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں۔

(18) زائرین کرام سے التماس ہے کہ اگر وقت ہو تو اپنے قضا واجبات کو ادا کیجیے خاص طور پر نماز آیات کو ادا کیجئے۔

فضیلت زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے فرشتوں سے زیادہ کوئی مخلوق پیدا نہیں کی چنانچہ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور پر اترتے اور اس کا طواف کرتے ہیں اس کے بعد کعبہ میں آکر اس کا طواف کرتے ہیں، پھر روضہ رسولؐ پر حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے ہیں اسکے بعد قبر امیر المومنین علیہ السلام پر آکر سلام پیش کرتے ہیں پھر قبر امام حسین علیہ السلام پر حاضر ہو کر سلام کرتے ہیں اور یہاں سے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

آپ نے مزید فرمایا: جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی ان کے حق کو پہچانتے ہوئے زیارت کرے یعنی ان کے واجب الاطاعت امام اور خلیفہ بلا فصل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو اور اُس نے یہ زیارت مجبوراً یا بڑائی جتانے کے لئے نہ کی ہو تو خدا اُس کے لئے ایک لاکھ شہیدوں کا ثواب لکھے گا، اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا۔ وہ قیامت کے خوف وخطر سے امن میں ہوگا، خدا اُس کا حساب آسان کر دے گا اور فرشتے اُس کا استقبال کر رہے ہوں گے۔ جب وہ زیارت سے واپس جائے گا تو فرشتے اسکے ساتھ ہوں گے جو اُس کے گھر تک جائیں گے، وہ بیمار ہو گا تو فرشتے اُس کی عیادت کریں گے مرے گا تو وہ اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور قبر تک اُس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے جائیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کو پاپیادہ جائے تو حق تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔ اگر واپسی میں بھی پا پیادہ چلے تو حق سبحانہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے دو حج اور دو عمرے کا ثواب لکھے گا۔

امام صادق علیہ السلام کا ہی فرمانے: اے ابن مارو! جو شخص میرے جد امیر المومنینؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے آپ کی زیارت کرے تو حق تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے حج مقبول اور عمرہ پسندیدہ کا ثواب لکھے گا۔

پھر فرمایا: اے ابن مارو! جو قدم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں گرد آلود ہوگا اسے آتش جہنم نہ جلائے گی خواہ پیادہ جائے یا سوار ہو کر جائے، اے ابن مارو! اس حدیث کو آب زر کے ساتھ لکھ لو۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی پاکیزہ اولاد کے مزارات کو خوف زدہ اور ستم رسیدہ لوگوں کے لئے جائے پناہ اور اہل زمین کے لئے وسیلہ امان قرار دے رکھا ہے۔ جب کوئی غمزدہ ان کے پاس آجاتا ہے اس کا غم دور ہو جاتا ہے اور آسیب زدہ خود کو اس سے مس کر کے شفا حاصل کرتا ہے اور جو پناہ چاہتا ہے، امان میں ہوتا ہے۔

زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

جب زیارت کا ارادہ ہو تو غسل کریں پاک کپڑے پہنیں اگر ہوسکے تو خوشبو بھی لگائیں۔

جب گھر سے روانہ ہوں تو کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِیْ اَبْغِیْ فَضْلَكَ، وَ اَزُوْرُ وَصِیَّ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمَا. اَللّٰهُمَّ فَیَسِّرْ ذٰلِكَ لِیْ، وَ سَبِّبِ الْمَزَارَ لَهٗ، وَ اخْلُفْنِیْ فِیْ عَاقِبَتِیْ وَ حُزَانَتِیْ بِاَحْسَنِ الْخِلَافَةِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.	اے اللہ ! بے شک میں اپنے گھر سے نکلا ہوں تیرے فضل کا طالب ہوں اور تیرے نبی کے وصی کی زیارت کو آیا ہوں، تیری رحمت ہو دونوں پر، اے اللہ ! تُو اِسے میرے لئے آسان بنا یہ زیارت نصیب فرمااور میرے بعد میرے کاموں‌اور میرے گھر والوں کا بہترین نگران بن، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر چل پڑیں جبکہ زبان پر یہ ذکر ہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.	حمد اللہ کے لئے ہے پاک تر ہے اللہ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور جب خندق کوفہ پر پہنچیں تو کھڑے ہو کر کہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَهْلَ الْكِبْرِیَآءِ وَ الْمَجْدِ وَالْعَظَمَةِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَهْلَ التَّكْبِیْرِ وَ التَّقْدِیْسِ وَ التَّسْبِیْحِ وَ الْاٰلَآءِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ عِمَادِیْ وَعَلَیْهِ اَتَوَكَّلُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَجَآئِیْ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِیْ، وَالْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِیْ، تَعْلَمُ حَاجَتِیْ وَ مَا تُضْمِرُهٗ هَوَاجِسُ الصُّدُوْرِ، وَ خَوَاطِرُ النُّفُوْسِ. فَاَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفَی الَّذِیْ قَطَعْتَ بِهٖ حُجَجَ الْمُحْتَجِّیْنَ، وَ عُذْرَ الْمُعْتَذِرِیْنَ، وَ جَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ. اَنْ لَّا تَحْرِمَنِیْ ثَوَابَ زِیَارَةِ وَلِیِّكَ وَ اَخِیْ نَبِیِّكَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ قَصْدَهٗ، وَ تَجْعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهِ الصَّالِحِیْنَ وَ شِیْعَتِهِ الْمُتَّقِیْنَ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.	اللہ بزرگ تر ہے، اللہ بزرگ تر ہے کہ وہ بہت بڑی بڑائی کا مالک ہے، بڑی شان اور بزرگی والا ہے، اللہ بزرگ تر ہے، وہ بڑائی کئے جانے، پاکیزگی بیان کئے جانے اور یاد کئے جانے کے لائق اور نعمت والا ہے، اللہ بزرگ تر ہے ہر اُس چیز سے جس سے میں خائف و ترساں ہوں، اللہ بزرگ تر ہے جو میرا سہارا ہے اور اُس پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ بزرگ تر ہے اور میری امید ہے اُسی کی طرف پلٹتا ہوں۔ اے اللہ: تُو ہی مجھے نعمت دینے والا اور میری حاجت بر لانے پر قادر ہے، تُو میری حاجت کو جانتا اور سینوں میں چھپی تمناؤں اور دلوں میں گزرنے والے خیالوں سے واقف ہے۔ پس میں سوال کرتا ہوں تجھ سے رسول اکرم ﷺ کے واسطے سے جن کے ذریعے تُو حجت لانے والوں کی دلیل اور عذر کرنے والوں کے عذر قطع کر دیے اور آنحضرتؐ کو جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا، یہ کہ مجھے اپنے ولی اور اپنے نبیؐ کے بھائی امیر المومنینؑ کی زیارت اور قصد زیارت کے ثواب سے محروم نہ فرما، مجھے اُن کی بارگاہ میں آنے والے نیکوکاروں اور پرہیزگار پیروکاروں میں قرار دے اپنی رحمت

	سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اور جب امیر المومنین علیہ السلام کا قبہ شریفہ نظر آنے لگے تو یہ کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَاۤ اخْتَصَّنِيْ بِهٖ مِنْ طِيْبِ الْمَوْلِدِ، وَ اسْتَخْلَصَنِيْ اِكْرَامًا بِهٖ مِنْ مُوَالَاةِ الْاَبْرَارِ السَّفَرَةِ الْاَطْهَارِ، وَ الْخِيَرَةِ الْاَعْلَامِ، اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ سَعْيِيْ اِلَيْكَ، وَ تَضَرُّعِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ لَا تَخْفٰى عَلَيْكَ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْغَفَّارُ.	حمد خدا کے لئے ہے اِس پر کہ اُس نے مجھ کو ولادت کی پاکیزگی کا شرف عطا کیا اور وہ بزرگوار جو نشان فضیلت، پاکیزہ تر، پیغام رساں اور چُنے ہوئے نمایاں افراد ہیں، مجھے اُن سے محبت رکھنے کی عزت بخشی ہے، اے اللہ! میں نے تیری طرف آنے کی جو کوشش کی اور تیرے حضور جو گریہ وزاری کی ہے اِسے قبول فرما اور میرے گناہ معاف کردے کہ جو تجھ سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہیں۔ بے شک تُو وہ اللہ ہے جو بہت بخشنے والا بادشاہ ہے۔

جب نجف اشرف کے دروازے پر پہنچے تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَيَّرَنِيْ فِيْ بِلَادِهٖ، وَ حَمَلَنِيْ عَلٰى دَوَآبِّهٖ، وَ طَوٰى لِيَ الْبَعِيْدَ، وَ صَرَفَ عَنِّي الْمَحْذُوْرَ، وَ دَفَعَ عَنِّي الْمَكْرُوْهَ، حَتّٰۤى اَقْدَمَنِيْ حَرَمَ اَخِيْ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ.	حمد خدا کے لئے ہے جس نے ہمیں راستہ دکھایا اور اگر وہ رہبری نہ فرماتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے تھے۔ حمد خدا کے لئے ہے جس نے مجھے شہروں سے گزارا، اپنے چوپایوں پر سواری کرائی، دور کی مسافت طے کرنے کی توفیق دی، رکاوٹیں دفع فرمائیں اور برائی کو مجھ سے دور رکھا، یہاں تک کہ میں اُس کے رسولؐ کے برادر کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوں۔

پس شہر نجف میں داخل ہو تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَدْخَلَنِيْ هٰذِهِ الْبُقْعَةَ الْمُبَارَكَةَ الَّتِيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا، وَ اخْتَارَهَا لِوَصِيِّ نَبِيِّهٖ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهَا شَاهِدَةً لِيْ.	حمد خدا کے لئے ہے جس نے مجھے اِس بابرکت پُر نور حرم میں داخل کیا جسے اللہ نے مبارک بنایا اور اِس کو اپنے نبی کے وصی کے لئے پسند کیا، اے معبود! اِس روضہ کو میرا گواہ قرار دے۔

جب پہلے دروازہ پر پہنچیں:

اَللّٰهُمَّ بِبَابِكَ وَقَفْتُ، وَ بِفِنَآئِكَ نَزَلْتُ، وَ بِحَبْلِكَ اعْتَصَمْتُ، وَ لِرَحْمَتِكَ تَعَرَّضْتُ، وَ بِوَلِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ تَوَسَّلْتُ، فَاجْعَلْهَا زِيَارَةً مَّقْبُوْلَةً، وَ دُعَآءً مُّسْتَجَابًا.	اے معبود! تیرے آستاں پر کھڑا ہوں، تیرے در پر آیا ہوں، تیری رسی پکڑے ہوں، تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تیرے ولی کو وسیلہ بنایا ہے، اِن پر تیری رحمت ہو۔ پس میری اِس زیارت کو قبول فرما اور دعائیں سن لے۔

جب صحن کے دروازہ پر آئے تو کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَ الْمَقَامَ مَقَامُكَ وَ	اے معبود! بے شک یہ بارگاہ تیری بارگاہ ہے، یہ مقام تیرا مقام

اَنَا اَدْخُلُ اِلَيْهِ اُنَاجِيْكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَ مِنْ سِرِّيْ وَ نَجْوَايَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الَّذِيْ مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِيْ زِيَارَةَ مَوْلَايَ بِاِحْسَانِهٖ، وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا، وَ لَا عَنْ وِلَايَتِهٖ مَدْفُوْعًا، بَلْ تَطَوَّلَ وَ مَنَحَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا مَنَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ، وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔	ہے اور میں اِس میں داخل ہوا ہوں، میں تجھ سے مناجات کر رہا ہوں کہ تُو مجھ سے زیادہ میرے باطن و راز کو جانتا ہے، حمد خدا کے لئے ہے جو محبت والا، احسان والا، عطا والا ہے، وہ جس کی عطا یہ ہے کہ اپنے احسان سے میرے مولا کی زیارت مجھ پر آسان کر دی، اُس نے مجھے اِن کی زیارت سے باز نہیں رکھا اور نہ اِن کی ولایت سے دور کیا ہے بلکہ مجھ پر عطا و بخشش کی ہے۔ اے معبود! جیسے تُو نے مجھ پر مولا کی معرفت کا احسان فرمایا ہے، پس مجھے اِن کے شیعوں میں قرار دے اور ان کی شفاعت سے مجھے جنت میں داخل فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم والے۔

پھر داخل ہو جائے اور کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ بِمَعْرِفَتِهٖ وَ مَعْرِفَةِ رَسُوْلِهٖ، وَ مَنْ فَرَضَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ رَحْمَةً مِّنْهُ لِيْ، وَ تَطَوُّلًا مِنْهُ عَلَيَّ، وَ مَنَّ عَلَيَّ بِالْاِيْمَانِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَدْخَلَنِيْ حَرَمَ اَخِيْ رَسُوْلِهٖ، وَ اَرَانِيْهِ فِيْ عَافِيَةٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِيِّ رَسُوْلِهٖ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا عَبْدُ اللّٰهِ وَ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى هِدَايَتِهٖ وَ تَوْفِيْقِهٖ لِمَا دَعَا اِلَيْهِ مِنْ سَبِيْلِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَفْضَلُ مَقْصُوْدٍ، وَ اَكْرَمُ مَاْتِيٍّ وَ قَدْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَ بِاَخِيْهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ لَا تُخَيِّبْ سَعْيِيْ، وَ انْظُرْ اِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً تَنْعَشُنِيْ بِهَا، وَ اجْعَلْنِيْ	حمد خدا کے لئے ہے جس نے اپنی معرفت اور اپنے رسولؐ کی معرفت سے مجھے عزت دی، وہ جس نے مجھ پر رحمت فرماتے ہوئے اور مجھ پر احسان کرتے ہوئے اپنی اطاعت مجھ پر واجب ٹھہرائی اور ایمان دے کر مجھ پر مہربانی فرمائی، حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو اپنے نبیؐ کے بھائی کے حرم میں داخل کیا اور امن کے ساتھ یہ جگہ دکھائی، حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے وصی رسولؐ کے روضہ کے زائرین میں قرار دیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے و رسولؐ ہیں وہ خدا کی طرف سے حق لے کر آئے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ خدا کے بندے اور خدا کے رسول کے بھائی ہیں، اللہ بزرگ تر ہے، اللہ بزرگ تر ہے، اللہ بزرگ تر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے، حمد خدا کے لئے ہے کہ جس نے اپنے دین کی ہدایت و توفیق دی جس کی طرف اُس نے بلایا۔ اے معبود! بے شک تُو سب سے بڑا مطلوب اور وہ بہترین ہے جس کے پاس آیا جاتا ہے اور میں تیری خدمت میں حاضر ہوا قرب کے لئے بوسیلہ تیرے نبی کے جو نبی رحمت ہیں اور بواسطہ اُن کے بھائی امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے، سلام ہو اِن دونوں پر، پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میری یہ کوشش ناکام نہ بنا، نظر فرما مجھ پر

عِنْدَكَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ.	مہربانی کی نظر کہ جس سے تُو مجھے سنبھالا دے اور مجھے دنیا و آخرت میں اپنے نزدیک عزت دار اور اپنے مقربین میں قرار دے۔

جب برآمدے کے دروازہ پر پہنچیں تو کھڑے ہو جائیں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَمِيْنِ اللهِ عَلٰى وَحْيِهٖ وَعَزَآئِمِ اَمْرِهٖ، اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ، وَ الْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ السَّكِيْنَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُوْنِ بِالْمَدِيْنَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَيَّدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	سلام ہو خدا کے رسولؐ پر جو وحیٔ خدا کے امین، اسرار الٰہی کے شناسا، نبیوں کے خاتم، علوم آسمانی کے بیان کرنے والے اور تمام ترمادی وروحانی علوم کے نگہبان ہیں۔ آپ پر اللہ کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو سکینہ و وقار کے مالک نبیؐ پر، سلام ہو حضرت پر جو مدینہ میں دفن ہیں، سلام ہو نصرت دیئے گئے تائید شدہ نبیؐ پر، سلام ہو ابوالقاسم حضرت محمد ابن عبداللہ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔

پھر برآمدے میں داخل ہوں اور اس وقت دایاں پاؤں آگے رکھیں اور دروازہ حرم پر کھڑے ہو کر کہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِهٖ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ وَ خِيَرَتَهٗ مِنْ خَلْقِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِ اللهِ وَ اَخِيْ رَسُوْلِ اللهِ، يَا مَوْلَايَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ، جَآءَكَ مُسْتَجِيْرًا بِذِمَّتِكَ، قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكَ، مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَقَامِكَ، مُتَوَسِّلًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكَ، ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ، ءَاَدْخُلُ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يَآ اَمِيْنَ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللهِ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ، يَا مَوْلَايَ اَتَاْذَنُ لِيْ بِالدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَآ اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ، فَاِنْ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اُس کے بندہ اور رسولؐ ہیں، جو اُس کی طرف سے حق لے کر آئے اور رسولوں کی تصدیق فرمائی، آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسولؐ، آپ پر سلام ہو اے خدا کے دوست اور اُس کی مخلوق میں اُس کے چُنے ہوئے ہیں، سلام ہو امیر المومنینؑ پر جو خدا کے بندے اور اُس کے رسولؐ کے بھائی ہیں، اے میرے آقا، اے مومنوں کے سردار! آپ کا غلام، آپ کے غلام اور آپ کی کنیز کا بیٹا، آپ کی خدمت میں آیا، آپ سے پناہ لینے آپ کے حرم میں حاضر ہوا ہے، آپ کے مقام بلند کے ذریعے اللہ کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بنا رہا ہے، اے میرے آقا! کیا میں اندر آجاؤں؟ اے مومنوں کے سردار! کیا میں اندر آجاؤں؟ اے حجت خدا! آیا میں اندر آجاؤں؟ اے امین خدا! میں اندر آؤں؟ اے خدا کے فرشتو! جو اِس بارگاہ میں رہتے ہو کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ اے میرے مولا! کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اُس سے بہتر

لَمْ اَكُنْ لَهُ اَهْلًا فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذَالِكَ.	اجازت جو آپ نے اپنے کسی محب کو دی۔ پس اگر میں ایسی اجازت ملنے کا اہل نہیں (تو کیا ہوا) آپ تو یہ اجازت دینے کے اہل ہیں۔

پھر چوکھٹ پر بوسہ دیں دایاں پاؤں اندر رکھیں اور داخل ہوتے وقت کہیں:

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.	خدا کے نام سے، خدا کی ذات سے، خدا کی راہ میں اور خدا کے رسولؐ کے دین پر کہ خدا رحمت کرے اُن پر اور اُن کی آل پر۔ اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کرلے۔ بے شک تُو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اب آگے بڑھیں تاکہ قبر شریف کے سامنے پہنچیں پھر کھڑے ہو جائیں اور قبر کے نزدیک ہونے سے پہلے اپنا رخ قبر کی طرف کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ مِنَ اللهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ اَمِيْنِ اللهِ عَلٰى وَحْيِهٖ وَ رِسَالَاتِهٖ، وَ عَزَآئِمِ اَمْرِهٖ، وَ مَعْدِنِ الْوَحْيِ وَ التَّنْزِيْلِ، اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَ الْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ، وَ الْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ، اَلشَّاهِدِ عَلَى الْخَلْقِ، اَلسِّرَاجِ الْمُنِيْرِ، وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ اَفْضَلَ وَ اَكْمَلَ وَ اَرْفَعَ وَ اَشْرَفَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِكَ وَ خَيْرِ خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ، وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ، وَ وَصِيِّ حَبِيْبِكَ، اَلَّذِي انْتَجَبْتَهٗ مِنْ خَلْقِكَ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهٗ بِرِسَالَاتِكَ، وَ دَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ، وَ فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ الْقَوَّامِيْنَ بِاَمْرِكَ مِنْ بَعْدِهٖ، اَلْمُطَهَّرِيْنَ الَّذِيْنَ ارْتَضَيْتَهُمْ اَنْصَارًا لِدِيْنِكَ، وَ حَفَظَةً لِسِرِّكَ، وَ شُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَ اَعْلَامًا لِعِبَادِكَ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ	خدا کی طرف سے سلام ہو خدا کے رسول حضرت محمد ﷺ پر، جو خدا کی وحی اور اُس کے پیغاموں اور احکام دین کے امین ہیں، وحی و آیات کے خزینہ دار ہیں، نبیوں کے خاتم، علوم آسمانی کے بیان کرنے والے اور تمام مادی و روحانی علوم کے محافظ ہیں، مخلوق پر گواہ و شاہد روشنی پھیلانے والا چراغ ہیں۔ سلام ہو آنحضرتؐ پر خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں۔ اے معبود! حضرت محمد ﷺ اور اُن کے اہل بیتؑ پر رحمت نازل فرما جو مظلوم ہیں۔ اُن پر بہترین، اُس سے کامل تر، بلند تر اور بزرگ تر رحمت فرما جو تُو نے اپنے نبیوں اپنے رسولوں اور اپنے پسند کئے ہوؤں میں سے کسی پر کی ہے۔ اے معبود! مومنوں کے سردار پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے نبیؐ کے بعد ساری مخلوق میں بہترین، تیرے رسولؐ کے بھائی اور تیرے وصی کے حبیب ہیں کہ جن کو تُو نے اپنی مخلوق کے درمیان سے چُنا، وہ رہنمائی کرتے ہیں اُس ہستی کی طرف جسے تُو نے اپنا پیغمبر بنایا، وہ قیامت میں تیرے عدل سے جزا دینے والے اور تیری مخلوق میں انصاف کا فیصلہ کرنے والے ہیں سلام ہو امیر المومنین علیہ السلام پر اور خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں۔ اے معبود! ان ائمہ پر رحمت فرما جو ان کی اولاد سے ہیں کہ ان کے بعد تیرے امر دین کو قائم رکھنے والے ہیں، وہ پاک و پاکیزہ ہیں جن کو تُو نے اپنے دین کی نصرت کے لئے پسند فرمایا۔ وہ تیرے اسرار کے محافظ تیری مخلوق پر

اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيِّ رَسُوْلِ اللهِ وَخَلِيْفَتِهٖ وَالْقَآئِمِ بِاَمْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ، سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْمُسْتَوْدَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَاصَّةِ اللهِ مِنْ خَلْقِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُتَوَسِّمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ قَامُوْا بِاَمْرِهٖ وَ وَازَرُوْا اَوْلِيَآءَ اللهِ، وَ خَافُوْا بِخَوْفِهِمْ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ.	گواہ و شاہد اور تیرے بندوں کے لئے نشان ہدایت ہیں۔ تیری رحمتیں ہوں ان سب پر، سلام ہو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جو رسولِ خداؐ کے وصی، اُن کے جانشین اور اُن کے بعد اُن کی ذمہ داریاں نبھانے والے اور اوصیاء کے سردار ہیں، خدا کی رحمت ہو اُن پر اور اُس کی برکتیں ہوں، سلام ہو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا پر جو خدا کے رسولؐ کی دختر، تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو حضرت حسنؑ و حسینؑ پر جو دونوں ساری مخلوق میں سے جوانانِ جنت کے سردار ہیں، سلام ہو ہدایت دینے والے ائمہؑ پر، سلام ہو تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، ان ائمہؑ پر جن کو نبوت کی امانتیں دی گئیں، سلام ہو اُن پر جو مخلوق میں سے خاصانِ خدا ہیں، سلام ہو صاحبانِ عقل و خرد پر، سلام ہو اُن مومنوں پر جو حکم خدا پر کاربند ہوئے، خدا کے اولیاء کے مددگار بنے اور ان کے خوف میں خائف ہیں۔ سلام ہو مقرب بارگاہ فرشتوں پر، سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک اور خوش کردار بندوں پر۔

یہاں تک کہ قبر کے نزدیک کھڑے ہو جائیں پھر پشت بہ قبلہ اور قبر کی طرف رخ کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ التُّقٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ وَ النَّقِيُّ الْوَفِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ، وَ اَمِيْنَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ دَيَّانَ يَوْمِ الدِّيْنِ، وَ خَيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ سَيِّدَ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ الصَّفْوَةَ مِنْ سُلَالَةِ النَّبِيِّيْنَ، وَ بَابَ حِكْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ	آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے امیر، آپ پر سلام ہو اے خدا کے حبیب، آپ پر سلام ہو اے خدا کے چُنے ہوئے، آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی، سلام ہو آپ پر اے خدا کی حجت، آپ پر سلام ہو اے ہدایت والے امام، آپ پر سلام ہو اے پرہیزگاری کے نشان، آپ پر سلام ہو اے وصی نیک پرہیزگار پاکباز اور وفادار، آپ پر سلام ہو اے حسنؑ و حسینؑ کے والد، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، آپ پر سلام ہو اے اوصیاء کے سردار جہانوں کے رب کے امانتدار روزِ قیامت بحکم خدا جزا دینے والے، مومنوں میں بہترین، صدیقوں کے سردار نبیوں کی اولاد میں سے برگزیدہ و پسندیدہ، جہانوں کے رب کی حکمت کے دروازے، وحیِ خدا کے خزینہ دار اور اُس کے علم کا ذخیرہ نبی خدا کی اُمت کے خیر خواہ اور اُس کے رسولؐ کے پیروکار اور اُن کے جانثار رفیق، اُن کی حجت کے بیان کرنے والے، اُن کی شریعت کی طرف بلانے والے اور اُن کی سنت

خَازِنَ وَحْيِهٖ، وَ عَيْبَةَ عِلْمِهٖ، وَ النَّاصِحَ لِاُمَّةِ نَبِيِّهٖ، وَ التَّالِيَ لِرَسُوْلِهٖ، وَ الْمُوَاسِيَ لَهٗ بِنَفْسِهٖ، وَ النَّاطِقَ بِحُجَّتِهٖ، وَ الدَّاعِيَ اِلٰى شَرِيْعَتِهٖ، وَ الْمَاضِيَ عَلٰى سُنَّتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ عَنْ رَسُوْلِكَ مَا حُمِّلَ، وَ رَعٰى مَآ اسْتُحْفِظَ، وَ حَفِظَ مَآ اسْتُوْدِعَ، وَ حَلَّلَ حَلَالَكَ، وَ حَرَّمَ حَرَامَكَ، وَ اَقَامَ اَحْكَامَكَ، وَ جَاهَدَ النَّاكِثِيْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ، وَ الْقَاسِطِيْنَ فِيْ حُكْمِكَ، وَ الْمَارِقِيْنَ عَنْ اَمْرِكَ، صَابِرًا مُحْتَسِبًا لَا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ وَ اَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ وَلِيِّكَ الَّذِيْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ، وَ جَعَلْتَ فِيْ اَعْنَاقِ عِبَادِكَ مُبَايَعَتَهٗ، وَ خَلِيْفَتِكَ الَّذِيْ بِهٖ تَاْخُذُ وَ تُعْطِيْ، وَ بِهٖ تُثِيْبُ وَ تُعَاقِبُ، وَ قَدْ قَصَدْتُّهٗ طَمَعًا لِمَآ اَعْدَدْتَّهٗ لِاَوْلِيَآئِكَ، فَبِعَظِيْمِ قَدْرِهٖ عِنْدَكَ، وَ جَلِيْلِ خَطَرِهٖ لَدَيْكَ، وَ قُرْبِ مَنْزِلَتِهٖ مِنْكَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ افْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَ الْجُوْدِ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَ عَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	پر چلنے والے۔ اے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ امیرالمومنینؑ نے تیرے رسولؐ کے علوم بیان فرمائے اور جو علوم اُن کے پاس تھے ان کی نگہداری کی، جو راز اُن کے سپرد ہوئے اُن کی حفاظت فرمائی، تیرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا، تیرے احکام کو نافذ کیا، اُنھوں نے بیعت توڑ دینے والوں، تیرے حکم سے منہ موڑ لینے والوں اور تیرے دین سے نکل جانے والوں سے تیری راہ میں جہاد کیا، جس میں صبر و حوصلہ سے کام لیا اور تیرے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کی۔ اے اللہ! رحمت فرما حضرت امیرؑ پر بہترین رحمت جو تُو نے اپنے ولیوں اپنے برگزیدہ اور اپنے نبیوں کے وصیوں میں سے کسی پر کی ہو، اے معبود! یہ تیرے اِس ولی کی قبر ہے جس کی اطاعت تُو نے واجب کی، جس کی بیعت کا حلقہ تُو نے اپنے بندوں کی گردنوں میں ڈالا، یہ تیرے خلیفہ کی قبر ہے جس کے ذریعے تُو اخذ کرتا ہے اور عطا کرتا ہے وہی تیرے ثواب اور سزا کا معیار ہے میں نے اُن کی زیارت کا قصد کیا، اُس اجر کی خواہش میں جو تُو نے اپنے اولیا کے لئے رکھا ہے۔ پس بواسطہ اُن کی بڑی شان اور مرتبہ کے جو تیرے ہاں ہے اور اُن کو جو تقرب تجھ سے ہے اُس کا واسطہ کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور مجھ سے وہ برتاؤ کر جو تیرے شایاں ہے کہ یقیناً تُو کرم و بخشش والا ہے اور آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اور سلام آپ کے دونوں ساتھیوں آدمؑ اور نوحؑ پر جو آپ کے پہلو میں ہیں خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں۔

پس ضریح مبارک کو بوسہ دیں اور سر کی جانب کھڑے ہو کر کہیں:

يَا مَوْلَايَ اِلَيْكَ وُفُوْدِيْ، وَ بِكَ اَتَوَسَّلُ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ بُلُوْغِ مَقْصُوْدِيْ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْمُتَوَسِّلَ بِكَ غَيْرُ خَآئِبٍ، وَ الطَّالِبَ بِكَ عَنْ مَعْرِفَةٍ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اِلَّا بِقَضَآءِ حَوَآئِجِهٖ، فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَ رَبِّيْ فِيْ قَضَآءِ	اے میرے آقا! میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں، اپنے رب کے حضور آپ کو وسیلہ بنا رہا ہوں کہ میرا مقصد حاصل ہو جائے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو وسیلہ بنانے والا ناکام نہیں ہوتا، آپ کے ذریعے طلب کرنے والا، بامعرفت حاجات پوری کئے بغیر کبھی نہیں لوٹایا گیا۔ پس آپ خدا کے حضور میں

حَوَآئِجِی، وَ تَیْسِیْرِ اُمُوْرِیْ، وَ کَشْفِ شِدَّتِیْ، وَ غُفْرَانِ ذَنْبِیْ، وَسَعَةِ رِزْقِیْ، وَ تَطْوِیْلِ عُمْرِیْ، وَ اِعْطَآءِ سُؤْلِیْ فِیْ اٰخِرَتِیْ وَ دُنْیَایَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْاَئِمَّةِ وَ عَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا لَا تُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِیْنَ، عَذَابًا کَثِیْرًا لَا اِنْقِطَاعَ لَهٗ وَ لَآ اَجَلَ وَ لَآ اَمَدَ بِمَا شَآقُّوْا وُلَاةَ اَمْرِكَ، وَ اَعِدَّ لَهُمْ عَذَابًا لَمْ تُحِلَّهٗ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ وَ اَدْخِلْ عَلٰی قَتَلَةِ اَنْصَارِ رَسُوْلِكَ، وَ عَلٰی قَتَلَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ عَلٰی قَتَلَةِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، وَ عَلٰی قَتَلَةِ اَنْصَارِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، وَ قَتَلَةِ مَنْ قُتِلَ فِیْ وِلَایَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا مُضَاعَفًا فِیْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِیْمِ، لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ مَلْعُوْنُوْنَ، نَاکِسُوْا رُؤُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ، قَدْ عَایَنُوا النَّدَامَةَ وَ الْخِزْیَ الطَّوِیْلَ لِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ اَنْبِیَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَ اَتْبَاعَهُمْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِیْ مُسْتَسِرِّ السِّرِّ، وَ ظَاهِرِ الْعَلَانِیَةِ فِیْ اَرْضِكَ وَ سَمَآئِكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ فِیْ اَوْلِیَآئِكَ، وَ حَبِّبْ اِلَیَّ مَشَاهِدَهُمْ وَ مُسْتَقَرَّهُمْ حَتّٰی تُلْحِقَنِیْ بِهِمْ، وَ تَجْعَلَنِیْ لَهُمْ تَبَعًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ، یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.	شفاعت کریں جو آپ کا اور میرا رب ہے تاکہ میری حاجتیں پوری ہوں، میرے کام بن جائیں، میری مشکل حل ہو جائے، میرے گناہ بخشے جائیں، میرے رزق میں فراوانی ہو، میری زندگی بڑھ جائے اور میری دنیا و آخرت کی تمام حاجات پوری ہو جائیں۔ اے معبود! امیر المومنینؑ کے قاتلوں پر لعنت فرما۔ اے معبود! حسنؑ و حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت فرما۔ اے معبود! تمام ائمہؑ کے قاتلوں پر لعنت کر اور ان کو ایسا دردناک عذاب دے جو تمام جہانوں میں کسی کو نہ دیا ہو، بہت زیادہ عذاب جو کبھی ختم نہ ہو، نہ اُس کی مدت مقرر ہو، نہ کوئی انتہا ہو، جیسا کہ انہوں نے تیرے والیان امر کو ستایا۔ ان کے لئے وہ عذاب مہیا کر جو تُو نے مخلوق میں سے کسی پر نہ اتارا ہو۔ اے معبود! یہ عذاب قاتلان انصار رسولؐ کو بھی دے اور قاتلان امیر المومنینؑ، قاتلان حسنؑ و حسینؑ اور قاتلان انصار حسنؑ و حسینؑ اور ان سب کے قاتلوں کو یہ عذاب دے جو ولایت آل محمد علیہم السلام کو ماننے کی پاداش میں قتل ہوئے۔ ان قاتلوں کو سخت عذاب دے، جو بڑھتا رہے، دوزخ کے سب سے نچلے طبقے جحیم میں کہ اُن کے عذاب میں کبھی کمی نہ آئے، اور وہ اِس میں مایوس و ملعون اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے، اپنی پشیمانی اور طویل ذلت کو دیکھتے ہوں کیونکہ اُنہوں نے تیرے نبیوں اور رسولوں کی اولاد اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا جو تیرے نیک بندوں میں سے تھے، اے اللہ! اپنی زمین اور آسمان میں ان پر پوشیدہ اور ظاہر طور پر لعنت کی بوچھاڑ کرتا رہ۔ اے معبود! مجھے اپنے دوستوں کی راہ پر ثابت قدم فرما اور مجھے اُن کے مزاروں اور بارگاہوں کی محبت سے معمور کردے حتیٰ کہ مجھے اُن سے ملا دے اور مجھے دنیا و آخرت میں اُن کا تابع قرار دے۔ اے سب سے زیادہ رحم والے۔

اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کی ضریح مبارک کو بوسہ دیں اور پشت بہ قبلہ کھڑے ہوں اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کی طرف رخ کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ	آپ پر سلام ہو اے ابو عبداللہؑ، آپ پر سلام ہو اے رسول

رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَرِيْعَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيْبَةِ الرَّاتِبَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَدِّكَ وَاَبِيْكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ وَ اَخِيْكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ بَنِيْكَ، اَشْهَدُ لَقَدْ طَيَّبَ اللهُ بِكَ التُّرَابَ، وَاَوْضَحَ بِكَ الْكِتَابَ، وَ جَعَلَكَ وَ اَبَاكَ وَجَدَّكَ وَ اَخَاكَ وَ بَنِيْكَ عِبْرَةً لِّاُولِى الْاَلْبَابِ، يَابْنَ الْمَيَامِيْنِ الْاَطْيَابِ، التَّالِيْنَ الْكِتَابَ، وَجَّهْتُ سَلَامِيْ اِلَيْكَ، صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ، وَ جَعَلَ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْكَ، مَا خَابَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ وَلَجَاَ اِلَيْكَ.

خدا ﷺ کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے ان ائمہؑ کے باپ جو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے ہیں، سلام ہو آپ پر اے وہ مقتول جس کے نام پر آنسو نکلتے ہیں، سلام ہو آپ پر اے لگاتار مصیبت والے مظلوم، سلام ہو آپ پر اور آپ کے نانا اور بابا پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کی والدہ پر اور بھائی پر، سلام ہو آپ پر اور اُن ائمہؑ پر جو آپ کی ذریت و اولاد میں ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کے خون سے زمین کو پاکیزہ بنایا، آپ کے وجود سے حقیقت کتاب واضح فرمائی اور آپ کو، آپ کے والد کو، آپ کے نانا جان کو، آپ کے بھائی کو اور آپ کے فرزندوں کو صاحبان عقل کے لئے عبرت بنایا، اے تلاوت قرآن کرنے والے پاکیزہ و مبارک بزرگوں کے فرزند! میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں، آپ پر خدا کی طرف سے درود و سلام ہو اور وہ نیک لوگوں کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کرے آپ سے تعلق رکھنے اور آپ کی پناہ لینے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا۔

پھر ضریح مبارک کی پائینتی کی جانب جائیں اور کھڑے ہو کر یہ کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْاَئِمَّةِ، وَخَلِيْلِ النُّبُوَّةِ، وَالْمَخْصُوْصِ بِالْاُخُوَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ كَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْزَانِ الْاَعْمَالِ، وَ مُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ، وَ سَيْفِ ذِي الْجَلَالِ، وَ سَاقِي السَّلْسَبِيْلِ الزُّلَالِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ وَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ الْحَاكِمِ يَوْمَ الدِّيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ التَّقْوٰى، وَ سَامِعِ السِّرِّ وَ النَّجْوٰى، اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ اللهِ الْبَالِغَةِ، وَ نِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ، وَ نِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ، وَ النَّجْمِ اللَّائِحِ، وَ

سلام ہو ائمہؑ کے پدر بزرگوار، مقام نبوت کے خلیل اور پیغمبر کے برادر خاص پر، سلام ہو دین و ایمان کے سردار اور کلمۂ رحمٰن پر، سلام ہو اعمال کے معیار اور میزان پر جو حالات کو بدل دینے والے، صاحب جلال، خدا کی تلوار اور آبِ کوثر و سلسبیل کے ساقی ہیں، سلام ہو سب سے بہتر مومن پر، جو نبیوں کے علوم کے وارث اور روز جزا میں حکم کرنے والے ہیں، سلام ہو ان پر جو تقویٰ کا درخت ہیں، راز اور سرگوشی کو سننے والے ہیں، سلام ہو خدا کی کامل ترین حجت پر، جو اُس کی نعمت واسعہ اور اُس کی طرف سے سزا دینے والے ہیں، سلام ہو اُن پر جو خدا کا روشن راستہ، چمکتا ہوا ستارہ، شفقت کرنے والا امام اور منارۂ نور ہیں، اُن پر خدا کی رحمت اور برکتیں۔

الْإِمَامِ النَّاصِحِ، وَ الزِّنَادِ الْقَادِحِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.	

اس کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهٖ وَ نَاصِرِهٖ وَوَصِيِّهٖ وَ وَزِيْرِهٖ، وَ مُسْتَوْدَعِ عِلْمِهٖ، وَمَوْضِعِ سِرِّهٖ، وَبَابِ حِكْمَتِهٖ، وَ النَّاطِقِ بِحُجَّتِهٖ، وَ الدَّاعِيْ اِلٰى شَرِيْعَتِهٖ، وَ خَلِيْفَتِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ، وَ مُفَرِّجِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهٖ، قَاصِمِ الْكَفَرَةِ، وَ مُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ، وَ الْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.	اے معبود! رحمت فرما مومنوں کے سردار علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جو تیرے نبیؐ کے بھائی، اُن کے ولی، اُن کے مددگار، اُن کے وصی، اُن کے وزیر، اُن کے علم کے خزینہ دار، اُن کے رازداں، اُن کی حکمت کے دروازہ، اُن کی حجت بیان کرنے والے، اُن کی شریعت کی طرف بلانے والے، اُمت میں اُن کے قائم مقام اور خلیفہ، اُن سے سختی دور ہٹانے والے، کافروں کی کمر توڑنے والے اور فاجروں کو پست کرنے والے کہ جن کو تُو نے اپنے نبیؐ کے ساتھ وہ مرتبہ دیا جو موسیٰ کے ساتھ ہارون کا تھا۔ اے اللہ! اُن کے دوست سے دوستی اور اُن کے دشمن سے دشمنی رکھ، جو اُن کی مدد کرے اُس کی مدد کر اور چھوڑ دے اسے جو انہیں چھوڑ دے اور لعنت کر اُس پر اولین و آخرین میں سے جو اُن کے مقابل آیا اور رحمت فرما حضرت امیرؑ پر وہ بہترین رحمت جو تُو نے اپنے نبیوں کے اوصیاء میں سے کسی پر کی ہو، اے جہانوں کے پالنے والے۔

پھر ضریح مبارک کے سرہانے کی طرف جائیں اور حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کی زیارت کریں پس حضرت آدمؑ کی زیارت یہ ہے۔

زیارت حضرت آدم علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْبَشَرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ، وَ عَلَى الطَّاهِرِيْنَ مِنْ وُّلْدِكَ وَ ذُرِّيَّتِكَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ صَلَاةً لَّا يُحْصِيْهَآ اِلَّا هُوَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	آپ پر سلام ہو اے خدا کے چُنے ہوئے، آپ پر سلام ہو اے خدا کے دوست، سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبیؑ، سلام ہو آپ پر اے وحی الٰہی کے امین، سلام ہو آپ پر اے زمین میں خدا کے خلیفہ، سلام ہو آپ پر اے ابو البشر، سلام ہو آپ پر، آپ کی روح پر، آپ کے جسم پر اور سلام اُن پاک بزرگواروں پر جو آپ کے فرزند اور آپ کی اولاد میں ہیں۔ خدا رحمت کرے آپ پر وہ رحمت جس کا اندازہ اُس کے سوا کوئی نہیں لگا سکتا اور خدا کی رحمت ہو اور برکتیں۔

زیارت حضرت نوح علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ فِيْ اَرْضِهِ، صَلَوَاتُ اللهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ، وَعَلَى الطَّاهِرِيْنَ مِنْ وُّلْدِكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.	سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبیؑ، سلام ہو آپ پر اے خدا کے چُنے ہوئے، سلام ہو آپ پر اے خدا کے ولی، سلام ہو آپ پر اے خدا کے دوست، سلام ہو آپ پر اے نبیوں کے بزرگ، سلام ہو آپ پر اے زمین میں وحیٔ خدا کے امین، خدا کا درود و سلام ہو آپ پر، آپ کی روح پر، آپ کے بدن پر اور سلام ہو اُن پاک بزرگواروں پر جو آپ کی اولاد میں سے ہیں اور خدا کی رحمت ہو اور برکتیں ہوں۔

پھر اس کے بعد دو رکعت نماز برائے امیر المومنین علیہ السلام پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔

نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھیں اور اپنے لئے بخشش طلب کرتے ہوئے دعا کریں اور کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّيْۤ اِلٰى سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَلِيِّكَ، وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ، وَ اجْزِنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَآءَ الْمُحْسِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ، وَ لَكَ رَكَعْتُ، وَ لَكَ سَجَدْتُّ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لِاَنَّهُ لَا تَكُوْنُ الصَّلَاةُ وَ الرُّكُوْعُ وَ السُّجُوْدُ اِلَّا لَكَ، لِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ زِيَارَتِيْ، وَ اَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.	اے معبود! یقیناً میں نے جو یہ دو رکعت نماز پڑھی میری طرف سے یہ ہدیہ ہے میرے سردار اور میرے آقا کے لئے جو تیرے ولی اور تیرے رسولؐ کے بھائی، مومنوں کے امیر اور اوصیاء کے سردار علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں کہ اُن پر خدا کی رحمتیں ہوں اور اُن کی اولاد پر، پس اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، میری یہ نماز قبول فرما اور اُس پر مجھے جزا دے جو نیک بندوں کے لئے ہے۔ اے معبود! میں نے تیرے لئے نماز پڑھی تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے لئے سجدہ کیا تُو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں لہٰذا تیرے سوا کسی کے لئے نماز رکوع اور سجدہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ بے شک تُو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما میری یہ زیارت قبول فرما اور میری حاجت بر لا حضرت محمد ﷺ اور ان کی پاک آل کے واسطہ سے۔

اس کے بعد مزید چار رکعت نماز برائے ہدیہ آدم ونوح علیہما السلام پڑھیں پھر سجدہ شکر بجالائیں اور حالت سجدہ میں کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَ بِكَ اعْتَصَمْتُ، وَ عَلَيْكَ	اے معبود! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تجھ سے تعلق جوڑا ہے اور تجھ پر بھروسہ کیا ہے، اے معبود! تُو ہی میرا

تَوَكَّلْتُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَ رَجَآئِيْ فَاكْفِنِيْ مَآ اَهَمَّنِيْ وَ مَا لَا يُهِمُّنِيْ، وَ مَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ، وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَقَرِّبْ فَرَجَهُمْ.	سہارا اور میری امید ہے، پس میرے سب چھوٹے بڑے کاموں میں میری مدد فرما اور ان امور میں جن کو تُو مجھ سے بہتر جانتا ہے تیری پناہ بڑی اور تیری ثناء بزرگ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور ان کے ظہور کو قریب فرما۔

اب اپنا دایاں رخسار زمین پر رکھیں اور کہیں:

اِرْحَمْ ذُلِّيْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ تَضَرُّعِيْ اِلَيْكَ، وَ وَحْشَتِيْ مِنَ النَّاسِ، وَاُنْسِيْ بِكَ، يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ.	خدایا! اپنے حضور میری عاجزی اور میری آہ و زاری پر رحم فرما، رحم کر کہ میں لوگوں سے دور اور تیرے قریب ہوا ہوں، اے مہربان اے مہربان اے مہربان۔

اب اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھیں اور کہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّيْ حَقًّا حَقًّا، سَجَدْتُّ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا، اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ، يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ.	تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو میرا سچا رب ہے، اے پروردگار میں نے تیرے لئے سجدہ کیا عبادت و بندگی کے ساتھ، اے معبود! بے شک میرا عمل کمتر ہے تو اسے میرے لئے بڑھادے، اے مہربان اے مہربان اے مہربان۔

اس کے بعد سجدے میں جائیں اور سو (۱۰۰) مرتبہ کہیں: "شُكْرًا" اور بہت زیادہ دعائیں مانگیں یہ طلب حاجات کا بہترین مقام ہے۔ زیادہ سے زیادہ استغفار کریں کہ یہ گناہوں کے بخشے جانے کا موقع ہے اور خدائے تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کریں کہ یہاں دعائیں قبول ہونے کی جگہ ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے سر کا مدفن

ہم اس موضوع کو بیان کرنے سے پہلے یہ بتادیں یہاں ہمارا مقصد یہ ہے کہ اولاً ہر وہ جگہ جسے خاندان عصمت کی طرف نسبت دی گئی ہو تو اس کا احترام کیا جانا چاہئے بشر طیکہ کہ کسی حرام کی طرف نسبت نہ ہو۔ دوسرا ہدف معلومات کو مومنین تک پہنچانا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب کسی سے کہا جائے نجف اشرف میں سر امام حسینؑ کی زیارت کرنی چاہئے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی نئی بدعت ہے یا مقصود سر امام حسین علیہ السلام کی توہین کی جا رہی ہے۔ یقیناً ہمارا مقصد ایسا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق و استعداد دے تو ہر اس جگہ کی زیارت کریں جو معصومین علیہم السلام سے منسوب ہے۔

امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے شہدا کے سروں کے مدفن کے بارے شیعہ اور سنی کتب میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے اور جو اقوال اس بارے میں نقل ہوئے ہیں ان کے حوالے سے تحقیق کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے مشہور قول جو شیعہ علماء میں سب نے قبول کیا ہے یہ ہے امامؑ کا سر مبارک کچھ مدت کے بعد آپ کے بدن مبارک کے ساتھ ملحق ہو گیا اور کربلا میں لا کر دفن کیا گیا ہے۔ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے حوالے سے مختلف مقامات کے بارے میں اقوال ملتے ہیں تحقیق پسند افراد تفصیلی کتب کی طرف رجوع فرمائیں ہم یہاں صرف ان مقامات کے نام ذکر کر رہے ہیں:

(1) کربلا، (2) حضرت علی علیہ السلام کی قبر کے پاس نجف میں، (3) کوفہ، (4) مسجد حنانہ (5) مدینہ، (6) شام، (7) رقہ (8) مصر (قاہرہ)، (9) بعض افراد نے تو یہاں تک ذکر کیا ہے کہ معلوم ہی نہیں سر مبارک کہاں گیا۔

امام حسین علیہ السلام کے سر مقدس کی زیارت

روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امیر المومنینؑ کے سرہانے کی طرف امام حسین علیہ السلام کے سر مقدس کی زیارت پڑھی اور اسکے قریب چار رکعت نماز ادا فرمائی۔ وہ زیارت یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ وَ جَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَ صَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهِ مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الَّذِيْنَ خَالَفُوْكَ وَ حَارَبُوْكَ، وَ اَنَّ الَّذِيْنَ خَذَلُوْكَ، وَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْكَ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى، لَعَنَ اللهُ الظَّالِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ ضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ، اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَایَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ زَآئِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِّاَوْلِيَآئِكَ مُعَادِيًا لِّاَعْدَآئِكَ مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدٰى، اَلَّذِيْٓ اَنْتَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ.	آپ پر سلام ہو اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے صدیقہؑ طاہرہ کے فرزند جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے میرے مولا اے ابو عبداللہ! خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا فرمائی، آپ نے نیکی کرنے کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، آپ نے تلاوت قرآن کا حق ادا کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا، اِس میں آپ نے اذیت پر صبر کیا اصلاح حال کی خاطر حتیٰ کہ شہادت قبول کر لی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک جنہوں نے آپ کی مخالفت کی، آپ سے جنگ کی، جنہوں نے آپ کی نصرت نہ کی اور جنہوں نے آپ کو قتل کیا، وہ نبی اُمّی کے فرمان کے مطابق ملعون ٹھہرائے گئے ہیں اور جس نے آپ پر بہتان باندھا وہ رسوا ہوا، خدا کی لعنت ہو اولین وآخرین پر جنہوں نے آپ پر ظلم ڈھایا، اُن کے دردناک عذاب میں اضافہ ہوتا چلا جائے، اے میرے مولا، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میں آپ کی زیارت کو آیا ہوں، آپ کے حق کو پہچانتا ہوں، آپ کے دوستوں کا دوست، آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں، اِس ہدایت کو حق سمجھتا ہوں جس کو آپ نے اختیار کیا، آپ کے مخالفوں کی گمراہی سے واقف ہوں، پس اپنے رب کے ہاں میری شفاعت فرمائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد حنانہ میں امام حسینؑ کے لئے یہی زیارت پڑھی اور چار رکعت نماز ادا فرمائی مخفی نہ رہے کہ مسجد حنانہ نجف

اشرف کی مقدس مسجدوں میں سے ہے کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس وہیں مدفون ہے ۔ ایک روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی، لوگوں نے آپؑ سے پوچھا کہ یہ کونسی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے جد امجد امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس رکھا گیا تھا جب کربلا سے لا کر یہاں ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ آنجناب سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا: اس مقام پر یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَكَانِيْ، وَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ، وَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ، وَ كَيْفَ يَخْفٰى عَلَيْكَ مَا اَنْتَ مُكَوِّنُهٗ وَ بَارِئُهٗ وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَشْفِعًا بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ مُتَوَسِّلًا بِوَصِيِّ رَسُوْلِكَ، فَاَسْئَلُكَ بِهِمَا ثَبَاتَ الْقَدَمِ، وَ الْهُدٰى وَ الْمَغْفِرَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.	اے معبود ! بے شک تُو دیکھتا ہے جہاں میں کھڑا ہوں اور میری بات سنتا ہے، میرے امور میں سے کچھ بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور کیونکر تجھ سے پوشیدہ رہے جسے تُو نے خود وجود دیا اور پیدا کیا، یقیناً میں تیرے حضور تیرے رحمت والے نبیؐ کی شفاعت لایا ہوں اور تیرے رسولؐ کے وصی کو وسیلہ بنایا ہے، لہٰذا ان دونوں کے واسطے سے مانگتا ہوں،ثابت قدمی ہدایت اور مغفرت اِس دنیا میں اور آخرت میں۔

ضریح مقدس میں دو انگلیوں کے نشان

یہ مقام ضریح امام علی علیہ السلام کے اندر ان کے سر مقدس کی جانب چہرے کے سامنے ہے اور بڑی خصوصیت کا حامل ہے۔ اس مقام کے بارے میں روایت ہے کہ ظالم و جابر حکمران مرہ بن قیس جس کے آباؤاجداد مولا علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے اس نے دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ نجف اشرف پر حملہ کیا۔ نجف کے شہریوں نے اس کا بھرپور دفاع کیا لیکن بالآخر سپاہیوں کے سامنے بے بس ہوگئے۔ ملعون مرّہ حرم میں داخل ہوا اور بہت تباہی مچائی یہاں تک کہ اس نے قبر امیر المومنینؑ کو کھولنا چاہا تو ضریح مقدس سے دو انگلیاں تلوار کی طرح برآمد ہوئیں اور مرہ کو دو حصوں میں کر دیا۔ اس کے بدن کے حصے اسی وقت پتھر میں تبدیل ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کتے اس پر پیشاب کیا کرتے تھے۔

میزاب رحمت

یہ ایک پرنالہ ہے جس کے ذریعے چھت پر سے بارش کا پانی نیچے گرتا ہے۔ یہ پرنالہ حرم میں قبلہ کی جانب واقع ہے۔ یہ سونے کا بنا ہوا ہے۔ میزاب رحمت کے نام سے ایک پرنالہ خانہ کعبہ میں اور دوسرا مولا علی علیہ السلام کے حرم میں ہے بہت سے زوار اس پرنالے کے نیچے دو رکعت نماز بجالاتے ہیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اسے سنت سمجھ کر انجام نہ دیا جائے صرف اس نیت سے کہ مولا کے حرم میں جہاں بھی عبادت انجام دی جائے تو خداوند عالم کی بارگاہ میں مقبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

زیارت وداعِ امیر المومنین علیہ السلام

جب زیارت سے فراغت پاکر نجف اشرف سے واپسی کا ارادہ کرے تو امیر المومنین علیہ السلام کے لئے یہ وداع پڑھے جو علماء کی کتب میں مذکور ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَاسْتَرْعِيكَ وَ اَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، اٰمَنَّا بِاللهِ وَ بِالرُّسُلِ وَ بِمَا جَآءَتْ بِهٖ وَ دَعَتْ اِلَيْهِ وَ دَلَّتْ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُ، فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِيْ، اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ، وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ، وَ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَ حَارَبَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ، وَ مَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِّنَ الْجَحِيْمِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنْ حَارَبَهُمْ لَنَآ اَعْدَآءٌ وَّ نَحْنُ مِنْهُمْ بُرَءَآؤُ، وَ اَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ، وَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَ مَنْ شَرِكَ فِيْهِمْ وَ مَنْ سَرَّهٗ قَتْلُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ التَّسْلِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدٍ وَّ جَعْفَرٍ وَّ مُوْسٰى وَ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ الْحَسَنِ وَ الْحُجَّةِ، وَ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاحْشُرْنِيْ مَعَ هٰؤُلَآءِ الْمُسَمَّيْنَ

آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت ہو اور برکتیں، میں آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر رسولوں پر اور جو پیغام وہ لائے جس کی طرف دعوت دی اور جس کی طرف رہبری کی، پس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔ اے اللہ! اِس زیارت کو میری ان کی آخری زیارت قرار نہ دے، پس اگر میں قبل اِس کے مر جاؤں تو بے شک میری بعد از موت وہی گواہی ہوگی جو گواہی میں زندگی میں دے رہا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ مومنوں کے امیر علیؑ، حسنؑ، حسینؑ علی بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ، اور حجت بن الحسنؑ اِن سب پر تیری رحمت ہو میرے امام ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اِن سے جنگ کرنے اور اِنہیں قتل کرنے والے مشرک ہیں، جنہوں نے اِن کے حکم کو رد کیا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور گواہی دیتا ہوں کہ جو اِن سے لڑے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہم اُن سے بیزار ہیں کہ وہ شیطان کا گروہ ہیں اور جنہوں نے ائمہؑ کو قتل کیا، لعنت ہو اُن پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی اور اُن پر بھی جو اِن کے قتل میں شریک ہوئے اور اِس پر خوش ہوئے۔ اے اللہ! میں بعد از درود و سلام تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ، اور حجتؑ پر اور میری اِس زیارت کو زیارتِ آخر قرار نہ دے۔ پس اگر تو ایسا کرے تو مجھے اِن کے ساتھ اٹھانا جن ائمہؑ کے نام لئے گئے۔ اے معبود! ہمارے دلوں کو ان کی اطاعت کے لئے جھکا دے۔ نیز اِن سے نصیحت حاصل کرنے محبت رکھنے ان کے ہاں حاضر

الْاَئِمَّةِ. اَللّٰهُمَّ وَ ذَلِّلْ قُلُوْبَنَا لَهُمْ بِالطَّاعَةِ وَ الْمُنَاصَحَةِ وَ الْمَحَبَّةِ وَحُسْنِ الْمُوَازَرَةِ وَالتَّسْلِيْمِ.	ہونے اور حکم ماننے میں لگا دے۔

وادی السلام کی مختصر تاریخ

عربی زبان میں "وادی" لفظ سیلاب کے مقام اور اس جگہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کہ جو دو پہاڑوں کے درمیان پانی جاری ہونے کا راستہ ہو اور جس میں پانی تدریجی طور پر جذب ہوتا ہے۔ فارسی زبان میں یہ لفظ بیابان اور صحراء کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے اور "السلام" مسلمانوں کے یہاں خدا کے ناموں میں سے ہے اور عربی زبان میں السلام کے معنی ظاہر و باطنی آفات و بلاوں سے سلامتی کے ہیں۔

بعض منابع میں اس قبرستان کے نام رکھنے کے بارے میں ذکر ہوا ہے کہ اس کا نام "وادی السلام" پیغمبر اکرم ﷺ بلکہ جبرئیل امین علیہ السلام نے رکھا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں دفن ہونے والا انسان حساب و کتاب اور عالم برزخ کے عذاب سے محفوظ اور امن و امان میں ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اولین مقام (روئے زمین پر) جس میں اللہ کی عبادت کی گئی وہ پشت کوفہ کا مقام تھا جس وقت خداوند عالم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں وہ پشت کوفہ کا مقام تھا جس میں ملائکہ نے سجدہ کیا۔

قبرستان وادی السلام عراقی ریاست کے شہر نجف اشرف میں واقع ہے جو جنوب کی طرف سے حضرت علی علیہ السلام کے روضہ اور امام علی علیہ السلام کے نام سے موسوم سڑک، مشرق کی سمت سے نجف کربلا روڈ، شمال کی طرف سے حی المہندسین اور مغرب کی سمت میں بحر النجف تک جاتی ہے۔

دینی روایات کے مطابق اس قبرستان کی تاریخ قبل از اسلام تک پہنچتی ہے البتہ تاریخی منابع میں قبل از اسلام اس کی حالت کے بارے میں کوئی خاص اطلاع دسترسی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی اس جگہ پر مردوں کو دفن کیا جاتا تھا۔

تفسیر عیاشی میں ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ وادی السلام حضرت آدمؑ اور انبیاء کی نماز گاہ رہا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام اپنے ایک صحابی سے فرمایا: روئے زمین پر کوئی بھی مومن نہیں مرتا ہے مگر یہ کہ اس کی روح کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ وادی السلام میں حاضر ہو، بیشک یہ جنت کا ایک گوشہ ہے۔

وادی السلام کے شمالی حصہ میں ایک جگہ مقام امام مہدی علیہ السلام اور مقام امام صادق علیہ السلام کے نام سے موجود ہے۔ جس پر ایک نسبتاً قدیم عمارت دو بورڈ اور ایک نیلا گنبد موجود ہے جو ان دونوں اماموں کے نماز کے مقام کو معین کرتے ہیں۔ عمارت کے اندر ایک کنواں ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے کنویں کے نام سے معروف ہے اور اس کے اطراف میں چند قبریں بنی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کو اس مقام پر دیکھا گیا ہے۔ اس جگہ پر ایک اور مقام "مقام امام صادق علیہ السلام" کے نام سے منسوب موجود ہے۔ حرم کے مغرب کی سمت میں ایک کیلو میٹر کے فاصلہ پر بحر النجف کے کنارے تقریباً 250 میٹر کے فاصلہ پر صافی صفا کے مقبرہ کے پاس ایک مسجد اور مقام امام سجاد علیہ السلام کی یاد میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی دیواروں اور گنبد پر کاشی کاری موجود ہے اور اس کے اندر ایک محراب امام سجاد علیہ السلام کے محل نماز کے عنوان سے بنایا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جس وقت آپ امام علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے نجف آئے تو اس مقام پر نماز پڑھی اور یہاں شب بسر کی۔

بعض روایات کے مطابق اللہ کے دو پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کی قبریں اس قبرستان میں واقع ہیں۔ وادی السلام میں ان دونوں حضرات سے منسوب دو مقبرے موجود ہیں۔ ان دونوں مقبروں پر ابتدائی طور پر علامہ بحر العلوم کی کوشش سے گچ اور سنگ سے گنبد اور عمارت تعمیر کی گئی۔ اور اس کے بعد 1337ھ میں اسے ایک ایرانی مخیّر نے دوبارہ بنانے کے ساتھ گنبد پر کاشی کاری کرائی۔

زیارت حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ وَ اَصْفِيَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمَنَآءِ اللّٰهِ وَ اَحِبَّآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَ خُلَفَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُظْهِرِيْ اَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَدِلَّآءِ عَلَى اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِيْنَ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَ مَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَ مَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَ مَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَ مَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ وَ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ.	سلام ہو اللہ کے اولیا اور اُس کے چُنے ہوئے بندوں پر، سلام ہو اللہ کے امینوں اور محبوں پر، سلام ہو اللہ کے انصار اور اُس کے نمائندوں پر، سلام ہو اللہ کی معرفت کی جگہوں پر اور جو اللہ کی معرفت کا سبب ہیں۔ سلام ہو اُن پر جو اللہ کے ذکر کا مرکز ہیں، سلام ہو اُن پر جو خدا کے امر و نہی کے مظہر ہیں، سلام ہو اُن پر جو خدا کی طرف دعوت دینے والے ہیں، سلام ہو اُن پر جو اللہ کی مرضی پر ثابت قدم ہیں، سلام ہو اُن پر جو اللہ کی اطاعت میں مخلص ہیں، سلام ہو اُن پر جو اللہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں، سلام ہو اُن لوگوں پر جو آل رسول سے محبت اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور خدا سے محبت کرتے ہیں، سلام ہو اُن لوگوں پر جنہوں نے (اولیاء) اللہ کی معرفت حاصل کی۔ جو اِن سے معرفت حاصل نہ کر سکا وہ خدا سے بھی جاہل رہا اور جس نے اِن سے تمسک کیا تو گویا اُس نے اللہ سے تمسک کیا۔ اور جس نے آپ لوگوں کو چھوڑ دیا گویا اُس نے اللہ کو چھوڑ دیا اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ بتحقیق میں صلح کروں گا اُن سے جو آپ لوگوں سے صلح کرے اور میری جنگ ہے اُس سے جو آپ لوگوں سے جنگ کرے میں ایمان لاتا ہوں ظاہر و باطن پر۔ اِس سلسلہ میں اپنے تمام اُمور آپ کے حوالے کرتا ہوں پروردگار لعنت کرے آل محمدؐ کے دشمنوں پر چاہے انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے اور میں اللہ کی طرف سے ان دشمنانِ آل محمدؐ سے بیزاری اختیار کرتا ہوں اور اے اللہ! درود اور سلام بھیج محمدؐ اور اُس کی آل پر۔

زیارت اہل القبور

امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص قبرستان میں جائے تو یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خدا کے نام سے شروع جو رحم والا مہربان ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَآ اَھْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُّمْ قَوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ.	سلام ہو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھنے والوں پر ان کا جو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھتے ہیں اے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پر ایمان رکھنے والوں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے حق کے واسطے ہمیں بتاؤ کہ تم نے عقیدہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کیسے پایا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" سے، اے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" والی ذات بحق "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے بخش دے ان کو جنہوں نے پڑھا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور محشور کر ہمیں اُس گروہ میں جنہوں نے پڑھا: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ۔

پس حق تعالیٰ اس شخص کے لئے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا نیز اس کے اور اس کے والدین کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

مقامات کوفہ

(۱) بیت امام علی علیہ السلام
(۲) مسجد کوفہ
(۳) جناب میثم تمار
(۴) جناب مسلم ابن عقیلؑ
(۵) جناب ہانی ابن عروہ
(۶) جناب امیر مختار
(۷) جناب خدیجہ بنت علیؑ
(۸) مسجد سہلہ
(۹) مقام حضرت یونس علیہ السلام
(۱۰) مقام حضرت حزقیل علیہ السلام
(۱۱) مسجد زید ابن صوہان
(۱۲) مسجد صعصہ ابن صوہان

یاد رہے کہ شہر کوفہ اب اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے نہ وہ بازار رہے جہاں سے جناب زینبؑ کا گزر ہوا تھا، نہ دربار زیاد رہا، نہ زیاد رہا، نہ اس کی نسل رہی، نہ اس کا محل رہا۔ نہ یزید رہا نہ اس کے ارادے سب ملیامیٹ ہو گیا۔

ہاں! اگر کچھ باقی ہے تو وہ اسلام ہے جو شہدائے کربلا کی قربانیوں اور جناب زینبؑ کے خطبات کی بنا پر باقی ہے۔ جب کبھی آپ کوفہ شہر میں داخل ہوں تو جناب زینبؑ کو ہر ہر جگہ یاد کیجئے گا اور ان کی عظمت کو سلام کیجیے گا۔

شہر کوفہ اور مسجد کوفہ کی فضیلت

جاننا چاہیے کہ کوفہ ان چار شہروں میں سے ایک ہے جن کو حق تعالیٰ نے پسند فرمایا اور طور سینین سے تعبیر کیا ہے روایت میں آیا ہے کہ وہ چار مقامات خانہ کعبہ، مسجد نبوی، کربلا (حرم امام حسینؑ علیہ السلام) اور مسجد کوفہ ہیں کہ ان جگہوں میں ایک درہم صدقہ کرنا کسی اور مقام پر سو درہم صدقہ کرنے کے برابر ہے اور ان شہروں میں دو رکعت نماز سو رکعت کے مساوی شمار ہوتی ہے۔ مسجد کوفہ کی فضیلتیں بہت زیادہ ہیں تاہم اس کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ مسجد کوفہ ان چار مسجدوں میں سے ایک ہے کہ جہاں فیض و برکت حاصل کرنے کے لئے جانا مناسب ہے نیز یہ ان چار مقامات میں سے ایک ہے کہ جہاں مسافر کو قصر اور مکمل نماز پڑھنے میں اختیار ہے اور وہاں ایک فریضہ نماز ایک حج مقبول اور اس ایک ہزار نماز کے برابر ہے جو کسی اور جگہ بجالائی جائے اور روایتوں میں آیا ہے کہ مسجد کوفہ انبیاء کرامؑ اور قائم آل محمد کا مقام نماز ہے، ایک روایت میں آیا ہے کہ یہاں ایک ہزار پیغمبروں اور پیغمبروں کے ایک ہزار اوصیاء نے نماز پڑھی بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کوفہ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ سے افضل ہے۔ ابن قولویہؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر لوگوں کو مسجد کوفہ کی فضیلت معلوم ہو جائے تو پھر وہ دور دور کے مقامات سے سفر کر کے اس مسجد میں آئیں، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس مسجد میں ادا کردہ فریضہ نماز حج مقبول کے اور نافلہ نماز عمرہ کے برابر ہے ایک روایت کے مطابق مسجد کوفہ میں ادا کی جانے والی فریضہ اور نافلہ نماز اس حج و عمرہ کے برابر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بجالائی گئی ہو۔

شیخ کلینیؒ نے اپنے اساتذہ کرام کے واسطے سے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ہارون! تمہارے گھر اور مسجد کوفہ کے مابین کتنا فاصلہ ہے، آیا ایک میل ہوگا؟ میں نے عرض کی: نہیں حضور، حضرت نے فرمایا کہ کیا تم اپنی تمام نمازیں وہاں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں مسجد کوفہ کے نزدیک رہتا ہوتا تو میں توقع کرتا ہوں کہ وہاں میری تمام نمازیں مسجد کوفہ میں انجام پاتیں، کیا تم جانتے ہو کہ اس مسجد کی فضیلت کیا ہے؟ کوئی عبد صالح اور پیغمبر ایسا نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے یہاں نماز ادا کی ہے یہاں تک کہ جب شب معراج رسولؐ کو لے جا رہے تھے تو جبرئیلؑ نے آپ سے عرض کی کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت آپ کس جگہ پر ہیں؟ اس وقت آپ مسجد کوفہ کے سامنے سے گزر رہے ہیں اس پر آپؐ نے فرمایا: کہ خدائے تعالیٰ سے اجازت مانگو تاکہ میں وہاں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں، تب جبرئیلؑ نے حق تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور اس نے اجازت عطا فرمائی پس آنحضرتؐ وہاں اترے اور دو رکعت نماز ادا کی، بے شک اس مسجد کے دائیں طرف جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اسکے درمیان میں اور اسکے عقب میں بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے بے شک اس میں ایک واجب نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے اور ایک نافلہ نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس میں بغیر تلاوت و ذکر محض بیٹھنا بھی عبادت ہے اگر لوگوں کو اسکی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ دنیا کے گوشے گوشے سے چل کر وہاں آئیں اگرچہ بچوں کی طرح گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چلنا پڑے۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ مسجد کوفہ میں ادا کردہ واجب نماز حج کے مساوی اور ایک نافلہ نماز عمرہ کے مثل ہے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کا داہنا حصہ اسکے بائیں حصے سے افضل و اعلیٰ ہے۔

نقشہ مقامات مسجد کوفہ

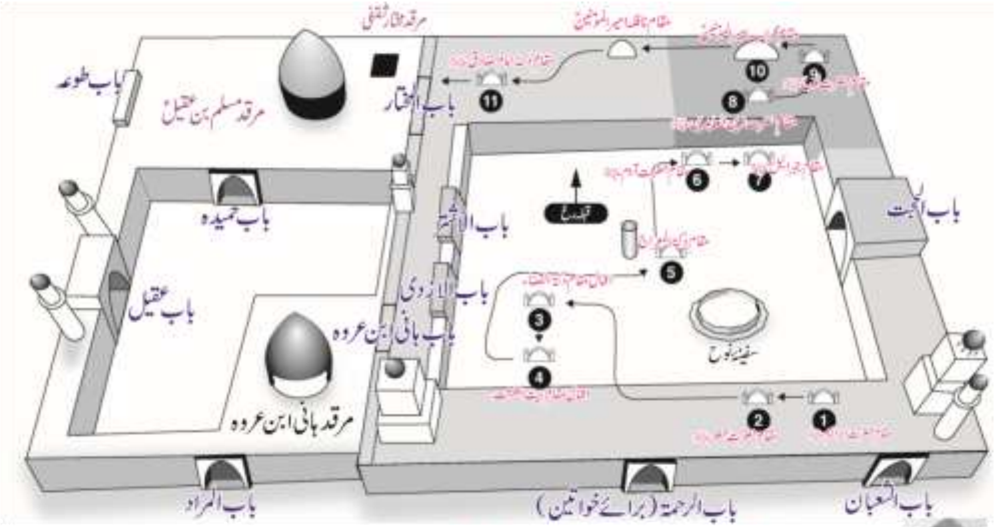

مرقد خدیجہ بنت امیرالمومنین

مسجد کوفہ کے مقامات کی نمازیں

مسجد کوفہ میں نماز حاجت 2 رکعت نماز

(۱) مقامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام 4 رکعت نماز (۲) مقامِ حضرت خضر علیہ السلام 2 رکعت نماز (۳) اعمال مقامِ دکۃ القضاء 2 رکعت نماز

(۴) اعمال مقامِ بیت الطشت 2 رکعت نماز (۵) مقامِ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دکۃ المعراج) 4 رکعت نماز (۶) مقامِ حضرت آدم علیہ السلام 2 رکعت نماز

(۷) مقامِ جبرائیل علیہ السلام 2 رکعت نماز (۸) مقامِ حضرت زین العابدین علیہ السلام 2 رکعت نماز (۹) مقامِ حضرت نوح علیہ السلام 2 رکعت نماز

(۱۰) مقامِ محراب حضرت امیرالمومنین 2 رکعت نماز (۱۱) مقامِ دکۂ امام جعفر صادق علیہ السلام 2 رکعت نماز

اعمال مسجد کوفہ

جب شہر کوفہ میں داخل ہو تو کہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ. اَللّٰھُمَّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبَارَکًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ.	خدا کے نام سے خدا کی ذات کے واسطے سے، خدا کی راہ میں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر، اے معبود! مجھے بہترین جگہ پر اُتار کہ تُو سب سے بہتر میزبان ہے۔

پھر مسجد کوفہ کی طرف چلے اور چلتے ہوئے یہ کہتا جائے

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ سُبۡحَانَ اللّٰہِ.	خدا بزرگ تر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حمد خدا ہی کے لئے ہے کہ خدا پاک تر ہے۔

جب مسجد کے دروازے پر آئے تو اس کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، وَ عَلٰى مَجَالِسِهٖ وَ مَشَاهِدِهٖ وَ مَقَامِ حِكْمَتِهٖ وَ اٰثَارِ اٰبَآئِهٖ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ وَّ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَتِبْيَانِ بَيِّنَاتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ الْحَكِيْمِ الْعَدْلِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ الْفَارُوْقِ بِالْقِسْطِ الَّذِيْ فَرَّقَ اللهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَ الْكُفْرِ وَ الْاِيْمَانِ وَ الشِّرْكِ وَ التَّوْحِيْدِ، لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيُحْيَا مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَخَاصَّةُ نَفْسِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَ زَيْنُ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ صَابِرُ الْمُمْتَحَنِيْنَ، وَ اَنَّكَ حَكَمُ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، وَ قَاضِيْ اَمْرِهٖ، وَ بَابُ حِكْمَتِهٖ، وَ عَاقِدُ عَهْدِهٖ، وَ النَّاطِقُ بِوَعْدِهٖ، وَ الْحَبْلُ الْمَوْصُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِبَادِهٖ، وَ كَهْفُ النَّجَاةِ، وَ مِنْهَاجُ التُّقٰى، وَ الدَّرَجَةُ الْعُلْيَا، وَ مُهَيْمِنُ الْقَاضِي الْاَعْلٰى.	سلام ہو ہمارے سردار خدا کے رسولؐ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر، سلام ہو مومنوں کے امیر حضرت امام علیؑ بن ابی طالب پر، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، سلام اُن کی مجالس اُن کے مظاہر اور اُن کی حکمت کے مقام پر، سلام ہو اُن کے بزرگوں آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام پر اور سلام اُن کے واضح دلائل پر، سلام ہو اُن ائمہ علیہم السلام پر جو حکیم عادل صدیق اکبر اور باانصاف فاروق ہیں کہ جن کے ذریعے خدائے تعالیٰ نے حق و باطل کفر وایمان اور شرک و توحید کا فرق واضح کیا تاکہ جو ہلاک ہو اُس کی ہلاکت پر حجت قائم ہو اور جو زندہ رہے وہ حجت پر زندہ رہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مومنوں کے امیر، پاک اصل لوگوں کی روحانی خاصیت، صاحبان صدق کی زینت اور آزمودہ لوگوں میں زیادہ صابر ہیں نیز آپ خدا کی زمین میں اُس کے منصف، اُس کے حکم کو جاری کرنے والے، اُس کی حکمت کا دروازہ، اُس کا پیمان باندھنے والے، اُس کا وعدہ بتانے والے، اُس کو اور اُس کے بندوں کو باہم ملانے والی رسی، نجات کا مرکز، تقویٰ کا راستہ، بلند درجہ اور تسلط رکھنے والے منصف ہیں۔

پھر تین مرتبہ کہے:

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ!	اے مومنوں کے امیر (تین مرتبہ)

پھر کہے:

بِكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ زُلْفٰى، اَنْتَ وَلِيِّيْ وَ سَيِّدِيْ وَوَسِيْلَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.	میں آپ کے ذریعے بلند تر خدا کا قرب چاہتا ہوں کہ آپ میرے ولی، میرے سردار اور میرا وسیلہ ہیں دنیا اور آخرت میں۔

اس کے بعد مسجد میں داخل ہو جائے، بہتر یہ ہے کہ مسجد کے عقب میں واقع دروازے سے داخل ہو جو باب الثعبان کہلاتا ہے اور داخل ہو کر یہ کہے:

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ	خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، یہ اُس کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو خدا کی اور خدا کے حبیب حضرت محمدؐ کی پناہ لیتا ہے نیز پناہ لیتا ہے مومنوں کے امیرؑ کی

بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ الصَّادِقِيْنَ النَّاطِقِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا، رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً وَّ هُدَاةً وَّ مَوَالِيَ سَلَّمْتُ لِاَمْرِ اللهِ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَلَا اَتَّخِذُ مَعَ اللهِ وَلِيًّا، كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِيْدًا، حَسْبِيَ اللهُ وَاَوْلِيَآءُ اللهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّ الْاَئِمَّةَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَآئِيْ وَحُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ.	ولایت کی اور اُن ائمہؑ کی ولایت کی جو رہبر ہیں، سچ بولنے والے، حق کہنے والے اور سیدھے راستے والے ہیں، جن سے خدا نے ہر نجاست کو دور رکھا اور ان کو پاک رکھا جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے میں خوش ہوں کہ وہ میرے امام، رہبر اور سردار ہیں، میں حکم خدا کو مانتا ہوں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا ولی نہیں بناتا، وہ لوگ جھوٹے ہیں جو خدا سے پھر گئے اور گمراہی میں بہت دور تک جا پڑے، میرے لئے کافی ہے خدا اور خدا کے اولیاء، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسولؐ ہیں نیز یہ کہ امام علیؑ اور اُن کی اولاد میں سے ہدایت یافتہ ائمہؑ، اُن پر سلام ہو وہ میرے ولی اور خدا کی مخلوق پر حجت ہیں۔

(1) مقامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام

باب الشعبان کے سامنے چوتھے ستون کی طرف جائے جو پانچویں ستون کے سامنے ہے اور ستون ابراہیم کے نام سے مشہور ہے وہاں چار رکعت نماز پڑھے جن میں سے دو رکعت سورۂ حمد اور سورۂ توحید کے ساتھ اور دو رکعت سورۂ حمد اور سورۂ قدر کے ساتھ بجالائے۔
اور نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھے اور پھر یہ دُعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَلَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا، وَ جَعَلَهُمْ اَنْبِيَآءَ مُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ.	سلام ہو خدا کے نیک بندوں پر جو ہدایت والے ہیں جن سے خدا نے ہر ناپاکی دور کی اور اُنہیں پاک رکھا جیسا پاک رکھنے کا حق ہے اُس نے اُنہیں انبیاء مرسلین قرار دیا اور اُن کو ساری مخلوق پر حجت بنایا، سلام ہو اُس کے بھیجے ہوؤں پر اور حمد ہے خدا کے لئے جو جہانوں کا پروردگار ہے یہ ہے اندازہ اُس کا جو غالب، علم والا ہے۔

پھر سات مرتبہ کہے:

سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ.	سلام ہو نوح علیہ السلام پر سب جہانوں میں۔

اس کے بعد کہے:

نَحْنُ عَلٰى وَصِيَّتِكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّتِيْ اَوْصَيْتَ بِهَا ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ نَحْنُ مِنْ شِيْعَتِكَ وَ شِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْاَنْبِيَآءِ وَ الصَّادِقِيْنَ، وَ نَحْنُ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَ دِيْنِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ وِلَايَةِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ رَحْمَتُهٗ وَ رِضْوَانُهٗ وَ بَرَكَاتُهٗ، وَ عَلٰى وَصِيِّهٖ وَ خَلِيْفَتِهٖ الشَّاهِدِ لِلّٰهِ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى خَلْقِهٖ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ وَ الْفَارُوْقِ الْمُبِيْنِ، اَلَّذِيْ اَخَذْتَ بَيْعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ، رَضِيْتُ بِهِمْ اَوْلِيَآءَ وَ مَوَالِيَ وَ حُكَّامًا فِيْ نَفْسِيْ وَ وُلْدِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ قِسْمِيْ وَ حِلِّيْ وَ اِحْرَامِيْ وَ اِسْلَامِيْ وَ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ، اَنْتُمُ الْاَئِمَّةُ فِي الْكِتَابِ وَ فَصْلُ الْمَقَامِ وَ فَصْلُ الْخِطَابِ، وَ اَعْيُنُ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ، وَ اَنْتُمْ حُكَمَآءُ اللهِ وَ بِكُمْ حَكَمَ اللهُ وَ بِكُمْ عُرِفَ حَقُّ اللهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، اَنْتُمْ نُوْرُ اللهِ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْنَا وَ مِنْ خَلْفِنَا، اَنْتُمْ سُنَّةُ اللهِ الَّتِيْ بِهَا سَبَقَ الْقَضَآءُ، يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا لَكُمْ مُسَلِّمٌ تَسْلِيْمًا لَآ اُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَّ لَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيًّا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانِيْ بِكُمْ وَ مَا كُنْتُ لِاَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدَانِيَ اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا.

ہم اُس وصیت پر قائم ہیں اے مومنوں کے ولی، جو وصیت آپ نے کی اپنی اولاد میں سے خدا کے مامور کئے ہوئے حق بیان کرنے والوں کی، ہم آپ کے پیروکاروں اور اپنے نبی محمد ﷺ کے پیروکاروں میں سے ہیں، ہم ایمان رکھتے ہیں آپ پر تمام رسولوں، پیغمبروں اور صادقین پر، ہم ملت ابراہیم پر ہیں اور نبی اُمّی حضرت محمد ﷺ کے دین پر اور ہدایت یافتہ ائمہؑ کے دین اور مومنوں کے امیر علیؑ کی ولایت پر جو ہمارے آقا ہیں، سلام ہو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے پر، خدا کا سلام ہو اُن پر، اُس کی رحمت، اُس کی خوشنودی اور برکتیں ہوں اور اُن کے وصی و خلیفہ پر بھی جو اُن کے بعد خدا کی مخلوق پر اُس کے گواہ ہیں اور مومنوں کے امیر علیؑ پر جو کہ صدیق اکبر اور فاروق ہیں واضح طور پر جن کی بیعت تُو نے اہل جہان پر واجب کی ہے، میں راضی ہوں کہ وہ میرے اور میری اولاد کے میرے خاندان اور میرے مال و متاع کے نیز میرے حلال و حرام، اسلام و دین میری دنیا و آخرت اور میری زندگی و موت میں میرے آقا اور حاکم ہیں، آپ ہیں امام قرآن میں فصل مقام میں اور فصل خطاب میں، آپ وہ کھلی آنکھیں ہیں جو سوتی نہیں ہیں، آپ ہی حکمائے الٰہی ہیں کہ خدا آپ کے ذریعے فیصلے کرتا ہے اور آپ کے ذریعے خدا کا حق معلوم ہوتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ خدا کے رسولؐ ہیں، آپ نورِ خدا ہیں جو ہمارے آگے اور پیچھے روشن رہتا ہے، آپ خدا کا وہ طریقہ ہیں جس سے قضا آگے چلتی ہے، اے مومنوں کے امیر! میں آپ کا ماننے والا ہوں جو ماننے کا حق ہے، میں کسی کو خدا کا شریک نہیں سمجھتا اور نہ اُس کے سوا میرا کوئی مالک ہے، حمد ہے خدا کی جس نے مجھے آپ کے ذریعے ہدایت دی اور میں ہدایت نہ پاتا اگر خدا مجھے ہدایت نہ کرتا، خدا سب سے بڑا ہے۔ خدا سب سے بڑا ہے، حمد ہے خدا کی اِس پر کہ اُس نے ہمیں ہدایت کی۔

(2) مقام حضرت خضر علیہ السلام

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ مذکور ہے کہ گرفتار اور پریشان حال شخص جب بھی اس مقام پر جاتا ہے خداوند عالم اس کی مشکل و پریشانی کو دور کر دیتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی ایسے پیغمبر کو مبعوث نہیں گیا کہ جس نے یہاں نماز نہ پڑھی ہو یہاں عدل الٰہی آشکار ہوتا ہے اور یہ انبیاء، اوصیاء اور صالحین کی منزل اور مقام ہے۔

مقام حضرت خضر علیہ السلام پر دو رکعت نماز بجا لائیں۔

دکۃ القضاء وبیت الطشت کا واقعہ

دکۃ القضاء مسجد کے اس چبوترے کا نام ہے جس پر بیٹھ کر امیر المومنین علیہ السلام فیصلے کیا کرتے تھے اس کے قریب ایک چھوٹا سا ستون بھی تھا جس پر یہ آیۃ کریمہ لکھی ہوئی تھی:

اِنَّ اللّٰہَ یَأۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ.	بیشک خدا حکم دیتا ہے انصاف اور نیکی کا۔

بیت الطشت وہ جگہ ہے جہاں امیر المومنین علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا جو ایک کنواری لڑکی کے بارے میں تھا ہوا یہ کہ وہ لڑکی پانی میں اتری اور ایک جونک اس کے پیٹ میں چلی گئی پھر وہ خون چوس چوس کر بڑی ہو گئی جس سے اس لڑکی کا پیٹ بڑھ گیا اُس لڑکی کے بھائی یہ گمان کرنے لگے کہ یہ کنواری ہوتے ہوئے حاملہ ہو گئی ہے لہٰذا وہ اسے قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے پس وہ اِس امر کا فیصلہ کرانے کے لئے اُس لڑکی کو امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں لے آئے حضرتؑ نے حکم دیا کہ مسجد میں پردہ بنایا جائے پھر اُس لڑکی کو پردے میں بٹھایا اور ایک دایہ کو بلوا کر صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے لڑکی کے پاس بھیجا۔

دایہ نے اچھی طرح دیکھنے کے بعد عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے شکم میں بچہ ہے اِس پر آپؑ نے فرمایا کہ ایک طشت (تھال) کیچڑ سے بھر کر لایا جائے اور اِس لڑکی کو اُس میں بٹھایا جائے جب یہ عمل کیا گیا تو جونک کیچڑ کی بو پا کر اِس کے پیٹ سے باہر نکل آئی۔

(3) اعمال مقامِ دکۃ القضاء

دکۃ القضاء کے قریب جائے وہاں دو رکعت نماز پڑھے سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے،

اور تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے:

یَا مَالِكِيْ وَ مُمَلِّكِيْ وَ مُتَغَمِّدِيْ بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ، وَجْهِيْ خَاضِعٌ لِمَا تَعْلُوْهُ الْاَقْدَامُ لِجَلَالِ	اے میرے مالک! مجھے مالکیت دینے والے، میرے حقدار ہونے کے بغیر مجھے بڑی بڑی نعمتوں سے نوازنے والے، میرا چہرا جھکا ہوا ہے چونکہ تیرے باعزت اور بابرکت

وَجهِكَ الْكَرِيمِ. لَا تَجْعَلْ هٰذِهِ الشِّدَّةَ وَلَا هٰذِهِ الْمِحْنَةَ مُتَّصِلَةً بِاسْتِيصَالِ الشَّافَةِ وَ امْنَحْنِي مِنْ فَضْلِكَ مَا لَمْ تَمْنَحْ بِهِ اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ، اَنْتَ الْقَدِيمُ الْاَوَّلُ الَّذِي لَمْ تَزَلْ وَ لَا تَزَالُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْلِي وَ ارْحَمْنِي وَ زَكِّ عَمَلِي، وَ بَارِكْ لِي فِي اَجَلِي، وَ اجْعَلْنِي مِنْ عُتَقَآئِكَ وَ طُلَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.	جلوے نے اِسے زیر کیا ہے اِس سختی اور مصیبت کو لگاتار جاری نہ رکھ کہ وہ مجھے بالکل ہی تباہ و برباد کردے اور مجھے اپنے فضل سے وہ چیز دے جو تُو نے کسی کو اُس کی طلب کے بغیر عطا نہ فرمائی ہو، تُو قدیم اور سابق ہے جو ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ سے ہے، رحمت نازل فرما محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر اور میری پردہ پوشی کر، مجھ پر رحم فرما، میرا عمل پاکیزہ بنا، میری عمر میں برکت دے اور مجھے اُن لوگوں میں قرار دے جنہیں تو نے جہنم سے آزاد کیا ہے اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔

(4) اعمال مقامِ بیت الطشت

روایت کی گئی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیت الطشت کے مقام پر دو رکعت نماز پڑھی تھی۔بیت الطشت جوکہ دکۃ القضاء کے ساتھ متصل ہے۔

نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھیں اور پھر یہ کہیں :

اَللّٰهُمَّ اِنِّي ذَخَرْتُ تَوْحِيدِي اِيَّاكَ وَ مَعْرِفَتِي بِكَ وَ اِخْلَاصِي لَكَ وَ اِقْرَارِي بِرُبُوبِيَّتِكَ، وَ ذَخَرْتُ وِلَايَةَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ لِيَوْمِ فَزَعِي اِلَيْكَ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا، وَ قَدْ فَزِعْتُ اِلَيْكَ وَ اِلَيْهِمْ يَا مَوْلَايَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَ فِي مَوْقِفِي هٰذَا وَ سَئَلْتُكَ مَا زَكٰى مِنْ نِعْمَتِكَ وَ اِزَاحَةَ مَا اَخْشَاهُ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَ الْبَرَكَةَ فِيمَا رَزَقْتَنِيهِ، وَ تَحْصِينَ صَدْرِي مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّ جَائِحَةٍ وَّ مَعْصِيَةٍ فِي دِينِي وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِي يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.	اے معبود! میں نے تیری وحدانیت کا اقرار کیا، تیری ذات کو پہچانا، تجھ پر خلوص کے ساتھ ایمان لایا، اپنا خالص ایمان اور تیری ربوبیت و پروردگاری کا اعتقاد رکھا، میں نے اُس ولایت کو تسلیم کیا جو تو نے مجھے عطا کی بوجہ ان کی شناخت کے جو تیری مخلوق میں سے ہیں محمدؐ اور اُن کی عترت، خدا رحمت کرے اُن پر جس دن تیرے سامنے خوفزدہ ہوں گا دنیا و آخرت میں، پس میں فریاد کرتا ہوں تیرے اور اُن کے آگے، اے میرے آقا! آج کے دن اور اِسی جگہ جہاں کھڑا ہوں تجھ سے سوال کرتا ہوں مجھے اپنی نعمت میں سے حصہ دے اور تیری جس سزا سے ڈرتا ہوں وہ مجھ سے دور کردے جو روزی مجھے دی اُس میں برکت دے اور میرے دل کو ہر اندیشے سے محفوظ رکھ اور ہر ناگواری اور نافرمانی سے جو میرے دین، میری دنیا اور آخرت میں ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(5) مقامِ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دکۃ المعراج)

اس مقام کو "مقام معراج" بھی کہا گیا ہے اور یہ اس لحاظ سے ہے کہ شب معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند عالم سے اجازت مانگی اور اِس مقام پر اُترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ مسجد کے وسط میں دو رکعت نماز بجالائے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ کافرون کی تلاوت کرے، نماز کا سلام کہنے کے بعد تسبیح فاطمہ زہراؑ اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ وَ دَارُكَ دَارُ السَّلَامِ، حَيِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ ابْتِغَآءَ رَحْمَتِكَ وَ رِضْوَانِكَ وَ مَغْفِرَتِكَ، وَ تَعْظِيْمًا لِّمَسْجِدِكَ. اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْفَعْهَا فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! تُو سلامتی والا ہے اور سلامتی تجھ سے ملتی ہے اور سلامتی تیری طرف پلٹتی ہے، تیری بارگاہ سلامتی کا مرکز ہے، ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اے معبود! بیشک میں نے نماز ادا کی یہ کہ میں تیری رحمت کا حصول چاہتا ہوں، تیری خوشنودی اور تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں، نیز تیری مسجد کی تعظیم کے لئے یہ نماز پڑھی ہے، اے معبود! تُو محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، ان کو مقام علیین پر بلند کر اور میری نماز قبول فرما، اے سب سے زیادہ رحم والے۔

(6) مقامِ حضرت آدم علیہ السلام

یہ وہی جگہ ہے جہاں خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو توبہ کی توفیق عنایت فرمائی تھی اس مقام پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْنَا اٰدَمَ وَ اُمِّنَا حَوَّآءَ. اَلسَّلَامُ عَلٰى هَابِيْلَ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا وَّ عُدْوَانًا عَلٰى مَوَاهِبِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهٖ. اَلسَّلَامُ عَلٰى شَيْثٍ صَفْوَةِ اللّٰهِ الْمُخْتَارِ الْاَمِيْنِ وَ عَلَى الصَّفْوَةِ الصَّادِقِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِيْنَ اَوَّلِهِمْ وَ اٰخِرِهِمْ. اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ عَلٰى ذُرِّيَّتِهِمُ الْمُخْتَارِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ	خدا کے نام سے، خدا کی ذات سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں، سلام ہو ہمارے باپ آدمؑ پر اور ہماری ماں حوا پر، سلام ہو ہابیل پر جو ظلم و عداوت کے ساتھ قتل کئے گئے جبکہ وہ خدا کی بخششوں اور رضاؤں والے تھے، سلام ہو شیثؑ پر جو خدا کے چُنے ہوئے اور پسندیدہ امین تھے اور سلام ہو صاحبان صدق اور برگزیدہ افراد پر جو ان کی پاکیزہ ذرّیت میں سے ہیں، سلام ہو خواہ وہ پہلے ہوں یا آخری ہوں، سلام ہو ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام پر اور اُن کی اولاد میں جو پسندیدہ ہیں، سلام ہو موسیٰ پر جو خدا کے کلیم ہیں، سلام ہو عیسیٰ پر جو خدا

اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْاَوَّلِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْاٰخِرِينَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِينَ شُهَدَآءِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّقِيبِ الشَّاهِدِ عَلَى الْاُمَمِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.	کی روح ہیں، سلام ہو محمد بن عبداللہ ﷺ پر جو خاتم الانبیاء ہیں، سلام ہو مومنوں کے امیر پر اور آپ کی پاکیزہ ذریت پر اور اللہ کی رحمت ہو اور برکات ہوں، آپ پر سلام ہو پہلے والوں میں، آپ پر سلام ہو آخرین میں، سلام ہو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر، سلام ہو ہدایت دینے والے ائمہ علیہم السلام پر جو خدا کی مخلوق پر اُس کے گواہ ہیں، سلام ہو اُس پر جو اُس خدا کی خاطر قوموں پر نگہبان اور گواہ ہے جو عالمین کا رب ہے۔

پھر اس ستون کے پاس چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے بجالائے اس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے اور دوسری دو رکعت بھی اسی طرح بجالائے۔ اس کے بعد تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ورد کرے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّي قَدْ اَطَعْتُكَ فِي الْاِيمَانِ مِنِّي بِكَ مَنًّا مِنْكَ عَلَيَّ لَا مَنًّا مِنِّي عَلَيْكَ، وَ اَطَعْتُكَ فِي اَحَبِّ الْاَشْيَآءِ لَكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَ لَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيكًا، وَ قَدْ عَصَيْتُكَ فِي اَشْيَآءِ كَثِيرَةٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ لَكَ، وَ لَا الْخُرُوجِ عَنْ عُبُودِيَّتِكَ، وَ لَا الْجُحُودِ لِرُبُوبِيَّتِكَ، وَ لٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَايَ وَ اَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ عَلَيَّ وَ الْبَيَانِ، فَاِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي غَيْرَ ظَالِمٍ لِي، وَ اِنْ تَعْفُ عَنِّي وَ تَرْحَمْنِي فَبِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ يَا كَرِيمُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوبِي لَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَآءُ عَفْوِكَ، وَ قَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ، فَاَنَا اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ، وَ اَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي وَ لَمْ تَظْلِمْنِي شَيْئًا، وَ اِنْ تَغْفِرْ لِي فَخَيْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ يَا سَيِّدِي. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَ اَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَ اَنَا الْعَوَّادُ	اے معبود! اگر تیری نافرمانی کرتا رہا ہوں تو بھی میں نے تجھ پر ایمان رکھنے میں تیری اطاعت کی ہے، یہ بھی مجھ پر تیرا احسان ہے نہ تجھ پر میرا احسان، میں نے تیری پسندیدہ چیزوں میں تیری اطاعت کی ہے کہ تیرے لئے کوئی بیٹا قرار نہیں دیا نہ کسی کو تیرا شریک ٹھہرایا ہے، میں نے بہت سی چیزوں میں جو تیری نافرمانی کی تو اُس میں تیرے سامنے بڑائی نہیں کی، نہ میں تیری بندگی سے باہر نکلا اور نہ میں نے تیری ربوبیت سے انکار کیا لیکن یہ کہ میں اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور مجھے شیطان نے پھسلایا جبکہ مجھ پر حجت ظاہر تھی، پس تو اگر مجھے عذاب کرے تو وہ ظلم نہیں، میرے گناہوں کا بدلہ ہے اور اگر مجھے معاف کرے اور رحم فرمائے تو وہ تیرا لطف اور کرم ہے، اے مہربان! اے معبود! بے شک میرے گناہوں کا کوئی علاج نہیں سوائے تیری پردہ پوشی کے جبکہ میں نے محرومی کا سامان کیا ہے تو بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے معبود! اُس چیز کا جس کا حقدار نہیں ہوں اور خواہش کرتا ہوں اُس چیز کی جس کا اہل نہیں ہوں، اے معبود! اگر تو مجھے سزا دے تو وہ میرے گناہوں کا بدلہ ہے وہ ظلم نہیں ہوگا اور اگر مجھے بخش دے تو بھی تُو بہترین رحم کرنے والا ہے، اے میرے مالک، اے معبود! تُو تو تُو ہے اور

بِالذُّنُوبِ، وَ اَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَ اَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَهْلِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَآءِ، يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ، يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى، يَا مُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى، اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَ دَوِيُّ الْمَآءِ وَ حَفِيْفُ الشَّجَرِ وَ نُوْرُ الْقَمَرِ وَ ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَ ضَوْءُ النَّهَارِ وَ خَفَقَانُ الطَّيْرِ، فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ يَا عَظِيْمُ بِحَقِّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ، وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّكَ عَلٰى عَلِيٍّ وَ بِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ فَاِنَّ حُقُوْقَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعَامِكَ عَلَيْهِمْ، وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهُمْ، وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ، صَلِّ عَلَيْهِمْ يَا رَبِّ صَلَاةً دَآئِمَةً مُّنْتَهٰى رِضَاكَ، وَ اغْفِرْ لِيْ بِهِمُ الذُّنُوبَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ، وَ اَرْضِ عَنِّيْ خَلْقَكَ، وَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ كَمَا اَتْمَمْتَهَا عَلٰى اٰبَآئِيْ مِنْ قَبْلُ، وَ لَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَلَيَّ فِيْهَا امْتِنَانًا، وَ امْنُنْ عَلَيَّ كَمَا مَنَنْتَ عَلٰى اٰبَآئِيْ مِنْ قَبْلُ يَا كٓهٰيٰعٓصٓ، اَللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ فَاسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ فِيْمَا سَئَلْتُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ.

میں میں ہوں تُو بار بار بخشنے والا ہے اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں، تُو حلم کے ساتھ احسان کرنے والا ہے اور میں نادانی میں خطا کرنے والا ہوں، اے معبود! میں تیرا سوالی ہوں، اے کمزوروں کے خزانہ، اے بڑی اُمید گاہ، اے ڈوبتوں کو بچانے والے، اے تباہی سے نجات دینے والے، اے زندوں کو مارنے والے۔ اے مُردوں کو زندہ کرنے والے، تُو وہ اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، تُو وہ ذات ہے جس کو سجدہ کرتے ہیں سورج کی کرن، پانی کی آواز، پتوں کی کھڑکھڑاہٹ، چاند کی چاندنی، رات کی تاریکیاں، دن کی روشنی اور پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ۔ پس سوال کرتا ہوں اے معبود، اے عظمت والے! حضرت محمد ﷺ اور ان کی سچی آل پر اور محمد ﷺ اور اُن کی سچی آل کے حق کے واسطے سے جو تجھ پر ہے اور تیرے حق کے واسطے سے جو علیؑ پر ہے اور علیؑ کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو فاطمہؑ پر ہے اور فاطمہؑ کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو حسنؑ پر ہے اور حسن کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو حسینؑ پر ہے اور حسینؑ کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے یقیناً اِن کے جو حقوق تجھ پر ہیں وہ اِن پر تیرے بہترین انعامات ہیں واسطہ تیری شان کا جو اِن کے نزدیک ہے اور واسطہ اِن کی عزت کا جو تیرے نزدیک ہے اِن پر رحمت فرما، اے پروردگار! ہمیشہ ہمیشہ کی رحمت اپنی پوری خوشنودی اور اُن کی خاطر میرے گناہ بخش دے جو میرے اور تیرے درمیان حائل ہیں مجھ پر اپنی مخلوق کو راضی کردے مجھ پر اپنی نعمت تمام فرما جیسے تونے میرے بزرگوں پر اِس سے پہلے نعمت تمام کی اور اِس بارے مجھ کو مخلوق میں سے کسی کا احسان مند نہ بنا بلکہ خود تُو مجھ پر احسان فرما جیسے قبل ازیں میرے بزرگوں پر احسان کیا اے کٓھٰیٰعٓصٓ اے معبود! جیسے تونے رحمت کی ہے محمد وآل محمد علیہم السلام پر اب میری دعا بھی قبول کر، جو کچھ مانگا ہے عطا کردے۔ اے کریم، اے کریم، اے کریم۔

پھر سجدہ میں جائے اور اسی حالت میں کہے:

يَا مَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى حَوَآئِجِ السَّآئِلِيْنَ، وَ يَعْلَمُ مَا فِيْ ضَمِيْرِ الصَّامِتِيْنَ، يَا مَنْ لَّا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ، يَا مَنْ يَّعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، يَا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلٰى قَوْمِ يُوْنُسَ وَ هُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَ تَضَرَّعُوْا اِلَيْهِ فَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَ مَتَّعَهُمْ اِلٰى حِيْنٍ، قَدْ تَرٰى مَكَانِيْ، وَ تَسْمَعُ دُعَآئِيْ، وَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ وَ حَالِيْ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ.	اے وہ جو مانگنے والوں کی حاجت پر قادر ہے اور خاموش رہنے والوں کے مدعا کو جانتا ہے، اے وہ جسے تفصیل کی کچھ حاجت نہیں، اے وہ جو آنکھوں کی خیانت کو اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، اے وہ جس نے قوم یونسؑ کے لئے عذاب آمادہ کیا کہ وہ ان پر عذاب کی دعا کر چکے تھے پس اُنہوں نے اُسے پکارا اور زاری کی تو اُس نے اُن پر سے عذاب ٹال دیا اور اُنہیں کچھ مدت تک زندگی دی، تُو مجھے کھڑے دیکھ رہا ہے، میری پکار سن رہا ہے، میرے اندر باہر کو اور میرے حالات کو جانتا ہے، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میری مدد کر ان مشکلوں میں جو مجھے دین و دنیا اور آخرت میں در پیش ہیں۔

پھر ستر مرتبہ کہے:

يَا سَيِّدِيْ.	اے میرے مولا! (70 مرتبہ)

اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور کہے:

يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَ بَرَكَةَ اَهْلِهٖ، وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ مِنْ رِزْقِكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا تَسُوْقُهٗ اِلَيَّ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ، وَ اَنَا خَآئِضٌ فِيْ عَافِيَةٍ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے پرودگار! تجھ سے مانگتا ہوں اِس جگہ کی برکت اور یہاں کے رہنے والوں کی برکت اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے ہاں سے حلال و پاک روزی عطا فرما، اپنی قدرت سے اِس کو میری طرف راہ دے تاکہ میں عافیت میں رہوں۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس دعا کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَآ اَعْلَمُ، وَ تَقْدِرُ وَ لَآ اَقْدِرُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّيْ وَ تَصَدَّقْ عَلَيَّ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! بے شک تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تُو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تُو تمام چھپی باتوں کو جانتا ہے رحمت فرما اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے معافی عطا فرما اور مجھے اتنا دے جو تیرے شایان شان ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے:

يَا مَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى حَوَآئِجِ السَّآئِلِيْنَ، وَ يَعْلَمُ مَا فِيْ	اے وہ جو مانگنے والوں کی حاجت پر قادر ہے اور خاموش رہنے والوں کے مدعا کو جانتا ہے، اے وہ جسے تفصیل کی کچھ حاجت نہیں،

ضَمِيْرِ الصَّامِتِيْنَ، يَا مَنْ لَّا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ، يَا مَنْ يَّعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، يَا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلٰى قَوْمِ يُوْنُسَ وَ هُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَ تَضَرَّعُوْآ اِلَيْهِ فَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَ مَتَّعَهُمْ اِلٰى حِيْنٍ، قَدْ تَرٰى مَكَانِيْ، وَ تَسْمَعُ دُعَآئِيْ، وَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ وَ حَالِيْ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اكْفِنِيْ مَآ اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَ اٰخِرَتِيْ.	اے وہ جو آنکھوں کی خیانت کو اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، اے وہ جس نے قوم یونسؑ کے لئے عذاب آمادہ کیا کہ وہ ان پر عذاب کی دعا کر چکے تھے پس اُنھوں نے اُسے پکارا اور زاری کی تو اُس نے اُن پر سے عذاب ٹال دیا اور اُنہیں کچھ مدت تک زندگی دی، تو مجھے کھڑے دیکھ رہا ہے، میری پکار سن رہا ہے، میرے اندر باہر کو اور میرے حالات کو جانتا ہے، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میری مدد کر ان مشکلوں میں جو مجھے دین و دنیا اور آخرت میں در پیش ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام اسی ستون کے قریب نماز پڑھتے تھے جبکہ اس ستون اور آپ کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہوتا کہ جس میں سے بمشکل بکری گزر سکتی تھی معتبر روایتوں میں آیا ہے کہ ہر رات ساٹھ ہزار فرشتے آسمان سے آتے ہیں اور ساتویں ستون (مقام آدمؑ) کے نزدیک نماز ادا کرتے ہیں اور اس سے اگلی رات اتنی ہی تعداد میں اور فرشتے آتے ہیں اس طرح جو فرشتے یہاں ایک بار آچکے ہوں وہ قیامت تک دوبارہ اس جگہ نہیں آئیں گے۔

(7) مقامِ جبرئیل علیہ السلام

پانچواں ستون مسجد کوفہ کے ممتاز مقاموں میں سے ہے۔ لہٰذا وہاں نماز و دعا پڑھنا اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرنا چاہیے۔ کیونکہ معتبر روایتوں میں مذکور ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام نماز ہے۔ تاہم دیگرر وایات کے ہوتے ہوئے اس بات کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سبھی مقامات پر نماز پڑھی ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ پانچواں ستون حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مقام نماز ہے۔ جب کہ سابقہ روایت بتاتی ہے کہ یہ امام حسن علیہ السلام کا مقام ہے، مختصر یہ کہ ان روایتوں سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ساتویں اور پانچویں ستون کی جگہ اس مسجد کے دوسرے مقامات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

سید بن طاؤس نے فرمایا ہے کہ پانچویں ستون کے قریب دو رکعت نماز سورۂ حمد کے بعد جس سورہ کے ساتھ چاہے پڑھے اور نماز کا سلام پھیرنے کے بعد جب تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِجَمِيْعِ اَسْمَآئِكَ كُلِّهَا مَا عَلِمْنَا مِنْهَا وَ مَا لَا نَعْلَمُ، وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ	اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے تمام ناموں کے واسطے سے جن کا ہمیں علم ہے اور جن کا ہمیں علم نہیں ہے اور سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اُس نام کے واسطے سے جو عظیم اور سب سے بڑا ہے کہ جو تجھے اِس کے ذریعے پکارے اُس کی دعا قبول کرتا ہے، جو اِس کے ذریعے تجھ سے سوال کرے اُسے عطا کرتا

اَجَبْتَهُ، وَمَنْ سَئَلَكَ بِهٖ اَعْطَيْتَهُ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَكَ بِهٖ نَصَرْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَغْفَرَكَ بِهٖ غَفَرْتَ لَهُ، وَ مَنِ اسْتَعَانَكَ بِهٖ اَعَنْتَهُ، وَمَنِ اسْتَرْزَقَكَ بِهٖ رَزَقْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَغَاثَكَ بِهٖ اَغَثْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَرْحَمَكَ بِهٖ رَحِمْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَجَارَكَ بِهٖ اَجَرْتَهُ، وَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ بِهٖ كَفَيْتَهُ، وَمَنِ اسْتَعْصَمَكَ بِهٖ عَصَمْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَنْقَذَكَ بِهٖ مِنَ النَّارِ اَنْقَذْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَعْطَفَكَ بِهٖ تَعَطَّفْتَ لَهُ، وَ مَنْ اَمَّلَكَ بِهٖ اَعْطَيْتَهُ، اَلَّذِي اتَّخَذْتَ بِهٖ اٰدَمَ صَفِيًّا، وَ نُوْحًا نَجِيًّا، وَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا، وَ مُوْسٰى كَلِيْمًا، وَ عِيْسٰى رُوْحًا، وَ مُحَمَّدًا حَبِيْبًا، وَ عَلِيًّا وَصِيًّا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَوَآئِجِيْ، وَتَعْفُوَ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِيْ، وَ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَآ اَنْتَ اَهْلُهُ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ لِلدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، يَا مُفَرِّجَ هَمِّ الْمَهْمُوْمِيْنَ وَ يَا غِيَاثَ الْمَلْهُوْفِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.	ہے، جو اِسکے ذریعے مدد مانگے تو اُس کی مدد کرتا ہے، جو اِسکے ذریعے تجھ سے بخشش چاہے اُسے بخش دیتا ہے، جو اِس کے ذریعے تجھ سے مدد چاہے اُس کی مدد کرتا ہے، جو اِس کے ذریعے رزق مانگے اُسے رزق دیتا ہے، جو اِس کے ذریعے فریاد کرے اُس کی فریاد سنتا ہے، جو اِس کے ذریعے رحمت طلب کرے اُس پر رحمت کرتا ہے، جو اِس کے ذریعے پناہ چاہے اُسے پناہ دیتا ہے، جو اِس کے ذریعے تجھ پر بھروسہ کرے اُس کی مدد فرماتا ہے، جو اِس کے ذریعے نگھداری چاہے اُس کی نگھداری کرتا ہے، جو اِس کے ذریعے جہنم سے نجات چاہے اُسے نجات عطا فرماتا ہے، جو اِس کے ذریعے تیری توجہ کا طالب ہو اُس پر توجہ کرتا ہے اور جو اِس کے ذریعے تجھ سے امید باندھے اُس کی امید بر لاتا ہے، وہی نام جس کے ذریعے تُو نے آدم علیہ السلام کو بر گزیدہ کیا، نوح علیہ السلام کو ہمراز بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا، عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی روح بنایا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب قرار دیا اور علیؑ کو وصی بنایا، خدا رحمت نازل کرے اِن سب پر کہ تُو میری حاجات بھی پوری کرے، میرے تمام سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے اور مجھ پر ایسی بخشش کرے جو تیری شان کے لائق ہو، تُو تمام مومنین و مومنات پر بھی دنیا و آخرت میں فضل و کرم کرے، اے گرفتاروں کی مشکلیں حل کرنے والے! اور اے شکستہ دلوں کی داد رسی کرنے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک تر ہے اے جہانوں کے پروردگار!	

(8) مقامِ حضرت زین العابدین علیہ السلام

یہ مقام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ یہ مقام اس جگہ واقع ہے جہاں امیر المومنین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تھا۔ اس مقام پر دو رکعت نماز سورۂ حمد کے بعد جس سورہ سے چاہے بجالائے، سلام کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ قَدْ كَثُرَتْ وَ لَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَآءُ	خدا کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے اے معبود! بے شک میرے گناہ بہت بڑھ چکے ہیں اور تیری طرف سے بخشش کی اُمید کے سوا کوئی چارہ نہیں، میں نے

عَفْوِكَ، وَ قَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ اِلَيْكَ فَاَنَا اَسْئَلُكَ
اَللّٰهُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ، وَ اَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا
اَسْتَحِقُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ وَ لَمْ تَظْلِمْنِيْ
شَيْئًا، وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَخَيْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ يَا سَيِّدِيْ، اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ اَنْتَ وَ اَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَ اَنَا الْعَوَّادُ
بِالذُّنُوْبِ، وَ اَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَ اَنَا الْعَوَّادُ
بِالْجَهْلِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَآءِ، يَا
عَظِيْمَ الرَّجَآءِ، يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا
مُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى، اَنْتَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ، وَ نُوْرُ
الْقَمَرِ، وَ ظُلْمَةُ الَّيْلِ، وَ ضَوْءُ النَّهَارِ وَ خَفَقَانُ الطَّيْرِ،
فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ يَا عَظِيْمُ بِحَقِّكَ يَا كَرِيْمُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ، وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ
عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلٰى عَلِيٍّ وَ بِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ
عَلٰى فَاطِمَةَ وَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ
وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ بِحَقِّ
الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ، فَاِنَّ حُقُوْقَهُمْ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعَامِكَ
عَلَيْهِمْ، وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهُمْ وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ
لَهُمْ عِنْدَكَ، صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيْهِمْ صَلَاةً دَآئِمَةً مُّنْتَهٰى
رِضَاكَ، وَ اغْفِرْ لِيْ بِهِمُ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ، وَ
اَتْمِمْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ كَمَا اَتْمَمْتَهَا عَلٰى اٰبَآئِيْ مِنْ قَبْلُ يَا
كٓهٰيٰعٓصٓ، اَللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

تیرے ہاں رحمت سے دوری کا سامان کیا، پس میں سوال کرتا ہوں اُس کا اے معبود کہ جس کا میں اہل نہیں ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے وہ چیز جس کا حقدار نہیں ہوں، اے معبود! اگر تُو مجھے عذاب دے تو یہ میرے گناہوں کا بدلہ ہے اور یہ مجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور اگر تُو مجھے بخش دے تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، اے میرے مالک، اے معبود! تُو تو ہے اور میں میں ہوں تُو بار بار بخش دینے والا ہے اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں تُو حلم کے ساتھ فضل کرنے والا اور میں نادانی سے گناہ کرنے والا ہوں، اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے کمزوروں کے خزانہ، اے بہت امید دلانے والے، اے ڈوبتوں کو بچانے والے، اے تباہی سے نجات دینے والے، اے زندوں کو مارنے والے، اے مردوں کو زندہ کرنے والے، تُو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو ہی ہے جس کو سجدہ کرتی ہے سورج کی کرن، چاند کی چاندنی، رات کی تاریکی، دن کی روشنی اور پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ۔ پس سوال کرتا ہوں اے معبود! اے بزرگ تر! تیرے حق کے واسطے سے اے عطا کرنے والے جو محمدؐ اور ان کی سچی آل پر ہے اور اُس حق کے واسطے جو محمدؐ اور اُن کی سچی آل کا تجھ پر ہے نیز واسطہ تیرے اُس حق کا جو علیؑ پر ہے اور واسطہ علیؑ کے اُس حق کا جو تجھ پر ہے، واسطہ تیرے حق کا جو فاطمہؑ پر ہے، واسطہ فاطمہؑ کے حق کا جو تجھ پر ہے، واسطہ تیرے حق کا جو حسنؑ پر ہے، واسطہ حسنؑ کے حق کا جو تجھ پر ہے اور واسطہ تیرے حق کا جو حسینؑ پر ہے اور واسطہ حسینؑ کے حق کا جو تجھ پر ہے، بے شک! اُن کے حقوق اُن پر تیرے بہترین انعامات میں سے ہیں، واسطہ تیری اُس شان کا جو ان کے نزدیک ہے اور واسطہ اُن کی عزت کا جو تیرے نزدیک ہے کہ اے پروردگار اُن پر رحمت نازل فرما ہمیشہ ہمیشہ کی رحمت اپنی پوری کی پوری خوشنودی اور اُن کے واسطے سے میرے وہ گناہ بخش دے جو میرے اور تیرے درمیان حائل ہیں اور مجھ پر اپنی نعمتیں تمام فرما جنہیں تُو نے اِس سے پہلے میرے بزرگوں پر تمام کیا۔ اے کٓہٰیٰعٓصٓ، اے معبود! جس طرح تُو نے رحمت نازل کی محمدؐ و آلِ محمد علیہم

فَاسْتَجِبْ لِیْ دُعَآئِیْ فِیْمَا سَاَلْتُكَ.	السلام پر اُسی طرح میری دعا قبول فرما جو میں نے تجھ سے مانگی ہے۔

پھر سجدے میں جا کر اپنا دایاں رخسار زمین پر رکھے اور کہے:

یَا سَیِّدِی یَا سَیِّدِی یَا سَیِّدِی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ.	اے میرے مالک، اے میرے مالک، اے میرے مالک، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔

(9) مقامِ حضرت نوح علیہ السلام

جب تیسرے ستون کے اعمال کر چکے تو دکہ امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جائے وہ ایک چبوترا سا ہے اور اس دروازے کے قریب ہے جو مسجد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کی طرف کھلتا تھا وہاں چار رکعت نماز سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔ نماز کے بعد تسبیح حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَللّٰهُ یَا مَنْ لَّا یَخِیْبُ سَآئِلُهٗ، وَ لَا یَنْفَدُ نَآئِلُهٗ، یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ، یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ، یَا رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَ السَّمٰوَاتِ، یَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، یَا وَاسِعَ الْعَطِیَّاتِ، یَا دَافِعَ النَّقِمَاتِ، یَا مُبَدِّلَ السَّیِّئَاتِ حَسَنَاتٍ، عُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَ فَضْلِكَ وَ اِحْسَانِكَ، وَ اسْتَجِبْ دُعَآئِیْ فِیْمَا سَئَلْتُكَ وَ طَلَبْتُ مِنْكَ، بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَ وَصِیِّكَ وَ اَوْلِیَآئِكَ الصَّالِحِیْنَ.	اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور میری حاجت بر لا، اے اللہ! اے وہ جس کا سوالی مایوس نہیں ہوتا اور جس کی عطا ختم نہیں ہوتی، اے حاجات پوری کرنے والے، اے دعائیں قبول کرنے والے، اے زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار، اے مصائب دور کرنے والے، اے زیادہ سے زیادہ عطا کرنے والے، اے سزائیں ہٹانے والے، اے برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے والے، مجھ پر توجہ فرما اپنی بخشش اپنے فضل اور اپنے احسان سے، میری دعا قبول کر جو میں نے تجھ سے کی ہے اور جو چیز تجھ سے مانگی ہے وہ عطا کر، اپنے نبیؐ اور اپنے وصی کے واسطے اور اپنے نیک اولیاء کے واسطے سے۔

مسجد کوفہ میں نماز حاجت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو آدمی مسجد کوفہ میں دو رکعت نماز ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ فلق، سورۃ الناس، سورۂ توحید، سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ قدر اور سورۂ اعلیٰ پڑھے، سلام کے بعد تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر جو حاجت بھی رکھتا ہو طلب کرے تو حق تعالیٰ اس کی دعا قبول اور حاجت پوری کرے گا۔

نوٹ: یہ بھی ممکن ہے کہ ان سورتوں کی قرائت میں کوئی خاص ترتیب رکھنا ضروری نہ ہو اور سورۂ حمد کے بعد ان سات سورتوں کو کسی بھی ترتیب سے پڑھ لینا کافی ہو۔ واللہ اعلم

ایک روایت میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے پوچھا: کیا صبح تم کام پر نہیں جاؤ گے کہ تمہارا گزر مسجد کوفہ سے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! مجھے جانا تو ہے۔ تب آپ نے فرمایا: تم مسجد کوفہ میں چار رکعت نماز بجالانا اور پھر یہ دعا پڑھنا:

إِلٰهِيْ إِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَإِنِّيْ قَدْ أَطَعْتُكَ فِيْ أَحَبِّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَ لَمْ أَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا، وَ قَدْ عَصَيْتُكَ فِيْ أَشْيَاءٍ كَثِيْرَةٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ لَكَ، وَ لَا الْإِسْتِكْبَارِ عَنْ عِبَادَتِكَ، وَ لَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ، وَ لَا الْخُرُوْجِ عَنِ الْعُبُوْدِيَّةِ لَكَ، وَ لٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَايَ وَ أَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ وَ الْبَيَانِ، فَإِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ، غَيْرَ ظَالِمٍ أَنْتَ لِيْ، وَ إِنْ تَعْفُ عَنِّيْ وَ تَرْحَمْنِيْ فَبِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ. غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهِ، غَدَوْتُ بِغَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ وَلٰكِنْ بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهِ، يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْبَيْتِ وَ بَرَكَةَ أَهْلِهِ، وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا تَسُوْقُهُ إِلَيَّ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ وَ أَنَا خَائِضٌ فِيْ عَافِيَتِكَ.	اے وہ جو میرے معبود! اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو میں نے تیری پسندیدہ چیزوں میں تیری اطاعت بھی کی ہے کہ میں نے تیرا کوئی بیٹا نہیں بنایا، نہ تیرے ساتھ کسی کو پکارا ہے، میں نے بہت سی چیزوں میں جو تیری نافرمانی کی ہے اِس کی وجہ یہ نہیں کہ میں نے تیرے سامنے بڑائی جتائی اور نہ یہ کہ یہاں نے تیری عبادت سے سرکشی کی نہ تیری ربوبیت کا انکار کیا اور نہ تیری بندگی سے باہر نکلا ہوں تاہم ہوا یہ کہ میں اپنی خواہش کے پیچھے چلا، مجھے شیطان نے پھسلایا جب کہ مجھ پر حجت ظاہر اور حقیقت عیاں تھی، پس اگر تُو مجھے عذاب کرے تو وہ میرے گناہوں کا بدلہ ہے، مجھ پر ظلم نہیں۔ اگر تُو مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم کرے تو یہ تیرا لطف و کرم ہوگا، اے کریم! میں نے خدا کی طاقت اور قوت سے، صبح کی میں نے اپنی طاقت و قوت کے بغیر صبح نہیں کی بلکہ اللہ کی طاقت اور قوت سے اے پروردگار تجھ سے مانگتا ہوں اِس گھر کی برکت اور یہاں رہنے والوں کی برکت اور سوال کرتا ہوں کہ تُو مجھے حلال اور پاکیزہ رزق دے اور اُسے میری طرف اپنی طاقت و قوت سے پہنچا دے تاکہ میں امن و چین سے رہوں۔

(10) مقامِ محراب حضرت امیر المومنین علیہ السلام

جس مقام پر امیر المومنین علیہ السلام کو ضربت لگی تھی وہاں دو رکعت نماز سورۂ حمد کے بعد جس سورہ کے ساتھ چاہے ادا کرے اس کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر کہے:

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيْحَ، يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَ لَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَ السَّرِيْرَةَ، يَا	اے وہ اچھائی کو ظاہر کرتا اور برائی کو ڈھانپتا ہے، اے وہ جو جرم پر گرفت نہیں کرتا اور نہ پردہ فاش کرتا ہے نہ چھپی باتیں عیاں کرتا ہے، اے بہت معاف کرنے والے، اے بہترین در گزر

عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى، يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ، يَا سَيِّدِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ.	کرنے والے، اے بہت زیادہ بخشنے والے، اے رحمت کے لیے دونوں ہاتھ کھلے رکھنے والے، اے ہر راز کے راز دار، اے ہر شکایت کے لئے آخری قرار گاہ، اے بزرگ معاف کرنے والے، اے بڑی امید گاہ، اے میرے آقا محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایاں شان ہے، اے مہربان۔

مناجات حضرت امیر المومنین علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَّ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ، وَ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بِبَنِيْهِ وَ	خدایا! میں اُس دن تیری پناہ چاہتا ہوں کہ جس میں مال وفرزند کام نہ آئیں گے سوائے اس کے جو خدا کے حضور پاک دل لے کے آئے، میں اُس روز پناہ چاہتا ہوں جب ظالم اپنے ہاتھوں کو چباتے ہوئے کہے گا: ہائے افسوس کہ میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا، میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جب گناہگار اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے اور اُن کو بالوں اور پیروں کی طرف سے پکڑا جائے گا، میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں باپ بیٹے کے جرم کی اور بیٹا باپ کے جرم کی سزا نہ پائے گا بے شک! خدا کا وعدہ حق ہے میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں ظالموں کا عذر اُن کے کام نہ آئے گا اور اُن کے لیے لعنت اور بُرا ٹھکانا ہوگا، میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور اُس دن سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہوگا، میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جب انسان اپنے بھائی اپنی ماں اپنے باپ اپنی بیوی اور بیٹے سے دور بھاگے گا کیونکہ اُس دن ہر آدمی کو اپنی ہی فکر ہوگی، میں اُس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں مجرم چاہے گا کہ آج کے عذاب سے بچنے کے لئے وہ آگے کردے اپنے بیٹے کو اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو اور اپنے عزیزوں کو جو اُس کی پناہ بنیں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ دے ڈالے اور نجات حاصل کرے لیکن یہ نہ ہوگا، وہ شعلہ ہے سیخ سے

صَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى،
مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمَوْلٰى وَ اَنَا الْعَبْدُ وَ هَلْ يَرْحَمُ
الْعَبْدَ اِلَّا الْمَوْلٰى، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمَالِكُ وَ اَنَا
الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ اِلَّا الْمَالِكُ، مَوْلَايَ يَا
مَوْلَايَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ
اِلَّا الْعَزِيْزُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا
الْمَخْلُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا الْخَالِقُ، مَوْلَايَ يَا
مَوْلَايَ اَنْتَ الْعَظِيْمُ وَاَنَا الْحَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْحَقِيْرَ اِلَّا
الْعَظِيْمُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا
الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ اِلَّا الْقَوِيُّ، مَوْلَايَ يَا
مَوْلَايَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيْرَ اِلَّا
الْغَنِيُّ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ
وَهَلْ يَرْحَمُ السَّآئِلَ اِلَّا الْمُعْطِيْ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ
الْحَيُّ وَاَنَا الْمَيِّتُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ اِلَّا الْحَيُّ، مَوْلَايَ يَا
مَوْلَايَ اَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنَا الْفَانِيْ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْفَانِيَ اِلَّا
الْبَاقِيْ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الدَّآئِمُ وَاَنَا الزَّآئِلُ
وَهَلْ يَرْحَمُ الزَّآئِلَ اِلَّا الدَّآئِمُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ
الرَّازِقُ وَ اَنَا الْمَرْزُوْقُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا
الرَّازِقُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيْلُ وَ
هَلْ يَرْحَمُ الْبَخِيْلَ اِلَّا الْجَوَادُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ
الْمُعَافِيْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰى وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُبْتَلٰى اِلَّا الْمُعَافِيْ،

کباب کو گرا دینے والا، میرے مولا تُو مولا ہے اور میں بندہ
ہوں، بندے پر مولا کے علاوہ کون رحم کرے گا؟ میرے آقا
تُو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں، غلام پر سوائے اُس
کے مالک کے کون رحم کرے گا؟ میرے سردار اے میرے
سردار! تُو صاحب عزت ہے اور میں پست ہوں، پست پر
صاحب عزت کے علاوہ کون رحم کرے گا؟ میرے حاکم اے
میرے حاکم! تُو میرا خالق ہے اور میں تیری مخلوق ہوں،
مخلوق پر اُس کے خالق کے سوا کون رحم کرے گا، میرے
مالک، اے میرے مالک! تُو عظمت والا ہے اور میں ناچیز
ہوں ایک ناچیز پر سوائے عظمت والے کے کون رحم کرے گا؟
میرے مددگار، اے میرے مددگار تُو صاحب قوت ہے اور
میں ناتواں ہوں ایک ناتواں پر سوائے صاحب قوت کے کون
رحم کرے گا؟ میرے سرپرست، اے میرے سرپرست تُو بے
نیاز ہے اور میں نیاز مند ہوں، ایک نیاز مند پر سوائے بے نیاز
کے کون رحم کرے گا؟ میرے آقا، اے میرے آقا تُو عطا
کرنے والا ہے اور میں سوالی ہوں، ایک سوالی پر سوائے عطا
وبخشش والے کے کون رحم کرے گا؟ میرے سردار اے
میرے سردار! تُو زندہ رہنے والا ہے اور میں مر جانے
والا ہوں، ایک مر جانے والے پر سوائے زندہ رہنے والے
کے کون رحم کرے گا؟ میرے آقا تُو باقی رہنے والا اور میں
فنا ہونے والا ہوں، فنا ہونے والے پر سوائے باقی رہنے والے
کے کون رحم کرے گا؟ میرے مالک اے میرے مالک تُو
ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں مٹ جانے والا ہوں، مٹ جانے
والے پر سوائے ہمیشہ رہنے والے کے کون رحم کرے گا؟
میرے مالک اے میرے مالک تُو رزق دینے والا اور میں
رزق لینے والا ہوں، رزق لینے والے پر سوائے رزق دینے
والے کے سوا کون رحم کرے گا؟ میرے حاکم اے میرے
حاکم تُو سخاوت کرنے والا ہے اور میں بخیل ہوں بخیل پر
سخاوت کرنے والے کے سوا کون رحم کرے گا؟ میرے سردار
اے میرے سردار! تُو بچانے والا ہے اور میں گرفتار بلا ہوں
ایک گرفتار بلا پر سوائے بچانے والے کے کون رحم کرے گا؟

مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْکَبِیْرُ وَاَنَا الصَّغِیْرُ وَھَلْ یَرْحَمُ الصَّغِیْرَ اِلَّا الْکَبِیْرُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْھَادِیْ وَاَنَا الضَّآلُّ وَھَلْ یَرْحَمُ الضَّآلَّ اِلَّا الْھَادِیْ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَ ھَلْ یَرْحَمُ الْمَرْحُوْمَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ السُّلْطَانُ وَ اَنَا الْمُمْتَحَنُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ اِلَّا السُّلْطَانُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الدَّلِیْلُ وَاَنَا الْمُتَحَیِّرُ وَ ھَلْ یَرْحَمُ الْمُتَحَیِّرَ اِلَّا الدَّلِیْلُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَ اَنَا الْمُذْنِبُ وَ ھَلْ یَرْحَمُ الْمُذْنِبَ اِلَّا الْغَفُوْرُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَالِبُ وَ اَنَا الْمَغْلُوْبُ وَ ھَلْ یَرْحَمُ الْمَغْلُوْبَ اِلَّا الْغَالِبُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْمَرْبُوْبُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمَرْبُوْبَ اِلَّا الرَّبُّ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُتَکَبِّرُ وَ اَنَا الْخَاشِعُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْخَاشِعَ اِلَّا الْمُتَکَبِّرُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِرْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ، وَارْضَ عَنِّیْ بِجُوْدِكَ وَ کَرَمِكَ وَ فَضْلِكَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ وَ الطَّوْلِ وَالْاِمْتِنَانِ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.	میرے مولیٰ اے میرے مولیٰ! تُو بزرگی کا مالک ہے اور میں کمترین ہوں ایک کمترین پر سوائے بزرگی کے مالک کے کون رحم کرے گا؟ میرے مددگار اے میرے مددگار! تُو راہنما ہے اور میں گمراہ ہوں، ایک گمراہ پر سوائے راہنما کے کون رحم کرے گا؟ میرے سرپرست اے میرے سرپرست تُو بہت رحم کرنے والا ہے اور میں قابل رحم ہوں، ایک قابل رحم پر سوائے بہت رحم کرنے والے کے کون رحم کرے گا؟ میرے مولا اے میرے مولا! تُو بادشاہ ہے اور میں مصیبت زدہ ہوں ایک مصیبت زدہ پر سوائے بادشاہ کے کون رحم کرے گا؟ میرے آقا اے میرے آقا! تُو راہنما ہے اور میں سرگرداں ہوں، ایک سرگرداں پر سوائے راہنما کے کون رحم کرے گا؟ میرے سردار اے میرے سردار! تُو بہت بخشنے والا ہے اور میں گناہگار ہوں، ایک گناہگار پر سوائے بخشنے والے کے کون رحم کرے گا؟ میرے مالک اے میرے مالک! تُو بالا دست ہے اور میں زیردست ہوں، ایک زیردست پر سوائے بالادست کے کون رحم کرے گا؟ میرے حاکم اے میرے حاکم! تُو پروردگار ہے اور میں پروردہ ہوں، ایک پروردہ پر سوائے پروردگار کے کون رحم کرے گا؟ میرے والی اے میرے والی! تُو صاحب کبریائی ہے اور میں عاجزی کرنے والا ہوں، عاجزی کرنے والے پر سوائے صاحب کبریائی کے کون رحم کرے گا؟ میرے مولا اے میرے مولا! مجھ پر رحم کر اپنی رحمت سے اور مجھ سے راضی ہو اپنی عطا اور سخاوت کے ساتھ اور اپنے فضل کے ساتھ، اے صاحب عطا، صاحب مروت، صاحب سخاوت، صاحب احسان، اپنی رحمت کے واسطے سے، اے سب سے زیادہ رحم والے۔

واضح رہے کہ محراب امیر المومنین علیہ السلام وہی ہے جو اب معروف ہے (ان دنوں جس پر ضریح نما جالی لگا کر خدام بیٹھے ہیں) یا حضرتؑ کا محراب وہ ہے جو آج کل ترک شدہ ہے (جو مسلم بن عقیلؑ کے روضہ کی سمت مسجد میں واقع ہے کہ جس کی محرابی شکل اب بھی باقی رکھی گئی ہے) ان دونوں میں جو بھی ہو کسی ایک پر اعمال انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر زائر کے پاس وقت ہو تو اِن دونوں جگہوں پر اعمال کر لینا چاہیئے۔

(11) مقامِ دکہّ امام جعفر صادق علیہ السلام

محراب کے اعمال کے بعد مقام امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف جائے (جو کہ حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کے روضہ کی دیوار سے متصل ہے) وہاں دو رکعت نماز ادا کرے اور تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوعٍ، وَيَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيرٍ، وَيَا حَاضِرَ كُلِّ مَلَاءٍ، وَيَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى، وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ، وَيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ، وَيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوبٍ، وَيَا قَرِيبًا غَيْرَ بَعِيدٍ، وَيَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ، وَيَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ غَيْرُهُ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيتَ الْاَحْيَآءِ، اَلْقَائِمَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے ہر بنائی گئی چیز کے بنانے والے، اے ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والے، اے ہر گروہ میں حاضر رہنے والے، اے ہر راز کو دیکھنے والے، اے ہر چھپی چیز کو جاننے والے اور اے وہ حاضر جو غائب نہیں ہوتا، اے وہ بالادست جو زیر دست نہیں ہوتا، اے وہ قریب جو دور نہیں ہوتا اور اے ہر تنہا کے ہمدم، اے زندہ رہنے والے جب کوئی زندہ نہ ہوگا، اے مردوں کو زندہ کرنے والے اور زندوں کو موت دینے والے، ہر نفس کو اُس کے کردار کے ساتھ باقی رکھنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما۔

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

مختصر حیات حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ سے نکل کر مکہ تشریف لے گئے اور مکہ ہی میں مقیم تھے کہ بڑی تعداد میں اہل کوفہ کے خطوط موصول ہونا شروع ہوئے۔ ان خطوط میں امام عالی مقامؑ کو کوفہ آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اہل کوفہ کے خطوط کے تعداد کئی ہزار ہوئی تو امامؑ مسجد الحرام میں رکن و مقام کے مابین کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور خداوند متعال سے خیر کی طلب کی اور اس کے بعد حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کو بلایا اور خطوط کا جواب تحریر فرما کر ان کے حوالے کیا اور انھیں کوفہ جانے کا حکم فرمایا۔

جناب مسلم بن عقیل امام حسین علیہ السلام کے خط کے ساتھ کوفہ میں جناب مختار کے گھر پہنچے، اس خط میں امام حسین علیہ السلام نے جناب مسلم کو اپنا بھائی اور مورد اعتماد قرار دیا تھا۔ جس وقت کوفہ والوں کو جناب مسلم کے آنے کی خبر ملی تو ۱۸ ہزار افراد نے آکر جناب مسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی، اور جب جناب مسلم کو ان کی باتوں پر اطمینان ہو گیا تو آپ نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا کہ ۱۸ ہزار اہل کوفہ نے آپ کے نام پر ہمارے ہاتھوں پر بیعت کرلی ہے لہٰذا خط ملتے ہی آپ کوفہ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

بنی امیہ کے حامیوں نے جناب مسلمؑ کے اس عظیم استقبال کو دیکھتے ہوئے یزید کو خط لکھا کہ اگر کوفہ بچانا چاہتے ہو تو کسی لائق والی کو یہاں بھیجو۔ چنانچہ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا اور وہ بصرہ سے کوفہ آیا اور لوگوں کو ڈرانا دھمکانا شروع کیا جس کی وجہ سے اہل کوفہ نے جناب مختار کی حمایت کم کر

دی اور جیسے جیسے عبیداللہ کا منحوس سایہ اہل کوفہ پر پڑتا گیا جناب مسلم کے حامی کم ہوتے گئے۔ جب عبیداللہ نے ڈرادھمکا کر اہل کوفہ کو مسلم سے دور کر دیا تو جناب مسلم علیہ السلام کی تلاش شروع کی اور جناب مسلم علیہ السلام کا پتہ بتانے والے کو انعام و اکرام سے نوازنے کا وعدہ کیا۔
جناب مسلم بن عقیل علیہ السلام کے میزبان ہانی بن عروہ کو دار الامارہ میں بلا کر سزا دی۔ جناب مسلم علیہ السلام نے چار ہزار افراد کے ساتھ دارالامارہ کا محاصرہ کیا لیکن عبیداللہ ابن زیاد کی سازشوں کی وجہ سے لشکر کے درمیان پھوٹ پڑ گئی اور لوگ ایک ایک کر کے جناب مسلم علیہ السلام کا ساتھ چھوڑنے لگے یہاں تک کہ نماز مغرب و عشاء کے بعد جناب مسلم علیہ السلام تنہا ہو گئے۔ آخر کار کوفہ کی گلیوں میں عبیداللہ کے سپاہیوں سے مقابلہ ہوا اور جناب مسلم علیہ السلام نے تنہا ۴۱ سپاہیوں کو واصل جہنم کیا لیکن بھوک پیاس کی شدت اور شدید زخموں کی وجہ سے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ ایک سپاہی نے پیچھے سے نیزہ مارا آپ زمین پر گر پڑے۔ لشکر والوں نے آپ کو گرفتار کر لیا اور دارالامارہ لے گئے، عبیداللہ بن زیاد نے حکم دیا کہ آپ کو دارالامارہ کی چھت سے نیچے پھینک دیا جائے جس سے آپ کی شہادت واقع ہو گئی۔
آپ کی شہادت 9 ذی الحجہ سن 60 ہجری میں واقع ہوئی۔ شہید ہونے کے بعد ان کا سر کاٹ دیا گیا اور اسے یزید کو دمشق بھجوادیا گیا اور جسم کو کوفہ کے قصابوں کے بازار میں دار پر لٹکا دیا گیا تاکہ کوفہ کے لوگ اب بنو ہاشم کی حمایت نہ کریں۔
آپ کی شہادت سے ایک دن قبل امام حسین علیہ السلام نے کوفہ کے ارادہ سے مکہ کو چھوڑا اس لئے آپ کو شہادت کی خبر راستے میں ملی۔ جس وقت امام حسین علیہ السلام نے جناب مسلم و جناب ہانی علیہما السلام کی شہادت کی خبر سنی تو آپ نے کئی مرتبہ یہ آیت پڑھی "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور جناب مسلم علیہ السلام کے حق میں دعا کی۔
بیان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی بے اولاد ہو یا اولاد نرینہ (بیٹا) کا خواہش مند ہو تو ان کے حرم میں دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ قبول ہو گی۔

زیارت حضرت مسلم بن عقیلؑ

مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو کر حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کے روضہ کی طرف جائیں اور کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ، اَلْمُتَصَاغِرِ لِعَظَمَتِهٖ جَبَابِرَةُ الطَّاغِيْنَ، اَلْمُعْتَرِفِ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ جَمِيْعُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرَضِيْنَ، اَلْمُقِرِّ بِتَوْحِيْدِهٖ سَآئِرُ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الْكِرَامِ، صَلَاةً تَقَرُّبِهَآ اَعْيُنُهُمْ، وَ يَرْغَمُ بِهَآ اَنْفُ شَانِئِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ، سَلَامُ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ سَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَئِمَّتِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَ جَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ الزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ	حمد ہے اُس خدا کے لئے جو بادشاہ ہے، حق ہے، آشکار ہے۔ اُس کی عظمت کے سامنے تمام سرکش مغرور ذلیل ہیں، اُس کی ربوبیت کا آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے اقرار کرتے ہیں، اُس کی وحدانیت کا تمام مخلوق نے اقرار کیا ہے، خدا رحمت کرے تمام مخلوق کے سردار اور اُن کے بلند مرتبہ اہل بیتؑ پر ایسی رحمت جس سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اُن کے دشمن ذلیل و خوار ہوں، جو جنوں اور انسانوں میں سے ہیں، سلام ہو خدائے بلند بزرگ کا، سلام ہو اُس کے مقرب فرشتوں کا، اُس کے بھیجے ہوئے نبیوں کا، اُس کے چنے ہوئے اماموں کا، اُس کے نیک بندوں کا اور سلام ہو سب شہیدوں اور صدیقوں کا اور پاکیزہ وخوش کن رحمتیں ہوں آپ پر ہر صبح و شام، اے مسلم بن عقیلؑ بن ابی

فِيمَا تَغْتَذِي وَ تَرُوحُ عَلَيْكَ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلِ بْنِ اَبِيْ
طَالِبٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ،
وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ
الْمُنْكَرِ، وَ جَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَ قُتِلْتَ عَلٰى
مِنْهَاجِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِهِ حَتّٰى لَقِيْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَ هُوَ عَنْكَ رَاضٍ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ، وَ
بَذَلْتَ نَفْسَكَ فِي نُصْرَةِ حُجَّةِ اللهِ وَ ابْنِ حُجَّتِهِ حَتّٰى اَتَاكَ
الْيَقِيْنُ، اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَ الْوَفَاءِ وَ النَّصِيْحَةِ
لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَ السِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَ الدَّلِيْلِ
الْعَالِمِ وَ الْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَ الْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ،
فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ رَسُوْلِهِ وَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ عَنِ
الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا صَبَرْتَ وَ
احْتَسَبْتَ وَ اَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ
قَتَلَكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ اَمَرَ بِقَتْلِكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ
ظَلَمَكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ
جَهِلَ حَقَّكَ وَ اسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ بَايَعَكَ
وَ غَشَّكَ وَ خَذَلَكَ وَ اَسْلَمَكَ، وَ مَنْ اَلَبَّ عَلَيْكَ وَ مَنْ
لَمْ يُعِنْكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّارَ مَثْوَاهُمْ
وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا، وَ
اَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا
بِحَقِّكُمْ مُسَلِّمًا لَكُمْ تَابِعًا لِسُنَّتِكُمْ، وَ نُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ
حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا

طالبؑ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ دیتے رہے، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا، آپ نے خدا کے لئے جہاد کیا جیسا جہاد کرنے کا حق ہے، آپ نے خدا کی راہ میں مجاہدوں کی روش پر جنگ کی یہاں تک کہ آپ خدائے عزوجل سے جاملے جبکہ وہ آپ سے راضی تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کا عہد پورا کیا اور آپ نے اپنی جان قربان کردی، حُجت خدا اور حُجت خدا کے فرزند کی نصرت میں حتیٰ کہ آپ شہید ہوگئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی فرمانبرداری اور خیر خواہی کی جو آپ نے نبی مرسلؐ کے فرزند سے کی، جو باشرف نواسہ، صاحب علم رہنما، آگاہ کرنے والا وصی اور پامال شدہ مظلوم تھا۔ پس خدا جزادے آپ کو اپنے رسولؐ کی طرف سے، امیر المومنینؑ کی طرف سے اور حسنؑ و حسینؑ کی طرف سے بہترین جزا، اس لئے کہ آپ نے صبر کیا امید ثواب رکھی اور ساتھ دیا پس کیا ہی اچھا ہے آخرت کا گھر، خدا لعنت کرے، اُس پر جس نے آپ کو قتل کیا، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کے قتل کا حکم دیا، خدا لعنت کرے، اُس پر جس نے آپ پر ظلم کیا، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ پر بہتان لگایا، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کے حق کو نہ پہچانا اور آپکی حرمت کو کمتر سمجھا، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کی بیعت میں آپ کو دھوکہ دیا آپ کو تنہا چھوڑا اور دشمن کے حوالے کیا اور لعنت ہو اُس پر جس نے آپ کے مقابلے میں دشمن کا ساتھ دیا اور آپ کی مدد نہ کی۔ حمد ہے خدا کی جس نے جہنم کو اُن کا ٹھکانہ بنایا اور وہ کیسے بُرے ٹھکانے میں پہنچے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مظلومیت کی حالت میں قتل ہوئے، اللہ آپ کو جزا دے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے، میں آیا ہوں آپ کی زیارت کو آپ کے حق کو پہچانتا ہوں، آپ کو مانتا ہوں، آپ کی روش پر چلتا ہوں، میری مدد و نصرت آپ کے لئے مخصوص ہے یہاں تک کہ خدا اس کا فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، ہم آپ کے

مَعَ عَدُوِّكُمْ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَ اَجْسَادِكُمْ وَ شَاهِدِكُمْ وَ غَآئِبِكُمْ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، قَتَلَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِيْ وَ الْاَلْسُنِ.	ساتھ ہیں آپ کے دشمن کے ساتھ نہیں ہیں، خدا کی رحمتیں ہوں آپ لوگوں پر، آپ کی روحوں پر، آپ کے جسموں پر، آپ کے حاضر اور غائب پر، سلام ہو آپ سب پر، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، خدا تباہ و برباد کرے اُس گروہ کو جس نے آپ سے جنگ کی، ہاتھوں اور زبانوں سے۔

کتاب "مزار کبیر" میں مذکورہ کلمات کو بطور اذن دخول بیان کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اس اذن کے بعد اندر داخل ہو جائے خود کو قبر سے لپٹائے (لپٹنے کی نیت کرے) اور قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٌ وَّ اٰلِهٖ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ وَ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّوْنَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، اَلْمُبَالِغُوْنَ فِيْ جِهَادِ اَعْدَآئِهٖ وَ نُصْرَةِ اَوْلِيَآئِهٖ، فَجَزَاكَ اللهُ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ، وَ اَكْثَرَ الْجَزَآءِ، وَ اَوْفَرَ جَزَآءِ اَحَدٍ مِّمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ، وَ اسْتَجَابَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ، وَ اَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَ اَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى بَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَدَآءِ، وَ جَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَآءِ، وَ اَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا، وَ اَفْضَلَهَا غُرَفًا، وَ رَفَعَ ذِكْرَكَ فِي الْعِلِّيِّيْنَ، وَ حَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا، اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَ لَمْ تَنْكُلْ، وَ اَنَّكَ قَدْ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ وَ مُتَّبِعًا لِّلنَّبِيِّيْنَ،	سلام ہو آپ پر اے بندۂ نیکوکار کہ آپ اطاعت گزار ہیں، اللہ اور اُس کے رسولؐ کے تابع ہیں، امیر المومنینؑ کے حسنؑ و حسینؑ کے، اُن سب پر سلام ہو۔ حمد ہے خدا کے لئے اور سلام ہو اُس کے بندوں پر جو چُنے ہوئے ہیں اور وہ محمدؐ اور اُن کی آل ہیں، آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت اور اُس کی برکات ہوں اور اُس کی طرف سے بخشش ہو، سلام ہو آپ کی روح اور آپ کے بدن پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُس عقیدے پر دنیا سے گئے ہیں جس پر اصحاب بدر دُنیا سے گزرے کہ جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے، اُس کے دشموں سے لڑنے والے اور اُس کے دوستوں کی مدد کرنے والے تھے۔ پس خدا جزا دے آپ کو بہترین جزا بہت زیادہ جزا اور وہ بے حساب جزا جو اُس کو دی کہ جس نے اُس کی بیعت کا حق ادا کیا، اُس کی پکار پر حاضر ہوا اور اُس کے مقرر کردہ حاکموں کی اطاعت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اُن کی بہت خیر خواہی کی اور اُن کے حق میں جان کی بازی لگائی حتی کہ خدا نے آپ کو شہیدوں میں شامل کر دیا اور آپ کی روح کو خوش بختوں کی روحوں کے ساتھ رکھا، اُس نے آپ کو اپنی جنت میں کشادہ محل اور بڑا اونچا بالاخانہ عطا فرمایا، مقام علیین میں آپ کو جگہ دی، آپ کو نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کے ساتھ محشور کیا اور یہ لوگ کتنے اچھے ہمدم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نہ سُستی دکھائی نہ منہ موڑا، بے شک آپ دنیا سے گزرے تو اپنے عمل کا شعور رکھتے ہوئے، نیکو کاروں کی پیروی اور نبیوں کا اتباع کرتے ہوئے، پس خدا یکجا کرے ہمیں اور آپ

فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَسُوْلِهٖ وَ اَوْلِيَآئِهٖ فِيْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.	کو اپنے رسولؐ اور اپنے دوستوں کے ساتھ خدا سے محبت رکھنے والوں کے مقامات پر کہ یقیناً وہ سب سے زیادہ رحم والا ہے۔

اس کے بعد سرہانے کی طرف جاکر دو رکعت نماز بجالائے اور وہ حضرت مسلم علیہ السلام کو ہدیہ کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَلَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا...	اے معبود! رحمت نازل فرما محمد وآل محمد علیہم السلام پر اور مجھ پر کوئی گناہ نہ رہنے دے۔

حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ سے وداع بھی اسی وداع کے ساتھ کرے جو حضرت عباسؑ کی زیارت وداع میں ذکر ہو چکا ہے۔

مختصر حیات مختار ثقفیؒ

مختار بن ابی عبیدہ بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی جن کی کنیت ابو اسحاق اور لقب کیسان تھا۔

مختار اہل طائف اور قبیلہ ثقیف سے تھا۔ ان کا دادا مسعود ثقفی حجاز کے بزرگان میں سے تھا مختار کا والد ابو عبیدہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بڑے صحابہ میں سے تھا۔

ان کی ماں دومہ بنت عمرو بن وہب تھی۔ ابن طیفور نے انہیں بلاغت و فصاحت کا حامل قرار دیا ہے۔

مختار ہجرت کے پہلے سال متولد ہوئے۔ مختار کے بچپن کے زمانے کے بارے میں کوئی دقیق معلومات تاریخ میں ثبت نہیں ہے اور ان کے بارے میں جو معلومات ثبت ہے ان میں سے اکثر کا تعلق امام حسین علیہ السلام کا انتقام کی خاطر چلانے والی ان کی تحریک کے دوران سے ہے۔ اس لئے ان کی شخصی زندگی سے متعلق بہت ہی کم روایات نقل ہوئی ہیں۔

شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ معاویہ کے دور میں مختار امام حسین علیہ السلام کے حق میں تقریریں کیا کرتا تھا۔ ذہبی کے بقول معاویہ کے دور میں بصرہ والوں کو امام حسین علیہ السلام کے حق میں آمادہ کرتے تھے۔ اس وقت عبیداللہ بن زیاد معاویہ کی طرف سے بصرہ کا گورنر تھا، اس نے مختار کو گرفتار کر کے کوڑے لگائے جس کے بعد مختار طائف واپس آگئے۔

حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی کوفہ آمد کے موقع پر مختار اُن افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے حضرت مسلمؑ کی حمایت کا اعلان کیا۔ اسی وجہ سے حضرت مسلمؑ جب کوفہ وارد ہوئی تو مختار کے گھر تشریف لے گئے۔ جب عبیداللہ بن زیاد کو حضرت مسلمؑ کے چھپنے کے مقام کا پتہ چلا تو آپ مختار کے گھر سے ہانی بن عروہ کے گھر منتقل ہوئے اور مختار کو قید کر لیا گیا۔

حضرت مسلم علیہ السلام کی شہادت کے دن بھی مختار کوفہ سے باہر ایک جگہ پر آپ کی حمایت اور دفاع کے لئے افراد کی جمع آوری میں مشغول تھے۔ جب کوفہ پہنچے تو معلوم ہوا حضرت مسلم علیہ السلام اور ہانی بن عروہ دونوں شہید ہو چکے تھے۔

حضرت مسلم علیہ السلام اور ہانی بن عروہ کی شہادت کے بعد ابن زیاد مختار کو بھی شہید کرنا چاہتا تھا مگر عمرو بن حریث کی وجہ سے مختار کو امان مل گئی لیکن تازیانہ کے ذریعے مختار کی آنکھ زخمی کردی اور اسے زندان میں قید کر دیا۔ یوں مختار امام حسین علیہ السلام کے قیام کے اختتام تک کوفہ میں ابن زیاد کے زندان میں تھا۔

واقعہ کربلا کے بعد جب اسیروں کو مختار نے اس قیام کے دوران شمر بن ذی الجوشن، خولی بن یزید، عمر بن سعد اور عبیداللہ بن زیاد جیسے کئی دوسرے ظالموں کو واصل جہنم کیا۔ اس قیام میں ابراہیم بن مالک اشتر نے بھی مختار کا ساتھ دیا اور وہ مختار کی فوج کا سپہ سالار تھا اور انہوں نے عبیداللہ بن زیاد کو موصل میں

واصل جہنم کیا۔

قیام کے بعد 18 ماہ کوفہ پر حکومت کرنے اور تین گروہ شام میں بنی امیہ، حجاز میں آل زبیر اور کوفہ کے سرداروں سے جنگ کرنے کے بعد آخرکار 14 رمضان سن 67ھ کو 67 سال کی عمر میں مصعب بن زبیر کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ مصعب کے حکم پر مختار کے ہاتھ کاٹ کر مسجد کوفہ کے دیواروں کے ساتھ کیلوں کے ساتھ لٹکا دیئے۔ لیکن جب حجاج بن یوسف کوفہ پر قابض ہوا تو چونکہ وہ بھی قبیلہ ثقیف سے تھا اس بنا پر اس نے مختار کے ہاتھوں کو اُتار کر دفن کرادیا۔

زیارت حضرت امیر مختارؓ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ الْمُخْتَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُخْلِصُ لِلّٰهِ فِيْ طَاعَتِهٖ، وَ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عليه السلام فِيْ مَحَبَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رَضِيَ عِنْدَ النَّبِيِّ الْمُخْتَارُ، وَقَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَ كَاشِفُ الْكَرْبِ وَالْغُمَّةِ قَآئِمًا مَّقَامًا لَّمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَذَلَ نَفْسَهٗ فِيْ رِضَآءِ الْاَئِمَّةِ فِيْ نُصْرَةِ عِتْرَةِ الطَّاهِرِيْنَ، وَ الْاٰخِذِ بِثَارِهِمْ مِنَ الْعِصَابَةِ الْمَلْعُوْنَةِ الْفَاجِرَةِ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ وَمِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ.	سلام ہو آپ پر اے نیک و صالح بندے، سلام ہو آپ پر اے نصیحت کرنے والے والے، سلام ہو آپ پر اے ابو اسحاق المختار، سلام ہو اُس شخص پر جو اللہ کی اطاعت میں مخلص تھا اور سلام ہو اُس پر جو امام زین العابدینؑ کی اطاعت اور محبت میں مخلص تھا، سلام اُس پر جس سے نبیؐ مختارؐ راضی ہوئے، جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے (مولا علیؑ) راضی ہوئے، مصیبتوں اور غموں کے اٹھانے والی ہستی راضی اور وہ ہستی ایسے مقام پر فائز ہے کہ اُمت میں سے کوئی اُس مقام تک نہ پہنچ سکا، سلام ہو اُس پر جس نے اپنے نفس کو قربان کر دیا ائمہ طاہرین علیہم السلام کی مدد کرتے ہوئے اُن کی رضایت میں، سلام ہو اُس پر جس نے تلوار اٹھائی ملعون و فاجر لوگوں کے خلاف، پس اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے نبیؐ اور اُس کی اہل بیتؑ کی طرف سے۔

حضرت ہانی بن عروہ کا مختصر تعارف

ہانی بن عروہ امام علیؑ کے مخلص شیعہ اور آپؑ کے صحابی تھے۔ آپ کا تعلق بنی مراد کے مشہور خاندان، مذحج، شیخ اور زعیم بنی مراد کے قبیلے سے تھا، آپ اہل کوفہ کی نگاہ میں جانی پہچانی اور مشہور شخصیت تھے۔ ہانی کے بیٹے، یحییٰ، اہل سنت کی نگاہ میں ایک محدث اور راوی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ جنگ جمل اور صفین میں مولا علیؑ کے ساتھ تھے اور جنگ صفین میں مولا علی علیہ السلام نے آپ سے مشورہ لیا تھا۔ جب کثیر بن شہاب مذحجی، خراسان کے والی پر مشکل پڑی اور وہ بھاگ کر کوفہ آگیا تو ہانی نے اسے پناہ دی اور اِس وجہ سے معاویہ نے آپ پر اعتراض کیا۔ جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے، کوفہ کے لوگوں سے بیعت لی تو ہانی نے مخالفت کی اور معاویہ کے اِس کام پر تعجب کیا اور یزید کی بُری خصوصیات کو بتایا۔ حجر بن عدی

نے جب زیاد بن ابیہ کے خلاف قیام کیا تو اس کا ایک رکن ہانی تھے۔
مسلمؑ بن عقیلؑ، کو جب عبیداللہ کی دھمکی اور اُس کی کوفہ میں آمد کی خبر ملی تو آپ مختار بن ابو عبید ثقفی کے گھر سے نکل کر ہانی بن عروہ کے گھر چلے گئے۔ عبیداللہ کے کوفہ میں داخل ہوتے وقت ہانی کا گھر سیاسی اور نظامی شخصیات کا مرکز تھا اور آپ کے گھر میں اہل تشیع کی آمد و رفت لگی رہتی تھی۔ شریک بن الاعور، جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے خاص دوست اور بصرہ کے شیعہ تھے وہ عبیداللہ کے ہمراہ کوفہ میں آئے تھے، اور بیمار ہو گئے اور ہانی کیونکہ آپ کا دوست تھا اِس لئے اِس کے گھر پر تشریف لے آئے اور ہانی کو مسلم کی مدد کرنے کو کہا اور ہانی کے گھر پر ہی عبیداللہ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا اور اِسی لئے عبیداللہ اُس کی عیادت کے لئے ہانی کے گھر آیا۔
عبیداللہ بن زیاد نے اپنے ایک شامی غلام کو حکم دیا کہ وہ ہانی کے گھر پر نظر رکھے کیونکہ ہانی ابن زیاد کو ملنے نہیں گیا تھا، اُس نے ہوشیاری سے محمد بن اشعث، اسماء بن خارجہ اور عمرو بن حجاج زبیدی جو کہ ہانی کے دوست اور خاندان سے تھے اُن کے واسطے ہانی کو دارالامارہ لایا گیا، اِس طرح ہانی کو مسلمؑ بن عقیلؑ سے دور کیا گیا جس کی وجہ سے مسلم بن عقیل علیہ السلام کے قیام کو شکست حاصل ہوئی اور جب ہانی مسلم بن عقیل علیہ السلام کو عبیداللہ کے سامنے تسلیم کرنے کے لئے حاضر نہ ہوا تو ہانی پر بہت ظلم کئے گئے آپ کے ناک کو توڑ کر قید میں ڈال دیا گیا۔
مسلم بن عقیل علیہ السلام کی شہادت کے بعد، ہانی کے ہاتھوں کو باندھ کر قصائیوں کے بازار میں لے گئے اور عبیداللہ بن زیادہ کے حکم سے، عبیداللہ کے غلام رشید نے، آپ کا سر بدن سے جدا کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے ہانی کی موت کے بارے میں پہلے سے بتایا تھا۔
عبیداللہ بن زیاد نے مسلمؑ اور ہانیؓ کے سروں کو، ہانی بن ابی حیہ ہمدانی اور زبیر بن اروج تمیمی کے ہاتھوں یزید کے پاس بھیجا اور آپ دونوں کے بدن مبارک کو کناسہ کے بازار میں گھسیٹا گیا اور پھر لٹکا یا گیا۔
ہانی اور مسلم کی شہادت کی خبر کوفہ کے راستے میں، امام حسین علیہ السلام کو ملی تو امامؑ نے دونوں کی موت پر گریہ کیا اور آیت "انا للہ و انا الیہ راجعون" کی تلاوت فرمائی اور کئی مرتبہ خداوند سے آپ دونوں کے لئے رحمت کی درخواست کی۔
ہانی کو کوفہ میں دارالامارہ کے کنارے دفن کیا گیا۔ اب آپ کا مزار مسجد کوفہ سے ملا ہوا اور مسلم بن عقیل علیہ السلام کی قبر کے پیچھے اور آپ کے شمال کی طرف واقع ہے۔
اگر روزی میں تنگ یا مقروض شخص آپ کے حرم میں دعا مانگے اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

زیارت حضرت ہانی بن عروہؓ

حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی زیارت کے بعد حضرت ہانی بن عروہؓ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہو جائے اور ان کی یہ زیارت پڑھے:

سَلَامُ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَصَلَوَاتُهٗ عَلَيْكَ يَا هَانِيَ بْنَ عُرْوَةَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ النَّاصِحُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا، فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَ اسْتَحَلَّ دَمَكَ،	سلام ہو عظمت والے خدا کا اور اُس کی رحمتیں ہوں آپ پر اے ہانی بن عروہ، سلام ہو آپ پر اے نیک بندے جو خدا اور اُس کے رسولؐ کے لئے امیر المومنینؑ کے لئے اور حسن و حسین علیہم السلام کے لئے خیر خواہ تھے، سلام ہو اِن سب پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو مظلوم قتل کیا گیا۔ پس خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کو قتل کیا اور آپ کے خون کو مباح جانا، خدا ظالموں کی قبروں کو آگ سے بھرے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے

وَحَشٰی قُبُوْرَهُمْ نَارًا، اَشْهَدُ اَنَّكَ لَقِيْتَ اللهَ وَ هُوَ رَاضٍ عَنْكَ بِمَا فَعَلْتَ وَ نَصَحْتَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ دَرَجَةَ الشُّهَدَآءِ وَ جَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَآءِ بِمَا نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ مُجْتَهِدًا، وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِيْ ذَاتِ اللهِ وَ مَرْضَاتِهٖ، فَرَحِمَكَ اللهُ وَ رَضِيَ عَنْكَ وَ حَشَرَكَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَ جَمَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ مَعَهُمْ فِيْ دَارِ النَّعِيْمِ، وَ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	خدا سے ملاقات کی تو وہ آپ سے راضی تھا کیونکہ آپ نے اچھا عمل اور خیر خواہی کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ شہیدوں کے زمرے میں داخل ہوئے اور آپ کی روح خوش بختوں کی روحوں کے ساتھ رکھی گئی کیونکہ آپ خدا اور سولؐ کی خیر خواہی میں پوری طرح کوشاں ہوئے اور آپ نے جان قربان کردی ذات خدا اور اُس کی رضائوں میں، خدا آپ پر رحمت کرے، آپ سے راضی رہے اور آپ کو حضرت محمدؐ اور اُن کی پاکیزہ آل کے ساتھ محشور کرے۔ وہ اکٹھا کرے ہمیں اور آپ کو اُن کے ساتھ نعمت والے گھر میں، سلام ہو آپ پر خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر جناب ہانی بن عروہ کی روح کو ہدیہ کرے اور اپنے لئے جو دعا چاہے کرے اور اسی دعا کے ساتھ وداع کرے جو حضرت عباس علیہ السلام کے وداع میں ذکر ہو چکا ہے۔

بیت حضرت علی علیہ السلام

مسجد کوفہ کی پشت پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا گارے اور مٹی سے بنا ہوا چھوٹا سا مکان ہے یہ مکان نہ صرف آپ کی رہائشگاہ تھا بلکہ مسلمانان عالم کے لئے رشد و ہدایت کا منبع تھا۔ اس گھر کے صدر دروازے پر قرآنی آیات کندہ ہیں۔ سامنے صحن ہے اور اس کے بائیں جانب مکتب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور اس کے برابر والا کمرہ ملاقات کے لیے تھا۔ البتہ دائیں جانب شروع میں جو کمرہ ہے اس میں شہادت کے بعد مولائے کائنات کو حضرت امام حسن علیہ السلام اور جناب عبداللہ ابن جعفر طیار نے غسل دیا اور جناب محمد حنفیّہ نے ان کی مدد فرمائی۔ اس کے ساتھ والے چھوٹے کمرے میں مولائے کائنات کو کفن دیا گیا۔ اسی سمت میں آگے کی جانب ایک رواق ہے جس کے بائیں جانب ایک کمرہ ہے جو مولائے کائنات علیہ السلام آرام کرنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت علی علیہ السلام کے زمانے کا ایک کنواں ہے جس سے آج بھی پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ چودہ سو سال سے اس کنویں سے پانی نکالا جا رہا ہے لیکن آج تک اس میں کمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کے پیچھے بشکل ایک چھوٹی چارپائی کے برابر تین کمرے ایک سمت میں اور تین کمرے اس کی مخالف سمت میں ہیں۔ اگر خالق کائنات کسی مومن کو کوفہ کے مقامات کی زیارات کی توفیق دے تو اسے چاہئے کہ اس گھر کی زیارت کے لئے جائے اور دیکھے کہ ہمارے امام نے کس قدر سادہ زندگی بسر کی ہے اور اپنا محاسبہ کرے کہ آیا وہ بھی سیرت ائمہؑ پر عمل پیرا ہے یا نہیں۔

حضرت میثم تمار کی مختصر حیات

وہ عجمی تھے لیکن چونکہ بنی اسد کی ایک خاتون کے غلام تھے، اسی لئے اس قبیلے سے منسوب کئے گئے ہیں۔ بعد میں حضرت علی علیہ السلام نے انہیں اس عورت سے خرید کر آزاد کیا اور جب ان کا نام پوچھا تو انھوں نے عرض کیا: "میرا نام سالم ہے"؛ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "پیغمبر اکرم ﷺ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہارے عجمی والدین نے تمہارا نام "میثم" رکھا تھا"۔ میثم نے تصدیق کردی؛ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: "اپنے سابقہ نام کی طرف لوٹو جس سے پیغمبرؐ نے بھی تمہیں پکارا ہے"۔ میثم نے قبول کیا اور ان کی کنیت "ابو سالم" ٹھہری۔ ان کی دوسری کنیت "ابو صالح" تھی۔ میثم بازارِ کوفہ میں کھجور فروشی کرتے تھے؛ اسی بنا پر ان کو "تمار" (کھجوروں والا) کا لقب دیا گیا۔

میثم کو امام علی، حسن اور حسین علیہم السلام کے اصحاب میں گردانا گیا ہے۔ تاہم ان کی شہرت زیادہ تر حضرت علی علیہ السلام کی شاگردی کی وجہ سے ہے میثم بہت زیادہ اہل بیت رسولؐ کے محبّ تھے۔ اہل بیتؑ بھی دوسری طرف سے ان کی طرف توجہ دیتے تھے۔ ام المومنین ام سلمہؓ کے بقول، رسول اللہ ﷺ نے بارہا میثم کو اچھے الفاظ میں یاد کیا ہے اور امیرالمومنینؑ سے ان کی سفارش کی ہے۔ میثم کو حضرت علی علیہ السلام کی خاص توجہ حاصل تھی اور انھوں نے امامؑ سے بہت سے علوم حاصل کئے۔ امامؑ ان کے ساتھ زیادہ بات چیت کرتے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام نے میثم کو ان کی شہادت کی کیفیت، ان کے قاتل اور کھجور کے درخت پر - جو آپؑ نے انہیں دکھا دیا تھا - لٹکائے جانے کی خبر اور بشارت دی تھی کہ ان کے لئے (کوفہ میں یزید کے والی) عبیداللہ بن زیاد کے سامنے مزاحمت کی سزا یہ ہوگی کہ "وہ آخرت میں امامؑ کے ساتھ اعلیٰ رتبے پر فائز ہوں گے"۔

کہا جاتا ہے کہ میثم تمار اُسی درخت کے پاس کھڑے ہو کر نماز بجالاتے تھے اور اُس درخت سے گفتگو کرتے تھے۔ میثم تمار اپنی شہادت کی خبر - جو انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے سن رکھی تھی - دوسروں کے لئے بھی نقل کرتے تھے۔

یزید بن معاویہ جانتا تھا کہ میثم تمارؓ امیرالمومنینؑ کے سنجیدہ اصحاب اور حامیوں میں سے ہیں چنانچہ اس نے کوفہ میں اپنے والی عبیداللہ بن زیاد کو حکم دیا کہ انہیں تختہ دار پر لٹکا دے۔ چنانچہ، میثم جو عمرہ بجالانے کے بعد مکہ سے کوفہ کی جانب آرہے تھے، ابن زیاد کے فوجیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ قید خانے میں ان کا سامنا مختار ثقفی سے ہوا جو خود بھی ابن زیاد کے قیدی تھے میثم نے پیشین گوئی کی کہ مختار بہت جلد رہا ہو جائیں گے۔

ایک روایت کے مطابق، میثم کوفہ کے بعض تاجروں کی درخواست پر کوفہ کے عامل کی شکایت پہنچانے کی غرض سے، ان کے ہمراہ ابن زیاد کے پاس پہنچے تا کہ ان سے مطالبہ کرے کہ وہ کوفہ کے عامل کو برطرف کردے۔ میثم نے وہاں بلیغ خطبہ دیا۔ عَمرو بن حُریث، جو - ابن زیاد کی طرف سے کوفہ کا والی، عثمانی مسلک اور دشمن اہل بیتؑ تھا اور - دارالامارہ میں موجود تھا - نے میثم پر جھوٹ اور جھوٹوں کی پیروی کا الزام لگایا لیکن میثم نے کہا: "میں سچا ہوں اور سچے (مولا علی علیہ السلام) کا پیروکار ہوں"۔

ابن زبیر نے میثم کو حکم دیا کہ علیؑ سے بیزاری کا اظہار اور آپؑ کی بدگوئی کریں، اور اس کے بجائے عثمان سے دوستی اور محبت کا اظہار کریں اور ان کا خیر و نیکی سے تذکرہ کریں۔ اس نے میثم کو دھمکی دی کہ اگر انھوں نے اس کے حکم کی تعمیل نہ کی تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے گا اور انہیں تختہ دار پر لٹکائے گا۔ میثم نے کہا کہ "حضرت علی علیہ السلام نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ ابن زیاد میرے ساتھ یہی سلوک روا رکھے گا اور ان کی زبان کو بھی منقطع کرے گا"۔

ابن زیاد نے بزعم خود، اس غیبی خبر کو جھٹلانے کی خاطر حکم دیا کہ میثم کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور انہیں عمرو بن حریث کے گھر کے قریب تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔ میثم نے تختۂ دار پر بلند آواز سے لوگوں کو بلایا اور کہا کہ حضرت علی علیہ السلام کی حیرت انگیز اور چھپی ہوئی حدیثیں سننے کے لئے جمع ہو جائیں۔ انھوں نے بنو امیہ کے فتنوں اور بنو ہاشم کے بعض فضائل بیان کیے۔ عمرو بن حریث نے میثم کی حق بیانی اور عوام کے اژدہام کو دیکھا تو عجلت کے ساتھ ابن زیاد کے پاس پہنچا اور اس کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔

ابن زیاد نے رسوائی کے خوف سے حکم دیا کہ میثم کے منہ پر لگام باندھی جائے۔ کہا گیا ہے کہ میثم تمار اسلام میں وہ پہلے شخص تھے جن کے منہ پر لگام باندھی گئی۔ ایک روایت کے مطابق، عمرو بن حریث نے۔ جو لوگوں کے میثم کے کلام کی طرف رجحان اور یزیدی حکومت کے خلاف ان کی شورش سے خوفزدہ تھا ۔ ابن زیاد سے درخواست کی کہ میثم کی زبان کٹوا دے۔ ابن زیاد مان گیا اور اپنے ایک محافظ کو ایسا کرنے کے لئے روانہ کیا۔ میثم نے زبان کٹوانے سے پہلے حاضرین کو یادآوری کرادی کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ابن زیاد میرے ہاتھ پاؤں اور زبان کٹوا دے گا اور ابن زیاد نے کہا تھا کہ وہ میری زبان نہیں کٹوائے گا اور میرے مولا کی پیشین گوئی کو جھٹلا دے گا لیکن وہ اس پیشین گوئی کو نہ جھٹلا سکا۔

میثم تمار کی شہادت ذوالحجہ 60 ہجری میں، امام حسین علیہ السلام کے عراق میں داخلے سے قبل واقع ہوئی۔

میثم تمار نے کئی موضوعات میں کتب لکھی ہیں جن میں تفسیر بھی شامل ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کے جسم کے کسی حصہ میں درد ہو تو اگر اس حصے کو میثم تمار کے ضریح سے مس کر دے تو وہ درد ختم ہو جاتا ہے۔

زیارت حضرت میثم تمار

اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، جَآءَ بِالْحَقِّ عِنْدَهٗ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؑ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَجِ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَا مِيْثَمَ بْنَ يَحْيَى التَّمَّارُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ الْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ جَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، وَ عَلِمْتَ بِكِتَابَةِ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ، وَ	اللہ بزرگ ہے، اللہ بزرگ ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں وہ حق کے ساتھ آئے اور مرسلین نے اُس کی تصدیق کی۔ سلام ہو اللہ کے رسول پر جو رسولوں کے سردار ہیں اور اُن کی آل پر سلام ہو، سلام ہو امیر المومنین وصیوں کے سردار پر، دونوں جہاں کی عورتوں کی سردار فاطمہ زہراؑ پر سلام ہو، جوانان جنت کے سرداروں امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر سلام ہو، سلام ہو اُن معصوم حجتوں پر جو امام حسینؑ کی ذرّیت سے ہوئے، اُن سب پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، سلام ہو عبد صالح میثم بن یحییٰ تمار پر جو اطاعت کرنے والے تھے اللہ کی، اُس کے رسولؐ کی، امیر المومنینؑ کی، حضرت فاطمۃ الزہراؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو انجام دیا، اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا کہ جہاد کا حق تھا، صالحین کی اقتدا کی، نبیوں کی پیروی کی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو مظلوم قتل کرکے شہید کیا گیا، اللہ کی لعنت ہو اُن پر جنھوں نے آپ پر ظلم کیا اور آپ پر افترا

مُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّينَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُومًا شَهِيدًا، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَمَنِ افْتَرَى عَلَيْكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ نَّصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ حَشَا اللهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَّ اَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا، جِئْتُكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ زَآئِرًا قَبْرَكَ مُقِرًّا، بِحَقِّكَ مُعْتَرِفًا، بِفَضْلِكَ اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ يَّقْضِيَ حَوَآئِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ يَجْمَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ الْفَآئِزِيْنَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	پردازی کی خدا کی لعنت ہو قیامت تک اُن پر جنہوں نے آپ کو برا بھلا کہا دشمنی کی بنا پر، اللہ اُن کی قبروں میں آگ بھرے اور آپ کے دشمنوں کو عذاب الیم میں گرفتار کرے، اے عبد صالح میں نے آپ کی قبر کی زیارت کا پختہ ارادہ کیا، آپ کے حق کا معترف ہوں، آپ فضل و شان کے صدقہ میں جو اللہ کی بارگاہ میں آپ کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ سے سوالی ہوں کہ وہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرمائے اور میری حاجات کو پورا فرمائے دنیا و آخرت میں ، شمار فرمائے ہمیں اور اُن کو کامیاب لوگوں میں محمد و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ، سلام آپ پر اے شہید اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

جناب خدیجہ بنت امیر المومنینؑ (حضرت عباسؑ کی بہن)

سیدہ خدیجہ بنت علیؑ حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ، سفیر امام کے چھوٹے بھائی حضرت محمدؑ بن عقیل کی زوجہ ہیں اور حضرت محمد بن عقیل بھی کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں۔ آپ کے زیارت نامے کے مطابق آپ حضرت عباسؑ کی بہن ہیں یعنی حضرت اُمّ البنین کے بطن سے ہیں۔ ایک غیر مستند قول کے مطابق آپ کا فرزند احمد یا جعفر نام کا کربلا کے شہدا میں شامل ہے۔

سیدہ خدیجہ بنت علیؑ نے فرزند رسول پر اپنے شوہر اور لخت جگر دونوں کو قربان کر دیا۔ آپ نے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرکے دنیا پر ثابت کر دیا کہ علیؑ اور اولادِ علیؑ دین محمدؐ کے حقیقی وارث و محافظ ہیں۔

زیارت جناب خدیجہ بنت امیر المومنینؑ (مقابل مسجد کوفہ)

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ الْاَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ	خدا کے نام سے، خدا کی ذات سے اور حضرت رسول خدا ﷺ کے دین پر، اے رسول امین کی دختر آپ پر سلام ہو، اے سید المرسلینؐ کی دختر آپ پر سلام ہو، اے امیر المومنینؑ کی دختر آپ پر سلام ہو، آپ پر سلام ہو اے

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ وَ
اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَ الْحَاكِمَ
يَوْمِ الدِّيْنَ وَالنَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ عَنْهُ يُسْئَلُوْنَ
وَعَلَيْهِ يُعْرَضُوْنَ وَبِصكِهٖ يَدْخُلُوْنَ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اُمِّ الْبَنِيْنَ صَاحِبَةِ لَوَآءِ كَرْبَلَاءِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الطَّاهِرَةُ الرَّضِيَّةُ التَّقِيَّةُ
النَّقِيَّةُ الْوَفِيَّةُ الْفَاضِلَةُ وَ الرُّقَيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ
عَلٰى عَاتِقَةِ وَصَفِيَّةِ وَعَلٰى سَكِيْنَةِ اُمِّ الْمَكْتُوْمِ،
اَلسَّلَامُ عَلَى السَّادَاتِ الْعَلَوِيَّةِ الْهَاشِمِيَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَى النَّبَآءِ الْمُسَبِّبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَدِيْجَةُ اَتَيْتُكِ
يَا مَوْلَاتِيْ وَ ابْنَةَ مَوْلَایَ زَآئِرًا اِلَيْكِ قَاصِدًا قَبْرُكِ عَارِفًا
بِحَقِّكِ وَ بِحَقِّ اَبِيْكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكُوْنِيْ يَا سَيِّدَتِيْ
شَفِيْعَةً عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ غُفْرَانِ ذُنُوْبِيْ وَ اِعْطَآئِ
سُؤَالِيْ وَ كَشْفِ شِدَّتِيْ وَقَضَآءِ حَاجَتِيْ وَسَعَةِ رِزْقِيْ وَ
تَحْسِيْنِ عَاقِبَتِيْ فَاِنَّ لَكِ وَلِاَبِيْكِ جَامِعًا عَظِيْمًا
وَّشِفَاعَةً وَّمَقْبُوْلَةً وَّالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهٗ.

وصیوں کے سردار، متقیوں کے امام، روشن چہرے والوں کے رہنما، یوم الدین کے حاکم، اور وہ خبر عظیم جس کے بارے سوال ہوگا اور اعراض کیا جائے گا اور ان سے متصل ہونے پر جنت نعیم میں داخل کیا جائے گا اُس کی دختر آپ پر سلام ہو، اور اُم البنین پر چم کربلا اُٹھانے والی پر سلام ہو، آپ پر سلام ہو اے زکیہ، پاک و پاکیزہ، رضیہ، پاک دل، پرہیزگار، وفا والی، اے فاضلہ، اے رقیہ۔ سلام ہو آپ پر، عاتقہ پر، صفیہ پر، سکینہ اُم مکتوم پر، سادات علویہ، ہاشمیہ پر سلام، سلام ہو اے اسباب مہیا کرنے والی خبر، اے خدیجہ آپ پر سلام ہو، اے میری سیدہ اور میرے مولا کی دختر میں آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں، تیری قبر کی زیارت کا قصد لئے آیا ہوں، اس حالت میں کہ میں آپ کے اور آپ کے والد امیر المومنین علیہ السلام کے حق کو پہچانتا ہوں، پس اے سیدہ! بارگاہِ خدا میں میرے گناہوں کی بخشش کے لئے میری شفاعت کرنے والی بن جائیں کہ جو میں نے مانگا ہے مجھے عطا ہو، میری مشکل حل ہو، میری حاجتیں پوری ہوں، میرا رزق وسیع ہو، میری عاقبت بخیر ہو، کیونکہ آپ کے لئے اور آپ کے والد بزرگوار کے لئے ہے بہت بڑی اور مقبول شفاعت۔ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

مسجد حنانہ مختصر تعارف

نجف سے کوفہ جاتے ہوئے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حرم سے ڈھائی کلو میٹر کی مسافت پر حنانہ کے نام سے ایک مسجد ہے۔ یہ مقام حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب سے منسوب ہے، اس جگہ موجود ستون کے حضرت علی کے جنازے پر گریہ کرنے، حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو یہاں رکھنے اور حضرت امام صادق علیہ السلام کے اس جگہ نماز پڑھنے کی وجہ سے شیعوں کے نزدیک اہمیت کا حامل ہے۔
شہدائے کربلا علیہم السلام کے مطہر سروں کو کربلا سے کوفہ لے جاتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر اطہر کو اس مسجد کی جگہ پر رکھا گیا

تھا۔ روایت ہے کہ اس وقت یہاں پر ایک آواز سنی گئی جو اس اونٹ کے بچے [حنانہ] کے مانند تھی، جو اپنی ماں کو کھو دینے کے بعد نالہ و زاری کرتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں کہا گیا ہے کہ امام علی علیہ السلام کو دفن کرنے سے پہلے آپؑ کے جسد مطہر کو چند لمحوں کے لئے اس جگہ پر رکھا گیا تھا اور زمین سے گریہ و زاری کی آواز سنائی دی تھی۔ اس لئے بعد میں اس جگہ پر ایک مسجد تعمیر کی گئی اور اس کا نام "حنانہ" رکھا گیا۔ مسجد حنانہ میں ایک چھوٹی ضریح بھی ہے، یہ وہی جگہ ہے، جہاں پر امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک رکھا گیا تھا۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے کوفہ کے سفر کے دوران تین جگہوں پر ٹھہر کر وہاں پر نماز پڑھی ہے، ان میں سے ایک جگہ یہی ہے۔ جب آپؑ سے اس کی علت پوچھی گئی تو امامؑ نے فرمایا: جب شہدائے کربلا کے مطہر سروں کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس کوفہ لے جایا جارہا تھا، امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو یہاں پر رکھا گیا ہے۔

مسجد حنانہ کے اعمال

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ قَدْ دَخَلْتُ بَيْتَكَ وَ اَنَا اٰمِنٌ بِكَ فَاٰمِنِّيْ مِنَ النَّارِ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَخْيَارِ وَ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.	جو کچھ ہے خدا کے نام سے ہے اور اُسی کی وجہ سے ہے اور اُسی کی طرف سے ہے اور تمام بہترین نام خدا ہی کے لئے ہیں، میں خدا پر بھروسہ کرنے والا ہوں، خداوندا! میں تیرے گھر میں داخل ہو رہا ہوں اور میں تجھ سے پناہ مانگنے والا ہوں، پس مجھے آتش جہنم سے پناہ دے اور قرار دے مجھ کو نیک مومنین میں سے اور محشور فرما مجھ کو ائمہ اطہارؑ کے زمرے میں اپنی رحمت سے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پس داخل ہو اور یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَ جَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَ صَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ الَّذِيْنَ خَالَفُوْكَ وَ حَارَبُوْكَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ خَذَلُوْكَ وَ الَّذِيْنَ	سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول خداؐ، سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنینؑ، سلام ہو آپ پر فرزند صدیقہ طاہرہؑ جو سردار ہیں تمام عورات عالم کی، سلام ہو آپ پر اے آقا میرے اے ابو عبداللہ الحسینؑ اور رحمت خدا کی ہو آپ پر اور برکات۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی اور اچھی باتوں کا حکم دیا اور بُری باتوں سے منع کیا اور کتاب خدا کی ایسی تلاوت کی جو حق ہے تلاوت کا اور وہ جہاد کیا راہِ خدا میں جو حق ہے جہاد کا اور صبر کیا آپ نے ہر اذیت پر خدا کی خوشنودی کے لئے یہاں تک کہ شہید کئے گئے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپ سے مخالفت کی اور جنگ کی اور جن لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا اور جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا وہ سب کے سب ملعون ہیں نبی اُمّیؐ کے قول کے بموجب اور خدا کی رحمت سے نااُمید ہیں وہ جنہوں نے آپ پر افتراء کیا۔

قَتَلُوكَ مَلْعُونُونَ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى لَعَنَ اللهُ الظَّالِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ.	لعنت کرے خدا اُن پر جنہوں نے آپ حضرات پر ظلم کیا، وہ خواہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے اور زیادہ کرے خدا اُن سب پر دردناک عذاب کو۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اے آقا میرے، اے فرزند رسولِ خداﷺ زائر کی حیثیت سے آپ کے حق کو پہچانتے ہوئے دوست ہوں آپ کے دوستوں کا، دشمن ہوں آپ کے دشمنوں کا اِس ہدایت سے روشنی حاصل کرتے ہوئے جس پر آپ ہیں اور یہ بھی جانتے ہوئے کہ جس نے بھی آپ سے مخالفت کی وہ گمراہ ہے۔ پس آپ میری اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سفارش کیجئے اور آپ پر سلام ہو اور اُس کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

پس دو (۲) رکعت نماز پڑھے اس دعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَ كَيْفَ يَخْفٰى عَلَيْكَ مَا اَنْتَ مُكَوِّنُهٗ وَبَارِئُهٗ وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَشْفِعًا نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ مُتَوَسِّلًا بِوَصِيِّ رَسُوْلِكَ فَاسْئَلُكَ بِهِمَا ثَبَاتَ الْقَدَمِ وَ الْهُدٰى وَ الْمَغْفِرَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ.	خداوندا! یقیناً تُو میرے قیام کی جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری التجا کو سن رہا ہے اور تجھ پر میری کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور کس طرح تجھ پر پوشیدہ ہو سکتی ہے وہ چیز جس کا تُو خالق ہے اور پیدا کرنے والا ہے، میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی، نبیِّ رحمت کے ذریعے سے اور تیرے رسول کے وصی کے وسیلہ سے حاضر ہوا ہوں، پس میں ان دونوں حضرات کا واسطہ دے کر تجھ سے دنیا و آخرت میں ثابت قدم اور مغفرت چاہتا ہوں۔

حضرت کمیل ابن زیاد کا مختصر تعارف

کمیل قبیلۂ نَخع سے ہیں اور ان کے والد کا نام زیاد بن نُہیک ہے۔ رسول خداﷺ نے قبیلۂ نَخع کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي النَّخَعِ.	اے اللہ! قبیلۂ نَخع کو برکت دے۔

کمیل امام علی علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ وہ ان شیعیان اہل بیتؑ میں سے ہیں جنہوں نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خلافت کے پہلے دن ہی بیعت کی اور جنگ صفین سمیت آپؑ پر مسلط کردہ جنگوں میں شریک تھے۔ وہ امیرالمومنینؑ کے رازداروں میں بھی شامل تھے۔

کمیل ان پہلے افراد میں شامل تھے جنہوں نے مسلمانوں کے معاملات سلجھانے کے لئے حضرت عثمان کو حکومت سے ہٹانے اور امام علی علیہ السلام کی خلافت

کی تجویز دی تھی۔ کمیل ان دس افراد میں شامل تھے جنہیں عثمان نے اپنی خلافت کے دوران جلاوطن کرکے شام بھجوا دیا۔

کمیل امیرالمومنین علیہ السلام کے دور خلافت میں شہر "ہیت" کے والی تھے جو بغداد کی جانب واقع تھا۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے اصحاب میں شامل تھے۔

امام علی علیہ السلام نے کمیل کی شہادت کی پیشین گوئی کی تھی۔ زیادہ تر مؤرخین نے ان کی وفات کا سال سن 84 ہجری بیان کیا ہے۔ وفات کے وقت اُن کی عمر 90 برس تھی۔

حجاج نے کمیل کو بلوایا تو وہ فرار ہوگئے لیکن جب حجاج نے ان کے قبیلے اور اعزاء واقارب کو تنگ کرنا شروع کیا تو کمیل حجاج کے پاس پہنچے اور مختصر سی گفتگو کے بعد حجاج نے ان کے قتل کا حکم جاری کیا۔

کمیل کا مزار نجف اور کوفہ کے راستے میں علاقۂ ثویہ (حی الحنانہ) میں مسجد حنانہ کے قریب پشت پر واقع ہے۔

زیارت کمیلؓ ابن زیاد

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی سَآئِرِ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَّ جَعْفَرٍ وَّ مُوْسٰی وَ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ مُنْجِزِ وَعْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْعَبْدِ الصَّالِحِ، اَلْوَلِيِّ النَّاصِحِ الْعَالِمِ التَّقِيِّ، اَلْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ الْغُرٰی كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَكْمَلَهُ الْكَامِلِ فِي الصَّافَاتِ وَ الْاَمِيْرِ فِي الْغَزَوَاتِ، وَ وَدَّعَهُ السِّرِّ، وَ عَلَّمَهُ دُعَآءَ الْخِضْرِ، وَ اَخْبَرَهُ عَنِ النَّفْسِ وَ الْحَقِيْقَةِ فَصَارَ فِيْهَا ذَا بَصِيْرَةٍ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ

سلام ہو خاتم النبیین محمدؐ پر، سلام ہو علیؑ امیر المومنین پر، سلام ہو فاطمہ الزہراؑ سیدۃ النساء العالمین پر، سلام ہو خدیجۃ الکبریٰ اُم المومنین پر، سلام ہو حسنؑ و حسینؑ پر جو جوانان جنت کے سردار ہیں، سلام ہو دیگر تمام ائمہ مسلمین پر، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ پر، ہادی مہدیؑ پر، جو مسلمانوں کے ساتھ خوشخبری کے وعدے کی جزا دینے والے ہیں۔ سلام ہو ملائکہ مقربین پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، سلام ہو بندۂ صالح (کمیل ابن زیاد) پر، جو ولی اور نصیحت کرنے والا عالم اور متقی جو غری کی زمین پر دفن ہیں، سلام ہو اُس پر جس کے صفات کامل ہیں اور جو غزوات کے امیر ہیں اور جس کو راز سپرد کیا گیا ہے اور جسے حضرت خضرؑ کی دعا تعلیم کی گئی ہے اور جس کو نفس اور حقیقت کے بارے میں خبر دی گئی ہے، جو اِن حقائق میں صاحب بصیرت ہوگئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق کی طرف پہنچ گئے اور صدق اور رہنمائی کے مرکز کی طرف متوجہ ہوگئے (ہوئے ہیں) اور آپ نے باطل اور حق کی مخالفت سے منہ موڑ لیا۔ سلام ہو اے حبل اللہ (ائمہ معصومینؑ) کے حواری جو سید الوصیین (علی ابن ابی طالب) کی محبت

اَدَّيۡتَ اِلَى الۡحَقِّ، وَ وَجَّهۡتَ مِنۡهَاجَ الصِّدۡقِ وَ الرَّشَادِ وَ اَعۡرَضۡتَ عَنِ الۡبَاطِلِ وَ الۡعِنَادِ. اَلسَّلَامُ عَلٰى اَحَدِ حَوَارِيِّ حَبۡلَ اللّٰهِ الۡمَتِيۡنِ، اَلۡفَآئِزِ بِصِحَّةِ سَيِّدِ الۡوَصِيِّيۡنَ وَ صُحۡبَةِ سِبۡطِ الۡاَكۡبَرِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنۡ اَخۡبَرَهٗ بِالۡقَوۡلِ سَيِّدِ الصَّادِقِيۡنَ، لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ الظَّالِمِ الشَّقِيِّ اللَّعِيۡنِ الۡحَجَّاجِ بۡنِ يُوۡسُفِ الثَّقَفِيِّ، وَ السَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا كُمَيۡلَ بۡنَ زِيَادِ النَّخَعِيِّ الۡيَمَانِيِّ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	اور سبط اکبر کی صحبت میں کامیاب ہوگئے بقول سید الصادقین۔ اللہ کی لعنت ہو تیرے قاتل شقی و بدبخت حجاج بن یوسف ثقفی پر، سلام ہو آپ پر اے کمیل ابن زیاد یمانی اللہ کی رحمت و برکت ہو آپ پر۔

یہاں پر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور بعد نماز اس دعا کو پڑھے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اخۡتَصَّنِيۡ بِهٖ مِنۡ طِيۡبِ الۡمَوۡلِدِ وَاسۡتَخۡلَصَنِيۡ اِكۡرَامًا بِهٖ مِنَ الۡمُوَالَاةِ لِلۡاَبۡرَارِ السَّفَرَةِ الۡاَطۡهَارِ وَ الۡخِيَرَةِ الۡاَعۡلَامِ. اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلۡ سَعۡيِيۡ اِلَيۡكَ وَ تَضَرُّعِيۡ بَيۡنَ يَدَيۡكَ وَاغۡفِرۡ لِيَ الذُّنُوۡبَ الَّتِيۡ لَا تَخۡفٰى عَلَيۡكَ اِنَّكَ الۡمَلِكُ الۡغَفَّارُ.	سب تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے پاک ولادت کے ساتھ مخصوص کیا اور مجھے خالص کیا اپنے کرم سے محبت کرنے میں نیکو کار اور پاک و پاکیزہ سفراء اور منتخب نامور حضرات کے ساتھ، خداوندا! پس اپنی بارگاہ میں میری سعی کو قبول فرما، اپنے سامنے میری تضرع کو پسند فرما اور میرے ان تمام گناہوں کو بخش دے جو تجھ پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ یقیناً تُو ہی مالک اور معاف کرنے والا ہے۔

فضیلت واعمال مسجد سہلہ

مسجد کوفہ کے بعد وہاں کوئی مسجد فضیلت میں مسجد سہلہ سے بڑھ کر نہیں ہے (مسجد سہلہ اب کوفہ سے کچھ فاصلے پر موجود ہے۔) دراصل یہ حضرت ادریسؑ اور حضرت ابراہیمؑ کا گھر حضرت خضرؑ کی آمد کا مقام اور ان کی جائے سکونت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ابو بصیر سے فرمایا: اے ابو محمد! گویا میں یہ دیکھتا ہوں کہ امام صاحب الزمان اپنے اہل وعیال سمیت مسجد سہلہ میں اترتے ہیں اور یہ ان کا مسکن ہے خدا نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا جس نے مسجد سہلہ میں نماز نہ پڑھی ہو جو شخص اس مسجد میں ٹھہرے وہ ایسے ہے جیسے اس نے رسول اکرم ﷺ کے خیمے میں قیام کیا ہو۔ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کا دل اس مسجد کی طرف مائل ہے۔ اس مسجد میں ایک پتھر ہے کہ جس پر ہر پیغمبر کی صورت نقش ہے پس جو شخص بھی خالص نیت کے ساتھ اس مسجد میں نماز ادا کرے اور دعا مانگے تو مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے جو شخص اس مسجد میں امان طلب کرے تو اسے ہر خوف سے امان مل جاتی ہے۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا اس مسجد کی فضیلت یہی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے اس سے جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ ہاں! تو یہ وہ مقام ہے جسے خدا تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے اس مسجد میں یاد کیا جائے اور اس سے سوال کیا جائے چنانچہ کوئی رات دن نہیں گزرتا سوائے اس کے کہ ملائکہ اس مسجد کی زیارت کو آتے ہیں۔ اور یہاں خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: اے ابو

محمد ! اگر تمہاری طرح میں بھی اس مسجد کے نزدیک رہنے والا ہوتا تو یہیں تمام نمازیں پڑھا کرتا۔ پھر فرمایا: اے ابو محمد ! میں نے اس مسجد کے جو خصائص نہیں بتائے وہ ان سے زیادہ ہیں جو تمہیں بتائے ہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان ہو جاؤں ! کیا قائم آل محمدؑ ہمیشہ اس مسجد میں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں !

نقشہ مسجد سہلہ

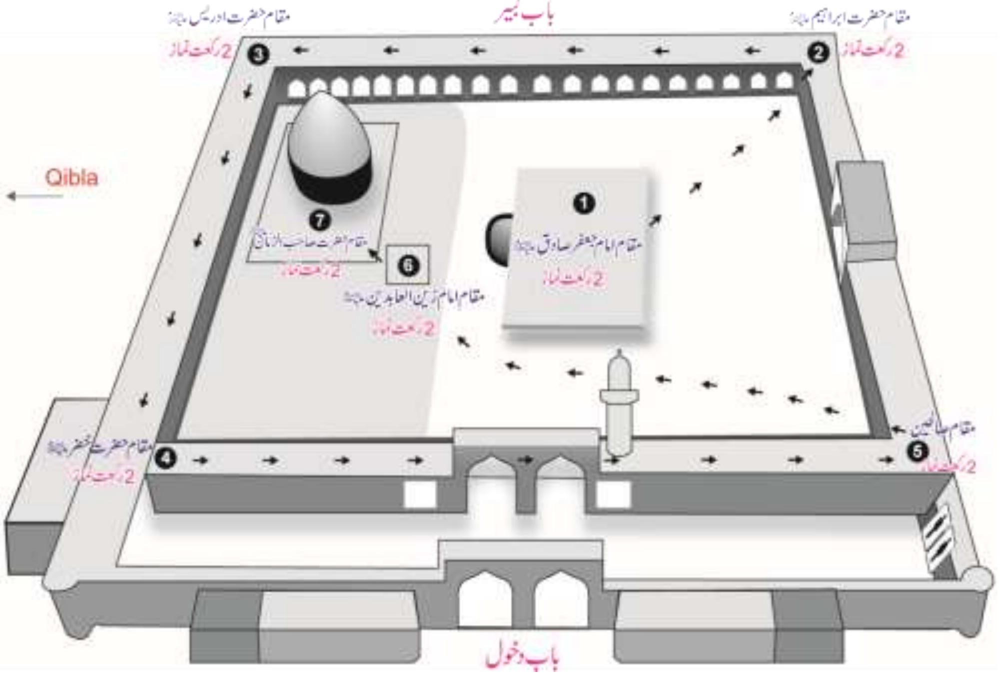

مسجد سہلہ کے اعمال

مغربین اور سونے کے درمیانی وقت میں دو رکعت نماز مسجد سہلہ میں بجالانا مستحب ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص یہ نماز پڑھے اور پھر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کردے گا۔

سید بن طاؤسؒ نے فرمایا ہے کہ جب مسجد سہلہ جانے کا ارادہ ہو تو بدھ کی رات مغرب وعشاء کے درمیان اس مسجد میں آئے کہ یہ وقت بقیہ اوقات سے افضل ہے جب مسجد میں آئے تو پہلے نماز مغرب اور اس کے نافلہ ادا کرے۔

بعض کتب زیارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسجد سہلہ میں داخل ہونے لگے تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَ اِلَى اللّٰهِ وَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ خَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ	خدا کے نام سے، خدا کی ذات سے، خدا کی طرف اور جو کچھ خدا چاہے اور خدا کے بہترین نام سے، بھروسہ کرتا ہوں خدا پر، اُس علی و عظیم کے سوا کوئی حرکت و قوت نہیں ہے، اے معبود ! مجھے اُن میں سے قرار دے جو تیری مسجدوں اور تیرے

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ عُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَ بُيُوتِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَآئِجِيْ، فَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً، وَ ذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا، وَ رِزْقِيْ بِهِمْ مَبْسُوْطًا، وَ دُعَآئِيْ بِهِمْ مُسْتَجَابًا، وَ حَوَآئِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً، وَ انْظُرْ اِلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ نَظْرَةً رَّحِيْمَةً اَسْتَوْجِبُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تَصْرِفْهُ عَنِّيْ اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَ دِيْنِ نَبِيِّكَ وَ وَلِيِّكَ، وَ لَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ، اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ مَرْضَاتَكَ طَلَبْتُ وَ ثَوَابَكَ ابْتَغَيْتُ، وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، اَللّٰهُمَّ فَاَقْبِلْ بِوَجْهِكَ اِلَيَّ، وَ اَقْبِلْ بِوَجْهِيْ اِلَيْكَ.	گھروں کو آباد کرتے ہیں، اے معبود! میں آیا ہوں تیری طرف محمد وآلِ محمد علیہم السلام کے واسطے سے اور اُنہیں وسیلہ بناتا ہوں اپنی حاجات میں، پس اے معبود! مجھے اپنے نزدیک دنیا اور آخرت میں باعزت قرار دے اور اپنے قرب والوں میں رکھ، اے معبود! میری نماز کو اُن کے واسطے سے قبول فرما اور میرے گناہ کو اُن کے ذریعہ سے بخش دے، میرے رزق میں اُن کے واسطے سے وسعت دے اور میری دعا کو اُن کے واسطے سے قبول فرما، میری حاجات پوری کر دے بواسطہ اُن کے اور نظر فرما مجھ پر بواسطہ اپنی ذات کریم کے، وہ نظر جو مہربان ہو لازم فرما اُس کے ذریعے اپنے حضور میرے لیے عزت اور پھر یہ نظر رحمت مجھ سے نہ ہٹا ہمیشہ تک اپنی رحمت کے واسطے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور اے دلوں اور آنکھوں کو پلٹانے والے ثابت قدم رکھ میرے دل کو اپنے دین پر، اپنے نبی کے دین پر اور اپنے ولی کے دین پر اور میرے دل کو نہ بھٹکا جبکہ مجھے ہدایت دی ہے مجھ پر رحمت فرما اپنی جناب سے کہ بیشک تو بہت بخشش کرنے والا ہے، اے معبود! تیری طرف مائل ہوا ہوں، تیری رضاؤں کا طالب ہوں اور تجھ سے ثواب چاہتا ہوں، تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، اے معبود! پس اپنا رُخ میری طرف کر اور میرا رُخ اپنی طرف موڑ دے۔

اسکے بعد آیت الکرسی، سورۂ فلق اور سورۃ الناس کی قرائت کرے اور پھر سات مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ.	پاک تر ہے اللہ، حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا هَدَيْتَنِيْ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا فَضَّلْتَنِيْ، وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا شَرَّفْتَنِيْ، وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ بَلَآءٍ حَسَنٍ ابْتَلَيْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَ دُعَآئِيْ، وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ، وَ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَ تُبْ عَلَيَّ	اے معبود! تیرے لیے حمد ہے کہ تُو نے مجھ کو ہدایت دی، تیرے لیے حمد ہے کہ تُو نے مجھ کو برتری بخشی، تیرے لیے حمد ہے کہ تُو نے مجھ کو بڑائی عطا کی اور تیرے لیے حمد ہے کہ تُو نے مجھ کو ہر اچھی آزمائش میں ڈالا، اے معبود! قبول فرما میری نماز اور میری دعا، پاک کر میرے دل کو، کھول دے

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.	میرے سینے کو اور میری توبہ قبول کر کہ یقیناً تُو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۱) اعمالِ مقام امام جعفر صادق علیہ السلام

دو رکعت نماز تحیت مسجد قربۃً الی اللہ کی نیت سے بجالائے اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے یہ دعا پڑھے:

أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ مُبْدِءُ الْخَلْقِ وَ مُعِيْدُهُمْ، وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ رَازِقُهُمْ، وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ، وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ مُدَبِّرُ الْأُمُوْرِ وَ بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، أَنْتَ وَارِثُ الْأَرْضِ وَ مَنْ عَلَيْهَا، أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُنِ الْمَكْنُوْنِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَ أَخْفٰى، أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْٓ إِذَا دُعِيْتَ بِهٖٓ أَجَبْتَ، وَ إِذَا سُئِلْتَ بِهٖ أَعْطَيْتَ، وَ أَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ بِحَقِّهِمُ الَّذِيْ أَوْجَبْتَهٗ عَلٰى نَفْسِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ، يَا سَامِعَ الدُّعَآءِ، يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ أَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَنَا السَّاعَةَ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْأَبْصَارِ، يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ.	تُو وہ اللہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو خلق کا آغاز کرنے اور اسے لوٹانے والا ہے، تُو وہ اللہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو مخلوق کو پیدا کرنے اور رزق دینے والا ہے، تُو وہ اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو روکنے والا اور عطا کرنے والا ہے، تُو وہ اللہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو معاملات کو چلانے والا اور قبروں میں سے زندہ اٹھانے والا ہے تُو وارث ہے زمین کا اور جو کچھ اس پر ہے، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے محفوظ پوشیدہ زندہ و پائندہ نام کے واسطے سے، تُو وہ اللہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو پوشیدہ اور مخفی چیزوں کو جاننے والا ہے، سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اُس نام سے کہ جب تجھے اُس سے پکارا جائے تو تُو جواب دیتا ہے، جب اُس کے ذریعے مانگا جائے تو عطا کرتا ہے، سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ تیرے حق کے جو محمد ﷺ اور اُن کے اہل بیت علیہم السلام پر ہے اور بواسطہ اُن کے حق کے جو تُو نے اپنی ذات پر لازم کیا ہے یہ کہ تُو رحمت نازل فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر نیز یہ کہ تُو میری حاجت پوری فرما، ابھی اِسی وقت، اِسی گھڑی، اے دعا کے سننے والے، اے میرے سردار، اے میرے مالک، اے میرے فریاد رس! سوال کرتا ہوں تیرے تمام ناموں کے ذریعے جن سے تُو نے خود کو موسوم کیا یا اُسے اپنے لیے خاص کیا علم غیب میں جو تیرے پاس ہے، سوالی ہوں کہ تُو محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور یہ کہ جلدی فرما ہماری کشائش میں اسی وقت اے دلوں اور آنکھوں کو پلٹانے والے، اے دعا کے سننے والے۔

اِس کے بعد سجدے میں جائے اور بہت زیادہ عاجزی وفروتنی کرے پھر جو چیز بھی چاہے خدا سے مانگے۔

(۲) اعمالِ مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام

مسجد کے اس گوشے میں جو شمال و مغرب کی طرف ہے جسے مقام حضرت ابراہیمؑ کہا جاتا ہے، حضرت ابراہیمؑ کا گھر اسی گوشے میں تھا۔اس مقام پر دو رکعت نماز بجالائے۔

نماز کے بعد میں تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْبُقْعَةِ الشَّرِيْفَةِ، وَ بِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهَا، قَدْ عَلِمْتَ حَوَآئِجِيْ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اقْضِهَا، وَ قَدْ اَحْصَيْتَ ذُنُوْبِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اغْفِرْهَا، اَللّٰھُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَ اَمِتْنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ عَلٰى مُوَالَاةِ اَوْلِيَآئِكَ وَ مُعَادَاةِ اَعْدَآئِكَ، وَ افْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! اِس شرف وبرکت والے مکان کے واسطے سے اور اُس کے واسطے سے جو اِس میں تیری عبادت کرتا ہے تُو میری حاجتوں کو جانتا ہے پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت کر اور میری حاجات پوری فرما۔ تُو میرے گناہوں کو جانتا ہے پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہ بخش دے، اے معبود! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو کہ وہ تیرے دوستوں کی محبت پر اور تیرے دشمنوں سے عداوت پر ہو اور میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے لائق ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۳) اعمالِ مقام حضرت ادریس علیہ السلام

مغرب وقبلہ والے گوشے کی طرف میں دو رکعت نماز بجالائے اور پھر ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ، وَ طَلَبَ نَآئِلِكَ، وَ رَجَآءَ رِفْدِكَ وَ جَوَآئِزِكَ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ بِاَحْسَنِ قَبُوْلٍ، وَ بَلِّغْنِيْ بِرَحْمَتِكَ الْمَاْمُوْلَ، وَ افْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! میں نے یہ نماز تیری رضاؤں کے حصول کی خاطر پڑھی ہے تیری عطا کی طلب میں تیری طرف سے اُمید قبولیت اور تیرے انعامات کے لیے پڑھی ہے، پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور اچھی طرح سے قبول کرے اور مجھے پہنچا اپنی رحمت تک جو میں نے چاہی ہے، مجھ سے وہ سلوک کر جو تیرے شایان ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر سجدے میں جائے اور دونوں رخساروں کو باری باری زمین پر رکھے۔

(۴) اعمالِ مقام حضرت خضر علیہ السلام

مسجد کے اس گوشے میں جو مشرق کی طرف ہے جسے مقام حضرت حضر علیہ السلام کہا جاتا ہے وہاں دو رکعت نماز ادا کرے اور ہاتھوں کو پھیلا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَتِ الذُّنُوبُ وَ الْخَطَايَا قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَلَمْ تَرْفَعْ لِيْ اِلَيْكَ صَوْتًا وَّ لَمْ تَسْتَجِبْ لِيْ دَعْوَةً فَاِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِكَ يَآ اَللّٰهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِثْلَكَ اَحَدٌ، وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تُقْبِلَ اِلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ تُقْبِلَ بِوَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ لَا تُخَيِّبْنِيْ حِيْنَ اَدْعُوْكَ، وَ لَا تَحْرِمْنِيْ حِيْنَ اَرْجُوْكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! اگر میرے گناہوں اور لغزشوں کے باعث میرا چہرہ تیرے سامنے آلودہ ہے، میری آواز تجھ تک نہیں پہنچ رہی ہے اور تُو میری دعا قبول نہیں کررہا ہے تو بھی میں سوال کرتا ہوں تیرا واسطہ دے کر اے اللہ کہ نہیں ہے تیرے جیسا کوئی اور نیز میں وسیلہ بناتا ہوں تیرے حضور محمدؐ اور اُن کی آل کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور یہ کہ توجہ فرما مجھ پر بواسطہ اپنی ذات کریم کے اور میرا رخ اپنی طرف کردے، مجھے مایوس نہ کر جب کہ تجھے پکارتا ہوں اور مجھے ناکام نہ کر جب کہ تجھ سے امید رکھتا ہوں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۵) اعمالِ مقام صالحین

نقل ہوا ہے کہ اس کے بعد مسجد کے مشرق کی طرف واقع دوسرے گوشے میں دو رکعت نماز ادا کرے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَآ اَللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ، وَ خَيْرَ اَعْمَالِيْ خَوَاتِيْمَهَا وَ خَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ دُعَآئِيْ وَ اسْمَعْ نَجْوٰى يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا حَيًّا لَّا يَمُوْتُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَ	اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے نام کے ذریعے، اے اللہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ میری آخری عمر کو بہتر قرار دے، میرے اعمال کا انجام بخیر فرما، میرے دِنوں میں وہ دن بہتر بنا جس میں تجھ سے ملوں، بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے معبود! میری دعا قبول کر اور میری مناجات سُن لے، اے بلند، اے بزرگ، اے قدرت والے، اے زندہ، جسے موت نہیں، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میرے گناہ معاف کردے جو میرے اور تیرے درمیان ہیں، مجھے لوگوں کے سامنے رسوا

بَيْنَكَ، وَ لَا تَفْضَحْنِي عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، وَ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَ ارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.	نہ کر، میری نگہداری کر اُن آنکھوں سے جو سوتی نہیں ہیں اور رحم کر اپنی قدرت سے جو تُو مجھ پر رکھتا ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور خدا رحم فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور اُن کی پاکیزہ آل پر، اے جہانوں کے پروردگار۔

(٦) اعمالِ مقام امام زین العابدین علیہ السلام

مسجد کے وسط میں واقع مقام امام زین العابدین علیہ السلام پر دو رکعت نماز بجالائے اور پھر یہ دعا پڑھے:

يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيدُ، يَا مَنْ يَّحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ، وَ حُلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَنْ يُّؤْذِينَا بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ يَا كَافِيَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ، اِكْفِنَا الْمُهِمَّ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.	اے وہ کہ جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اے وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے، اے وہ جو انسان کے اور اُس کے دل کے درمیان حائل ہے، محمدؐ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمارے اور ہمیں اذیت دینے والوں کے درمیان حائل ہو جا اپنی حرکت و قوت کے ساتھ، اے ہر چیز سے بے نیاز کرنے والے جس سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی دنیا و آخرت میں پیش آنے والی مشکلوں میں ہماری مدد فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر اپنے دونوں رخسار باری باری زمین پر لگائے۔

(٧) اعمال مقام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

سَلَامُ اللهِ الْكَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ الْعَامُّ، وَصَلَوَاتُهُ الدَّآئِمَةُ وَبَرَكَاتُهُ الْقَآئِمَةُ التَّآمَّةُ عَلَى حُجَّةِ اللهِ وَوَلِيِّهِ فِيْ أَرْضِهِ وَبِلَادِهِ، وَخَلِيْفَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ، وَسُلَالَةِ النُّبُوَّةِ وَبَقِيَّةِ الْعِتْرَةِ وَالصَّفْوَةِ، صَاحِبِ الزَّمَانِ وَمُظْهِرِ الْإِيْمَانِ، وَمُلَقِّنِ أَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ، وَ مُطَهِّرِ	خدا کا سلام کامل و مکمل، بہت زیادہ اور اُس کا دائمی سلام ہو اور اُس کی ہمیشہ رہنے والی رحمت ساری برکتیں اُس ذات پر ہوں جو خدا کی حجت اور اُس کا ولی ہے، زمین پر اور شہروں میں، اُس کا خلیفہ ہے مخلوق اور بندوں پر، نبوت کی نشانی اہل بیتؑ کے آخری فرد اور منتخب ہستی، زمانہ حاضر کے امامؑ ہیں جو ایمان کو ظاہر کرنے والے، احکام قرآن کی تعلیم دینے والے زمین کو پاک کرنے والے اور اُس کے طول و

الْاَرْضِ وَ نَاشِرِ الْعَدْلِ فِي الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ، وَالْحُجَّةِ
الْقَآئِمِ الْمَهْدِيِّ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِيِّ، وَابْنِ
الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ الْوَصِيِّ ابْنِ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ
الْهَادِي الْمَعْصُوْمِ ابْنِ الْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْكَافِرِيْنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ الظَّالِمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ
نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْاَئِمَّةِ الْحُجَجِ
الْمَعْصُوْمِيْنَ وَالْاِمَامِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ سَلَامَ مُخْلِصٍ لَّكَ فِي الْوِلَايَةِ، اَشْهَدُ
اَنَّكَ الْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ قَوْلًا وَّفِعْلًا، وَاَنْتَ الَّذِيْ تَمْلَاُ
الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا،
فَعَجَّلَ اللهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَقَرَّبَ زَمَانَكَ
وَكَثَّرَ اَنْصَارَكَ وَاَعْوَانَكَ، وَاَنْجَزَ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَهُوَ
اَصْدَقُ الْقَآئِلِيْنَ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ، يَا
مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ حَاجَتِيْ.

عرض میں عدل کو عام کرنے والے ہیں، وہ حجت قائم مہدیؑ، امام منتظر، خدا کے پسندیدہ ہیں، وہ پاک اماموں کے فرزند اور خود بھی وصی ہیں اور اُن اوصیاء کے فرزند ہیں جو پسندیدہ، ہادی اور معصوم ہیں، اور فرزند ہیں ہدایت یافتہ معصوم اماموں کے، سلام ہو آپ پر اے کمزور مومنوں کو عزت دینے والے، سلام ہو آپ پر اے ظالم اور سرکش کافروں کو ذلیل کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے میرے آقا اے صاحب الزمانؑ ! سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولؐ، سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنینؑ، سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہراؑ کے نورِ نظر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے اُن ائمہ کے فرزند جو حجت اور معصوم ہیں اور ساری مخلوقات کے امام ہیں، سلام ہو آپ پر اے میرے مولا ! اُس کا سلام جو آپ کی محبت میں مخلص ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بہ لحاظ قول و فعل آپ ہی امام مہدیؑ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کریں گے جبکہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی، پس خدا آپ کو جلد آسودگی دے اور آپ کے ظہور کو آسان بنائے آپ کا عہد قریب تر کرے اور آپ کے مددگاروں میں اضافہ کردے اور آپ سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا فرمائے، پس وہی کہنے والوں میں سب سے سچا ہے کہ فرمایا: "ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اُن لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا احسان کریں اور اُن کو امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں"، اے میرے مولا، اے صاحب الزمانؑ، اے فرزند رسول خداﷺ ! میری حاجات ہیں۔ (اپنی حاجات طلب کریں)

یہاں اپنی حاجات ذکر کرے اور پھر کہے:

فَاشْفَعْ لِيْ فِيْ نَجَاحِهَا فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِحَاجَتِيْ
لِعِلْمِيْ اَنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ شَفَاعَةً مَّقْبُوْلَةً وَّ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا، فَبِحَقِّ مَنِ اخْتَصَّكُمْ بِاَمْرِهٖ وَ ارْتَضَاكُمْ

پس اِن حاجات کی بر آری میں شفاعت کیجیے کہ اپنی حاجت لے کر آپ کی خدمت میں آیا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ خدا کے حضور آپ کی شفاعت مقبول ہے اور آپ کا مقام قابل ستائش ہے، پس اُس ذات کے واسطے سے جس نے آپ کو اِس امر کے

لِسِرِّهٖ، وَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَہٗ، سَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ نُجْحِ طَلِبَتِیْ وَ اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ وَ کَشْفِ کُرْبَتِیْ.	لئے چُنا ہے اور اپنے اسرار کے لیے آپ کا انتخاب کیا ہے اور اُس شان کے واسطے سے جو خدا کے ہاں آپ کو حاصل ہے جو آپ کے اور اُس کے درمیان ہے اللہ سے سوال کیجئے کہ وہ میری حاجت پوری کرے دعا قبول فرمائے اور میری مشکل کو آسان کرے۔

پس دعا کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ وَ انْکَشَفَ الْغِطَآءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مَنَعَتِ السَّمَآءُ وَ اِلَیْکَ یَا رَبِّ الْمُشْتَکٰی وَ عَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَیْنَا طَاعَتَھُمْ فَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِکَ مَنْزِلَتَھُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّھِمْ فَرَجًا عَاجِلًا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ، اُنْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ وَ اکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ.	اے معبود! مصیبت بڑھ گئی ہے اور رسوائی ہو چکی ہے، پردہ فاش ہو گیا ہے، زمین تنگ ہو گئی اور آسمان مخالف ہو گیا ہے، اے پروردگار! تیرے حضور شکایت لایا ہوں اور تجھی پر میرا بھروسہ ہے تنگی اور فراخی میں، اے معبود! محمدؐ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما، جن کی پیروی تُو نے ہم پر واجب کی ہے۔ پس اِس طرح تُو نے اُن کے مرتبے کی پہچان کرائی اُن کے حق کا واسطہ ہے ہمیں کشائش دے، جلدی، چشم زدن میں یا اُس سے بھی کم وقت میں۔ اے محمدؐ اے علیؑ! اے علیؑ اے محمدؐ! میری مدد فرمائیں کہ آپ دونوں میرے مددگار ہیں میری نصرت کریں آپ دونوں میرے لئے کافی ہیں اے میرے آقا، اے امام وقت، اے فریاد سننے والے، اے فریاد سننے والے، اے فریاد سننے والے، میری مدد کو آئیں، میری مدد کو آئیں، میری مدد کو آئیں۔

نقشہ کربلا

مقامات کربلا

(1) حرم امام حسین علیہ السلام

(2) حرم حضرت عباس علیہ السلام

(3) تلۂ زینبیہ

(4) خیمہ گاہ حسینی

(6،5) کف حضرت عباسؑ (دو مقامات)

(7) مقام جناب علی اصغر علیہ السلام

(8) مقام جناب علی اکبر علیہ السلام

(9) مقام مکالمہ (وہ مقام جہاں امامؑ نے عمر سعد سے گفتگو فرمائی)

(10) مقام امام زمانہ علیہ السلام

(11) مقام امام جعفر صادق علیہ السلام

(12) مقام شیر بی بی فضہ

(13) مقام امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

(14) قبر مبارک جناب علی اکبر علیہ السلام

(15) قبر مبارک جناب علی اصغر علیہ السلام (ضریح کے اندر)

(16) قتل گاہ امام حسین علیہ السلام

(17) گنج شہیداں

(18) جناب ابراہیم مجابؑ

(19) حضرت حبیبؑ ابن مظاہر

(20) نہر فرات

(21) نخل مریمؑ

اطراف کربلا

(1) حضرت حر علیہ السلام

(2) جناب عون علیہ السلام

مسیّب

(1) طفلان مسلمؑ (محمد و ابراہیمؑ)

(2) جناب جاثم (جناب قاسم بن الحسنؑ)

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت

واضح رہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت بیان سے باہر ہے اور بہت سی احادیث ہیںآیا ہے کہ

(1) شہید کربلا کی زیارت حج، عمرہ اور جہاد کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی کئی درجے افضل ہے۔

(2) امام حسین علیہ السلام کی زیارت مغفرت کا سبب، حساب و کتاب میں آسانی، درجات کی بلندی کی موجب ہے۔

(3) آپؑ کی زیارت قبولیت دعا کی موجب ہے۔

(4) آپؑ کی زیارت طول عمر اور حفظ جان و مال کا باعث ہے۔

(5) امام حسین علیہ السلام کی زیارت روزی میں فراوانی کا سبب ہے۔

(6) آپؑ کی زیارت حاجات کے پورا ہونے اور غم و اندیشے کے دور ہونے کا موجب ہے۔

(7) امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ترک کرنا دین و ایمان میں نقص اور حضرت رسول ﷺ کے حقوق میں سے ایک انتہائی اہم حق کے چھوڑ دینے کا سبب ہے۔

(8) حضرت امام حسین علیہ السلام کے زائر کا کمترین ثواب ہے یہ ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(9) اللہ تعالیٰ زائر امام حسین علیہ السلام کی جان و مال کی حفاظت اس وقت تک فرماتا ہے جب تک وہ اپنے اہل خانہ میں واپس نہیں آجاتا اور قیامت میں تو خدائے تعالیٰ دنیا کی نسبت اس کی زیادہ حفاظت فرمائے گا۔

(10) امام حسین علیہ السلام کی زیارت غموں کو دور کرتی ہے، جان کنی کی سختی اور قبر کی ہولناکی سے بچاتی ہے۔

(11) زیارت کرنے میں جو مالِ زائر خرچ ہوتا ہے اس کے ہر درہم کے بدلے میں ایک ہزار بلکہ دس ہزار درہم لکھے جاتے ہیں۔

(12) جب زائر آپؑ کے روضہ مبارک کی طرف روانہ ہوتا ہے تو چار ہزار فرشتے اس کے استقبال کو بڑھتے ہیں اور جب وہ واپس جاتا ہے تو اتنے ہی فرشتے اُسے رخصت کرنے آتے ہیں۔

(13) تمام پیغمبر، اوصیاء، ائمہ طاہرینؑ اور ملائکہ امام حسینؑ کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور آپ کے زائروں کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور انہیں بشارت دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت کرنے میں انہیں عرفات والوں پر اولیت دیتا ہے۔

(14) قیامت کے دن ان کی عزت و تکریم کو دیکھ کر ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ اے کاش میں بھی زائرین حسینؑ میں سے ہوتا۔

(15) زائر امام حسین علیہ السلام کو عرش الٰہی پر اللہ کی زیارت کا ثواب ملتا ہے۔

(16) خداوند عالم آخرت میں زائر امام حسین علیہ السلام کو ہزاروں شہر عطا کرے گا اور جو کچھ اس نے خرچ کیا ہے اسے دنیا میں اس کا عوض عطا کرے گا۔

نقشہ حرم امام حسین علیہ السلام

(1) حرم حضرت امام حسین علیہ السلام

(2) حرم حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

(3) تلۂ زینبیہ

(4) خیام حسینی

(5) وہ مقام جہاں حضرت عباس علیہ السلام کا دایاں بازو جدا ہوا

(6) وہ مقام جہاں حضرت عباس علیہ السلام کا بایاں بازو جدا ہوا

(7) مقام حضرت علی اکبر علیہ السلام

(8) مقام حضرت علی اصغر علیہ السلام

(9) مقام مکالمہ

(10) مقام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

(11) مقام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

(12) مقام جناب فضہؑ

(13) مقام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

زیارت امام حسین علیہ السلام کے آداب

اس میں زیارت کے ان آداب کا ذکر ہے کہ زائرین کو دوران سفر اور حرم مطہر میں جن کا لحاظ رکھنا چاہیے اور وہ چند امور ہیں:

(1) زیارت کے لئے جانے سے قبل تین دن روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل کرے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کا حکم صفوان کو دیا تھا۔

جب زیارت کو جانے کا قصد کرے تو اپنے اہل و عیال کو اپنے پاس جمع کرکے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ وَلَدِيْ وَ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنِّيْ بِسَبِيْلٍ الشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَ الْغَآئِبَ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَ احْفَظْ عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ حِرْزِكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ وَ عَافِيَةٍ وَّ زِدْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَ لَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّآ اِلَيْكَ رَاغِبُوْنَ،	اے معبود! میں آج تیرے سپرد کرتا ہوں اپنی جان، اپنا خاندان، اپنا مال اور اولاد اور وہ سب کچھ جو میرے ساتھ متعلق ہے وہ اس وقت حاضر ہے یا غائب۔ اے معبود! ہماری حفاظت کر اپنی نگہبانی سے ہمارے ایمان کی اور ہماری حفاظت فرما، اے معبود، ہمیں اپنی پناہ میں رکھ، ہم سے اپنی نعمت واپس نہ لے اور تبدیلی نہ کر اس میں جو نعمت اور سکھ ہمیں دیا ہے اور ہم پر زیادہ فضل فرما کہ ہم نے تیری طرف رغبت کی ہے۔

اس کے بعد نہایت عاجزی اور فروتنی کے ساتھ گھر سے نکلے اور یہ کلمات کثرت سے دہراتا جائے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ.	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگ تر ہے اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔

پھر خدائے تعالیٰ کی ثنا حضرت رسول ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر درود پڑھتے ہوئے بڑے وقار اور آہستگی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے چلے۔

ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ حضرت امام حسین علیہ السلام کے زائر کے پسینے کے ہر قطرے سے ایک ہزار فرشتے پیدا فرماتا ہے۔ جو خدا کی تسبیح و تحلیل کرتے ہیں اور خود اس شخص کے لئے اور ہر زائر امامؑ کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(2) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ

جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے تو اس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے اور گرد آلود ہوں اور زائر بھوکا پیاسا ہو کہ آنجنابؑ اسی حالت میں شہید کئے گئے تھے پس وہاں اپنی حاجات طلب کرے پھر اپنے گھر لوٹ آئے اور کربلا کو اپنا وطن نہ بنائے۔

(3) سفر زیارت کے دوران مستحب ہے کہ انسان عاجزی، انکساری، خضوع، خشوع اور ذلیل غلام کی طرح راستہ طے کرے۔ پس آج کل جو لوگ جدید ذرائع جیسے ریل گاڑی اور ہوائی جہاز میں سوار ہو کر جاتے ہیں انہیں بطور خاص یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ دوسرے زائرین پر اپنی بڑائی نہ جتائیں جو بڑی زحمتوں اور

مشقتوں کے ساتھ کربلا معلی پہنچتے ہیں۔

(4) اگر راستے میں دیکھے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر تھکے ہوئے ہیں اور دوسروں سے پیچھے رہ گئے ہیں تو جہاں تک ہو سکے ان کی مدد و خدمت کرے اور ان کو منزل پر پہنچانے کی کوشش کرے، یاد رہے کہ نہ ان کو کمتر سمجھے اور نہ ہی ان کو نظر انداز کرے۔

(5) روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل بن عمر کو کہا کہ اے مفضل! جب تم امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کے دروازہ پر پہنچو تو رک جاؤ اور یہ کلمات پڑھو اگر تم نے یہ کلمات کہے تو ہر کلمے کے بدلے تجھے اللہ تعالی کی رحمت نصیب ہوگی اور وہ کلمات یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ وَصِيِّ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَآرُّ التَّقِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَ اَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلٰٓئِكَةِ اللهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَبَدْتَّ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	آپ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث جو خدا کے برگزیدہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے نوحؑ کے وارث جو خدا کے نبی ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابراہیمؑ کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰؑ کے وارث جو روح خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں، آپ پر سلام ہو اے علیؑ کے وارث جو رسولؐ کے وصی ہیں، آپ پر سلام ہو اے حسنؑ کے وارث جو پسندیدۂ خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے فاطمہؑ کے وارث جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر ہیں، آپ پر سلام ہو اے وہ شہید جو صدیق ہے، آپ پر سلام ہو اے وہ وصی جو نیک اور پرہیزگار ہے، سلام ہو اُن روحوں پر جو آپ کے آستانہ پر اُتریں اور اپنی سواریاں یہاں باندھیں، سلام ہو خدا کے فرشتوں پر جو آپ کے گرد رہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ دی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا، آپ نے خدا کی بندگی کی حتیٰ کہ آپ شہید ہو گئے، آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

اس کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قبر شریف کی طرف چلے تاکہ اسے اس شخص کا ثواب ملے جو خدا کی راہ میں اپنے خون میں نہایا ہوا ہو۔ جب قبر مبارک (ضریح مبارک) کے قریب پہنچے تو اپنے ہاتھوں کو اس سے مس کرے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَ سَمَآئِهٖ.	آپ پر سلام ہو اے خدا کی حجت اُس کی زمین و آسمان میں۔

اب دو رکعت نماز پڑھے حضرت کے قرب میں پڑھی گئی ایک رکعت کے بدلے میں اسے ہزار حج و عمرہ، ہزار غلاموں کی آزادی اور ہزار مرتبہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ کر جہاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

کیفیت و زیارت امام حسین علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حرم امام کی طرف جانا چاہے تو دو رکعت نماز بجا لائے اور حرم کی طرف آہستہ آہستہ چل کر جائے، کیونکہ خدا تعالیٰ ایک ایک قدم کے بدلے میں حج و عمرہ کا ثواب عطا کرے گا چلتے ہوئے نہایت عاجز و انکساری کے ساتھ ذکر خدااور گریہ و زاری کرتا جائے اور بہ کثرت یہ کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگ تر ہے اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔

نیز خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا جائے رسول اللہ ﷺ اور امام حسین علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتا ہوا چلے امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت بھیجے اور ان پر بیزاری ظاہر کرے جنھوں نے محمد وآل محمد علیہم السلام پر ظلم کی ابتدا کی جب حرم شریف کے دروازے پر پہنچے تو یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ.	خدا بزرگ تر ہے خدا کے لیے بہت زیادہ حمد و ثناء ہے اور خدا پاک و منزہ ہے ہر صبح و شام حمد ہے خدا کے لیے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر خدا ہمیں راستہ نہ دکھاتا۔ بے شک خدا کے رسولؐ حق کے ساتھ آئے۔

پھر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُّلْدِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِیَّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقِيْمِيْنَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ الشَّرِيْفِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّیَ الْمُحْدِقِيْنَ بِقَبْرِ	آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسولؐ، سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبیؐ، آپ پر سلام ہو اے نبیوں کے خاتم، آپ پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام ہو اے خدا کے حبیب، سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے امیر، آپ پر سلام ہو اے اوصیاء کے سرکردہ، آپ پر سلام ہو اے چمکتے ہوئے چہروں والوں کے رہبر، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند، جو تمام عورتوں کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو اور اُن ائمہؑ پر جو آپ کی اولاد سے ہیں، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ کے جانشین، آپ پر سلام ہو جو کہ صدیق و شہید ہیں، آپ پر سلام ہو اے خدا کے فرشتو، جو اِس بابرکت مقام پر رہتے ہو، آپ پر سلام ہو اے خدا کے وہ فرشتو جو قبر حسینؑ کے ارد گرد کھڑے ہو، سلام ہو اِس امام پر، سلام ہو تم پر میری طرف سے جب تک زندہ ہوں اور جب تک دن رات باقی ہیں۔

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ.	

پھر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ الْمُقِرُّ بِالرِّقِّ وَالتَّارِكُ لِلْخِلَافِ عَلَيْكُمْ وَ الْمُوَالِيْ لِوَلِيِّكُمْ وَ الْمُعَادِيْ لِعَدُوِّكُمْ، قَصَدَ حَرَمَكَ وَ اسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ، وَ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ بِقَصْدِكَ، ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يَا نَبِيَّ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ءَاَدْخُلُ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ، ءَاَدْخُلُ يَا فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ.	آپ پر سلام ہو اے ابو عبداللہؑ، آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ کا غلام، آپ کے غلام کا بیٹا اور آپ کی کنیز کا بیٹا، غلامی کا اقرار کرتا ہے اور آپ کی مخالفت ترک کر رہا ہے، یہ آپ کے دوستوں کا دوست اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہے، آپ کے دروازے پر آیا اور آپ کے روضہ کی پناہ لیے ہوئے ہے، آپ کے قریب ہوا ہے آپ کی تمنا کرتے ہوئے، کیا اندر آجاؤں اے خدا کے رسولؐ، کیا میں اندر آجاؤں اے نبی، کیا میں اندر آجاؤں اے مومنوں کے امیر، کیا اندر آ جاؤں اے اوصیاء کے سردار، کیا اندر آجاؤں اے فاطمہ سلام اللہ علیہا دو جہانوں کی عورتوں کی سردار، کیا اندر آجاؤں اے میرے آقا اے ابو عبداللہؑ، کیا اندر آجاؤں اے میرے مولا اے رسول خدا ﷺ کے فرزند۔

اس مرحلے پر اگر زائر کے دل میں سوز اور آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس کو داخل ہونے کی اجازت تصور کرے اور حرم شریف کے اندر داخل ہو جائے، داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ هَدَانِيْ لِوِلَايَتِكَ، وَ خَصَّنِيْ بِزِيَارَتِكَ، وَ سَهَّلَ لِيْ قَصْدَكَ.	خدا کی حمد ہے جو یکتا ہے، یگانہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے مجھے آپ کی ولایت کا راستہ بتایا، مجھ کو آپ کی زیارت کے لئے مخصوص کیا اور آپ کی طرف آنے میں سہولت دی۔

پھر قبر پاک کے قریب جائے اور سرہانے کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ،	آپ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث جو خدا کے چُنے ہوئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نوحؑ کے وارث جو خدا کے نبی ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابراہیمؑ کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، سلام ہو آپ پر اے موسیٰؑ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰؑ کے وارث جو خدا کی روح ہیں، سلام ہو آپ پر اے محمد ﷺ کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں، آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ مُحَمَّدِ ِالْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ عَلِيِّ ِالْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ،
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ وَ اَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ اَطَعْتَ اللهَ وَ
رَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ
لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهٖ، يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ
نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ، وَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ
تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا، وَ لَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ
مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ، وَ
اَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ
الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ
وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَ اَعْلَامُ الْهُدٰى، وَ الْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰى، وَ الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا، وَ اُشْهِدُ اللهَ وَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ وَ اَنْبِيَآءَهٗ وَ رُسُلَهٗ اَنِّيْ بِكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّ بِاِيَابِكُمْ،
مُوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ، وَ قَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ
سِلْمٌ وَّ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَ
عَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَ عَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَ

ہو اے امیر المومنین علیہ السلام کے وارث و جانشین، آپ پر سلام ہو اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے علی مرتضیٰ علیہ السلام کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خدا کے نام پر قربان ہونے والے اور قربان ہونے والے کے فرزند، اے ناحق بہائے گئے خون، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ دی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے منع فرمایا، آپ خدا و رسولؐ کی اطاعت میں رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے، پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم ڈھایا اور خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے یہ واقعہ سنا تو وہ اُس پر خوش ہوا، اے میرے آقا اے ابا عبداللہؑ میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ وہ نور ہیں جو بلند مرتبہ صلبوں اور پاک و پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوتا آیا، آپ زمانہ جاہلیت کی ناپاکیوں سے آلودہ نہ ہوئے اور اِس زمانے کے ناپاک لباسوں میں ملبوس نہ ہوئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے نگہبان اور مومنوں کے رکن ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہ امام ہیں جو نیک کردار پرہیزگار، پسندیدہ، پاکیزہ، ہدایت دینے والے اور ہدایت پائے ہوئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد سے ہوئے ہیں وہ پرہیزگاری کے مظہر، ہدایت کے نشان، مضبوط و محکم رسی اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں، میں گواہ بناتا ہوں اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے نبیوں اور رسولوں کو کہ میں آپ پر اور آپ کے باپ دادا پر ایمان رکھتا ہوں، اپنے دین کے احکام اور اپنے عمل کے انجام پر میرا دل آپ کے دل کے ساتھ ہے اور میرا کام آپ کی پیروی ہے، خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر، آپ کی روحوں پر، آپ کے پاک وجودوں پر اور رحمت ہو آپ میں سے حاضر پر اور غائب پر رحمت ہو آپ کے ظاہر و عیاں اور آپ کے باطن پر۔

عَلٰی شَاهِدِکُمْ وَ عَلٰی غَآئِبِکُمْ وَ عَلٰی ظَاهِرِکُمْ وَ عَلٰی بَاطِنِکُمْ.	

اس کے بعد اپنے آپ کو قبر سے لپٹائے اس پر بوسہ دے اور کہے:

بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا اَبَا عَبْدِاللهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَ جَلَّتِ الْمُصِیْبَةُ بِكَ عَلَیْنَا وَ عَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَ اَلْجَمَتْ وَ تَهَیَّاَتْ لِقِتَالِكَ، یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِاللهِ، قَصَدْتُّ حَرَمَكَ، وَ اَتَیْتُ اِلٰی مَشْهَدِكَ، اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكَ عِنْدَهٗ وَ بِالْمَحَلِّ الَّذِیْ لَكَ لَدَیْهِ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ.	میرے ماں باپ آپ پر قربان اے رسول خداﷺ کے فرزند، میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اباعبداللہؑ، بے شک ہمارے لیے آپ کا سوگ بہت زیادہ اور آپ کی مصیبت ہمارے لیے بہت بڑی اور بھاری ہے، سب آسمانوں میں رہنے والوں اور زمین والوں پر۔ پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے گھوڑے کو لگام لگائی، زین کسی اور آپ سے لڑنے کو تیار ہوئے، اے میرے مولا، اے اباعبداللہؑ میں آپ کی بارگاہ میں چل کر آیا ہوں اور آپ کے روضے کے قریب پہنچا ہوں سوال کرتا ہوں خدا سے آپ کی شان کے واسطے جو اُس کے ہاں ہے اور آپ کے مقام کے واسطے جو اُس کے حضور میں ہے کہ وہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت کرے نیز یہ کہ وہ مجھے دنیا اور آخرت میں آپ کے ساتھ رکھے۔

اب دو رکعت نماز زیارت قبر مبارک کے سرہانے کی طرف ادا کرے کہ اس میں سورۂ حمد کے ساتھ جو سورہ چاہے پڑھا کرے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَ رَكَعْتُ وَ سَجَدْتُّ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ وَ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَبْلِغْهُمْ عَنِّیْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَ التَّحِیَّةِ، وَ ارْدُدْ عَلَیَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ، اَللّٰهُمَّ وَ هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِیَّةٌ مِّنِّیْ اِلٰی مَوْلَایَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْهِ، وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَ اْجُرْنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ بِاَفْضَلِ اَمَلِیْ وَ رَجَآئِیْ فِیْكَ وَ فِیْ وَلِیِّكَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ.	اے معبود! بے شک میں نے تیرے لیے نماز پڑھی، رکوع کیا اور سجدہ کیا ہے کہ تو یگانہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، یہی وجہ ہے کہ نماز، رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا مگر صرف تیرے ہی لیے کہ بے شک تو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور اُن کو میری طرف سے بہترین سلام اور دعا پہنچا اور لوٹا مجھ پر اُن کی طرف سے دعا سلامتی، اے معبود! یہ دو رکعت نماز ہدیہ ہے میری طرف سے میرے مولا حسین ابن علیؑ کی خدمت میں، اے معبود! محمدﷺ پر اور حسینؑ پر رحمت فرما اور میرا یہ عمل قبول فرما اور مجھ کو اِس پر وہ بہترین اجر دے جس کی میں تجھ سے اُمید کرتا ہوں جبکہ تیرے اُس ولی اور مومنوں کے مولا کے دربار میں ہوں۔

زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی پائنتی کی طرف جائے اور جناب علی اکبرؑ کی زیارت ان کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر اس طرح پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَ ابْنُ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَ ابْنُ الْمَظْلُوْمِ، لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ.	آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے نبیؐ خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے حسینؑ شہید کے فرزند، سلام ہو آپ پر کہ آپ شہید ہیں، شہید کے فرزند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ مظلوم اور مظلوم کے فرزند ہیں، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ پر ظلم کیا، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے یہ واقعہ سنا تو اِس پر خوش ہوئے۔

پھر اپنے آپ کو قبر سے لپٹائے بوسہ دے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَ ابْنَ وَلِيِّهٖ، لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ وَ جَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ اَبْرَءُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكَ مِنْهُمْ.	سلام ہو آپ پر اے ولیٔ خدا کے فرزند یقیناً آپ کے دکھ اور آپ کا سوگ ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے پس خدا کی لعنت ہو آپ کو قتل کرنے والوں پر اور میں آپ کے اور خدا کے سامنے اُن سے بیزار ہوں۔

زیارت گنج شہیداں

اب حضرت علی اکبر علیہ السلام کے قریب گنج شہیداں کی طرف رُخ کرے کہ جہاں کربلا کے دیگر شہداء دفن ہیں پس ان سب کی زیارت اس طرح پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَآءَ اللهِ وَ اَحِبَّآئَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَآءَ اللهِ وَ اَوِدَّآءَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ	اے! اولیا اللہ آپ پر سلام ہو اور اے اللہ کے پیارو آپ پر سلام ہو، اے خدا کے برگزیدہ اور منتخب لوگو آپ پر سلام ہو، اے دین خدا کی مدد کرنے والو آپ پر سلام ہو، اے رسولؐ خدا کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو، اے امیر المومنینؑ کی امداد کرنے والو آپ پر سلام ہو، اے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی حمایت کرنے والو جو تمام عورتوں کی سردار ہیں آپ پر

عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ، وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا، فَيَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ.	سلام ہو، اے ابو محمد حسن بن علیؑ کے مددگارو کہ جو خدا کے ولی اور نصیحت کرنے والے ہیں سلام ہو آپ پر، اے اباعبداللہ حسینؑ کی نصرت کرنے والو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تم پاکیزہ ہو اور وہ زمین بھی پاک ہے جس میں آپ مدفون ہیں، آپ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی، اے کاش کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو یہ کامیابی حاصل کرتا۔

اِس کے بعد امام حسین علیہ السلام کے سرہانے کی طرف آجائے اور وہاں اپنے فرزندوں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لیے بہت زیادہ دعائیں مانگے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک پر دعا کرنے والے کی دعا اور سوال کرنے والے کا سوال رد نہیں کیا جائے گا۔

حبیب ابن مظاہر کا مختصر تعارف

حبیب بن مُظَہَّر (یا مُظاہر) بن رِئاب ابن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قیس بن حارث۔

حبیب عابد وزاہد شخص تھے، متقی اور پرہیزگار انسان تھے، حافظ قرآن تھے اور ہر شب عبادت و مناجات میں مصروف ہوتے تھے اور امام حسینؑ کے بقول ہر شب ایک ختم قرآن کیا کرتے تھے۔ پاک و پاکیزہ اور سادہ زندگی گزارتے تھے، زُہد کو اپنی زندگی کے لئے نمونۂ عمل بنائے ہوئے تھے کہ جس قدر بھی انھیں مال و دولت اور امان ناموں کی پیشکش ہوئی، انھوں نے قبول نہ کیا اور کہا: اگر ہم زندہ رہیں اور وہ امام حسین علیہ السلام کو مظلومیت کی حالت میں قتل کردیں تو رسول خداﷺ کے حضور ہمارے پاس کوئی بخشش کا کوئی جواز نہ ہوگا۔

حبیب مدینہ چھوڑ کر امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ کوفہ چلے گئے اور آپؑ کے ساتھ جہاد و کوشش میں مصروف ہوئے اور آپؑ کے اصحابِ خاص میں قرار پائے اور آپؑ سے علم لینے والوں میں شمار ہوئے۔ واقعۂ عاشورا سے برسوں قبل میثم تمار کا بنو اَسد کے کچھ افراد سے گزرے تو دونوں نے ایک دوسرے کو شہادت کی بشارت اور شہادت کی کیفیت کی خبر دی اور یہ اُسی علم کا نتیجہ تھا جو انھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سیکھا تھا اور وہ دونوں مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کی خبر رکھتے تھے۔

حبیب بن مظاہر اور مسلم بن عوسجہ خفیہ طور پر لوگوں سے مسلم بن عقیلؑ کے لئے بیعت لیتے تھے اور اِس راہ میں ان دونوں نے کوئی کمی روا نہ رکھی۔

ابن زیاد کوفہ آیا اور لوگوں پر دباؤ ڈالا تو لوگوں نے مسلم بن عقیلؑ کا ساتھ چھوڑ دیا اور بیعت توڑ دی چنانچہ قبیلۂ بنو اَسد نے حبیب اور مسلم بن عوسجہ کو پناہ دی تاکہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے اور موقع پا کر دونوں خفیہ طور پر کوفہ سے نکل گئے۔ وہ ابن زیاد کے جاسوسوں اور سپاہیوں کی نظروں سے چھپ کر امام حسین علیہ السلام کی لشکر گاہ تک پہنچے۔ بالآخر وہ سات محرم الحرام کو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے قافلے سے جا ملے۔

حبیب نے کربلا پہنچتے ہی ایک بار امامؑ کی نسبت اپنی وفاداری میدان عمل میں ثابت کردی۔ جب دیکھا کہ امامؑ کے ساتھیوں کی تعداد بہت کم اور آپؑ کے دشمنوں کی تعداد کثیر ہے تو امامؑ سے عرض کیا: قریب ہی قبیلۂ بنو اسد کا مسکن ہے؛ آپ اجازت دیں تو میں جا کر آپ کی مدد کی دعوت دوں شاید خدا اُنہیں ہدایت دے، امامؑ نے اجازت دی تو حبیب اپنے قبیلے میں پہنچے اور ان کو وعظ و نصیحت کی لیکن عمر سعد نے ایک لشکر بھیج کر بنو اسد کو امامؑ کی طرف آنے سے روک لیا۔

عاشورا کے دن امام حسین علیہ السلام نے اپنے قلیل لشکر کا میسرہ (بایاں بازو) حبیب بن مظاہر کے سپرد کیا اور میمنہ (دایاں بازو) زہیر بن قین کے

حوالے کیااور پرچم اور قلب (مرکز) کی قیادت حضرت عباس علیہ السلام کو سونپ دی۔

حبیب ابن مظاہر، عمر رسیدہ ہونے کے باوجود شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے شمشیر زنی کر رہے تھے۔ انھوں نے 62 یزیدی سپاہیوں کو ہلاک کرڈالااور اِسی اثناء میں بدیل بن مریم عقفانی نامی شقی نے اِن پر حملہ کیااور اِن کی پیشانی کو تلوار کا نشانہ بنایااور دوسرے تمیمی شخص نے نیزے سے حملہ کیا حتیٰ کہ حبیب گھوڑے سے زمین پر آگئے، اِن کی سفید داڑھی ان کے سر سے جاری خون سے خضاب ہوئی۔ بعد ازاں بدیل بن مریم نے اِن کا سر تن سے جدا کردیا۔ بعض مقاتل میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے حبیب سے مخاطب ہو کر فرمایا: آفرین ہو تم پر اے حبیب! تم ایک فاضل انسان تھے اور ہر شب ایک ختم قرآن کرتے تھے۔

حبیب ابن مظاہر کاایک کم سن فرزند قاسم تھا جس نے بالغ ہو کر اپنے والد کے قاتل بدل بن مریم کوہلاک کیا۔

حبیب ابن مظاہر اسدی، قبیلۂ بنی اسد سے تعلق رکھتے تھے اور قبیلے میں ہر دلعزیز اور محترم تھے چنانچہ انھوں نے حبیب کو قبر امام حسین علیہ السلام سے دس (10) میٹر کے فاصلہ پر دفن کیا۔

پندرہ شعبان کے لئے مخصوص زیارتِ امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے دوسرے زیارت ناموں میں حبیب بن مظاہر کا ذکر ہوا ہے۔ اور امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے وارد ہونے والی زیارت ناحیہ میں حبیب کو نام لے کر سلام کیا گیا ہے۔

زیارت جناب حبیب ابن مظاہر الاسدیؑ

جناب حبیب ابن مظاہرؑ کی زیارت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهٖ وَلِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَلْغَرِيبُ الْمُوَاسِيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ جَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيلِ اللهِ وَ نَصَرْتَ الْحُسَيْنَ ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ وَاسَيْتَ بِنَفْسِكَ وَبَذَلْتَ مُهْجَتَكَ فَعَلَيْكَ مِنَ اللهِ السَّلَامُ التَّآمُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَمَرُ الزَّاهِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ ابْنَ مَظَاهِرِ الْاَسَدِيِّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	سلام ہو آپ پر اے وہ جو بندۂ نیک فرمانبردار ہیں اللہ کے لئے اور اُس کے رسولؐ کے لئے اور امیر المومنینؑ کے لئے اور جناب فاطمہؑ کے لئے جو روشن و خوشنما ہیں اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے لئے۔ اُن حضرات پر سلام ہو اے مسافر غم خوار، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ نے جہاد کیا راہِ خدا میں اور مدد کی آپ نے امام حسینؑ کی جو فرزند ہیں دخترِ رسول اللہؐ کے اور حمایت کی آپ نے اپنی ذات کے ذریعہ سے اور قربان کردیا اپنی جان کو، پس آپ پر اللہ کی جانب سے سلامتی ہو پوری، سلامتی ہو آپ پر اے چاند چمکتے ہوئے، سلام ہو آپ پر اے حبیب فرزند حضرت مظاہر الاسدی اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اُس کی۔

پس اسی ضریح کے مقابل ایک نقرئی دروازہ ہے اس میں داخل ہو یہی قتل گاہ حضرت سیّد الشہداءؑ ہے اس کی زیارت سے مشرف ہو۔ پھر رواق ہی میں مغرب و شمال کے گوشہ میں ضریح جناب ابراہیم مجاب فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے اس امام زادے کی زیارت سے مشرف ہو۔

حضرت ابراہیم مجاب (فرزند امام موسیٰ کاظمؑ) کا مختصر تعارف

حضرت ابراہیم مجاب کی سن و تاریخ ولادت کے بارے میں تاریخ میں کچھ نہیں ملتا۔ ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہونے کے بارے میں اشکال ہے بعض انہیں فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام شمار کرتے ہیں اور بعض انہیں امام کا پوتا شمار کرتے اور کہتے ہیں کہ سید ابراہیم مجاب سید محمد عابد کے فرزند ہیں جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے فرزند تھے۔ سید ابراہیم مجاب سن 247ھ کو کربلا آئے اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ تاریخ نگاروں کے نزدیک یہ پہلے فاطمی سید ہیں جنھوں نے مدینہ سے کربلا ہجرت کی اور وہ اس حالت میں کہ ان کی بینائی زائل ہوچکی تھی۔ یاد رہے یہ وہ زمانہ تھا جب متوکل کا بیٹا منصور عباسی تخت حکومت پر بیٹھا تھا اور اس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں کو اندوہناک اذیتیں دینا شروع کیا تھا۔

سید ابراہیم کو مجاب کہے جانے کے بارے میں یہ بات شہرت رکھتی ہے کہ آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم میں آکر سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبِيْ (آپ پر سلام ہو اے میرے بابا)

قبر مبارک سے جواب آیا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَاوَلَدِيْ (تم پر بھی سلام ہو اے میرے فرزند)

چونکہ ان کو سلام کا جواب ملا تھا اسی بنا پر انہیں مجاب کہا جانے لگا۔

آپ کا مقبرہ امام حسین علیہ السلام کے حرم کے ایک صحن میں تھا لیکن بعد میں حرم کی توسیع کے وقت سید مجاب کا مرقد غربی رواق میں قرار پایا۔

ان کی وفات سے آج تک ان کی قبر مبارک شیعیان حیدر کرار کے لئے زیارت گاہ رہی ہے۔

زیارت جناب ابراہیم مجاب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ الْوَلِيُّ الدَّاعِيُ الْحَفِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَامَوْلَايَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ صِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَايَ وَ مَوْلَاكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَانِيَةً وَّسِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَنَجٰى مُصَدِّقُكَ وَ خَابَ وَ خَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَ الْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اِشْهَدْ لِيْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَ طَاعَتِكَ وَ تَصْدِيْقِكَ وَاِتِّبَاعِكَ يَا سَيِّدِيْ وَابْنَ سَيِّدِيْ يَا سَيِّدُ اِبْرَاهِيْمُ الْمُجَابُ ابْنَ الْاِمَامِ مُوْسٰى	سلام ہو آپ پر اے سردار پاک طاہر و پاکیزہ ولی، بلانے والے (حق کی طرف) جدو جہد کرنے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اے میرے آقا ہیں، جو آپ نے فرمایا وہ حق تھا اور گفتگو کی سچائی کے ساتھ اور آپ نے بلایا میرے آقا کی طرف اور اپنے آقا امام حسینؑ کی طرف، اُن حضرات پر سلام ہو ظاہری اور پوشیدہ طور پر، وہ کامیاب ہوا جس نے آپ کی پیروی کی اور نجات پائی جس نے آپ کی تصدیق کی اور جو آپ سے الگ ہوا گھاٹے میں رہا، جس نے آپ کو جھٹلایا اور اختلاف کیا نقصان میں رہا، آپ گواہ رہئے میرے لئے تاکہ میں ہو جاؤں کامیاب لوگوں میں سے، آپ کی معرفت و اطاعت سے اور آپ کی تصدیق اور پیروی کے ذریعہ سے، اے میرے سردار اور میرے سردار کے فرزند، اے سیّد ابراہیم جن کے سلام کا جواب دیا گیا، فرزندِ امام موسیٰ ابن جعفر صادقؑ اور رحمت ہو اللہ کی اور اُسکی برکتیں ہوں۔

بْنِ جَعْفَرٍ وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.	

مختصر اعمال برائے حرم مطہر سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 18 اور دعا کے لئے صفحہ 163 کی طرف رجوع کیجئے۔

(2) ائمہ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام (صلوات) پڑھیں۔

(3) نماز حضرت جعفر طیارؓ پڑھیں۔

(4) فارغ وقت میں زیادہ سے زیادہ ائمہ معصومین علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت بھیجتے رہیں۔

(5) زیارت جامعہ کبیرہ یا زیارت جامعہ صغیرہ پڑھیں۔

(6) زیارت عاشورہ روزانہ پڑھیں اگر ہوسکے تو دعائے علقمہ (صفوان) کے ساتھ پڑھیں۔

(7) دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ رحمٰن پڑھیں۔

(8) دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ رحمٰن اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ ملک پڑھیں۔ اس کا ثواب پچیس (25) مقبولہ حج کے برابر ہے۔

(9) نماز پنجگانہ میں سے کسی میں سورۃ فجر پڑھیں۔

(10) نماز مغفرت والدین پڑھیں۔ (نماز صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھ کر اس کا ثواب والدین کی روح کو ہدیہ کر دیں)

(11) دعائے توسل کی تلاوت کیجئے۔

(12) کسی خاص حاجت کیلئے امام کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر سو دفعہ ورد کریں: "وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَہٗ" پھر سو مرتبہ کہیں: "اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ" اور پھر حاجت طلب کریں۔

(13) زیادہ سے زیادہ تسبیحات اربعہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھیں۔

(14) چار رکعت نماز 2،2 رکعت کرکے ہر رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون پڑھی جائے گی۔

(15) دو رکعت نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ انبیاء دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ حشر پڑھی جائے گی۔ (اگر مذکورہ سورتیں یاد نہ ہوں تو کوئی سی بھی سورتیں پڑھی جا سکتی ہیں)

(16) حرم کی تعمیرات میں حصہ لیں۔

(17) اگر ہوسکے تو درود اور لعنت کے لئے اس درود کو یاد کر لیجیے یہ درود روز جمعہ کے دن مستحب قرار دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَ اَھْلِکْ عَدُوَّھُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ

حرم امام حسین علیہ السلام میں پڑھی جانے والی دعا

(1) اننا چاہیے کہ حرم امام حسین علیہ السلام میں سب سے بہتر عمل دعا مانگنا ہے کہ آپ کے قبہ مبارک کے نیچے دعا کا قبول ہونا ان خصوصیات میں سے ہے۔ جو خداوند کریم نے امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے عوض میں عطا فرمائے ہیں۔ للذا ہر زائر کو چاہیے کہ وہ اسے غنیمت سمجھے اور وہاں بہت زیادہ توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کرے اور اپنی حاجات خدا کے سامنے پیش کرے۔اس مقصد کے لئے بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں، بہر حال ان میں سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی دعاؤں کا پڑھنا ہے۔

ہم ایک مختصر دعا یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَ تَرٰی مَقَامِیْ وَ تَضَرُّعِیْ وَ مَلَاذِیْ بِقَبْرِ حُجَّتِكَ وَ ابْنِ نَبِیِّكَ، وَ قَدْ عَلِمْتُ یَا سَیِّدِیْ حَوَآئِجِیْ وَ لَا یَخْفٰی عَلَیْكَ حَالِیْ وَ قَدْ تَوَجَّھْتُ اِلَیْكَ بِابْنِ رَسُوْلِكَ وَ حُجَّتِكَ وَ اَمِیْنِكَ وَ قَدْ اَتَیْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِهٖ اِلَیْكَ وَ اِلٰی رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْنِیْ بِهٖ عِنْدَكَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ اَعْطِنِیْ بِزِیَارَتِیْ اَمَلِیْ وَ هَبْ لِیْ مُنَایَ وَ تَفَضَّلْ عَلٰی بِشَهْوَتِیْ وَ رَغْبَتِیْ وَ اقْضِ لِیْ حَوَآئِجِیْ وَ لَا تَرُدَّنِیْ خَآئِبًا وَ لَا تَقْطَعْ رَجَآئِیْ وَ لَا تُخَیِّبْ دُعَآئِیْ وَ عَرِّفْنِی الْاِجَابَةَ فِیْ جَمِیْعِ مَا دَعَوْتُكَ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الَّذِیْنَ صَرَفْتَ عَنْهُمُ الْبَلَایَا وَ الْاَمْرَاضَ وَ الْفِتَنَ وَ الْاَعْرَاضَ مِنَ الدِّیْنِ تُحْیِیْهِمْ فِیْ عَافِیَةٍ وَّ تُمِیْتُهُمْ فِیْ عَافِیَةٍ وَّ تُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فِیْ عَافِیَةٍ وَّ تُجِیْرُهُمْ مِنَ النَّارِ فِیْ عَافِیَةٍ وَّ وَفِّقْ لِیْ بِمَنٍّ مِّنْكَ صَلَاحَ مَآ اُؤَمِّلُ فِیْ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اِخْوَانِیْ وَ مَالِیْ وَ جَمِیْعِ مَآ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.	اے معبود! تُو میری جگہ دیکھ رہا ہے میری بات سن رہا ہے میرا مقام دیکھ رہا ہے میرے گریہ و زاری اور پناہ طلبی کو بھی جو تیری حجت اور تیرے نبی کے فرزند کی قبر کے ذریعے کرتا ہوں تُو جانتا ہے، اے میرے سردار میری حاجات کو جانتا ہے اور میری حالت تجھ سے پوشیدہ نہیں میں تیری طرف متوجہ ہوں تیرے رسولؐ کے فرزند تیری حجت اور تیرے امین کے ذریعے سے تیرا اور تیرے رسولؐ کا قرب چاہتا ہوں پس اِن کے واسطے سے مجھے اپنے حضور عزت دار بنا، دنیا و آخرت میں اور مقربین میں سے قرار دے پس اِس زیارت کے واسطے میری آرزو بر لا میری تمنا پوری فرما میری خواہش اور شوق کے مطابق احسان فرما، میری حاجات پوری کر مجھے نااُمید نہ پلٹا میری امید نہ توڑ میری دعا کو رد نہ کر میری تمام دعاؤں کو قبول فرما جو میں نے دین و دنیا کے بارے میں اور آخرت سے متعلق تجھ سے مانگی ہیں مجھے اپنے اُن بندوں میں قرار دے جن سے تُو نے مصیبتیں، بیماریاں، آزمائشیں اور تکلیفیں دور کیں جن کو امن کی زندگی دی ہے اور آسان موت دے گا پھر جنت میں آسائش دے گا اور جہنم سے اچھی طرح پناہ دے گا مجھے بھی اپنی طرف سے بہتری عطا فرما جس کی امید کرتا ہوں اپنے لیے، اپنے کنبے کے لیے، اپنی اولاد کے لیے، اپنے بھائیوں کے لیے، اپنے مال کے لیے اور اُن نعمتوں میں اضافہ کر جو مجھے دی ہیں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(2)حرم امام حسین علیہ السلام کا ایک اور عمل حضرت پر درود و صلوات کاپڑھنا ہے مصباح الزائرین میں ایک زیارت کے ذیل میں آپ کے لئے یہ صلوات مذکور ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ، قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ، وَ اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ، صَلَاةً نَّامِيَةً زَاكِيَةً مُّبَارَكَةً يَّصْعَدُ اَوَّلُهَا وَ لَا يَنْفَدُ اٰخِرُهَآ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاِمَامِ الشَّهِيْدِ الْمَقْتُوْلِ الْمَظْلُوْمِ الْمَخْذُوْلِ، وَ السَّيِّدِ الْقَآئِدِ، وَ الْعَابِدِ الزَّاهِدِ، وَ الْوَصِيِّ الْخَلِيْفَةِ الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ، وَ الرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ وَ التَّقِيِّ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ الزَّاهِدِ الذَّآئِدِ الْمُجَاهِدِ الْعَالِمِ، اِمَامِ الْهُدٰى سِبْطِ الرَّسُوْلِ، وَ قُرَّةِ عَيْنِ الْبَتُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ كَمَا عَمِلَ بِطَاعَتِكَ وَ نَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَ بَالَغَ فِيْ رِضْوَانِكَ، وَ اَقْبَلَ عَلٰٓى اِيْمَانِكَ غَيْرَ قَابِلٍ فِيْكَ عُذْرًا سِرًّا وَ عَلَانِيَةً يَدْعُو الْعِبَادَ اِلَيْكَ، وَ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ، وَ قَامَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَهْدِمُ الْجَوْرَ بِالصَّوَابِ، وَ يُحْيِي السُّنَّةَ بِالْكِتَابِ، فَعَاشَ فِيْ رِضْوَانِكَ مَكْدُوْدًا، وَمَضٰى عَلٰى طَاعَتِكَ وَ فِيْٓ اَوْلِيَآئِكَ مَكْدُوْحًا، وَقَضٰى اِلَيْكَ مَفْقُوْدًا لَّمْ يَعْصِكَ فِيْ لَيْلٍ وَّ لَا نَهَارٍ بَلْ جَاهَدَ فِيْكَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارَ، اَللّٰهُمَّ فَاجْزِهٖ خَيْرَ جَزَآءِ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرَارِ، وَ ضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ وَ

اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور رحمت فرما حسینؑ پر جو شہید مظلوم ہیں ایسے مقتول ہیں جن پر آنسو بہائے گئے اور جن پر مصیبتیں آپڑیں،، اُن پر وہ پاک اور بابرکت رحمت نازل فرماجو شروع ہی سے بلند ہونے لگے اور کبھی ختم نہ ہونے پائے وہ بہترین رحمت جو تُو نے نبیوں اور رسولوں کی اولاد پر کی ہو، اے جہانوں کے پروردگار، اے معبود! اُس امام پر رحمت فرماجو شہید ہیں اُن کو قتل کیا گیا، اُن پر ظلم ہوا، اُن کا ساتھ چھوڑا گیا، وہ سردار، سالار، عبادت گزار، قناعت کرنے والے، وصی وجانشین، امام صدیق، پاک پاکیزہ، نیک، بابرکت، پسندیدہ، پسند کردہ۔ پرہیز گار، رہبر، راہ یافتہ، قناعت والے، مدافعت کرنے والے، جہاد کرنے والے، صاحب علم، ہدایت کے امام، رسولؐ کے نواسے اور بتولؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اے معبود! میرے سردار اور میرے مولاپر رحمت نازل فرما جیسا کہ اُنہوں نے تیری اطاعت کی، تیری نافرمانی کرنے سے منع کیا، تیری رضامندی میں کوشاں رہے، وہ تجھ پر ایمان کی طرف بڑھے، اُنہوں نے نہاں وعیاں طور پر تیرے بارے میں عذر نہ مانا، لوگوں کو تیری طرف بلاتے اور تیری طرف اُن کی رہنمائی کرتے رہے، وہ تیرے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، ظلم کو اچھی طرح مٹایا، سنت کو قرآن کے ساتھ ساتھ زندہ کیا، تیری رضا میں تنگی کے ساتھ زندگی گزاری اور تیری فرمانبرداری میں دنیا سے اٹھے اور تیرے دوستوں کے ساتھ سختی جھیلی، جان سے گزر کر تیرے پاس آئے، اُنہوں نے شب و روز میں تیری نافرمانی نہیں کی بلکہ تیری خاطر منافقوں اور کافروں سے لڑتے رہے، اے معبود! اِس امام کو جزادے، بہترین جزا جو نیکوکار سچے لوگوں کے لیے ہے اور اِن کے قاتلوں کے عذاب میں اضافہ کرتا رہ کہ امام اچھے انداز سے لڑے اور ظلم سے قتل کیے گئے، وہ رحمت پا کر دنیا سے گزرے، جب کہہ رہے تھے میں خدا کے رسول محمد ﷺ کا

لِقَاتِلِيْهِ الْعِقَابَ. فَقَدْ قَاتَلَ كَرِيْمًا وَّ قُتِلَ مَظْلُوْمًا وَّ مَضٰى مَرْحُوْمًا. يَقُوْلُ اَنَا ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ مُحَمَّدٍ، وَ ابْنُ مَنْ زَكّٰى وَ عَبَدَ. فَقَتَلُوْهُ بِالْعَمْدِ الْمُعْتَمَدِ قَتَلُوْهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَ اَطَاعُوْا فِيْ قَتْلِهِ الشَّيْطَانَ وَ لَمْ يُرَاقِبُوْا فِيْهِ الرَّحْمٰنَ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ صَلَاةً تَرْفَعُ بِهَا ذِكْرَهٗ وَ تُظْهِرُ بِهَآ اَمْرَهٗ، وَ تُعَجِّلُ بِهَا نَصْرَهٗ، وَ اخْصُصْهُ بِاَفْضَلِ قِسَمِ الْفَضَآئِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزِدْهُ شَرَفًا فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، وَ بَلِّغْهُ اَعْلٰى شَرَفِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَ اَرْفَعْهُ مِنْ شَرَفِ رَحْمَتِكَ فِيْ شَرَفِ الْمُقَرَّبِيْنَ فِي الرَّفِيْعِ الْاَعْلٰى، وَ بَلِّغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَ الْمَنْزِلَةَ الْجَلِيْلَةَ وَ الْفَضْلَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْكَرَامَةَ الْجَزِيْلَةَ. اَللّٰهُمَّ فَاَجْزِهٖ عَنَّآ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ اِمَامًا عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ كُلَّمَا ذُكِرَ، وَ كُلَّمَا لَمْ يُذْكَرْ يَا سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ حِزْبِكَ وَ زُمْرَتِكَ، وَ اِسْتَوْهِبْنِيْ مِنْ رَّبِّكَ وَ رَبِّيْ فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ جَاهًا وَّ قَدْرًا وَّ مَنْزِلَةً رَفِيْعَةً، اِنْ سَئَلْتَ اُعْطِيْتَ وَ اِنْ شَفَعْتَ شُفِّعْتَ اللهَ اللهَ فِيْ عَبْدِكَ وَ مَوْلَاكَ لَا تُخَلِّنِيْ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ وَ الْاَهْوَالِ لِسُوْٓءِ عَمَلِيْ وَ قَبِيْحِ فِعْلِيْ وَ عَظِيْمِ جُرْمِيْ، فَاِنَّكَ اَمَلِيْ وَ رَجَآئِيْ وَثِقَتِيْ وَ مُعْتَمَدِيْ وَ وَسِيْلَتِيْٓ اِلَى اللهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكَ لَمْ يَتَوَسَّلِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ اِلَى اللهِ بِوَسِيْلَةٍ هِيَ اَعْظَمُ حَقًّا وَّ لَآ اَوْجَبُ حُرْمَةً وَّ لَآ اَجَلُّ قَدْرًا عِنْدَهٗ مِنْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ لَا خَلَّفَنِيَ اللهُ

بیٹا ہوں، زکوۃ دینے والے کا بیٹا ہوں،آپ عبادت میں مشغول تھے کہ انہوں نے آپ کو جان بوجھ کر قتل کیا، انہوں نے قتل کیا تو آپ ایمان پر تھے، انہوں نے آپ کے قتل میں شیطان کی اطاعت کی اور خدائے رحمٰن کا لحاظ نہ کیا، اے معبود! میرے آقا اور میرے مولا حسینؑ پر رحمت فرما وہ رحمت جس سے اِن کا ذکر بلند ہو، اِن کا مقصد عیاں ہو، اِن کی کامیابی میں جلدی ہو اور اِن کو قیامت کے دن بہترین فضیلتیں دے کر ممتاز فرما، مقام اعلیٰ علیین میں اِن کا مرتبہ بڑھا، اِن کو عزت داروں میں بڑی عزت دے، اِن کو اپنی رحمت سے بزرگی دے کر مقرب لوگوں میں بڑائی عطا کر اور بلند سے بلند مقام پر پہنچا اِن کو وسیلے سے ہمکنار کر اور بلند تر مقام سے سرفراز فرما اور اِن کو بلندی بڑائی اور ہمیشہ رہنے والی پائیدار بزرگی دے۔ اے معبود! ہماری طرف سے اِن کو کسی امام کے پیروکاروں کی طرف سے دی جانے والی بہترین جزا دے اور آقا و مولا پر رحمت فرما اُس وقت جب انہیں یاد کیا جائے اور جب یاد نہ کیا جائے، اے میرے سردار، میرے مولا! مجھے اپنے گروہ اور اپنی جماعت میں داخل فرمائیں اور میرے لیے اپنے اور میرے رب سے بخشش طلب کریں کہ خدا کے ہاں آپ کا مرتبہ بلند ہے، قدر و شرف والے ہیں اور اونچا مقام ہے اگر آپ طلب کریں تو عطا کیا جائے گا، اگر شفاعت کریں تو قبول ہو گی، خدا کے لیے اپنے اِس غلام بندے کو نظر انداز نہ کریں یعنی مجھے اُن مشکلوں اور اندیشوں میں اِس لیے نہ چھوڑیں کہ میرا عمل برا، کام ناروا اور جرم بڑا ہے کیونکہ آپ میری امید، میری آرزو، میرا سہارا میرا بھروسہ اور میرا وسیلہ ہیں خدا کے حضور جو میرا اور آپ کا رب ہے کسی وسیلہ بنانے والے نے ایسا وسیلہ نہیں بنایا جس کا خدا کی طرف سے زیادہ عظیم حق رہا ہو جس کی حرمت واجب ہو اور جس کی شان بلند ہو خدا کے نزدیک سوائے آپ کے، اے اہل بیتؑ اللہ مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے آپ سے جدا نہ کرے اور آپ کے ساتھ رکھے جنت کے باغوں میں جو اِس نے آپ کے لئے تیار کیے اور آپ کے دوستوں کے

عَنْكُمْ بِذُنُوبِي وَ جَمْعَنِي وَ اِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّةِ عَدْنِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا لَكُمْ وَلِاَوْلِيَآئِكُمْ اِنَّهُ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّ سَلَامًا، وَ ارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامِ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ، وَ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ وَ كُلَّمَا لَمْ يُذْكَرْ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.	لیے، بے شک وہ بہترین بخشنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اے معبود! میرے سردار اور مولا کو بہت بہت درود و سلام پہنچا اور ان کی طرف سے ہم پر سلام وارد فرما۔ بے شک تُو دینے والا ہے بڑا سخی اور اُن پر رحمت فرما جب اُن کا ذکر ہو اور جب اُن کا ذکر نہ ہو، اے جہانوں کے پروردگار۔

(3) روضہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے اعمال میں ایک وہ دعا ہے جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص خداوندعالم سے کوئی حاجت رکھتا ہو تو وہ روضہ امام حسین علیہ السلام پر سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر یہ کہے:

يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ تَشْهَدُ مَقَامِيْ وَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَ اَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّكَ تُرْزَقُ فَاسْئَلْ رَبَّكَ وَرَبِّيْ فِيْ قَضَآءِ حَوَآئِجِيْ.	اے ابو عبداللہ میں گواہ ہوں کہ آپ میرے کھڑے ہونے کی جگہ کو دیکھ رہے ہیں اور میری بات سن رہے ہیں آپ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں پس اپنے اور میرے رب سے میری حاجات پوری ہونے کی دعا کریں۔

پس اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

زیارت حضرت فاطمۃالزہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام ہو اے رسول خدا ﷺ کی دختر آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبیؐ کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا کے خلیل کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ کی دختر آپ پر سلام ہو اے امین اللہ کی دختر آپ پر سلام ہو اے مخلوق خدا میں سے بہترین کی دختر آپ پر سلام ہو اے نبیوں رسولوں اور فرشتوں سے برتر ہستی کی دختر آپ پر سلام ہو اے بہترین مخلوق کی دختر آپ پر سلام ہو اے جہان میں (اولین وآخرین) سبھی عورتوں کی سیدہ و سردار آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی کی زوجہ جو رسولؐ کے بعد ساری مخلوق میں بہترین ہیں آپ پر سلام ہو اے حسنؑ و حسینؑ کی والدہ جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ و شہیدہ ہیں آپ

عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ، وَ خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ، وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ، اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ، وَ رُوْحُهُ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ، اُشْهِدُ اللهَ وَ رُسُلَهٗ، وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ، اَنِّيْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ، سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِّمَّنْ تَبَرَّاْتِ مِنْهُ، مُوَالٍ لِّمَنْ وَالَيْتِ، مُعَادٍ لِّمَنْ عَادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِّمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ لِّمَنْ اَحْبَبْتِ، وَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا وَّ حَسِيْبًا، وَ

پر سلام ہو کہ آپ خدا سے راضی اور خدا آپ سے راضی ہے آپ پر سلام ہو کہ آپ فضیلت والی اور پاکیزہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ نوع انسانی میں حور صفت ہیں آپ پر سلام ہو اے پرہیزگار پاکباز آپ پر سلام ہو اے وحی کی رازداں علم و دانش والی آپ پر سلام ہو اے بی بی جس پر ظلم ہوا جس کا حق چھینا گیا آپ پر سلام ہو اے ستم کشیدہ اور حاکموں کا قہر دیکھنے والی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول کی دختر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آپ پر اللہ کی رحمت و برکات ہوں آپ پر اور آپ کی روح اور آپ کے جسم پر خدا رحمت فرمائے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی طرف سے روشن دلیل پر زندگی گزاری ہے بیشک جس نے آپ کو خوش کیا اُس نے رسولؐ کو خوش کیا، خدا اُن پر اور اُن کی آل پر رحمت کرے اور جس نے آپ پر ظلم کیا اُس نے رسول اللہ ﷺ پر ظلم کیا اور خدا رحمت کرے اُن پر اور اُن کی آل پر، اور جس نے آپ کو اذیت دی اُس نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی، خدا کی رحمت ہو اُن پر اور اُن کی آل پر جو آپ کے ساتھ ہوا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ ہوا خدا کی رحمت ہو اُن پر اور اُن کی آل پر، اور جو آپ سے جدا ہوا وہ رسول اللہؐ سے جدا ہوا، خدا کی رحمت ہو اُن پر اور اُن کی آل پر اِس لئے کہ آپ اُن کی گوشۂ جگر اور اُن کی روح ہیں جو اُن کے بدن میں ہے میں اللہ، اُس کے رسولوں اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں خوش ہوں اُس سے جس سے آپ خوش ہیں اور خفا ہوں اُس سے جس سے آپ خفا ہیں دور ہوں اُس سے جس سے آپ دور ہیں ساتھی ہوں اُس کا آپ جس کے ساتھ ہیں دشمن ہوں اُس کا جو آپ کا دشمن ہے نفرت کرتا ہوں اُس سے جس سے آپ کو نفرت ہے چاہتا ہوں اُسے جس کو آپ چاہتی ہیں اور اللہ گواہی میں، حساب، سزا اور جزا دینے میں کافی ہے۔

جَازِيًا وَّ مُثِيْبًا.	

اس کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر صلوات بھیجے۔

زیارت وداع امام حسین علیہ السلام

سید بن طاؤس نے فرمایا: مستحب ہے کہ جب زائر آنجنابؑ کی زیارت سے فارغ ہو کر باہر آنا چاہے تو خود کو ضریح مبارک سے لپٹائے اس پر بوسہ دے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيْلَ الظَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَّا سَئِمٍ وَّ لَا قَالٍ فَإِنْ اَمْضِ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَّ اِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْٓءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِيْنَ لَا جَعَلَهُ اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ وَ رَزَقَنِيَ اللهُ الْعَوْدَ اِلٰى مَشْهَدِكَ وَ الْمُقَامَ بِفِنَآئِكَ وَ الْقِيَامَ فِيْ حَرَمِكَ وَ اِيَّاهُ اَسْئَلُ اَنْ يُّسْعِدَنِيْ بِكُمْ وَ يَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ.	سلام ہو آپ پر اے میرے مولا، آپ پر سلام ہو اے خدا کی حجت، آپ پر سلام ہو اے خدا کے پسندیدہ، آپ پر سلام ہو اے خدا کے مقربِ خاص، آپ پر سلام ہو اے پیاسے مقتول، آپ پر سلام ہو، اے تنہاؤں کے تنہا، آپ پر سلام ہو اِس وداع کرنے والے کا جو نہ تھکا ہے نہ اُکتایا ہے۔ پس اگر میں جاؤں تو اِس کی وجہ کوئی رنج نہیں اور اگر ٹھہروں تو مجھے کوئی بدگمانی نہیں اُس وعدے پر جو خدا نے صابروں سے کر رکھا ہے خدا اِس زیارت کو میرے لئے آپ کی آخری زیارت قرار نہ دے اور خدا مجھے نصیب کرے آپ کی زیارت گاہ پر دوبارہ آنا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور آپ کے حرم میں قیام کرنا اور اُس سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آپ کے وسیلے سے خوش بخت بنائے اور دنیا و آخرت میں مجھ کو آپ کے ساتھ رکھے۔

پندرہ شعبان کی زیارت

جاننا چاہیے کہ پندرہ شعبان کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس بارے میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ بہت سی قابل اعتبار اسناد کے ساتھ امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل ہوا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس سے مصافحہ کریں تو پندرہ شعبان کو ابی عبدا للہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرے کیونکہ اس دن فرشتے اور ارواح انبیاء علیہم السلام خدا سے اجازت لے کر حضرت کی زیارت کے لئے آتے ہیں پس نیک بخت ہے وہ شخص جو اُن سے مصافحہ کرے اور وہ اس سے مصافحہ کریں۔ جبکہ اُن میں پانچ اولوالعزم پیغمبر یعنی حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ شامل ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: کیوں ان کو اولوالعزم کہا جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو مشرق و مغرب اور جن وانس کے لئے بھیجا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ضریح پاک کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الزَّكِيُّ اُوْدِعُكَ شَهَادَةً مِّنِّيْ لَكَ تُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ فِيْ يَوْمِ شَفَاعَتِكَ. اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ وَلَمْ تَمُتْ بَلْ بِرَجَآءِ حَيَاتِكَ حَيِيَتْ قُلُوْبُ شِيْعَتِكَ، وَبِضِيَآءِ نُوْرِكَ اهْتَدَى الطَّالِبُوْنَ اِلَيْكَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ نُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُطْفَاْ وَ لَا يُطْفَاُ اَبَدًا، وَ اَنَّكَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَهْلِكْ وَ لَا يُهْلَكُ اَبَدًا، وَ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذِهِ التُّرْبَةَ تُرْبَتُكَ، وَ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَ هٰذَا الْمَصْرَعَ مَصْرَعُ بَدَنِكَ لَا ذَلِيْلَ وَ اللّٰهِ مُعِزُّكَ وَ لَا مَغْلُوْبَ وَ اللّٰهِ نَاصِرُكَ. هٰذِهِ شَهَادَةٌ لِيْ عِنْدَكَ اِلٰى يَوْمِ قَبْضِ رُوْحِيْ بِحَضْرَتِكَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.	حمد ہے خدا کے لئے جو بلند و بزرگ ہے اور آپ پر سلام ہو اے خدا کے بندہ خوش کردار پاکیزہ، میں اپنی طرف سے ایک گواہی آپ کے سپرد کرتا ہوں تاکہ وہ مجھے آپ کے قریب کرے جس دن آپ شفاعت کرتے ہوں گے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ قتل ہوئے تو آپ مرے نہیں بلکہ آپ کے زندہ ہونے کے تصور سے آپ کے پیروکاروں کے دل زندہ ہیں اور آپ کی روشنی کی کرنوں کے ذریعے چاہنے والے آپ تک پہنچتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کا وہ نور ہیں جو بجھتا نہیں اور نہ ہی وہ کبھی بجھے گا اور بے شک آپ خدا کا وہ چہرہ ہیں جو ختم نہیں ہوتا نہ ہی یہ کبھی ختم ہوگا، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قبر آپ کی قبر ہے یہ روضہ آپ کا روضہ ہے اور یہ قتل گاہ آپ کے بدن کی قتل گاہ ہے آپ پست نہیں کہ خدا نے آپ کو عزت دی اور آپ شکست خوردہ نہیں ہیں کہ خدا نے آپ کی مدد فرمائی آپ کے سامنے میری گواہی اُس دن تک ہے جب آپ کی موجودگی میں میری روح قبض ہوگی اور آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

شب ہائے قدر میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت

جاننا چاہیے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت ماہ رمضان میں کرنے اور خاص کر اس کی پہلی، پندرھویں اور آخری رات میں اور شب ہائے قدر میں آپ کی زیارت کرنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں، امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ماہ رمضان کی تیئسویں رات وہ رات ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شب قدر ہے اسی رات میں ہر امر محکم اور مقدر ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس شب میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور فرشتے اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں کیونکہ وہ اس رات حضرت کی زیارت کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ سے اجازت لے کر آتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جب شب قدر آتی ہے تو ساتویں آسمان پر عرش کے اندرونی حصے میں ایک منادی ندا دیتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ہر ایسے شخص کو بخش دیا جو حسین ابن علی علیہما السلام کی زیارت کے لئے آیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں قبر امام حسین علیہ السلام پر ہو اور اس کے قریب تر یا اس کے پاس جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت

نماز بجا لائے پھر حق تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور آتش جہنم سے پناہ طلب کرے تو اس کا سوال جنت پورا کرے گا اور جہنم سے پناہ عطا فرمائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ماہ مبارک رمضان میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور دورانِ سفر مر جائے تو اس کا حساب وغیرہ نہیں ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ بے خوف و خطر جنت میں داخل ہو جا۔

اس زیارت کو شب قدر، عید الفطر و عید الاضحیٰ کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔

نیز شیخ محمد بن المشدیؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم اباعبداللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرو تو غسل کرکے پاکیزہ لباس پہنو، پھر حضرت کی ضریح پاک کی طرف جاؤ اور اس کے نزدیک کھڑے ہو کر حضرت کی طرف رخ کرو اور یہ کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ تَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَ جَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَ صَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ مُحْتَسِبًا حَتّٰۤى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، اَشْهَدُ اَنَّ الَّذِيْنَ خَالَفُوْكَ وَ حَارَبُوْكَ وَ الَّذِيْنَ خَذَلُوْكَ وَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْكَ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى، لَعَنَ اللهُ الظَّالِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ ضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ، اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَایَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ زَآئِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِّاَوْلِيَآئِكَ مُعَادِيًا لِّاَعْدَآئِكَ، مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدٰى الَّذِیْۤ اَنْتَ عَلَيْهِ، عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ، فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّكَ.

آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فاطمہؑ کے فرزند جو بہت سچی پاکیزہ اور تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو اے میرے مولا اے اباعبداللہ خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے منع کیا آپ نے تلاوت قرآن کی جو تلاوت کا حق ہے، آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کیا جو جہاد کا حق ہے اور آپ نے خدا کی خاطر دکھوں پر صبر کیا اجر کی اُمید میں حتیٰ کہ آپ نے شہادت پائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپ کی مخالفت کی اور آپ سے لڑے نیز جنہوں نے آپ کا ساتھ نہ دیا اور جنہوں نے آپ کو قتل کیا وہ سب ملعون قرار دیئے گئے، نبی امّی کی زبان سے یقیناً وہ ناکام رہا جس نے جھوٹا دعویٰ کیا، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ پر ظلم کیا ہے اولین و آخرین میں سے اور دگنا ہو اُن پر درد ناک عذاب، یہاں آیا ہوں آپ کے ہاں اے میرے مولا اے رسول خداؐ کے فرزند زیارت کرنے آپ کا حق کو پہنچاتے ہوئے، آپ کے دوستوں سے دوستی، آپ کے دشمن سے دشمنی رکھتے ہوئے، اِس راستے کو درست ہدایت جانتے ہوئے جس پر آپ چلے اور اُسے گمراہ سمجھتے ہوئے جس نے آپ سے مخالفت کی۔ پس اپنے رب کے ہاں میری سفارش کریں۔

اس کے بعد زائر خود کو قبر مبارک سے لپٹائے اور اپنا منہ اس پر رکھے پھر سرہانے کی طرف جائے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي اَرْضِهٖ وَ سَمَآئِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِكَ الطَّيِّبِ وَ جَسَدِكَ الطَّاهِرِ، وَ عَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا مَوْلَايَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	آپ پر سلام ہو اے خدا کی حجت اُس کی زمین اور اُس کے آسمان میں خدا رحمت کرے، آپ کی پاکیزہ روح پر اور آپ کے جسم پاک پر اور آپ پر، سلام ہو اے میرے مولا خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہو۔

اب پھر سے خود کو قبر شریف سے لپٹائے اس پر بوسہ دے اور اپنا چہرہ اس پر رکھ دے، اس کے بعد سرہانے کی طرف چلا جائے اور دو رکعت نماز زیارت ادا کرے اس کے بعد وہاں مزید جتنی چاہے نماز پڑھے پھر قبر مبارک کی پائینتی کی طرف جائے اور حضرت علی اکبر علیہ السلام کی زیارت کرے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَ ابْنَ مَوْلَايَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَ ضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ.	آپ پر سلام ہو اے میرے مولا اور میرے مولا کے فرزند خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کو قتل کیا نیز اُن کے دردناک عذاب میں کئی گنا اضافہ کرے۔

اب جو دعا چاہے مانگے اور پھر دیگر شہدائے کربلا کی طرف متوجہ ہو جبکہ قبر کی پائنتی سے قبلہ کی طرف ہو پس یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُوْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الشُّهَدَآءُ الصَّابِرُوْنَ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ جَاهَدْتُّمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ صَبَرْتُمْ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ، وَ نَصَحْتُمْ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ حَتّٰى اَتَاكُمُ الْيَقِيْنُ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ تُرْزَقُوْنَ، فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ جَزَآءِ الْمُحْسِنِيْنَ، وَ جَمَعَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِيْ مَحَلِّ النَّعِيْمِ.	سلام ہو آپ سب پر اے سچو، سلام ہو آپ پر اے شہیدو جو بہت صبر کرنے والے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور خدا کی خاطر دکھ تکلیف پر صبر سے کام لیا، آپ نے خدا اور رسولؐ سے خلوص برتا حتیٰ کہ دنیا سے گزر گئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ضرور آپ اپنے رب کی ہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، پس خدا تمہیں جزا دے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزاء جو نیکوکاروں کے لئے ہے اور یکجا کرے ہمیں اور تم کو نعمتوں والی جنت کے مکانوں میں۔

اب حضرت عباس ابن امیر المومنین علیہما السلام کی زیارت کے لئے جائے اور جب وہاں پہنچے تو حضرت کی ضریح مبارک کے پاس کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَّ وَ نَصَحْتَ وَ صَبَرْتَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ اَلْحَقَهُمْ بِدَرْكِ الْجَحِيْمِ.	آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے بندہ خوش کردار خدا اور اس کے رسولؐ کے اطاعت گزار، میں گواہی دیتا ہوں کہ ضرور آپ نے جہاد کیا خیر اندیشی کی اور صبر سے کام لیا حتیٰ کہ آپ دُنیا سے چل بسے، خدا کی لعنت ہو اُن پر جنہوں نے آپ پر ظلم ڈھایا اولین و آخرین میں سے اور خدا اُن کو جہنم کے نچلے درجے میں پھینکے۔

پھر حضرت کی مسجد میں جس قدر چاہے مستحبی نماز ادا کرے اور باہر آجائے۔

عیدالفطر و عیدالاضحیٰ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت

یہ امام حسین علیہ السلام کی وہ زیارت ہے جو عیدالفطر اور عید قربان میں پڑھی جاتی ہے۔

معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ "جو شخص تین راتوں (عیدالفطر کی رات، عید قربان کی رات اور پندرہ شعبان کی رات) میں سے کسی ایک رات کو روضہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ جو شخص ایک ہی سال میں پندرہ شعبان، عید الفطر اور شب عرفہ (نویں ذوالحجہ کی شب) میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو حق تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار عمرہ مقبولہ کا ثواب لکھتا ہے دنیا وآخرت میں اس کی ایک ہزار حاجات پوری ہوتی ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص شب عرفہ سرزمین کربلا میں ہو اور روز عید قربان تک وہیں رہے اور پھر واپس چلا جائے تو خدائے تعالیٰ اس سال میں رونما ہونے والے شر سے اس کو محفوظ فرمائے گا۔

یاد رہے کہ علماء نے ان دو بلند مرتبہ عیدوں کے لئے دو زیارتیں نقل کی ہیں ان میں سے ایک تو وہی ہے جو قبل ازیں شب ہائے قدر کے لئے لکھی گئی ہے اور دوسری یہ ہے کہ جو ابھی نقل کی جارہی ہے۔

علماء کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ شب قدر والی زیارت عیدین کے دنوں کے لئے اور درج ذیل زیارات عیدین کی راتوں میں پڑھنے کے لئے ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص ان راتوں میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرے تو حضرت کے قبہ مبارکہ کے دروازے پر کھڑا ہو جائے ضریح پاک پر نظر رکھے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے ہوئے یوں کہے:

يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الذَّلِيْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ الْمُصَغَّرُ فِيْ عُلُوِّ قَدْرِكَ، وَ الْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكَ جَآءَكَ مُسْتَجِيْرًا بِكَ قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكَ، مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَقَامِكَ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكَ، ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ ءَاَدْخُلُ يَا وَلِيَّ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ.	اے میرے آقا، اے ابا عبداللہ، اے رسول خدا کے فرزند، آپ کا غلام اور آپ کی کنیز کا بیٹا آپ کے سامنے بے حیثیت آپ کے بلند مرتبہ کے مقابل ناچیز اور آپ کے حق کا اقرار کرنے والا، آپ کے پاس پناہ لینے آیا ہے، آپ کے حرم کی طرف سفر کرکے پہنچا آپ کے مقام کی طرف رخ کئے ہوئے خدا کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہے، اندر آجاؤں اے میرے مولا کیا اندر آجاؤں اے ولی خدا کیا اندر آجاؤں اے فرشتو جو اِس حرم کے گرد موجود ہو اِس زیارت گاہ میں اقامت رکھتے ہو۔

پس اگر زائر کے دل میں خوف پیدا ہو جائے اور آنکھوں میں آنسو آجائیں تو سمجھے کہ اجازت مل گئی پس اندر داخل ہو جائے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور پھر بایاں اور کہے:

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ	خدا کے نام سے خدا کی ذات سے خدا کی راہ میں اور رسول خدا کے دین و آئین پر اے معبود! جگہ دے مجھ کو بابرکت مکان میں اور تو ہے بہترین میزبان۔

اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ.	

پھر کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ، الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ، اَلَّذِيْ مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِيْ زِيَارَةَ مَوْلَايَ بِاِحْسَانِهٖ، وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا وَّلَا عَنْ ذِمَّتِهٖ مَدْفُوْعًا، بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ.	خدا بزرگ تر ہے بزرگی کے ساتھ اور حمد ہے خدا کے لئے بہت پاک تر ہے خدا ہر صبح اور ہر شام اور حمد ہے خدا کے لئے جو تنہا بے نیاز بزرگی والا یگانہ فضل کرنے والا، احسان کے ساتھ بہت عطا کرنے والا، محبت کے ساتھ وہ جس کی عطا اور احسان سے میرے مولا کی زیارت میرے لئے آسان ہوئی، اُس نے مجھے اِن کی زیارت کرنے سے نہیں روکا اور اِن کی پناہ سے محروم نہیں کیا بلکہ اُس نے عطاو بخشش سے کام لیا۔

اب اندر جائے اور جب روضہ کے درمیان پہنچے تو قبر کے سامنے گریہ کرتے ہوئے عاجزی سے کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ اَمِيْنِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حَبِيْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ حُجَّةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَ ابْنَ ثَارِهٖ وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ جَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اسْتُبِيْحَ حَرَمُكَ وَقُتِلْتَ مَظْلُوْمًا.	آپ پر سلام ہو اے آدم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے چنے ہوئے ہیں، آپ پر سلام ہو اے نوح علیہ السلام کے وارث جو خدا کے امین ہیں، سلام ہو آپ پر اے ابراہیم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، سلام ہو آپ پر اے موسیٰ علیہ السلام کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰ علیہ السلام کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد ﷺ کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں، سلام ہو آپ پر اے علی علیہ السلام کے وارث جو حجت خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے وصی نیک پرہیزگار، آپ پر سلام ہو اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزند اور وہ خون جس کا بدلہ لیا جانا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا، برے کاموں سے منع کیا اور راہ خدا میں جہاد کیا جو جہاد کرنے کا حق ہے، یہاں تک کہ آپ کی بے احترامی ہوئی اور مظلومی میں قتل ہو گئے۔

پھر حضرت علیہ السلام کے روضہ مبارک کے سرہانے رقّت دل اور روتی آنکھوں کے ساتھ کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ،	آپ پر سلام ہو اے ابا عبداللہ، آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے اوصیا کے سردار کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَطَلَ الْمُسْلِمِيْنَ، يَا مَوْلَایَ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَ لَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُّدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَ اَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ مَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ اَعْلَامُ الْهُدٰى، وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا.	فرزند جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو اے مسلمانوں میں بڑے بہادر، اے میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی صورت میں رہے عزت والی پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں، جاہلیت نے آپ کو اپنی نجاستوں سے آلودہ نہیں کیا اور نہ اُس نے آپ پر بُرے اثرات ڈالے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستونوں مسلمانوں کے سرداروں اور مومنوں کے قلعوں میں سے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام نیکوکار، پرہیزگار، پسندیدہ، پاکیزہ، رہبر، راہ یافتہ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو ائمہ آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیز گاری کے پیام، ہدایت کے نشان، خدا کی مضبوط رسی اور اہل دنیا پر اُس کی حجت ہیں۔

اب خود کو قبر مبارک کے ساتھ لپٹائے اور کہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، يَا مَوْلَایَ اَنَا مُوَالٍ لِّوَلِيِّكُمْ وَ مُعَادٍ لِّعَدُوِّكُمْ، وَ اَنَا بِكُمْ مُّؤْمِنٌ وَ بِاِيَابِكُمْ، مُوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ، وَ قَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ، يَا مَوْلَایَ اَتَيْتُكَ خَآئِفًا فَاٰمِنِّيْ، وَ اَتَيْتُكَ مُسْتَجِيْرًا فَاَجِرْنِيْ، وَ اَتَيْتُكَ فَقِيْرًا فَاَغْنِنِيْ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَایَ اَنْتَ مَوْلَایَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اٰمَنْتُ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ وَ بِظَاهِرِكُمْ وَ بَاطِنِكُمْ وَ اَوَّلِكُمْ وَ اٰخِرِكُمْ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ التَّالِيْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَ اَمِيْنُ اللّٰهِ الدَّاعِيْ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ.	یقیناً ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں، اے میرے مولا میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں، آپ کا اور آپ کی رجعت کا اعتقاد رکھتا ہوں، میں یقین رکھتا ہوں اپنے دین کے احکام اور اپنے عمل کے بدلے پر میرا دل آپ کے دل سے پیوستہ اور میرا مقصد آپ کے مقصد کی پیروی ہے، اے میرے مولا آپ کے پاس ڈرتا ہوا آیا ہوں مجھے تسلی دیں، آپ کے پاس پناہ لینے آیا ہوں مجھے پناہ دیں اور آپ کے پاس محتاج ہو کر آیا ہوں مالا مال کریں، اے میرے آقا! اے میرے مولا! آپ میرے وہ مولا ہیں جو خدا کی ساری مخلوق پر اُس کی حجت ہیں، میں ایمان رکھتا ہوں آپ کے نہاں وعیاں پر آپ کے ظاہر پر اور آپ کے باطن پر اور آپ کے اول پر اور آخر پر میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کتاب خدا کی تلاوت کرنے والے، خدا کے امین ہیں اور بہترین نصیحت کے ساتھ خدا کی طرف بلانے والے ہیں، خدا لعنت کرے اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور جس نے آپ کو قتل کیا اور خدا لعنت کرے اُس گروہ پر جس نے یہ بات سنی تو اِس پر خوش ہوا۔

پھر حضرت علیہ السلام کے سرہانے کی طرف دو رکعت نماز بجالائے اور نماز کا سلام دینے کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صَلَّيْتُ وَ لَكَ رَكَعْتُ وَ لَكَ سَجَدْتُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَاِنَّهُ لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ وَ الرُّكُوْعُ وَ السُّجُوْدُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَ التَّحِيَّةِ وَ ارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ، اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِّنِّيْ اِلٰى سَيِّدِيْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَيْهِ، وَ تَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَ اَجِرْنِيْ عَلَيْهِمَآ اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَ رَجَآئِيْ فِيْكَ وَ فِيْ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اے معبود! بے شک میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے لئے سجدہ کیا، تُو یکتا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں، پس نہیں ہے جائز نماز پڑھنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا مگر تیرے ہی واسطے، اِس لئے کہ تُو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے معبود محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور پہنچا اُن کو میری طرف سے بہترین سلام اور درود اور پلٹا مجھ پر اُن کی طرف سے دعا سلامتی، اے معبود! میری یہ دو رکعت نماز ہدیہ ہے میری طرف سے میرے سردار حسینؑ کے لئے جو فرزند ہیں علیؑ کے اُن دونوں پر سلام، اے معبود حضرت محمدؐ پر اور حسینؑ پر رحمت فرما اور بوسہ دے اُن کو میری طرف سے اور پوری کر ان کی خاطر میری بہترین آرزو اور امید جو میں تجھ سے اور تیرے اِس ولی سے رکھتا ہوں اے مومنوں کے سرپرست۔

پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے لپٹا کر بوسہ دے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ، قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ وَ اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهُ وَلِيُّكَ وَ ابْنُ وَلِيِّكَ وَ صَفِيُّكَ الثَّآئِرُ بِحَقِّكَ، اَكْرَمْتَهُ بِكَرَامَتِكَ وَ خَتَمْتَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، وَ جَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَ قَآئِدًا مِّنَ الْقَادَةِ، وَ اَكْرَمْتَهُ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ وَ اَعْطَيْتَهُ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَآءِ، وَ جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَآءِ، فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ، وَ مَنَحَ النَّصِيْحَةَ، وَ بَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتَنْقَذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَ حَيْرَةِ الضَّلَالَةِ، وَ قَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَ بَاعَ حَظَّهُ مِنَ الْاٰخِرَةِ بِالْاَدْنٰى، وَ تَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ وَ اَسْخَطَكَ وَ اَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَ اَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اُولِي الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ حَمَلَةَ

سلام ہو حسینؑ ابن علیؑ پر کہ جو ستم رسیدہ شہید ہیں، ایسے مقتول ہیں جن پر آنسو بہائے گئے اور جن پر مصیبتیں آپڑیں، اے معبود! بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ ضرور وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے بیٹے اور تیرے پسندیدہ، تیری خاطر انتقام لینے والے ہیں، جن کو تُو نے اپنی عزت سے عزت دی اور اُنہیں شہادت کی موت نصیب فرمائی اور انہیں سرداروں کا سردار اور رہنماؤں کا رہنما بنایا، تُو نے بزرگی دی اُن کو پاکیزہ پیدائش سے اور عطا فرمائے اُن کو نبیوں کے ورثے، تُو نے قرار دیا اُن کو اپنی مخلوق پر حجت اوصیاء میں سے، پس انہوں نے دعوت حق میں حجت تمام کی، لگاتار نصیحت کرتے رہے اور تیرے نام پر گردن کٹا دی تاکہ تیرے بندوں کو جہالت کے اندھیروں اور گمراہی کی پریشانیوں سے نکالیں، جبکہ اُن کے خلاف وہ لوگ جمع تھے جن کو دنیا نے دھوکہ دیا انہوں نے آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیا اور خواہش کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے اور تیرے نبی کو ناراض کیا، تیرے اُن بندوں کا کہنا مانا جو فسادی اور بے ایمان تھے اور اُن

الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ، فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ لَّا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهُ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنًا وَّبِيْلًا وَّعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔	گناہوں کا بوجھ اٹھا لیا کہ اُن کا جہنم میں جانا لازم ٹھہرا پس حسینؑ نے تیرے لئے اُن سے صبر و احتیاط کے ساتھ جہاد کیا پیچھے نہیں ہٹے خدا کے بارے میں انہوں نے کسی ملامت کرنے والے کو اہمیت نہ دی حتیٰ کہ تیری فرمانبرداری میں اُن کا خون بہا دیا گیا اور اُن کی حرمت پامال کی گئی، اے معبود! اُن ظالموں پر لعنت کہ وہ لعنت جو سخت ہو اور جھونک دے اُن کو دردناک عذاب میں۔

پھر حضرت علی اکبر علیہ السلام جو امام حسین علیہما السلام کی پائنتی میں ہیں ان کی طرف جائے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ الشَّهِيْدُ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ عِشْتَ سَعِيْدًا وَقُتِلْتَ مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا۔	آپ پر سلام ہو اے ولیٔ خدا، آپ پر سلام ہو اے خاتم الانبیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خاتم الانبیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فرزند فاطمہؑ جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے کہ جو ستم رسیدہ شہید ہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ نے سعادت مندی کی زندگی گزاری اور مظلوم شہید قتل کئے گئے۔

اب دیگر شہداء کی طرف منہ کرے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الذَّآبُّوْنَ عَنْ تَوْحِيْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا۔	آپ پر سلام ہو اے خدا کی توحید کی خاطر جنگ کرنے والو، آپ پر سلام ہو کہ آپ نے بڑا صبر کیا، ہاں کیا ہی اچھا ہے آپ کا آخرت کا گھر، میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

اس کے بعد حضرت عباس بن حضرت علی المرتضیٰ علیہما السلام کے روضہ مبارک پر جائے اور ضریح پاک کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ الصِّدِّيْقُ الْمُوَاسِيْ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اٰمَنْتَ بِاللهِ وَ نَصَرْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، وَ دَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ اللهِ وَ وَاسَيْتَ بِنَفْسِكَ، فَعَلَيْكَ مِنَ اللهِ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ۔	آپ پر سلام ہو اے بندہ نیک و پرہیزگار صاحب صدق اور فداکار میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا پر ایمان رکھتے تھے آپ نے رسول خداﷺ کے فرزند کا ساتھ دیا لوگوں کو راہ خدا کی طرف بلایا اور آپ نے ہمدردی میں جان قربان کر دی، پس آپ پر خدا کی طرف سے بہترین رحمت اور سلام ہو۔

پھر اپنے آپ کو قبر شریف سے لپٹائے اور کہے:

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ	قربان آپ پر میرے ماں باپ اے دین خدا کے ناصر، سلام ہو آپ پر اے حسینؑ کی مدد کرنے والے جو صدیق ہیں، آپ

الْحُسَيْنِ الصِّدِّيْقِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، عَلَيْكَ مِنِّي السَّلَامُ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ.	پر سلام ہو حسینؑ کے مددگار جو شہید ہیں آپ پر میری طرف سے سلام ہو جب تک باقی ہوں اور جب تک رات دن باقی ہیں۔

پھر حضرت کے سرہانے کی طرف جائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ وَ رَكَعْتُ وَ سَجَدْتُّ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ وَ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَ التَّحِيَّةِ، وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ، اَللّٰهُمَّ وَ هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِّنِّيْ اِلٰى مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَيْهِ، وَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَ اُجُرْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِاَفْضَلِ اَمَلِيْ وَ رَجَآئِيْ فِيْكَ وَفِيْ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.	اے معبود! بے شک میں نے تیرے لیے نماز پڑھی، رکوع کیا اور سجدہ کیا ہے کہ تُو یگانہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، یہی وجہ ہے کہ نماز، رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا مگر صرف تیرے ہی لیے کہ بے شک تُو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور اُن کو میری طرف سے بہترین سلام اور دعا پہنچا اور لَوٹا مجھ پر اُن کی طرف سے دعا سلامتی، اے معبود! یہ دو رکعت نماز ہدیہ ہے میری طرف سے میرے مولا حسین ابن علیؑ کی خدمت میں، اے معبود! محمد ﷺ پر اور حسینؑ پر رحمت فرما اور میرا یہ عمل قبول فرما اور مجھ کو اِس پر وہ بہترین اجر دے جس کی میں تجھ سے اُمید کرتا ہوں جبکہ تیرے اُس ولی اور مومنوں کے مولا کے دربار میں ہوں۔

جب یہ دعا پڑھ لے تو ضریح حضرت امام حسین علیہ السلام پر واپس آجائے اور جب تک چاہے حضرت کے پاس رہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس مقدس جگہ کو اپنی خواب گاہ نہ بنائے۔

جب امام حسین علیہ السلام سے وداع کرنا چاہے تو آپ کے سرہانے کے نزدیک کھڑا ہو جائے اور روتے ہوئے کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَّا قَالٍ وَّلَا سَئِمٍ، فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ، وَ اِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْٓءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الصَّابِرِيْنَ، يَا مَوْلَايَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ، وَ رَزَقَنِيَ الْعَوْدَ اِلَيْكَ وَ الْمَقَامَ فِيْ حَرَمِكَ وَ الْكَوْنَ فِيْ مَشْهَدِكَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.	آپ پر سلام ہو اے میرے آقا وداع کرنے والے کا، سلام اُس کا جو دل تنگ نہیں اور نہ تھکا ہوا ہے پس اگر میں پلٹ جاؤں تو اِس کی وجہ رنجش نہیں اور اگر ٹھہروں تو اس کی وجہ بدگمانی نہیں اُس وعدے سے جو خدا نے صابروں سے کیا ہے، اے میرے آقا! خدا اِس زیارت کو میرے لئے آخری زیارت قرار نہ دے، وہ مجھے آپ کے حضور دوبارہ آنا نصیب کرے، آپ کے حرم میں ٹھہرنے کا موقع دے اور آپ کے روضہ پر حاضری کی سعادت بخشے، ایسا ہی ہو اے جہانوں کے رب۔

اب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ضریح مقدس کو بوسہ دے اور اپنے سارے بدن کو اس سے مس کرے کہ بے شک یہ اس کے لئے حفظ و امان کا باعث ہے پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاں سے نکل پڑے لیکن اس طرح کہ اس کا منہ قبر مبارک کی طرف ہو اور قبر مبارک کی

طرف پشت نہ کرے اس وقت یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ الْمَقَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيْكَ الْقُرْاٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الْخِصَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّي الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْحَرَمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔	آپ پر سلام ہو اے اہل ایمان کے مقام کے دروازہ، آپ پر سلام ہو اے ہم مرتبہ قرآن، آپ پر سلام ہو اے دشمنوں پر حجت، آپ پر سلام ہو اے کشتیٔ نجات، آپ پر سلام ہو اے میرے رب کے فرشتو جو اِس حرم میں اقامت رکھتے ہیں سلام ہو آپ پر ہمیشہ ہمیشہ جب تک میں باقی ہوں اور رات دن باقی ہیں۔

پھر یہ کہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔	ہم خدا کے ہیں اور اُسی کی طرف پلٹنے والے ہیں اور نہیں حرکت اور نہیں قوت مگر وہ جو خدائے بلند و بزرگ سے ملتی ہے۔

اس کے ساتھ حرم پاک سے باہر آجائے۔

سید ابن طاؤس اور شیخ محمد بن المشہدی فرماتے ہیں کہ جو زائر اس طرح عمل کرے گا تو گویا وہ اس شخص کی مثل ہے جس نے خدائے تعالیٰ کی عرش پر زیارت کی ہو۔

عرفہ کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت

جاننا چاہیے کہ اہل بیت اطہار علیہم السلام سے زیارت عرفہ سے متعلق بہت زیادہ روایات اور جو کچھ اس کی فضیلت و ثواب میں وارد ہوا ہے وہ حد شمار سے باہر ہے لیکن یہاں ہم زائرین کا شوق بڑھانے کے لئے ان میں سے چند حدیثیں نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

بشیر دہان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گزارش کی کہ بعض موقعوں پر حج مجھ سے ترک ہو جاتا ہے اور میں عرفہ کا دن ضریح امام حسین علیہ السلام کے پاس گزارتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اے بشیر! یہ تو بہت اچھا عمل کرتا ہے کیونکہ جو مومن امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے روزِ عید کے علاوہ کسی دن آپ کی زیارت کرے تو اس کے لئے بیس حج اور بیس عمرہ مقبولہ اور بیس جہاد کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی پیغمبر یا امام عادل کی ہمراہی میں کیئے ہوں۔ پھر جو شخص عید کے دن آپ کی زیارت کرے تو اس کے نامہ اعمال میں سو حج، سو عمرہ مقبولہ اور سو جہاد کا ثواب تحریر کیا جاتا ہے جو اس نے کسی رسول یا امامِ عادل کے ہمراہ کئے ہوں اور جو شخص عرفہ کے دن امام حسین علیہ السلام کی معرفت کے ساتھ آپ کی زیارت کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ہزار حج، ہزار عمرہ مقبولہ اور ہزار جہاد کا ثواب تحریر کیا جاتا ہے جو اس نے کسی رسول یا امام عادل کے ساتھ کئے ہوں۔

میں نے عرض کی کہ مجھ کو وقوف عرفات کا ثواب کہاں مل سکتا ہے؟

پس حضرت نے غضب کی نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اے بشیر! جب کوئی شخص روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے جائے اور نہر فرات میں غسل کرے اس کے بعد حضرت کی قبر شریف کی طرف چلے تو خدا اس کے ہر قدم کے لئے جو وہ اٹھاتا ہے اس کے نام ایک حج کا ثواب لکھے گا جو وہ

تمام مناسک کے ساتھ بجالائے راوی کا کہنا ہے کہ میرے خیال میں حضرت نے حج کے ساتھ عمرہ اور غزوہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ بہت سی معتبر احادیث ہیں موجود ہے کہ خدائے تعالیٰ روز عرفہ اہل عرفات کی طرف نظر کرنے سے پہلے زائرین قبر امام حسین علیہ السلام پر نظر رحمت کرتا ہے۔

ایک معتبر حدیث میں رفاعہ سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اس سال حج کیا ہے؟ رفاعہ نے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں میرے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ حج کے لئے جاتا تاہم میں نے عرفہ کا دن امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک پر گزارا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اے رفاعہ! تم نے ان اعمال ہیں کوئی کمی نہیں کی جو اہل منیٰ نے وہاں انجام دیے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ حج کو ترک کر دیں تو ضرور تم کو ایسی حدیث سناتا کہ تم حضرت کی زیارت کبھی ترک نہ کرتے۔

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد فرمایا: "مجھے میرے والد گرامی نے خبر دی ہے کہ جو امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کی طرف جائے جب کہ حضرت کے حق کو پہچانتا ہو اور بڑائی جتانے کے لئے بھی نہ جا رہا ہو تو اس کے ساتھ ایک ہزار فرشتے دائیں جانب اور ایک ہزار فرشتے بائیں جانب ہوتے ہیں نیز اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب تحریر کیا جاتا ہے جو اس نے کسی پیغمبر یا وصی پیغمبر کے ساتھ ادا کئے ہوں۔"

کیفیت زیارت

باقی رہی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی کیفیت تو جیسا کہ بزرگ علماء اور رؤسائے مذہب نے فرمایا ہے وہ یوں ہے کہ جب کوئی شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو اگر اس کے لئے ممکن ہو تو نہر فرات میں غسل کرے (اب شہر میں نہر فرات ہی کا پانی سپلائی ہوتا ہے) اگر نہ مل سکے تو جس پاک پانی سے ہو سکے غسل کرے (یاد رہے کہ کربلا میں ہر گھر اور ہوٹل میں نہر فرات ہی کا پانی ہوتا ہے) اور پاکیزہ لباس پہنے اور سنجیدگی و وقار کے ساتھ چلے، جب حرم کے دروازہ پر پہنچ جائے تو کہے: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَ اَصِيْلًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى،	خدا بزرگ تر ہے۔ بزرگی کے ساتھ اور حمد ہے خدا کے لئے، پاک و منزہ ہے خدا ہر صبح اور شام اور حمد ہے خدا کے لئے جس نے اِس طرف ہماری رہنمائی کی اور ہم راہ نہ پا سکتے اگر خدا ہماری رہنمائی نہ فرماتا، ضرور آئے ہیں ہمارے رب کے سبھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کے ساتھ، سلام ہو خدا کے رسولؐ پر، سلام ہو مومنوں کے امیر پر، سلام ہو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو حضرات حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام پر، سلام ہو حضرت علی بن الحسین علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت محمد بن علی علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت علی بن موسیٰ علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت محمد بن علی علیہما

اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْمُنْتَظَرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ الْمُوَالِيْ لِوَلِيِّكَ الْمُعَادِيْ لِعَدُوِّكَ اسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ وَ تَقَرَّبَ اِلَى اللهِ بِقَصْدِكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانِيْ لِوَلَايَتِكَ وَ خَصَّنِيْ بِزِيَارَتِكَ وَ سَهَّلَ لِيْ قَصْدَكَ.	السلام پر، سلام ہو حضرت علی بن محمد علیہما السلام پر، سلام ہو حضرت حسن بن علی علیہما السلام پر، سلام ہو اُس خلف صالح پر جو منتظر ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابا عبداللہ، آپ پر سلام ہو اے رسول خدا ﷺ کے فرزند، آپ کا یہ غلام جو آپ کے غلام اور آپ کی کنیز کا بیٹا ہے، آپ کے دوست سے دوستی رکھنے والا، آپ کے دشمن سے دشمنی رکھنے والا، پناہ لیتا ہے آپ کے روضہ کی اور آپ کی طرف آنے میں خدا کا قرب چاہتا ہے، حمد ہے خدا کے لئے جس نے مجھے آپ کی ولایت کا راستہ دکھایا، مجھے آپ کی زیارت کے لئے مخصوص کیا اور آپ کی طرف آنے میں آسانی دی۔

پس حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مقدسہ میں داخل ہو جائے اور آپ کے سر کے مقابل کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ ثَارِهٖ وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ اَطَعْتَ اللهَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ	آپ پر سلام ہو اے آدم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے پسندیدہ ہیں آپ پر سلام ہو اے نوح علیہ السلام کے وارث جو خدا کے نبی ہیں آپ پر سلام ہو اے ابراہیم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں آپ پر سلام ہو اے عیسیٰ علیہ السلام کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد ﷺ کے وارث جو خدا کے محبوب ہیں سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین علی علیہ السلام کے وارث سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وارث آپ پر سلام ہو اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرزند آپ پر سلام ہو اے علی مرتضیٰ علیہ السلام کے فرزند آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند آپ پر سلام ہو اے خدیجہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزند اور وہ خون جس کا بدلہ لیا جائے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا، بُرے کاموں سے منع کیا اور خدا کی اطاعت کرتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ پس خدا لعنت کرے اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا خدا لعنت کرے، اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اُس گروہ پر جس نے

بِذٰلِكَ فَرَضِيتُ بِهٖ، يَا مَوْلَاىَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ اُشْهِدُ اللهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهُ وَ اَنْبِيَآئَهُ وَ رُسُلَهُ اَنِّىْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ بِاِيَابِكُمْ، مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِىْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِىْ وَ مُنْقَلَبِىْ اِلٰى رَبِّىْ، فَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَ عَلٰى شَاهِدِكُمْ وَ عَلٰى غَآئِبِكُمْ وَ ظَاهِرِكُمْ وَ بَاطِنِكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَ ابْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ ابْنَ قَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ، وَ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَ اَنْتَ بَابُ الْهُدٰى وَ اِمَامُ التُّقٰى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَ خَامِسُ اَصْحَابِ الْكِسَآءِ غَذَّتْكَ يَدُ الرَّحْمَةِ، وَ رَضَعْتَ مِنْ ثَدْيِ الْاِيْمَانِ، وَ رُبِّيْتَ فِيْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ، فَالنَّفْسُ غَيْرُ رَاضِيَةٍ بِفِرَاقِكَ وَ لَا شَآكَّةٍ فِيْ حَيَاتِكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰبَآئِكَ وَ اَبْنَآئِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَرِيْعَ الْعَبْرَةِ السَّاكِبَةِ، وَ قَرِيْنَ الْمُصِيْبَةِ الرَّاتِبَةِ، لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ، وَ انْتَهَكَتْ فِيْكَ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ فَقُتِلْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ مَقْهُوْرًا، وَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِكَ مَوْتُوْرًا، وَ اَصْبَحَ كِتَابُ اللهِ بِفَقْدِكَ مَهْجُوْرًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى جَدِّكَ وَ اَبِيْكَ وَ اُمِّكَ وَ اَخِيْكَ وَ عَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ بَنِيْكَ، وَ عَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْحَآفِّيْنَ بِقَبْرِكَ وَ الشَّاهِدِيْنَ لِزُوَّارِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْقَبُوْلِ عَلٰى

یہ واقعہ سنا تو اِس پر خوش ہوا، اے میرے آقا! اے اباعبداللہ علیہ السلام میں گواہ کرتا ہوں خدا کو، اُس کے فرشتوں کو، اُس کے نبیوں اور رسولوں کو اِس پر کہ میں آپ پر اور آپ کی رجعت پر ایمان رکھتا اور یقین رکھتا ہوں، احکام دین پر اپنے عمل کی جزا پر اور خدا کی طرف اپنی واپسی پر پس خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر، آپ کی روحوں پر، آپ کے بدنوں پر اور آپ میں سے حاضر پر اور آپ کے غائب پر، آپ کے ظاہر پر اور باطن پر رحمتیں ہوں، سلام ہو آپ پر اے خاتم الانبیاء کے فرزند، اوصیاء کے سردار کے فرزند، پرہیزگاروں کے امام کے فرزند، چمکتے چہرے والوں کے پیشوا کے فرزند، نعمتوں والی جنت میں داخلے تک سلام اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ آپ ہدایت کا دروازہ ہیں، پرہیزگاروں کے امام ہیں، خدا کی مضبوط رسی ہیں، اہل دنیا پر خدا کی حجت ہیں اور آپ اہل کساء کے پانچویں فرد ہیں، آپ نے دست رحمت سے غذا کھائی، سرچشمہ ایمان سے دودھ پیا اور آپ نے اسلام کی آغوش میں پرورش پائی، پس یہ دل آپ کی جدائی میں ناخوش ہے اور اُسے آپ کے زندہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں، خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر آپ کے بزرگان پر اور آپ کے فرزندوں پر، سلام ہو آپ پر اے وہ شہید جس پر آنسو بہائے گئے اور جس پر مصیبت پہ مصیبت آتی رہی، خدا لعنت کرے اُس گروہ پر جس نے آپ کی حرمت کو ملحوظ نہ رکھا، پس خدا کی رحمت ہو آپ پر کہ آپ ظلم و ستم سے شہید کئے گئے، رسول اکرم ﷺ آپ کے خون کا بدلہ لینے کے دعویدار بنے اور آپ کی شہادت سے کتابِ خدا پر عمل ترک کر دیا گیا، آپ پر سلام ہو اور آپ کے نانا پر، آپ کے والد پر، آپ کی والدہ پر اور آپ کے بھائی پر، سلام ہو آپ کی اولاد میں ائمہؑ پر اور سلام ہو آپ کے ہمراہ شہید ہونے والوں پر، سلام ہو اُن فرشتوں پر جو آپ کی قبر کے گرد رہتے ہیں وہ آپ کے زائروں کے گواہ ہیں اور آپ کے محبوں کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے آمین کہتے ہیں اور سلام ہو آپ پر اور خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں، قربان آپ پر میرے ماں باپ اے

دُعَآءِ شِيْعَتِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ، يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ قَصَدْتُّ حَرَمَكَ وَاَتَيْتُ مَشْهَدَكَ اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهٗ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِيْ لَكَ لَدَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِمَنِّهٖ وَجُوْدِهٖ وَكَرَمِهٖ.	رسول خداؐ کے فرزند، قربان آپ پر میرے ماں باپ اے ابا عبداللہ علیہ السلام یقیناً آپ کی سوگواری اور آپ کی مصیبت بہت بھاری ہے ہم پر اور ان سب پر جو آسمانوں اور زمین میں رہتے ہیں، پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے زین کسی، لگام دی اور آپ سے لڑنے کے لئے گھوڑے تیار کئے، اے میرے آقا! اے ابا عبداللہ! میں نے آپ کے حرم کا ارادہ کیا اور آپ کے مزار پر حاضر ہوا، سوال کرتا ہوں خدا سے آپ کی شان کے وسیلہ سے جو اُس کے ہاں ہے اور آپ کے مرتبے کے واسطے سے جو اُس کے حضور ہے یہ کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کرے اور یہ کہ مجھے آپ کے ساتھ رکھے دنیا اور آخرت میں اپنے احسان بخشش اور عطا سے کام لے کر۔

پھر ضریح مبارک پر بوسہ دے اور سرہانے کی طرف ہو کر دو رکعت نماز سورۂ حمد کے ساتھ جو سورہ چاہے پڑھ کر ادا کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُّ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَ السَّلَامِ، وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ، اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِّنِّيْٓ اِلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَاِمَامِي الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّيْ، وَاجْزِنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَرَجَآئِيْ فِيْكَ وَفِيْ وَلِيِّكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! بے شک میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، رکوع کیا اور سجدہ کیا ہے تُو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں، یہی وجہ ہے کہ نماز رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا مگر صرف تیرے لئے کہ بے شک تُو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اے معبود! درود بھیج محمد وآل محمد علیہم السلام پر اور پہنچا اُن کو میری طرف سے بہترین دعا اور سلام اور لوٹا مجھ پر اُن کی طرف سے دعائے امن و سلامتی۔ اے معبود! یہ دو رکعت نماز ہدیہ ہے میری طرف سے میرے مولا، میرے آقا اور میرے امام حسین بن علی علیہما السلام کی خدمت میں، اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میرا یہ عمل قبول فرما اور مجھے اِس پر بہترین اجر دے جس کی امید و تمنا کرتا ہوں تجھ سے اور تیرے اِس ولی سے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اب اٹھے اور امام حسین علیہ السلام کی پائنتی میں حضرت علی اکبرؑ کی زیارت کرے کہ جن کا سر اپنے پدر گرامی کے پاؤں کے قریب ہے پس آپ کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ ابْنُ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ ابْنُ الْمَظْلُوْمِ، لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَ ابْنَ وَلِيِّهٖ، لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ وَ جَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَ اَبْرَءُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.	آپ پر سلام ہو اے رسول خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے نبی خدا کے فرزند سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے حسینؑ شہید کے فرزند، آپ پر سلام ہو کہ آپ شہید ہیں شہید کے فرزند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ مظلوم ہیں، مظلوم کے فرزند ہیں، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے یہ واقعہ سنا تو اِس پر خوش ہوا، آپ پر سلام ہو اے میرے مولا، آپ پر سلام ہو اے ولی خدا اور ولی خدا کے فرزند، یقیناً آپ کا دکھ اور آپ کا سوگ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور اُن کے اِس عمل پر میں بیزار ہوں آپ اور خدا کے سامنے دنیا و آخرت میں۔

پھر دیگر شہدا کربلا کی طرف متوجہ ہو کر ان کی زیارت کرے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَوْلِيَآءَ اللهِ وَ اَحِبَّآءَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَصْفِيَآءَ اللهِ وَ اَوِدَّآءَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ دِيْنِ اللهِ وَ اَنْصَارَ نَبِيِّهٖ، وَ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِاللهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الْمَظْلُوْمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ، وَ فُزْتُمْ وَ اللهِ فَوْزًا عَظِيْمًا، يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ فِي الْجِنَانِ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا، وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	سلام ہو تم پر اے اولیاء خدا اور اُس کے پیارو، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدو اور اُس کے خاص بندو، آپ پر سلام ہو اے دین خدا کی مدد کرنے والو اور اُس کے نبی کی نصرت کرنے والو امیر المومنینؑ کی امداد کرنے والو اور فاطمہؑ کی حمایت کرنے والو جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے ابو محمد حسنؑ کے مددگار جو خدا کے ولی اور نصیحت کرنے والے ہیں، آپ سب پر سلام ہو اے ابو عبداللہ حسینؑ کی نصرت کرنے والو جو ایسے شہید ہیں کہ جن پر ظلم کیا گیا، خدا کی رحمتیں ہوں، اِن سب پر قربان میرے ماں باپ آپ پر، آپ پاکیزہ ہیں اور وہ زمین بھی پاک ہے جس میں آپ دفن کئے گئے، قسم بخدا کہ آپ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی، اے کاش کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو پہنچتا آپ کے ہمراہ جنت میں، جو شہیدوں اور نیک لوگوں کا مقام ہے اور وہ کیا ہی اچھے ہمراہی ہیں اور سلام ہو آپ پر خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں۔

اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے سرہانے کی طرف آجائے اور وہاں اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں مانگے۔

سید ابن طاؤس اور شہیدؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے بعد روضہ حضرت عباس علیہ السلام پر جائے وہاں پہنچ کر قبر شریف کے نزدیک کھڑا ہو جائے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ بْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّ اَقْدَمِهِمْ اِيْمَانًا وَّ اَقْوَمِهِمْ بِدِيْنِ اللهِ وَ اَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ، اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَخِيْكَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِيْ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ وَ انْتَهَكَتْ فِيْ قَتْلِكَ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ، فَنِعْمَ الْاَخُ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَ الْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِيْهِ الْمُجِيْبُ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهٖ، الرَّاغِبُ فِيْمَا زَهِدَ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَ الثَّنَآءِ الْجَمِيْلِ، وَ اَلْحَقَكَ اللهُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِكَ فِيْ دَارِ النَّعِيْمِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	آپ پر سلام ہو اے ابالفضل عباسؑ فرزند امیر المومنینؑ آپ پر سلام ہو اے سید اوصیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے اُس کے فرزند، جو لوگوں میں پہلا مسلمان ایمان میں سب سے آگے ہے، خدا کے دین پر اُن سب سے محکم تر اور سب سے زیادہ اسلام کی حفاظت کرنے والا تھا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا اور اُس کے رسولؐ اور اپنے بھائی کی بڑی خیر خواہی کی تو آپ کیا ہی فداکار بھائی ہیں۔ پس خدا کی لعنت ہو آپ کو قتل کرنے والوں پر، خدا کی لعنت ہو اُس پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا کی لعنت ہو آپ کی حرمتوں کو ضائع کرنے والوں پر اور لعنت ہو آپ کے قتل سے اسلام کی بے حرمتی کرنیوالوں پر، پس وہ اچھے بھائی ہیں صبر والے، جہاد کرنے والے، حمایت کرنے والے، نصرت کرنے والے اور وہ بھائی ہیں جو اپنے بھائی کا دفاع کرنے والے ہیں، خدا کی اطاعت میں حاضر ہونے والے اور اُس چیز کی طرف بڑھنے والے ہیں جس سے دوسروں نے منہ موڑا، وہ ہے بہت بڑا ثواب اور بہترین تعریف۔ پس خدا آپ کو اپنے بزرگوں کے مقام پر پہنچائے نعمتوں بھری جنت میں کہ وہ ہے تعریف والا بزرگی والا۔

پھر خود کو قبر مبارک سے لپٹائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ تَعَرَّضْتُ وَ لِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِكَ قَصَدْتُّ، رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِكَ وَرَجَآءً لِمَغْفِرَتِكَ وَ جَزِيْلِ اِحْسَانِكَ، فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ بِهِمْ دَارًّا، وَ عَيْشِيْ بِهِمْ قَارًّا، وَ زِيَارَتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً، وَ ذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا، وَ اقْلِبْنِيْ بِهِمْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا دُعَآئِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ	اے معبود! تیرے سامنے حاضر ہوا ہوں تیرے پیاروں کی زیارت کے لئے چل کے آیا ہوں، تیری طرف سے ثواب کی خواہش میں تیری طرف سے مغفرت کی آرزو اور تیری مہربانی کی امید میں، پس سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور اُن کے وسیلے سے میرے رزق میں اضافہ فرما، میری زندگی کو پُر سکون، میری زیارت کو قبول اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور اُن کے واسطے سے مجھے کامیاب و کامران لوٹا قبولِ دعا کے ساتھ کہ جس بہترین

بِهٖ اَحَدٌ مِنْ زُوَّارِهٖ وَالْقَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

صورت میں تُو نے اُن کے زائروں اور اُن کی طرف آنے والوں میں سے کسی کو لوٹایا اپنی رحمت کے ساتھ۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر ضریح مبارک پر بوسہ دے اور دو رکعت نماز زیارت ادا کرے بعد میں جو ذکر و دعا چاہے پڑھے جب آپ سے وداع کرنا چاہے تو یہ زیارت پڑھے :

اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ اَسْتَرْعِيْكَ وَ اَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، اٰمَنَّا بِاللهِ وَبِالرُّسُلِ وَبِمَا جَآءَتْ بِهٖ وَدَعَتْ اِلَيْهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُ، فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا شَهِدْتُّ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِيْ، اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ، وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ، وَ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَ حَارَبَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِّنَ الْجَحِيْمِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنْ حَارَبَهُمْ لَنَآ اَعْدَآءٌ وَّ نَحْنُ مِنْهُمْ بُرَءَآءُ، وَ اَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ، وَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَ مَنْ شَرِكَ فِيْهِمْ وَ مَنْ سَرَّهٗ قَتْلُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ التَّسْلِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدٍ وَّ جَعْفَرٍ وَّ مُوْسٰى وَ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ الْحَسَنِ وَ الْحُجَّةِ، وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاحْشُرْنِيْ مَعَ هٰؤُلَآءِ الْمُسَمَّيْنَ الْاَئِمَّةِ،

میں آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر رسولوں پر اور جو پیغام وہ لائے جس کی طرف دعوت دی اور جس کی طرف رہبری کی، پس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔ اے اللہ! اِس زیارت کو میری ان کی آخری زیارت قرار نہ دے، پس اگر میں قبل اِس کے مر جاؤں تو بے شک میری بعد از موت وہی گواہی ہو گی جو گواہی میں زندگی میں دے رہا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ مومنوں کے امیر علیؑ، حسنؑ، حسینؑ علی بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ، اور حجت بن الحسنؑ اِن سب پر تیری رحمت ہو میرے امام ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اِن سے جنگ کرنے اور اِنہیں قتل کرنے والے مشرک ہیں، جنہوں نے اِن کے حکم کو رد کیا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور گواہی دیتا ہوں کہ جو اِن سے لڑے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہم اُن سے بیزار ہیں کہ وہ شیطان کا گروہ ہیں اور جنہوں نے ائمہؑ کو قتل کیا، لعنت ہو اُن پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی اور اُن پر بھی جو اِن کے قتل میں شریک ہوئے اور اِس پر خوش ہوئے۔ اے اللہ! میں بعد از درود و سلام تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسٰی، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ، اور حجتؑ پر اور میری اِس زیارت کو زیارتِ آخر قرار نہ دے۔ پس اگر تُو ایسا کرے تو مجھے اِن کے ساتھ اٹھانا جن ائمہؑ کے نام لئے گئے۔ اے معبود! ہمارے دلوں کو اِن کی اطاعت کے لئے جھکا دے۔ نیز اِن سے نصیحت حاصل کرنے محبت رکھنے اِن کے ہاں حاضر ہونے اور حکم

اَللّٰهُمَّ وَ ذَلِّلْ قُلُوبَنَا لَهُمْ بِالطَّاعَةِ وَ الْمُنَاصَحَةِ وَ الْمَحَبَّةِ وَحُسْنِ الْمُوَازَرَةِ وَالتَّسْلِيْمِ.	ماننے میں لگادے۔

دعائے امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ، وَ لَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ، وَ لَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ، وَ هُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ، فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَآئِعِ، وَ اَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَآئِعَ، لَا تَخْفٰی عَلَیْهِ الطَّلَآئِعُ، وَ لَا تَضِیْعُ عِنْدَهُ الْوَدَآئِعُ، جَازِیْ كُلِّ صَانِعٍ، وَ رَآئِشُ كُلِّ قَانِعٍ، وَ رَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ، وَ مُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَ الْكِتَابِ الْجَامِعِ، بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ، وَ هُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ، وَ لِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ، وَ لِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ، وَ لِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ، فَلَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ، وَ لَا شَیْءَ یَعْدِلُهٗ، وَ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ، اَللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ، وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَرْغَبُ اِلَیْكَ، وَ اَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِیَّةِ لَكَ، مُقِرًّا بِاَنَّكَ رَبِّیْ، اِلَیْكَ مَرَدِّیْ، اِبْتَدَاْتَنِیْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا، وَ خَلَقْتَنِیْ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ اَسْكَنْتَنِی الْاَصْلَابَ، اٰمِنًا لِرَیْبِ الْمَنُوْنِ، وَ اخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ وَ السِّنِیْنَ، فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِّنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ، فِیْ تَقَادُمٍ مِّنَ الْاَیَّامِ الْمَاضِیَةِ، وَ الْقُرُوْنِ الْخَالِیَةِ، لَمْ تُخْرِجْنِیْ لِرَاْفَتِكَ بِیْ، وَ لُطْفِكَ لِیْ، وَ اِحْسَانِكَ اِلَیَّ، فِیْ	حمد ہے خدا کے لیے جس کے فیصلے کو کوئی بدلنے والا نہیں، کوئی اُس کی عطا روکنے والا نہیں اور کوئی اُس جیسی صنعت والا نہیں اور وہ کشادگی کے ساتھ دینے والا ہے اُس نے قسم قسم کی مخلوق بنائی اور بنائی ہوئی چیزوں کو اپنی حکمت سے محکم کیا، دنیا میں آنے والی کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں اس کے ہاں کوئی امانت ضائع نہیں ہوتی وہ ہر کام پر جزا دینے والا ہے وہ ہر قناعت کرنے والے کو زیادہ دینے والا اور ہر نالاں پر رحم کرنے والا ہے وہ بھلائیاں نازل کرنے والا اور چمکتے نور کے ساتھ مکمل و کامل کتاب اُتارنے والا ہے وہ لوگوں کی دُعاؤں کا سننے والا، لوگوں کے دکھ دور کرنے والا، درجے بلند کرنے والا، اور سرکشوں کی جڑ کاٹنے والا ہے پس اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی چیز اُس کے برابر نہیں، کوئی چیز اُس کے مانند نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے باریک بین خبر رکھنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ ! بے شک میں تیری طرف متوجہ ہوا ہوں، تیرے پروردگار ہونے کی گواہی دیتا اور مانتا ہوں کہ تُو میرا پالنے والا ہے اور تیری طرف لوٹا ہوں کہ تُو نے مجھ سے اپنی نعمت کا آغاز کیا، اِس سے پہلے کہ میں وجود میں آتا اور تُو نے مجھ کو مٹی سے پیدا کیا پھر بڑوں کی پُشتوں میں جگہ دی مجھے موت سے اور ماہ و سال میں آنے والی آفات سے امن دیا پس میں پے در پے ایک پشت سے ایک رحم میں آیا اُن دنوں میں جو گزرے ہیں اور اُن صدیوں میں جو بیت چکی ہیں تُو نے بوجہ اپنی محبت و مہربانی کے مجھ پر احسان کیا اور مجھے کافر بادشاہوں کے دور میں پیدا نہیں کیا کہ جنھوں نے

دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ، وَ كَذَّبُوْا رُسُلَكَ، لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدٰی، الَّذِیْ لَهٗ يَسَّرْتَنِیْ، وَ فِيْهِ اَنْشَاْتَنِیْ، وَ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِیْ بِجَمِيْلِ صُنْعِكَ، وَ سَوَابِغِ نِعَمِكَ، فَابْتَدَعْتَ خَلْقِیْ مِنْ مَّنِیٍّ يُّمْنٰی، وَ اَسْكَنْتَنِیْ فِیْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ، بَيْنَ لَحْمٍ وَّ دَمٍ وَّ جِلْدٍ، لَمْ تُشْهِدْنِیْ خَلْقِیْ، وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَیَّ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِیْ، ثُمَّ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدٰی اِلَی الدُّنْيَا تَآمًّا سَوِيًّا، وَ حَفِظْتَنِیْ فِی الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا، وَ رَزَقْتَنِیْ مِنَ الْغِذَآءِ لَبَنًا مَّرِيًّا، وَ عَطَفْتَ عَلَیَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ، وَ كَفَّلْتَنِی الْاُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ، وَ كَلَاْتَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ الْجَآنِّ، وَ سَلَّمْتَنِیْ مِنَ الزِّيَادَةِ وَ النُّقْصَانِ، فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ، حَتّٰۤی اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِالْكَلَامِ، اَتْمَمْتَ عَلَیَّ سَوَابِغَ الْاَنْعَامِ، وَ رَبَّيْتَنِیْ زَايِدًا فِیْ كُلِّ عَامٍ، حَتّٰۤی اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِیْ، وَ اعْتَدَلَتْ مِرَّتِیْ، اَوْجَبْتَ عَلَیَّ حُجَّتَكَ، بِاَنْ اَلْهَمْتَنِیْ مَعْرِفَتَكَ، وَ رَوَّعْتَنِیْ بِعَجَآئِبِ حِكْمَتِكَ، وَ اَيْقَظْتَنِیْ لِمَا ذَرَاْتَ فِیْ سَمَآئِكَ وَ اَرْضِكَ مِنْ بَدَآئِعِ خَلْقِكَ، وَ نَبَّهْتَنِیْ لِشُكْرِكَ، وَ ذِكْرِكَ، وَ اَوْجَبْتَ عَلَیَّ طَاعَتَكَ وَ عِبَادَتَكَ، وَ فَهَّمْتَنِیْ مَا جَآءَتْ بِهٖ رُسُلُكَ، وَ يَسَّرْتَ لِیْ تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ، وَ مَنَنْتَ عَلَیَّ فِیْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَ لُطْفِكَ، ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِیْ مِنْ خَيْرِ الثَّرٰی، لَمْ تَرْضَ لِیْ يَاۤ اِلٰهِیْ نِعْمَةً دُوْنَ اُخْرٰی، وَ رَزَقْتَنِیْ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَعَاشِ،

تیرے فرمان کو توڑا اور تیرے رسولوں کو جھٹلایا لیکن تُو نے مجھ کو اِس زمانے میں پیدا کیا جس میں تھوڑے عرصے میں مجھے ہدایت میسر آگئی کہ اِس میں تُو نے مجھے پالا اور اِس سے پہلے تُو نے اچھے عنوان سے میرے لیے محبت ظاہر فرمائی اور بہترین نعمتیں عطا کیں پھر میرے پیدا کرنے کا آغاز ٹپکنے والے آب حیات سے کیا اور مجھ کو تین تاریکیوں میں ٹھہرا دیا یعنی گوشت خون اور جلد کے نیچے جہاں میں نے بھی اپنی تخلیق کو نہ دیکھا اور تُو نے میرے اِس معاملے میں سے کچھ بھی مجھ پر نہ ڈالا پھر تُو نے مجھے رحمِ مادر سے نکالا کہ مجھے ہدایت دے کر دنیا میں درست و سالم جسم کے ساتھ بھیجا اور گہوارے میں میری نگہبانی کی جب میں چھوٹا بچہ تھا تُو نے میرے لیے تازہ دودھ کی غذا بہم پہنچائی اور دودھ پلانے والیوں کے دل میرے لیے نرم کر دیے تُو نے مہربان ماؤں کو میری پرورش کا ذمہ دار بنایا جن و پری کے آسیب سے میری حفاظت فرمائی اور مجھے ہر قسم کی کمی بیشی سے بچائے رکھا پس تُو برتر ہے۔ اے مہربان، اے عطاؤں والے ! یہاں تک کہ میں باتیں کرنے لگا اور یوں تُو نے مجھے اپنی بہترین نعمتیں پوری کر دیں اور ہر سال میرے جسم کو بڑھایا حتی کہ میری جسمانی ترقی اپنے کمال تک پہنچ گئ اور میری شخصیت میں توازن پیدا ہو گیا تو مجھ پر تیری حجت قائم ہو گئ اِس لیے کہ تُو نے مجھے اپنی معرفت کرائی اور اپنی عجیب عجیب حکمتوں کے ذریعے مجھے خوفزدہ کر دیا اور مجھے بیدار کیا اُن چیزوں کے ذریعے جو تُو نے آسمان و زمین میں عجیب طرح سے خلق کیں اِس طرح مجھے اپنے شکر اور ذکر سے آگاہ کیا اور مجھ پر اپنی فرمانبرداری اور عبادت لازم فرمائی تُو نے مجھے وہ چیز سمجھائی جو تیرے رسول لائے اور میرے لیے اپنی رضاؤں کی قبولیت آسان کی تو اُن سب باتوں میں مجھ پر تیرا احسان ہے اِس کے ساتھ تیری مدد اور مہربانی ہے پھر جب تُو نے مجھے پیدا کیا بہترین خاک سے تو میرے لیے اے اللہ ! تُو نے ایک آدھ نعمت پر ہی بس نہیں کی بلکہ مجھے معاش کے کئ طریقے اور فائدے کے کئ راستے عطا کیے

وَ صُنُوفِ الرِّيَاشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَمِ عَلَيَّ وَ
اِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ اِلَيَّ، حَتّٰى اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ
النِّعَمِ، وَ صَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ، لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَ
جُرْاَتِي عَلَيْكَ اَنْ دَلَلْتَنِي اِلٰى مَا يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ، وَ وَفَّقْتَنِي
لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ، فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي، وَ اِنْ سَاَلْتُكَ
اَعْطَيْتَنِي، وَ اِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي، وَ اِنْ شَكَرْتُكَ
زِدْتَنِي، كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالٌ لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ، وَ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ،
فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ، مِنْ مُّبْدِءٍ مُّعِيدٍ، حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ
تَقَدَّسَتْ اَسْمَآءُكَ، وَ عَظُمَتْ اٰلَآءُكَ، فَاَيُّ نِعَمِكَ يَآ
اِلٰهِي اُحْصِي عَدَدًا وَّ ذِكْرًا، اَمْ اَيُّ عَطَايَاكَ اَقُومُ بِهَا
شُكْرًا، وَ هِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّحْصِيَهَا الْعَآدُّوْنَ، اَوْ
يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْحَافِظُوْنَ، ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَ دَرَاْتَ عَنِّي.
اَللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَ الضَّرَّآءِ، اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ
الْعَافِيَةِ وَ السَّرَّآءِ، وَ اَنَا اَشْهَدُ يَا اِلٰهِي بِحَقِيقَةِ اِيْمَانِي، وَ
عَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِيْنِي، وَ خَالِصِ صَرِيحِ تَوْحِيدِي، وَ بَاطِنِ
مَكْنُوْنِ ضَمِيْرِي، وَ عَلَآئِقِ مَجَارِي نُوْرِ بَصَرِي، وَ
اَسَارِيْرِ صَفْحَةِ جَبِيْنِي، وَ خُرْقِ مَسَارِبِ نَفْسِي، وَ
خَذَارِيْفِ مَارِنِ عِرْنَيْنِي، وَ مَسَارِبِ سِمَاخِ سَمْعِي، وَ مَا
ضُمَّتْ وَ اَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتَايَ، وَ حَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي،
وَ مَغْرَزِ حَنَكِ فَمِي وَ فَكِّي، وَ مَنَابِتِ اَضْرَاسِي، وَ مَسَاغِ
مَطْعَمِي وَ مَشْرَبِي، وَ حِمَالَةِ اُمِّ رَاْسِي، وَ بُلُوْغِ فَارِغِ
حَبَآئِلِ عُنُقِي، وَ مَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُوْرُ صَدْرِي،

مجھ پر اپنے بڑے بہت بڑے احسان و کرم سے اور مجھ پر
اپنی سابقہ مہربانیوں سے، یہاں تک کہ جب مجھے تُو نے یہ
تمام نعمتیں دے دیں اور تکلیفیں مجھ سے دور کر دیں،
تیرے آگے میری جرأت اور میری نادانی اِس میں رکاوٹ
نہیں بنی کہ تُو نے مجھے وہ راستے بتائے جو مجھ کو تیرے
قریب کرتے اور تُو نے مجھے توفیق دی کہ تیرا پسندیدہ بنوں
پس میں نے جو دُعا مانگی تُو نے قبول کی اور جو سوال کیا وہ تُو
نے پورا فرمایا اگر میں نے تیری اطاعت کی تُو نے قدر
فرمائی اور میں نے شکر کیا تُو نے زیادہ دیا، یہ سب مجھ پر
تیری نعمتوں کی کثرت اور مجھ پر تیرا احسان و کرم ہے پس
تُو پاک ہے تُو پاک ہے کہ تو آغاز کرنے والا، لوٹانے والا،
تعریف والا، بزرگی والا ہے اور پاک ہیں تیرے نام اور
بہت بڑی ہیں تیری نعمتیں، تو اے میرے خدا! تیری کس
نعمت کی گنتی کروں اور اُسے یاد کروں یا تیری کون کونسی
عطاؤں کا شکر بجا لاؤں اور اے میرے پروردگار یہ تو اتنی
زیادہ ہیں کہ شمار کرنے والے انہیں شمار نہیں کر سکتے یا یاد
کرنے والے اُن کو یاد نہیں رکھ سکتے پھر اے اللہ! جو تکلیفیں
اور سختیاں تُو نے مجھ سے دور کیں اور ہٹائی ہیں اِن میں
اکثر ایسی ہیں جن سے میرے لیے آرام اور خوشی ظاہر ہوئی
ہے اور میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ! اپنے ایمان کی
حقیقت، اپنے اٹل ارادوں کی مضبوطی، اپنی واضح و آشکار
توحید، اپنے باطن میں پوشیدہ ضمیر، اپنی آنکھوں کے نور سے
پیوستہ راستوں، اپنی پیشانی کے نقوش کے رازوں، اپنے
سانس کی رگوں کے سوراخوں، اپنی ناک کے نرم و ملائم
پردوں، اپنے کانوں کی سننے والی جھلیوں اور اپنے چپکنے اور
ٹھیک بند ہونے والے ہونٹوں، اپنی زبان کی حرکات سے
نکلنے والے لفظوں، اپنے منہ کے اوپر نیچے کے حصوں کے
ملنے، اپنے دانتوں کے اگنے کی جگہوں، اپنے کھانے پینے کے
ذائقہ دار ہونے، اپنے سر میں دماغ کی قرارگاہ، اپنی گردن
میں غذا کی نالیوں اور اُن ہڈیوں جن سے سینہ کا گھیرا
بنا ہے، اپنے گلے کے اندر لٹکی ہوئی شہ رگ، اپنے دل میں

وَ حَمَآئِلِ حَبْلِ وَتِيْنِيْ، وَ نِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِيْ، وَ اَفْلَاذِ
حَوَاشِيْ كَبِدِيْ، وَ مَا حَوَتْهُ شَرَا سِيْفُ اَضْلَاعِيْ، وَ
حِقَاقُ مَفَاصِلِيْ، وَ قَبْضُ عَوَامِلِيْ، وَ اَطْرَافُ اَنَامِلِيْ وَ
لَحْمِيْ وَ دَمِيْ، وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ، وَعَصَبِيْ وَقَصَبِيْ،
وَعِظَامِيْ وَ مُخِّيْ وَعُرُوْقِيْ، وَ جَمِيْعُ جَوَارِحِيْ، وَ مَا انْتَسَجَ
عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامَ رَضَاعِيْ، وَ مَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّيْ، وَ
نَوْمِيْ وَيَقَظَتِيْ وَ سُكُوْنِيْ وَحَرَكَاتِ رُكُوْعِيْ وَ سُجُوْدِيْ،
اَنْ لَّوْ حَاوَلْتُ وَ اجْتَهَدْتُّ مَدَى الْاَعْصَارِ وَ الْاَحْقَابِ
لَوْ عُمِّرْتُهَا اَنْ اُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِّنْ اَنْعُمِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوْجَبِ عَلَيَّ بِهٖ شُكْرُكَ
اَبَدًا جَدِيْدًا، وَ ثَنَآءً طَارِفًا عَتِيْدًا، اَجَلْ وَ لَوْ حَرَصْتُ
اَنَا وَ الْعَآدُّوْنَ مِنْ اَنَامِكَ، اَنْ نُّحْصِيَ مَدٰى اِنْعَامِكَ،
سَالِفِهٖ وَ اٰنِفِهٖ مَا حَصَرْنَاهُ عَدَدًا، وَ لَا اَحْصَيْنَاهُ اَمَدًا،
هَيْهَاتَ اِنّٰى ذٰلِكَ وَ اَنْتَ الْمُخْبِرُ فِيْ كِتَابِكَ النَّاطِقِ، وَ
النَّبَاِ الصَّادِقِ، وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا،
صَدَقَ كِتَابُكَ. اَللّٰهُمَّ وَ اِنْبَآؤُكَ، وَبَلَّغَتْ اَنْبِيَآؤُكَ وَ
رُسُلُكَ، مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَّحْيِكَ، وَ شَرَعْتَ لَهُمْ
وَبِهِمْ مِّنْ دِيْنِكَ، غَيْرَ اَنِّيْ يَآ اِلٰهِيْ اَشْهَدُ بِجُهْدِيْ وَ
جِدِّيْ، وَ مَبْلَغِ طَاعَتِيْ وَ وُسْعِيْ، وَ اَقُوْلُ مُؤْمِنًا مُوْقِنًا،
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا فَيَكُوْنَ مَوْرُوْثًا، وَ لَمْ
يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِيْ مُلْكِهٖ فَيُضَآدَّهٗ فِيْمَا ابْتَدَعَ، وَ لَا وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدَهٗ فِيْمَا صَنَعَ، فَسُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ، لَوْ كَانَ

آویزاں پردے، اپنے جگر کے بڑھے ہوئے کناروں، اپنی ایک دوسری سے ملی اور جھکی ہوئی پسلیوں، اپنے جوڑوں کے حلقوں، اپنے اعضاء کے بندھنوں، اپنی انگلیوں کے پوروں اور اپنے گوشت خون اپنے بالوں، اپنی جلد اپنے پٹھوں اور نلیوں، اپنی ہڈیوں، اپنے مغز، اپنی رگوں اور اپنے ہاتھ پاؤں اور بدن کی جو میری شیر خوارگی میں پیدا ہوئیں اور زمین پر پڑنے والے اپنے بوجھ اپنی نیند اپنی بیداری اپنے سکون اور اپنے رکوع و سجدے کی حرکات اِن سب چیزوں پر اگر تیرا شکر ادا کرنا چاہوں اور تمام زمانوں اور صدیوں میں کوشاں رہوں اور عمر وفا کرے تو بھی میں تیری اُن نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر تیرے احسان کے ذریعے جس سے مجھ پر تیرا ایک اور شکر واجب ہو جاتا ہے اور تیری لگاتار ثنا واجب ہو جاتی ہے اور اگر میں ایسا کرنا چاہوں اور تیری مخلوق میں سے شمار کرنے والے بھی شمار کرنا چاہیں کہ ہم تیری گزشتہ وآئندہ نعمتیں شمار کریں تو ہم نہ اُن کی تعداد کا اور نہ اُن کی مدت کا حساب کر سکیں گے یہ ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ تُو نے اپنی خبر دینے والی گویا کتاب میں سچی خبر دے کر بتایا ہے کہ "اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گنو تو اُن کا حساب نہ لگا سکو گے" تیری کتاب سچی ہے اے اللہ! اور تیری خبریں بھی سچی ہیں جو تیرے نبیوں اور رسولوں نے تبلیغ کی وہ سچ ہے جو تُو نے اُن پر وحی نازل کی وہ سچ ہے اور جو اُن کے لئے اور اُن کے ذریعے اپنے دین کو جاری کیا وہ سچ ہے دیگر یہ کہ اے میرے اللہ! گواہی دیتا ہوں یوں اپنی محنت و کوشش اور اپنی فرمانبرداری وہمت کے ساتھ اور میں ایمان ویقین سے کہتا ہوں کہ حمد خدا کے لیے ہے جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا جو اُس کا وارث ہو اور نہ ملک و حکومت میں کوئی اُس کا شریک ہے جو پیدا کرنے میں اُس کا ہمکار ہو اور نہ وہ کمزور ہے کہ اشیاء کے بنانے میں کوئی اُس کی مدد کرے پس وہ پاک ہے، پاک ہے اگر زمین وآسمان میں خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو یہ ٹوٹ پھوٹ کر گر پڑتے پاک ہے خدا یگانہ، یکتا، بے نیاز،

فِيهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا وَ تَفَطَّرَتَا. سُبْحَانَ اللهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُّعَادِلُ حَمْدَ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَ اَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى خِيَرَتِهٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ، وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمُخْلَصِيْنَ وَسَلَّمَ.	جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے حمد ہے خدا کے لیے برابر اُس حمد کے جو اُس کے مقرب فرشتوں اور اُس کے بھیجے ہوئے نبیوں نے کی ہے اور اُس کے پسند کیے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے خاتم پر خدا کی رحمت ہو اور اُن کی آل پر جو نیک پاک خالص ہیں اور اُن پر سلام ہو۔

پھر امام حسین علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ سے حاجات طلب کرنا شروع کیں۔ جب کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اسی حالت میں آپ بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ اَخْشَاكَ كَاَنِّىْ اَرَاكَ، وَاَسْعِدْنِىْ بِتَقْوٰكَ، وَلَا تُشْقِنِىْ بِمَعْصِيَتِكَ، وَ خِرْلِىْ فِىْ قَضَآئِكَ، وَ بَارِكْ لِىْ فِىْ قَدَرِكَ، حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَاىَ فِىْ نَفْسِىْ، وَ الْيَقِيْنَ فِىْ قَلْبِىْ، وَالْاِخْلَاصَ فِىْ عَمَلِىْ، وَ النُّوْرَ فِىْ بَصَرِىْ، وَ الْبَصِيْرَةَ فِىْ دِيْنِىْ، وَ مَتِّعْنِىْ بِجَوَارِحِىْ، وَاجْعَلْ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ الْوَارِثَيْنِ مِنِّىْ، وَ انْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِىْ، وَاَرِنِىْ فِيْهِ ثَارِىْ وَ مَاٰرِبِىْ، وَ اَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِىْ، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِىْ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِىْ، وَاغْفِرْ لِىْ خَطِيْٓئَتِىْ، وَاخْسَاْ شَيْطَانِىْ، وَ فُكَّ رِهَانِىْ، وَ اجْعَلْ لِىْ يَآ اِلٰهِىْ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِى الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِىْ فَجَعَلْتَنِىْ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، وَ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِىْ فَجَعَلْتَنِىْ خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِىْ، وَ قَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِىْ غَنِيًّا، رَبِّ بِمَا بَرَاْتَنِىْ فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِىْ، رَبِّ بِمَا اَنْشَاْتَنِىْ فَاَحْسَنْتَ صُوْرَتِىْ، رَبِّ بِمَا اَحْسَنْتَ اِلَىَّ وَ فِىْ نَفْسِىْ عَافَيْتَنِىْ، رَبِّ بِمَا كَلَاْتَنِىْ وَ وَفَّقْتَنِىْ، رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَهَدَيْتَنِىْ، رَبِّ بِمَآ اَوْلَيْتَنِىْ وَ	اے اللہ! مجھے ایسا ڈرنے والا بنادے گویا تجھے دیکھ رہا ہوں، مجھے پرہیزگاری کی سعادت عطا کر اور نافرمانی کے ساتھ بدبخت نہ بنا اپنی قضا میں مجھے نیک بنا دے اور اپنی تقدیر میں مجھے برکت عطا فرما یہاں تک کہ جس امر میں تُو تاخیر کرے اُس میں جلدی نہ چاہوں اور جس میں تُو جلدی چاہے اِس میں تاخیر نہ چاہوں، اے اللہ! پیدا کردے میرے نفس میں بے نیازی، میرے دل میں یقین، میرے عمل میں خلوص، میری نگاہ میں نور، میرے دین میں سمجھ اور میرے اعضا میں فائدہ پیدا کردے اور میرے کانوں وآنکھوں کو میرا مطیع بنادے اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اُس کے مقابل میری مدد کر، مجھے اُس سے بدلہ لینے والا بنا، یہ آرزو پوری کر اور اِس سے میری آنکھیں ٹھنڈی فرما، اے اللہ! میری سختی دور کر دے، میری پردہ پوشی فرما، میری خطائیں معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری ذمہ داری پوری کرا دے، اے میرے خدا! میرے لیے دنیا اور آخرت میں بلند سے بلندتر مرتبے قرار دے، اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تُو نے مجھے پیدا کیا، تُو نے مجھ کو سننے والا دیکھنے والا بنایا، حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تُو نے مجھے پیدا کیا تو اپنی رحمت سے بہترین تربیت عطا کی، حالانکہ تُو مجھے خلق کرنے سے بے نیاز تھا، میرے پروردگار! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے تو متوازن بنایا ہے، اے میرے پروردگار! تُو نے مجھے نعمت دی ہے تو ہدایت بھی عطا کی ہے، اے پروردگار! تُو نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے صحت وعافیت دی، اے پروردگار! تُو نے میری حفاظت کی اور توفیق دی، اے پروردگار! تُو

مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَعْطَيْتَنِيْ، رَبِّ بِمَآ اَطْعَمْتَنِيْ وَ سَقَيْتَنِيْ، رَبِّ
بِمَا اَغْنَيْتَنِيْ وَ اَقْنَيْتَنِيْ، رَبِّ بِمَا اَعَنْتَنِيْ وَ اَعْزَزْتَنِيْ، رَبِّ
بِمَآ اَلْبَسْتَنِيْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِيْ، وَ يَسَّرْتَ لِيْ مِنْ صُنْعِكَ
الْكَافِيْ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَعِنِّيْ عَلٰى بَوَآئِقِ الدُّهُوْرِ،
وَ صُرُوْفِ اللَّيَالِيْ وَ الْاَيَّامِ، وَ نَجِّنِيْ مِنْ اَهْوَالِ الدُّنْيَا وَ
كُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ، وَ اكْفِنِيْ شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ فِي
الْاَرْضِ، اَللّٰهُمَّ مَا اَخَافُ فَاكْفِنِيْ، وَ مَا اَحْذَرُ فَقِنِيْ، وَ فِيْ
نَفْسِيْ وَ دِيْنِيْ فَاحْرُسْنِيْ، وَ فِيْ سَفَرِيْ فَاحْفَظْنِيْ، وَ فِيْ اَهْلِيْ وَ
مَالِيْ فَاخْلُفْنِيْ، وَ فِيْ مَا رَزَقْتَنِيْ فَبَارِكْ لِيْ، وَ فِيْ نَفْسِيْ
فَذَلِّلْنِيْ، وَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ، وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ
فَسَلِّمْنِيْ، وَ بِذُنُوْبِيْ فَلَا تَفْضَحْنِيْ وَ بِسَرِيْرَتِيْ فَلَا تُخْزِنِيْ، وَ
بِعَمَلِيْ فَلَا تَبْتَلِنِيْ، وَ نِعَمَكَ فَلَا تَسْلُبْنِيْ، وَ اِلٰى غَيْرِكَ فَلَا
تَكِلْنِيْ، اِلٰهِيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى قَرِيْبٍ فَيَقْطَعُنِيْ، اَمْ اِلٰى
بَعِيْدٍ فَيَتَجَهَّمُنِيْ، اَمْ اِلَى الْمُسْتَضْعِفِيْنَ لِيْ، وَ اَنْتَ رَبِّيْ
وَ مَلِيْكُ اَمْرِيْ، اَشْكُوْ اِلَيْكَ غُرْبَتِيْ وَ بُعْدَ دَارِيْ، وَ هَوَانِيْ عَلٰى
مَنْ مَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ، اِلٰهِيْ فَلَا تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ، فَاِنْ لَمْ
تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ سُبْحَانَكَ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ
لِيْ، فَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الْاَرْضُ
وَ السَّمٰوَاتُ، وَ كُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ، وَ صَلُحَ بِهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ
وَ الْاٰخِرِيْنَ، اَنْ لَّا تُمِيْتَنِيْ عَلٰى غَضَبِكَ، وَ لَا تُنْزِلْ بِيْ سَخَطَكَ،
لَكَ الْعُتْبٰى لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى قَبْلَ ذٰلِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ، رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَ الْبَيْتِ

نے مجھے نعمت دی تو ہدایت بھی عطا کر، اے پروردگار! تُو نے مجھے
اپنی پناہ میں لیا اور ہر بھلائی مجھے عطا فرمائی، اے پروردگار! تُو نے
مجھے کھانا اور پانی دیا، اے پروردگار! تُو نے مجھے مال دیا، میری نگہبانی
کی، اے پروردگار! تُو نے میری مدد کی اور عزت بخشی، اے
پروردگار! تُو نے اپنی عنایت سے مجھے لباس عطا کیا اور اپنی چیزیں
میری دسترس میں دی ہیں، محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور
زمانے کی سختیوں اور شب وروز کی گردش کے مقابلے میں میری مدد
فرما، دنیا کے خوفوں اور آخرت کی سختیوں سے مجھے نجات دے اور اُس
زمین پر ظالموں کے پھیلائے ہوئے فساد سے محفوظ رکھ، اے اللہ!
حالت خوف میں میری مدد فرما اور ہر اُس سے بچائے رکھ جس سے
میں ڈرتا ہوں، میری جان اور میرے ایمان کی نگہداری فرما، دورانِ
سفر میری حفاظت کر اور میری عدم موجودگی میں میرے مال و اولاد
کو نظر میں رکھ، جو رزق تُو نے مجھے دیا اِس میں برکت دے، میرے
نفس کو میرا مطیع بنا دے اور لوگوں کی نگاہوں میں مجھے عزت دے،
مجھ کو جنوں اور انسانوں کی بدی سے محفوظ فرما، میرے گناہوں پر
مجھے بے پردہ نہ کر، میرے باطن سے مجھے رسوا نہ کر، میرے عمل
پر میری گرفت نہ کر، اپنی نعمتیں مجھ سے نہ چھین، مجھے اپنے غیر کے
حوالے نہ کر، میرے خدا تو مجھے جس کے بھی حوالے کرے گا وہ جلد
ہی نظریں پھیر لے گا یا تھوڑے عرصے کے بعد مجھ سے نفرت کرے
گا یا اُن کے حوالے کرے گا جو مجھے پست سمجھیں گے، جبکہ تُو میرا
پروردگار اور میرا مالک ہے، میں اپنی اِس بے کسی اپنے گھر سے
دوری اور جسے تُو نے مجھ پر اختیار دیا ہے تجھی سے اس کی شکایت کرتا
ہوں، میرے اللہ! مجھ پر اپنا غضب نازل نہ فرما پس اگر تُو ناراض نہ
ہو تو پھر مجھے تیرے سوا کسی کی پروا نہیں، تیری ذات پاک ہے،
تیری مہربانی مجھ پر بہت زیادہ ہے، پس مزید سوال کرتا ہوں بواسطہ
تیرے نور کے جس سے زمین اور سارے آسمان روشن ہوئے،
تاریکیاں اُس کے ذریعے سے چھٹ گئیں اور اُس سے اگلے پچھلے
لوگوں کے کام سدھر گئے، یہ کہ مجھے موت نہ دے جب تُو مجھ سے
ناراض ہو اور مجھ پر سختی نہ ڈال، تجھ سے معافی کا طالب ہوں، معافی
کا طالب ہوں، حتیٰ کہ تو میری موت سے پہلے مجھ سے راضی ہو
جائے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ تُو حرمت والے شہر، حرمت

الْعَتِيْقِ الَّذِيْ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ، وَ جَعَلْتَهٗ لِلنَّاسِ اَمْنًا، يَا مَنْ
عَفَا عَنْ عَظِيْمِ الذُّنُوْبِ بِحِلْمِهٖ، يَا مَنْ اَسْبَغَ النَّعْمَآءَ
بِفَضْلِهٖ، يَا مَنْ اَعْطَى الْجَزِيْلَ بِكَرَمِهٖ، يَا عُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ، يَا
صَاحِبِيْ فِيْ وَحْدَتِيْ، يَا غِيَاثِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ، يَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ، يَآ
اِلٰهِيْ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ، وَ
رَبَّ جَبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَآئِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ، وَ رَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَ اٰلِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلَ، وَ
الزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ، وَ مُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ، وَ طٰهٰ وَ يٰسٓ، وَ الْقُرْاٰنِ
الْحَكِيْمِ، اَنْتَ كَهْفِيْ حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ فِيْ سَعَتِهَا، وَ
تَضِيْقُ بِيَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا، وَ لَوْ لَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ
الْهَالِكِيْنَ، وَ اَنْتَ مُقِيْلُ عَثْرَتِيْ، وَ لَوْ لَا سَتْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ
مِنَ الْمَفْضُوْحِيْنَ، وَ اَنْتَ مُؤَيِّدِيْ بِالنَّصْرِ عَلٰى اَعْدَآئِيْ، وَ لَوْ
لَا نَصْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ، يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ
بِالسُّمُوِّ وَ الرِّفْعَةِ، فَاَوْلِيَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ يَعْتَزُّوْنَ، يَا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ
الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهٖ
خَآئِفُوْنَ، يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، وَ غَيْبَ
مَا تَاْتِيْ بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَ الدُّهُوْرُ، يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلَّا
هُوَ، يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ يَعْلَمُهٗ اِلَّا هُوَ
يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَآءِ، وَ سَدَّ الْهَوَآءَ بِالسَّمَآءِ، يَا مَنْ
لَهُ اَكْرَمُ الْاَسْمَآءِ، يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا، يَا
مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوْسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ، وَ مُخْرِجَهٗ مِنَ الْجُبِّ
وَ جَاعِلَهٗ بَعْدَ الْعُبُوْدِيَّةِ مَلِكًا، يَا رَادَّهٗ عَلٰى يَعْقُوْبَ بَعْدَ اَنِ

والے مشعر اور پاکیزہ گھر کعبہ کا رب ہے، جس میں تُو نے برکت نازل کی اور اِسے لوگوں کے لئے جائے امن قرار دیا، اے وہ جو اپنی نرمی سے بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے، اے وہ جو اپنے فضل سے نعمتیں کامل کرتا ہے، اے وہ جو اپنے کرم سے بہت عطا کرتا ہے، اے سختی کے وقت میری مدد پر آمادہ، اے تنہائی کے ہنگام میں میرے ساتھی، اے مشکل میں میرے فریادرس، اے مجھے نعمت دینے والے مالک، اے میرے معبود اور میرے آباء واجداد ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے معبود اور مقرب فرشتوں جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب اور اے نبیوں کے خاتم حضرت محمد ﷺ اور اُن کے گرامی قدر آل کے رب، اے تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے، اے کٓھٰیٰعٓصٓ، طٰہٰ، یٰسٓ اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے تُو ہی میری جائے پناہ ہے، جب زندگی کے وسیع راستے مجھ پر تنگ ہو جائیں اور زمین کشادگی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو جائے اور اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوتی تو میں تباہ ہو جاتا تُو ہی میرے گناہ معاف کرنے والا ہے اور اگر تُو میری پردہ پوشی نہ کرتا تو میں رسوا ہو کر رہ جاتا اور تُو اپنی مدد کے ساتھ دشمنوں کے مقابل میں مجھے قوت دینے والا ہے اور اگر تیری مدد حاصل نہ ہوتی تو میں زیر ہو جانے والوں میں سے ہو جاتا، اے وہ جس نے اپنی ذات کو بلندی اور برتری کے لیے خاص کیا اور جس کے دوست اُس کی عزت سے عزت پاتے ہیں، اے وہ جس کے دربار میں بادشاہوں نے اپنی گردنوں میں عاجزی کا طوق پہنا، پس وہ اُس کے دبدبے سے ڈرتے ہیں وہ آنکھوں کے اشاروں کو اور جو سینوں میں چھپا ہے اسے جانتا ہے اور اُن غیب کی باتوں کو جانتا ہے جو آئندہ زمانوں میں ظاہر ہوں گی، اے وہ جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود، اے وہ کوئی جس کا علم نہیں رکھتا مگر وہ خود، اے وہ جس نے زمین کو پانی کی سطح پر رکھا اور ہوا کو فضاء آسمان میں باندھا، اے وہ جس کے لئے سب سے بہترین نام ہے، اے احسان کے مالک جو کسی وقت میں منقطع نہیں ہوتا، اے یوسفؑ کے لیے بے آب بیابان میں کاروان کو روکنے والے اور انہیں کنوئیں میں سے نکالنے والے اور غلامی کے بعد اُن کو بادشاہ بنانے والے، اے یوسفؑ کو یعقوبؑ سے ملانے والے جبکہ اُن کی آنکھیں روتے روتے سفید ہو چکی تھیں اور وہ

ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ، يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَ الْبَلْوٰى عَنْ اَيُّوْبَ، وَ مُمْسِكَ يَدَىْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ ذَبْحِ ابْنِهٖ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهٖ، وَ فَنَآءِ عُمُرِهٖ، يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِزَكَرِيَّا فَوَهَبَ لَهٗ يَحْيٰى، وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْدًا وَحِيْدًا، يَا مَنْ اَخْرَجَ يُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ، يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَاَنْجَاهُمْ، وَ جَعَلَ فِرْعَوْنَ وَ جُنُوْدَهٗ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ، يَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ، يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلٰى مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهٖ، يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُوْلِ الْجُحُوْدِ، وَ قَدْ غَدَوْا فِىْ نِعْمَتِهٖ يَاْكُلُوْنَ رِزْقَهٗ، وَ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ، وَ قَدْ حَادُّوْهُ وَ نَادُّوْهُ وَ كَذَّبُوْا رُسُلَهٗ، يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ، يَا بَدِئُ يَا بَدِيْعُ، لَا نِدَّلَكَ، يَا دَآئِمًا لَا نَفَادَ لَكَ، يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى، يَا مَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، يَا مَنْ قَلَّ لَهٗ شُكْرِىْ فَلَمْ يَحْرِمْنِىْ، وَعَظُمَتْ خَطِيْٓئَتِىْ فَلَمْ يَفْضَحْنِىْ، وَ رَاٰنِىْ عَلَى الْمَعَاصِىْ فَلَمْ يَشْهَرْنِىْ، يَا مَنْ حَفِظَنِىْ فِىْ صِغَرِىْ، يَا مَنْ رَزَقَنِىْ فِىْ كِبَرِىْ، يَا مَنْ اَيَادِيْهِ عِنْدِىْ لَا تُحْصٰى، وَ نِعَمُهٗ لَا تُجَازٰى، يَا مَنْ عَارَضَنِىْ بِالْخَيْرِ وَ الْاِحْسَانِ، وَ عَارَضْتُهٗ بِالْاِسَآءَةِ وَ الْعِصْيَانِ، يَا مَنْ هَدَانِىْ لِلْاِيْمَانِ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الْاِمْتِنَانِ، يَا مَنْ دَعَوْتُهٗ مَرِيْضًا فَشَفَانِىْ، وَ عُرْيَانًا فَكَسَانِىْ، وَ جَآئِعًا فَاَشْبَعَنِىْ، وَ عَطْشَانًا فَاَرْوَانِىْ، وَ ذَلِيْلًا فَاَعَزَّنِىْ، وَ جَاهِلًا فَعَرَّفَنِىْ، وَ وَحِيْدًا فَكَثَّرَنِىْ، وَ غَآئِبًا فَرَدَّنِىْ، وَ مُقِلًّا فَاَغْنَانِىْ، وَ مُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِىْ، وَ غَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِىْ، وَ اَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَاَنِىْ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ

سخت غمزدہ رہتے تھے، اے ایوبؑ کو نقصان اور مصیبت سے نجات دینے والے، اے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں ابراہیمؑ کے ہاتھوں کو روکنے والے، جب وہ بہت بوڑھے اور زندگی کی آخری منزل میں تھے، اے وہ جس نے زکریّاؑ کی دُعا قبول کی، پس انہیں یحیٰؑ عطا کیا اور انہیں یکہ و تنہا نہ چھوڑا تھا، اے وہ جس نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا، اے وہ جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا میں راستے بنائے، پس انہیں نجات دی اور فرعون اور اُس کے لشکروں کو غرق کر دیا، اے وہ جو بارانِ رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے، اے وہ جو اپنی مخلوق میں نافرمانی کرنے والے کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا، اے وہ جس نے جادوگروں کو مدتوں کے کُفر سے نجات عطا فرمائی جبکہ وہ اُس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے، اُس کی دی ہوئی روزی کھاتے اور عبادت اُس کے غیر کی کرتے تھے، وہ خدا سے دشمنی کرتے، شرک کی راہ پر چلتے اور اُس کے رسولوں کو جھٹلاتے تھے، اے اللہ اے اللہ! اے آغاز کرنے والے، اے پیدا کرنے والے، تیرا کوئی ثانی نہیں، اے ہمیشگی والے، تجھے فنا نہیں، اے زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا، اے مُردوں کو زندہ کرنے والے، اے ہر نفس کے اعمال پر نگہبان جو اُس نے انجام دیئے، اے وہ میں نے جس کا شکر کم کیا تب بھی اُس نے مجھے محروم نہ کیا میں نے بڑی بڑی خطائیں کیں تب بھی اُس نے مجھے رسوا نہ کیا، اُس نے مجھے نافرمان دیکھا تو پردہ فاش نہ کیا، اے وہ جس نے میرے بچپنے میں میری حفاظت کی، اے وہ جس نے میرے بڑھاپے میں روزی دی، اے وہ جس کی نعمتوں کا کوئی شمار ہی نہیں اور جس کی نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں، اے وہ جس نے مجھ سے بھلائی اور احسان کیا اور میں نے برائی اور نافرمانی پیش کی، اے وہ جس نے مجھے ایمان کی راہ بتائی اس سے پہلے کہ اِس پر میری طرف سے شکر ادا ہوتا، اے وہ جسے میں نے بیماری میں پکارا تو مجھے شفا دی، عریانی میں پکارا تو لباس دیا، بھوک میں پکارا تو مجھے سیر کیا، پیاس میں پکارا تو سیراب کیا، پستی میں عزت دی، نادانی میں معرفت بخشی، تنہائی میں کثرت دی، سفر سے وطن پہنچایا، تنگدستی میں مجھے مال دیا، مدد مانگی تو میری مدد فرمائی، تونگر تھا تو میرا مال نہیں چھینا اور میں نے اِن چیزوں کا شکر نہ کیا تو اُس نے دینے میں پہل کی، پس ساری تعریف اور شکر تیرے

الشُّكْرُ، یَامَنْ اَقَالَ عَثْرَتِیْ، وَ نَفَّسَ كُرْبَتِیْ، وَ اَجَابَ دَعْوَتِیْ، وَ سَتَرَ عَوْرَتِیْ، وَ غَفَرَ ذُنُوْبِیْ، وَ بَلَّغَنِیْ طَلِبَتِیْ، وَ نَصَرَنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ، وَ اِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَ مِنَنَكَ وَ كَرَآئِمَ مِنَحِكَ لَا اُحْصِیْهَا، یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَنْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَنْعَمْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَحْسَنْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَجْمَلْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَكْمَلْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ رَزَقْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ وَفَّقْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَغْنَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَقْنَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ آوَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ كَفَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ هَدَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ عَصَمْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ سَتَرْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ غَفَرْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَقَلْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ مَكَّنْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَعْزَزْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَعَنْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ عَضَدْتَّ، اَنْتَ الَّذِیْ اَیَّدْتَّ، اَنْتَ الَّذِیْ نَصَرْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ شَفَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ عَافَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَكْرَمْتَ، تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَیْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ دَآئِمًا، وَ لَكَ الشُّكْرُ وَاصِبًا اَبَدًا، ثُمَّ اَنَا یَا اِلٰهِیْ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْهَا لِیْ، اَنَا الَّذِیْ اَسَاْتُ، اَنَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ، اَنَا الَّذِیْ هَمَمْتُ، اَنَا الَّذِیْ جَهِلْتُ، اَنَا الَّذِیْ غَفَلْتُ، اَنَا الَّذِیْ سَهَوْتُ، اَنَا الَّذِیْ اعْتَمَدْتُّ، اَنَا الَّذِیْ تَعَمَّدْتُّ، اَنَا الَّذِیْ وَعَدْتُّ، وَ اَنَا الَّذِیْ اَخْلَفْتُ، اَنَا الَّذِیْ نَكَثْتُ، اَنَا الَّذِیْ اَقْرَرْتُ، اَنَا الَّذِیْ اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ عِنْدِیْ، وَ اَبُوْءُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْهَا لِیْ، یَا مَنْ لَا تَضُرُّهٗ ذُنُوْبُ عِبَادِهٖ، وَ هُوَ الْغَنِیُّ عَنْ طَاعَتِهِمْ، وَ الْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُوْنَتِهٖ وَ رَحْمَتِهٖ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِلٰهِیْ

ہی لئے ہے، اے وہ جس نے میری لغزش معاف کی، میری تکلیف دور کی، میری دُعا قبول فرمائی، میرے عیبوں کو چھپایا، میرے گناہ بخش دیئے، میری حاجت پوری کی اور دشمن کے خلاف میری مدد کی اور اگر میں تیری نعمتوں، تیرے احسانوں اور عطاؤں کو شمار کروں تو شمار نہیں کر سکتا، اے میرے مالک تُو وہ ہے جس نے احسان کیا، تو وہ ہے جس نے نعمت دی، تُو وہ ہے جس نے بہتری کی، تُو وہ ہے جس نے جمال دیا، تُو وہ ہے جس نے بڑائی دی، تُو وہ ہے جس نے کمال عطا کیا، تُو وہ ہے جس نے روزی دی، تُو وہ ہے جس نے توفیق دی، تُو وہ ہے جس نے عطا کیا، تُو وہ ہے جس نے مال دیا، تُو وہ ہے جس نے نگہداری کی، تُو وہ ہے جس نے پناہ دی، تُو وہ ہے جس نے کام بنایا، تُو وہ ہے جس نے ہدایت کی، تُو وہ ہے جس نے گناہ سے بچایا، تُو وہ ہے جس نے پرورش کی، تُو وہ ہے جس نے معاف کیا، تُو وہ ہے جس نے بخش دیا، تُو وہ ہے جس نے قدرت دی، تُو وہ ہے جس نے عزت بخشی، تُو وہ ہے جس نے آرام دیا، تُو وہ ہے جس نے سہارا دیا، تُو وہ ہے جس نے حمایت کی، تُو وہ ہے جس نے مدد کی، تُو وہ ہے جس نے شفا دی، تُو وہ ہے جس نے آرام دیا، تُو وہ ہے جس نے بزرگی دی، تُو بڑا برکت والا اور برتر ہے ہمیشہ، پس حمد ہی تیرے لیے ہے اور شکر لگاتار ہمیشہ ہمیشہ تیرے ہی لیے ہے، اے میرے معبود! پھر میں ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا، پس مجھے اُن سے معافی دے، میں وہ ہوں جس نے بُرائی کی، میں وہ ہوں جس نے خطا کی، میں وہ ہوں جس نے بُرا ارادہ کیا، میں وہ ہوں جس نے نادانی کی، میں وہ ہوں جس سے بھول ہوئی، میں وہ ہوں جو چوک گیا، میں نے خود پر اعتماد کیا، میں نے دانستہ گناہ کیا، میں وہ ہوں جس نے وعدہ کیا، میں وہ ہوں جس نے وعدہ خلافی کی، میں وہ ہوں جس نے عہد توڑا، میں وہ ہوں جو اقرار کرتا ہے اور میں وہ ہوں جو تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو مجھے ملی ہیں اور میرے پاس ہیں، مجھ پر گناہوں کا بڑا بوجھ ہے، پس مجھے معاف کردے، اے وہ جسے اُس کے بندوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور وہ اُن کی بندگی سے بے نیاز ہے اور توفیق دیتا ہے اُسے اپنی مہربانی اور مدد سے جو اُن میں سے نیک عمل کرے، پس حمد تیرے ہی لیے ہے، اے میرے معبود و سردار، اے میرے معبود! تُو نے حکم دیا تو میں نے نافرمانی کی، جس سے تُو نے

وَسَيِّدِي، اِلٰهِي اَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ، وَنَهَيْتَنِي فَارْتَكَبْتُ
نَهْيَكَ، فَاَصْبَحْتُ لَاذَا بَرَآءَةٍ لِي فَاَعْتَذِرُ، وَلَاذَا قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ،
فَبِاَيِّ شَيْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ، اَبِسَمْعِي اَمْ بِبَصَرِي اَمْ
بِلِسَانِي، اَمْ بِيَدِي اَمْ بِرِجْلِي، اَلَيْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِي، وَ
بِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ، فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيْلُ عَلَيَّ، يَا مَنْ
سَتَرَنِي مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ اَنْ يَزْجُرُوْنِي، وَمِنَ الْعَشَآئِرِ وَ
الْاِخْوَانِ اَنْ يُعَيِّرُوْنِي، وَمِنَ السَّلَاطِيْنِ اَنْ يُعَاقِبُوْنِي، وَلَوِ
اطَّلَعُوْا يَا مَوْلَايَ عَلٰى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي اِذًا مَّا اَنْظَرُوْنِي،
وَلَرَفَضُوْنِي وَقَطَعُوْنِي، فَهَا اَنَا ذَا يَا اِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي
خَاضِعٌ ذَلِيْلٌ، حَصِيْرٌ حَقِيْرٌ، لَا ذُوْ بَرَاءَةٍ فَاَعْتَذِرَ، وَلَا ذُوْ قُوَّةٍ
فَاَنْتَصِرَ، وَلَا حُجَّةٍ فَاَحْتَجَّ بِهَا، وَلَا قَآئِلٌ لَمْ اَجْتَرِحْ، وَلَمْ
اَعْمَلْ سُوْٓءًا، وَمَا عَسَى الْجُحُوْدُ وَلَوْ جَحَدْتُّ يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي،
كَيْفَ وَاَنّٰى ذٰلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ،
وَعَلِمْتُ يَقِيْنًا غَيْرَ ذِي شَكٍّ اَنَّكَ سَآئِلِي مِنْ عَظَآئِمِ
الْاُمُوْرِ، وَاَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُوْرُ، وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي،
وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي، فَاِنْ تُعَذِّبْنِي يَا اِلٰهِي فَبِذُنُوْبِي بَعْدَ
حُجَّتِكَ عَلَيَّ، وَاِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ، لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ
مِنَ الْخَآئِفِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ
الْوَجِلِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِيْنَ، لَا

مجھے روکا میں وہ کام کر گزرا، پس حال یہ ہے کہ نہ گناہ سے بری ہوں کہ عذر کروں، نہ یہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں، پس کیا چیز لے کر تیرے سامنے آؤں، اے میرے مالک! آیا اپنے کان یا اپنی آنکھ یا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے پاؤں کے ساتھ کیا یہ سب میرے پاس تیری نعمتیں نہیں ہیں؟ اور ان سب کے ساتھ میں نے تیری نافرمانی کی، اے میرے مولا! پس تیرے پاس میرے خلاف حجت اور دلیل ہے، اے وہ جس نے ماں باپ سے میری پردہ پوشی کی کہ وہ مجھے دھتکار دیں گے، اہل قبیلہ اور بھائی بندوں سے میرا پردہ رکھا کہ مجھے ڈانٹ ڈپٹ کریں گے اور حاکموں سے میرا پردہ رکھا کہ وہ مجھے سزا دیں گے، اے میرے مولا! اگر وہ میرے بارے میں وہ جان لیتے جو کچھ تُو جانتا ہے تو وہ مجھے کبھی مہلت نہ دیتے، مجھے چھوڑ جاتے اور قطع تعلق کر جاتے، پس اے میرے معبود! میں تیرے سامنے حاضر ہوں اے میرے سردار! میں پست، عاجز، قیدی، بے مایہ ہوں، نہ گناہ سے بری ہوں کہ عذر کروں اور نہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں، نہ کوئی دلیل ہے کہ وہ پیش کروں، نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ گناہ نہیں کیا اور نہ یہ کہ برائی نہیں کی، اِس سے انکار کا کوئی راستہ نہیں اور اگر انکار کروں تو اے میرے مولا! اِس کا کچھ فائدہ نہیں اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جب میرے اعضاء مجھ پر گواہ ہیں کہ جو کچھ میں نے عمل کیا ہے اور میں جانتا ہوں یقین کے ساتھ جس میں شک نہیں ضرور تُو بڑے معاملوں میں میری بازپرس کرے گا، بلاشبہ تُو انصاف کا فیصلہ دینے والا ہے کہ جو زیادتی نہیں کرتا تیرا انصاف مجھے نابود کر دے گا اور میں تیرے ہر عدل سے ڈرتا بھاگتا ہوں، پس اگر تُو مجھے عذاب دے اے میرے اللہ! تو وہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ پر تیری حجت ہے اور اگر تُو مجھے معاف فرما دے تو یہ تیری مہربانی، تیری بخشش اور تیرے کرم کا نتیجہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں ستم کاروں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے، بے شک میں معافی مانگنے والوں میں سے ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک تر ہے بے شک میں توحید پرستوں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے، بے شک میں تجھ سے ڈرنے والوں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں خوف رکھنے والوں

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ
كُنْتُ مِنَ السَّآئِلِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الْمُسَبِّحِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الْمُكَبِّرِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَ رَبُّ آبَآئِيَ الْاَوَّلِيْنَ،
اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَآئِيْ عَلَيْكَ مُمَجِّدًا، وَ اِخْلَاصِيْ بِذِكْرِكَ
مُوَحِّدًا، وَ اِقْرَارِيْ بِاٰلَآئِكَ مُعَدِّدًا، وَ اِنْ كُنْتُ مُقِرًّا اَنِّيْ لَمْ
اُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا وَ سُبُوْغِهَا، وَ تَظَاهُرِهَا وَ تَقَادُمِهَا اِلٰى
حَادِثٍ، مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِيْ بِهٖ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِيْ وَ بَرَاْتَنِيْ
مِنْ اَوَّلِ الْعُمْرِ، مِنَ الْاِغْنَآءِ مِنَ الْفَقْرِ، وَ كَشْفِ الضُّرِّ، وَ
تَسْبِيْبِ الْيُسْرِ، وَ دَفْعِ الْعُسْرِ، وَ تَفْرِيْجِ الْكَرْبِ، وَ الْعَافِيَةِ
فِي الْبَدَنِ، وَ السَّلَامَةِ فِي الدِّيْنِ، وَ لَوْ رَفَدَنِيْ عَلٰى قَدْرِ ذِكْرِ
نِعْمَتِكَ جَمِيْعُ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، مَا قَدَرْتُ
وَلَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، تَقَدَّسْتَ وَ تَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ،
عَظِيْمٍ رَحِيْمٍ، لَا تُحْصٰى اٰلَآؤُكَ، وَ لَا يُبْلَغُ ثَنَآؤُكَ، وَ لَا
تُكَافٰى نَعْمَآؤُكَ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَتْمِمْ عَلَيْنَا
نِعَمَكَ، وَ اَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ، سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ، وَ تَكْشِفُ السُّوْٓءَ، وَ تُغِيْثُ الْمَكْرُوْبَ،
وَ تَشْفِي السَّقِيْمَ، وَ تُغْنِي الْفَقِيْرَ، وَ تَجْبُرُ الْكَسِيْرَ، وَ تَرْحَمُ
الصَّغِيْرَ، وَ تُعِيْنُ الْكَبِيْرَ، وَ لَيْسَ دُوْنَكَ ظَهِيْرٌ، وَ لَا فَوْقَكَ
قَدِيْرٌ، وَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ، يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْاَسِيْرِ، يَا
رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ، يَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيْرِ، يَا مَنْ

میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں امیدواروں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں توجہ کرنے والوں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں نام لیواؤں میں ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، تُو پاک تر ہے بے شک میں سوال کرنے والوں میں ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں تسبیح کرنے والوں میں ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے بے شک میں تکبیر کہنے والوں میں ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک تر ہے کہ میرا رب اور میرے پہلے بزرگوں کا رب ہے، اے معبود! میری طرف سے یہ تیری ثناء ہے تیری شان بیان کرتے ہوئے، یہ تیرے ذکر کے بارے میں میرا اخلوص توحید کو مانتے ہوئے اور میری طرف سے یہ تیری مہربانیوں کا اقرار ہے اِن کو شمار کرتے ہوئے، اگرچہ یہ مانتا ہوں کہ میں اِن کا شمار نہیں کر سکتا کیونکہ وہ زیادہ ہیں اور بہت سی ہیں وہ عیاں ہیں اور پہلے سے اب تک مل رہی ہیں تُو نے مجھ کو یہ نعمات دینے میں ہمیشہ یاد رکھا ہے، جب سے تُو نے مجھے پیدا کیا اور اول عمر میں مجھے بے مائیگی میں تونگری کا حصہ عنایت فرمایا، تنگدستی سے بچایا، آسائش کے اسباب فراہم کیے اور سختی دور فرمائی، مصیبت سے چھٹکارا دلایا، جسمانی صحت نصیب کی اور دین و ایمان پر پوری طرح قائم رکھا اور اگر تیری نعمتوں کا اندازہ کرنے کے لئے دنیا جہان کے لوگ اولین اور آخرین میں سے میرا ساتھ دیں تو بھی میں اندازہ نہ کر سکوں گا اور نہ ہی وہ اندازہ کر سکیں گے، تُو پاکیزہ ہے اور بلند تر ہے، اے پروردگار! شان والا، بڑائی والا، رحم والا، تیری مہربانیوں کا شمار نہیں، تیری تعریف کا حق ادا نہیں ہو پاتا اور تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دیا جاسکتا، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری فرما، اپنی بندگی کے ساتھ خوش بخت بنا دے، پاک تر ہے تُو تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! تُو بے شک لاچار کی دُعا قبول کرتا ہے، برائی دور کرتا ہے، مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچتا ہے، بیمار کو صحت دیتا ہے مفلس کو مال دیتا ہے، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، چھوٹے پر رحم کرتا ہے، بڑے کی مدد کرتا ہے اور تیرے سوا کوئی سہارہ دینے والا نہیں ہے اور تجھ پر کوئی بالادست نہیں ہے، تُو برتر بزرگی والا ہے، اے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَعْطِنِيْ فِيْ
هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ وَ اَنَلْتَ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ،
مِنْ نِعْمَةٍ تُوَلِّيْهَا، وَ اٰلَآءٍ تُجَدِّدُهَا، وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا، وَ كُرْبَةٍ
تَكْشِفُهَا، وَ دَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا، وَ حَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا، وَ سَيِّئَةٍ
تَتَغَمَّدُهَا، اِنَّكَ لَطِيْفٌ بِمَا تَشَآءُ خَبِيْرٌ، وَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ، وَ اَسْرَعُ مَنْ اَجَابَ، وَ اَكْرَمُ
مَنْ عَفٰى، وَ اَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى، وَ اَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ، يَا رَحْمٰنَ
الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا، لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْؤُوْلٌ، وَ لَا
سِوَاكَ مَامُوْلٌ، دَعَوْتُكَ فَاَجَبْتَنِيْ، وَ سَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِيْ، وَ
رَغِبْتُ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِيْ، وَ وَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِيْ، وَ فَزِعْتُ
اِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ
وَ نَبِيِّكَ، وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَ تَمِّمْ لَنَا
نَعْمَآءَكَ، وَ هَنِّئْنَا عَطَآءَكَ، وَ اكْتُبْنَا لَكَ شَاكِرِيْنَ، وَ
لِاٰلَآئِكَ ذَاكِرِيْنَ، اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ
مَلَكَ فَقَدَرَ، وَ قَدَرَ فَقَهَرَ، وَ عُصِيَ فَسَتَرَ، وَ اسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ، يَا
غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ الرَّاغِبِيْنَ، وَ مُنْتَهٰى اَمَلِ الرَّاجِيْنَ، يَا مَنْ
اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَ وَسِعَ الْمُسْتَقِيْلِيْنَ رَاْفَةً وَ حِلْمًا،
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِيْ شَرَّفْتَهَا وَ
عَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ، وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَ
اَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ، الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ، السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ، الَّذِيْ
اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَ جَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِذٰلِكَ مِنْكَ يَا

قیدی کو پھندے سے چھڑانے والے، اے ننھے بچے کو روزی دینے والے، اے ڈرے ہوئے پناہ کے طالب کو بچانے والے، اے وہ ذات جس کا کوئی ثانی نہیں نہ کوئی وزیر، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور آج کی شب مجھے اِس سے بہتر دے جو تُو نے کسی کو دیا ہے اور اپنے بندوں میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا فرمائی اور جو مہربانیاں کسی پر کی ہیں اور جو سختی دور کی ہے جو مصیبت ہٹائی ہے جو دُعا تُو نے سنی ہے جو نیکی قبول کی ہے اور جو برائی معاف کی ہے، بے شک جس پر چاہے تُو لطف کرتا ہے اور خبر رکھتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ بے شک تُو قریب تر ہے جسے پکارا جاتا ہے تُو تیز تر ہے جو قبول کرتا ہے معاف کرنے والوں میں بہترین، عطا کرنے والوں میں زیادہ عطا والا اور سوالی کی بہت سننے والا، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے اور دونوں جگہ پر مہربان کوئی تیرے جیسا نہیں جس سے سوال کیا جائے اور سوائے تیرے کوئی نہیں جس پر اُمید رکھی جائے میں نے دُعا کی تُو نے قبول کی، میں نے مانگا پس تُو نے عطا کیا، میں نے تیری طرف توجہ کی پس تُو نے رحمت فرمائی، تیرا اسہارا لیا پس تُو نے نجات دی، میں تجھ سے ڈرا تُو نے میری مدد فرمائی، اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت فرما جو تیرے بندے، تیرے رسولؐ اور تیرے نبیؐ ہیں اور اُن کی آل پر جو سب کے سب بے عیب اور پاک تر ہیں اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری کر اور ہم پر خوشگوار عطائیں فرما، ہمیں اپنے شکر گزاروں میں رکھ دے اور اپنے احسانوں کا ذکر کرنے والوں میں رکھ، ایسا ہی ہو، ایسا ہی ہو، اے جہانوں کے پروردگار۔ اے اللہ، اے وہ مالک! جو باقدرت ہے، اے با قدرت جو غالب ہے، اے وہ جو نافرمانی کو ڈھانپتا ہے اور بخشش چاہنے پر بخشتا ہے، اے طلبگاروں، توجہ کرنے والوں کی امیدگاہ اور آرزومندوں کے مقام آرزو، اے وہ کہ جس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور توبہ کرنے والوں کے لئے محبت و مہربانی اور ملائمت سے جس کا دامن وسیع ہے، اے اللہ ہم نے توجہ کی ہے تیری طرف آج کی رات میں جسے تُو نے بزرگی اور بڑائی دی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے جو تیرے نبیؐ تیرے رسولؐ اور مخلوقات میں سے تیرے چُنے ہوئے، تیری وحی کے امانتدار، بشارت دینے والے، ڈرانے والے، روشن چراغ ہیں جن کے وجود کو تُو نے مسلمانوں کے لئے نعمت بنایا

عَظِيْمٌ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ، اَلْمُنْتَجَبِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَ تَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا، فَاِلَيْكَ عَجَّتِ
الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ، فَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ فِيْ هٰذِهِ
الْعَشِيَّةِ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهٗ بَيْنَ عِبَادِكَ، وَ نُوْرٍ
تَهْدِيْ بِهٖ، وَ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا، وَ بَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا، وَ عَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا،
وَ رِزْقٍ تَبْسُطُهٗ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنَا فِيْ هٰذَا
الْوَقْتِ مُنْجِحِيْنَ مُفْلِحِيْنَ مَبْرُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ، وَ لَا تَجْعَلْنَا
مِنَ الْقَانِطِيْنَ، وَ لَا تُخْلِنَا مِنْ رَّحْمَتِكَ، وَ لَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهٗ
مِنْ فَضْلِكَ، وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ، وَ لَا لِفَضْلِ
مَا نُؤَمِّلُهٗ مِنْ عَطَآئِكَ قَانِطِيْنَ، وَ لَا تَرُدَّنَا خَآئِبِيْنَ وَ لَا مِنْ
بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ، يَآ اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ، وَ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ،
اِلَيْكَ اَقْبَلْنَا مُوْقِنِيْنَ، وَ لِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّيْنَ قَاصِدِيْنَ،
فَاَعِنَّا عَلٰى مَنَاسِكِنَا، وَ اَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا، وَ اعْفُ عَنَّا
وَ عَافِنَا، فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ
مَوْسُوْمَةٌ. اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَئَلْنَاكَ، وَ
اكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ، فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ، وَ لَا رَبَّ لَنَا
غَيْرُكَ، نَافِذٌ فِيْنَا حُكْمُكَ، مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ، عَدْلٌ فِيْنَا
قَضَآئُكَ، اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ، وَ اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ، اَللّٰهُمَّ
اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ، وَ كَرِيْمَ الذُّخْرِ، وَ دَوَامَ
الْيُسْرِ، وَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ، وَ لَا تُهْلِكْنَا مَعَ
الْهَالِكِيْنَ، وَ لَا تَصْرِفْ عَنَّا رَاْفَتَكَ وَ رَحْمَتَكَ، يَآ اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَئَلَكَ

اور اُن کو سارے جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا۔ اے اللہ ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور اُن کی آل پر۔ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری طرف سے اِس کے لائق ہیں اے بزرگ تر اُن پر اور اُن کی آلؑ پر رحمت نازل کر جو سب کے سب بلند تر، نیک نہاد اور پاک ہیں اور ہمیں معافی دے کر ہماری پردہ پوشی کر کیونکہ تیرے حضور فریادیں ہو رہی ہیں ہر ہر دیس کی زبان میں، پس اے اللہ ! آج کی رات میں ہر نیکی میں سے حصہ قرار دے ہمارے لئے جو تُو نے اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کی، نور میں جس سے ہدایت فرمائی، رحمت میں جو عام کی، برکت میں جو تُو نے نازل کی، عافیت کے لباس میں جو تُو نے پہنایا، رزق میں جو وسیع کیا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے اللہ ! اِس وقت ہمیں بدل کر بنا دے کامیاب ہونے والے، فلاح پانے والے، پسندیدہ عمل والے اور نفع اٹھانے والے اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں قرار نہ دے، ہمیں اپنی رحمت سے دور نہ کر، ہمیں اُس چیز میں سے محروم نہ فرما جس کی تیرے فضل سے امید کریں اور ہم کو اپنی رحمت سے محروم و خالی قرار نہ دے، تیری عطا میں سے جس عنایت کی امید کریں اُس سے مایوس نہ فرما، ہمیں ناکام کر کے نہ پلٹا اور اپنی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے قرار نہ دے، اے بہت عطا والوں میں بڑی عطا والے اور عزت داروں میں بڑی عزت والے، ہم تیری درگاہ میں لوٹ کے آئے ہیں، معتقد بن کر ہم تیرے محترم گھر کعبہ میں فریاد کرتے ہوئے آئے ہیں، پس اعمال حج میں ہماری مدد فرما اور ہمارا حج مکمل کرا دے، ہمیں معاف فرما، پناہ دے کہ ہم نے اپنے ہاتھ تیرے آگے پھیلائے ہیں کہ جن پر گناہوں کے اقرار و اعتراف کے نشان ہیں، اے اللہ ! پس ہمیں آج کی رات میں جو ہم نے تجھ سے مانگا عطا فرما، تمام کاموں میں ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی ہماری کفایت کرنے والا نہیں اور سوائے تیرے کوئی ہمارا رب نہیں کہ تیرا حکم ہی ہم پر جاری ہے، تیرا علم ہمیں گھیرے ہوئے ہے ہمارے لئے تیرا فیصلہ درست ہے، ہمارے لئے اچھا فیصلہ کر اور ہمیں نیکو کاروں میں سے قرار دے، اے اللہ ہمارے لئے اپنی عطا سے بہت بڑا اجر بہترین ذخیرہ اور ہمیشہ کی آسائش واجب کر دے، ہمارے سارے کے سارے گناہ بخش دے اور ہمیں تباہ ہونے والوں کے ساتھ تباہ نہ کر اور اپنی مہربانی اور رحمت ہم سے دور

فَاَعْطَيْتَهٗ، وَ شَكَرَكَ فَزِدْتَّهٗ، وَ تَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهٗ وَ تَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهٗ يَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، اَللّٰهُمَّ وَ نَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَ اقْبَلْ تَضَرُّعَنَا، يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَ يَآ اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، يَامَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ اِغْمَاضُ الْجُفُوْنِ، وَ لَا لَحْظُ الْعُيُوْنِ، وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُوْنِ، وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوْبِ، اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ، وَ وَسِعَهٗ حِلْمُكَ، سُبْحَانَكَ وَ تَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا، تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ، وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ، وَعُلُوُّ الْجَدِّ، يَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، وَالْفَضْلِ وَ الْاِنْعَامِ، وَ الْاَيَادِي الْجِسَامِ، وَ اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ، الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ وَ دِيْنِيْ، وَ اٰمِنْ خَوْفِيْ، وَ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ، وَ لَا تَسْتَدْرِجْنِيْ، وَ لَا تَخْدَعْنِيْ، وَ ادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ.

نہ فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے اللہ! اِس وقت ہمیں اُن لوگوں میں قرار دے جنہوں نے تجھ سے مانگا تُو نے عطا کیا، جنہوں نے شکر کیا تُو نے زیادہ دیا، تیری طرف پلٹے تو تُو نے انہیں قبول کیا، اپنے گناہوں کے ساتھ تیری طرف آئے تو اُن کے سبھی گناہ معاف کر دیئے، اے جلالت و عزت کے مالک، اے اللہ! ہمیں پاک کر، ہماری رہنمائی فرما اور ہماری گریہ وزاری قبول کر، اے وہ بہترین جس سے سوال کیا جاتا ہے اور طلب رحمت پر زیادہ رحمت کرنے والے، اے وہ جس پر پوشیدہ نہیں ہے پلک کا جھپکنا، نہ آنکھوں کا اشارہ، نہ وہ چیز جو پردے کے نیچے ہو اور نہ وہ بات جو دلوں کے پردوں میں لپٹی ہوئی ہو، ہاں! اِن سب کو تیرے علم نے شمار کر رکھا ہے اور تیری نرمی اِن پر چھائی ہوئی ہے تُو پاک تر اور بلند تر ہے اُس سے جو ناحق کہنے والے کہتے ہیں تُو بلندتر، بزرگ تر ہے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ اِن میں ہے، نہیں کوئی چیز موجود ہے مگر وہ تیری حمد کر رہی ہے، پس حمد تیرے لئے ہے اے بزرگی بلند شان، اے جلالت و عزت کے مالک، فضل کرنے والے، نعمت دینے والے، بڑی بڑی عطائیں کرنے والے اور تُو بخشش کرنے والا، کرم کرنے والا، نرمی کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ! میرے لئے اپنا رزق حلال وسیع فرما، میرے بدن اور میرے دین کی حفاظت فرما، مجھے خوف سے بچا اور میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے، اے اللہ! مجھے غلط فہمی میں نہ ڈال، دھوکے میں نہ رکھ، مجھے فریب نہ کھانے دے اور نابکار جنوں اور انسانوں کو مجھ سے دور کر دے۔

پھر آپ نے اپنے سر اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ باآواز بلند عرض کر رہے تھے:

يَآ اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ، يَآ اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ، وَ يَآ اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ، وَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنَ، وَ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ، وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ، اَسْئَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ

اے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے زیادہ دیکھنے والے، اے سب سے تیز تر حساب کرنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو برکت والے سردار ہیں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ اپنی اِس حاجت کا کہ اگر تُو وہ عطا کر دے تو جو کچھ تُو نے نہیں دیا اِس سے مجھے نقصان نہیں اور اگر تُو وہ عطا نہ کرے تو جو تُو نے دیا اِس سے مجھے کوئی نفع نہیں، سوال کرتا ہوں کہ میری گردن جہنم سے آزاد کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو یکتا

لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يَارَبِّ يَارَبِّ.	ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے حکومت، تیرے لئے حمد ہے اور تُو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے میرے رب اے میرے رب۔

حضرت امام حسین علیہ السلام بار بار "یَارَبِّ یَارَبِّ" کہتے رہے جب کہ آپ کے ارد گرد کھڑے لوگ آپ کی دُعا سنتے ہوئے آمین کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ساتھ اُن سب کی رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں، غروب آفتاب تک یہی حالت رہی پھر سب لوگ مشعر الحرام روانہ ہو گئے۔

ابن طاؤس نے "یَارَبِّ یَارَبِّ" کے بعد یہ اضافی کلمات بھی تحریر فرمائے ہیں۔

اِلٰهِيْ اَنَا الْفَقِيْرُ فِيْ غِنَايَ فَكَيْفَ لَاۤ اَكُوْنُ فَقِيْرًا فِيْ فَقْرِيْ، اِلٰهِيْ اَنَا الْجَاهِلُ فِيْ عِلْمِيْ فَكَيْفَ لَا اَكُوْنُ جَهُوْلًا فِيْ جَهْلِيْ، اِلٰهِيْ اِنَّ اخْتِلَافَ تَدْبِيْرِكَ، وَ سُرْعَةَ طَوَآءِ مَقَادِيْرِكَ، مَنَعَا عِبَادَكَ الْعَارِفِيْنَ بِكَ عَنِ السُّكُوْنِ اِلٰى عَطَآءٍ، وَالْيَاْسِ مِنْكَ فِيْ بَلَآءٍ، اِلٰهِيْ مِنِّيْ مَا يَلِيْقُ بِلُؤْمِيْ وَ مِنْكَ مَا يَلِيْقُ بِكَرَمِكَ، اِلٰهِيْ وَ صَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّاْفَةِ لِيْ قَبْلَ وُجُوْدِ ضَعْفِيْ، اَفَتَمْنَعُنِيْ مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُوْدِ ضَعْفِيْ، اِلٰهِيْ اِنْ ظَهَرَتِ الْمَحَاسِنُ مِنِّيْ فَبِفَضْلِكَ، وَ لَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ، وَ اِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَاوِيْ مِنِّيْ فَبِعَدْلِكَ، وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ، اِلٰهِيْ كَيْفَ تَكِلُنِيْ وَ قَدْ تَكَفَّلْتَ لِيْ، وَ كَيْفَ اُضَامُ وَاَنْتَ النَّاصِرُ لِيْ، اَمْ كَيْفَ اَخِيْبُ وَ اَنْتَ الْحَفِيُّ بِيْ، هَاۤ اَنَاۤ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَقْرِيْۤ اِلَيْكَ، وَ كَيْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمَا هُوَ مُحَالٌ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اَشْكُوْۤ اِلَيْكَ حَالِيْ وَهُوَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اُتَرْجِمُ بِمَقَالِيْ وَهُوَ مِنْكَ بَرَزٌ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ اٰمَالِيْ وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ لَا تُحْسِنُ اَحْوَالِيْ وَ بِكَ قَامَتْ، اِلٰهِيْ مَاۤ اَلْطَفَكَ بِيْ مَعَ عَظِيْمِ جَهْلِيْ، وَ مَا	میرے اللہ! میں اپنی تونگری میں بھی محتاج ہوں تو اپنے فقر کی حالت میں کیوں نہ محتاج ہوں گا، میرے اللہ! میں علم رکھتے ہوئے بھی جاہل ہوں تو اپنی جہالت میں کیوں نہ جاہل ہوں گا، اے اللہ! بے شک تیری تدبیر کے تبدیل ہونے اور تیری جلد وارد ہونے والی تقدیر نے تیری معرفت رکھنے والے بندوں کو تیری عطا کی امید نہ رکھنے اور مشکل کے وقت تجھ سے مایوس ہو جانے سے روکا ہوا ہے، میرے اللہ! میں نے وہ کیا جو میری پستی کا تقاضہ ہے اور تُو وہ کرے گا جو تیری بڑائی کے لائق ہے، میرے اللہ! میری کمزوری سے پہلے ہی تیری ذات لطف و کرم کے اوصاف رکھتی ہے تو کیا میری کمزوری کے بعد مجھ سے تُو یہ مہربانیاں روک دے گا، میرے اللہ! اگر مجھ سے نیکیاں ظاہر ہوئیں تو یہ تیرا فضل ہے اور مجھ پر یہ تیرا احسان ہے اور اگر مجھ سے برائیوں کا ظہور ہوا ہے تو یہ تیرا عدل ہے اور مجھ پر تیری حجت قائم ہو گئی ہے، میرے اللہ! کیسے تُو مجھ کو چھوڑ دے گا جب کہ تُو میرا کفالت کرنے والا ہے کیونکر میں روند دیا جاؤں جبکہ تُو میرا مددگار ہے، یا کیسے بے آس ہو جاؤں جبکہ تو مجھ پر مہربان ہے، اب میں تیری درگاہ میں اپنے فقر کے ساتھ آیا ہوں اور کس طرح تجھے اپنا وسیلہ بناؤں جبکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی تجھ تک پہنچ پائے یا کیونکر تجھ سے اپنے حالات کی شکایت کروں جبکہ وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں یا کس طرح اپنی زبان سے اِن کی تشریح کروں جبکہ وہ تیری طرف سے اور تجھ پر عیاں ہیں یا کیونکر میری آرزوئیں ناکام رہیں گی جب کہ یہ تیرے جناب میں پیش کی جاچکی ہیں یا کیونکر میرے حالات بہتر نہ ہوں گے جبکہ میں تیری وجہ سے قائم ہوں، میرے اللہ! تیرا

اَرْحَمَكَ بِيْ مَعَ قَبِيْحِ فِعْلِيْ، اِلٰهِيْ مَآ اَقْرَبَكَ مِنِّيْ وَ اَبْعَدَنِيْ عَنْكَ، وَمَآ اَرْاَفَكَ بِيْ فَمَا الَّذِيْ يَحْجُبُنِيْ عَنْكَ، اِلٰهِيْ عَلِمْتُ بِاِخْتِلَافِ الْاٰثَارِ، وَ تَنَقُّلَاتِ الْاَطْوَارِ، اَنَّ مُرَادَكَ مِنِّيْ اَنْ تَتَعَرَّفَ اِلَيَّ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى لَآ اَجْهَلَكَ فِيْ شَيْءٍ، اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَخْرَسَنِيْ لُؤْمِيْ اَنْطَقَنِيْ كَرَمُكَ، وَكُلَّمَا آيَسَتْنِيْ اَوْصَافِيْ اَطْمَعَتْنِيْ مِنَنُكَ، اِلٰهِيْ مَنْ كَانَتْ مَحَاسِنُهٗ مَسَاوِيَ، فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ مُسَاوِيْهِ مَسَاوِيَ، وَمَنْ كَانَتْ حَقَآئِقُهٗ دَعَاوِيَ، فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ دَعَاوِيْهِ دَعَاوِيَ، اِلٰهِيْ حُكْمُكَ النَّافِذُ، وَمَشِيَّتُكَ الْقَاهِرَةُ لَمْ يَتْرُكَا لِذِيْ مَقَالٍ مَقَالًا، وَلَا لِذِيْ حَالٍ حَالًا، اِلٰهِيْ كَمْ مِّنْ طَاعَةٍ بَنَيْتُهَا، وَحَالَةٍ شَيَّدْتُّهَا، هَدَمَ اِعْتِمَادِيْ عَلَيْهَا عَدْلُكَ، بَلْ اَقَالَنِيْ مِنْهَا فَضْلُكَ، اِلٰهِيْ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ وَاِنْ لَّمْ تَدُمِ الطَّاعَةُ مِنِّيْ فِعْلًا جَزْمًا فَقَدْ دَامَتْ مَحَبَّةً وَّعَزْمًا، اِلٰهِيْ كَيْفَ اَعْزِمُ وَ اَنْتَ الْقَاهِرُ، وَ كَيْفَ لَا اَعْزِمُ وَ اَنْتَ الْاٰمِرُ، اِلٰهِيْ تَرَدُّدِيْ فِي الْاٰثَارِ يُوْجِبُ بُعْدَ الْمَزَارِ، فَاجْمَعْنِيْ عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوْصِلُنِيْ اِلَيْكَ، كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِيْ وُجُوْدِهٖ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ، اَيَكُوْنُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُوْرِ مَا لَيْسَ لَكَ، حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُظْهِرَ لَكَ، مَتٰى غِبْتَ حَتّٰى تَحْتَاجَ اِلٰى دَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ، وَ مَتٰى بَعُدْتَّ حَتّٰى تَكُوْنَ الْاٰثَارُ هِيَ الَّتِيْ تُوْصِلُ اِلَيْكَ، عَمِيَتْ عَيْنٌ لَّا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيْبًا،

کتنا لطف ہے مجھ پر جبکہ میں بڑا ہی نادان ہوں اور تُو کس قدر مہربان ہے مجھ پر جبکہ میں خطاکار ہوں میرے اللہ! تُو کتنا نزدیک ہے مجھ سے جبکہ میں تجھ سے بہت دور ہوں اور کتنا مہربان ہے تُو مجھ پر پھر کس نے مجھے تجھ سے ہٹا دیا ہے، میرے اللہ! دنیا کے حالات کی تبدیلیوں اور طریقوں کے تغیرات کے ذریعے میں جان گیا کہ تیری مراد یہ ہے کہ تُو ہر چیز سے مجھے اپنی شناسائی کرائے تاکہ میں کسی چیز کے ضمن میں تیری قدرت سے ناواقف نہ رہوں، میرے اللہ! جب میری پستی مجھے گُنگ کر دیتی ہے تو تیرا کرم مجھے گویا کر دیتا ہے، جب بھی میرے بُرے اوصاف مجھے مایوس کرتے ہیں تیرے احسان مجھے حوصلہ دیتے ہیں، میرے اللہ! جس شخص کی خوبیاں بھی بُرائیاں ہوں تو اُس کی بُرائیاں کیوں نہ بُرائیاں شمار کی جائیں گی اور جس شخص کی حقیقت ہی محض کھوکھلی باتیں ہوں تو اُس کی خالی خولی باتیں کیوں نہ محض باتیں تصور کی جائیں گی، میرے اللہ! تیرا حکم جاری ہے اور تیری مرضی قاہر و غالب ہے کہ اُن کے مقابل بولنے والا بول نہیں سکتا اور نہ کوئی صاحب حال کچھ کر سکتا ہے، میرے اللہ! کتنی ہی بار میں نے اطاعت کرتے ہوئے عبادت کی شکل بنائی ہے مگر تیرے عدل کے خوف سے اُس پر میرا بھروسہ نہ رہا بلکہ وہ تیرے فضل سے میری بخشش کا ذریعہ بنی، میرے اللہ! بے شک تُو جانتا ہے اگرچہ میں عبادت میں مستقلاً مشغول نہیں ہوں تو بھی تجھ سے میری محبت ہمیشہ راسخ ہے، میرے اللہ! کس قدر بندگی کا ارادہ کروں جب کہ تو غالب ہے اور کیونکر ارادہ نہ کروں جب کہ تُو حکم دیتا ہے، میرے اللہ! تیری قدرت کے آثار میں غور کرنا تیرے دیدار سے دوری کا سبب ہے، پس مجھے اپنے حضور حاضر رکھ، تیری سرکار میں پہنچ پاؤں کیونکر وہ چیز تیری طرف رہنمائی کر سکتی ہے جو اپنے وجود ہی میں تیری محتاج ہے، آیا تیرے غیر کے لئے ایسا ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ تجھے ظاہر کرنے والا بن جائے، تُو کب غائب تھا کہ کسی ایسے نشان کی حاجت ہو جو تیری دلیل ٹھہرے اور تُو کب دور تھا کہ آثار اور

وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ عَبْدٍ لَّمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيْبًا،
اِلٰهِىْ اَمَرْتَ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْاٰثَارِ فَارْجِعْنِىْ اِلَيْكَ
بِكِسْوَةِ الْاَنْوَارِ، وَهِدَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ، حَتّٰى اَرْجِعَ
اِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ اِلَيْكَ مِنْهَا، مَصُوْنَ السِّرِّ عَنِ
النَّظَرِ اِلَيْهَا، وَمَرْفُوْعَ الْهِمَّةِ عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا، اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اِلٰهِىْ هٰذَا ذُلِّىْ ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ
هٰذَا حَالِىْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ، مِنْكَ اَطْلُبُ الْوُصُوْلَ
اِلَيْكَ، وَبِكَ اَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ، فَاهْدِنِىْ بِنُوْرِكَ اِلَيْكَ،
وَاَقِمْنِىْ بِصِدْقِ الْعُبُوْدِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ، اِلٰهِىْ عَلِّمْنِىْ مِنْ
عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ، وَصُنِّىْ بِسِتْرِكَ الْمَصُوْنِ، اِلٰهِىْ
حَقِّقْنِىْ بِحَقَآئِقِ اَهْلِ الْقُرْبِ، وَاسْلُكْ بِىْ مَسْلَكَ اَهْلِ
الْجَذْبِ، اِلٰهِىْ اَغْنِنِىْ بِتَدْبِيْرِكَ لِىْ عَنْ تَدْبِيْرِىْ، وَ
بِاخْتِيَارِكَ عَنِ اخْتِيَارِىْ، وَاَوْقِفْنِىْ عَلٰى مَرَاكِزِ
اضْطِرَارِىْ، اِلٰهِىْ اَخْرِجْنِىْ مِنْ ذُلِّ نَفْسِىْ، وَطَهِّرْنِىْ مِنْ
شَكِّىْ وَشِرْكِىْ قَبْلَ حُلُوْلِ رَمْسِىْ، بِكَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِىْ،
وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ فَلَا تَكِلْنِىْ، وَاِيَّاكَ اَسْئَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِىْ،
وَفِىْ فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلَا تَحْرِمْنِىْ، وَبِجَنَابِكَ اَنْتَسِبُ
فَلَا تُبْعِدْنِىْ، وَبِبَابِكَ اَقِفُ فَلَا تَطْرُدْنِىْ، اِلٰهِىْ تَقَدَّسَ
رِضَاكَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عِلَّةٌ مِّنْكَ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ لَهُ عِلَّةٌ
مِّنِّىْ، اِلٰهِىْ اَنْتَ الْغَنِىُّ بِذَاتِكَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ النَّفْعُ
مِنْكَ، فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ غَنِيًّا عَنِّىْ، اِلٰهِىْ اِنَّ الْقَضَآءَ
وَالْقَدَرَ يُمَنِّيْنِىْ، وَاِنَّ الْهَوٰى بِوَثَآئِقِ الشَّهْوَةِ اَسَرَنِىْ،

نشان تجھ تک پہنچانے کا ذریعہ و وسیلہ بنیں، اندھی ہے وہ آنکھ
جو تجھ کو اپنا نگہبان نہیں پاتی، اُس بندے کا سودا خسارے والا
ہے جس کو تُو نے اپنی محبت کا حصہ نہیں دیا، میرے اللہ! تُو
نے اپنی قدرت کے آثار پر توجہ کا حکم کیا پس مجھ کو اپنے نور کے
پردوں اور بصیرت کے راستوں کی طرف لے چل، تاکہ اِس
کے ذریعے تیری درگاہ میں آؤں جس طرح انہی کے ذریعے
تیری طرف راہ پائی، اِنہیں دیکھ کر راز حقیقت کی خبر پاؤں
اور اِن کے سہارے اپنی ہمت کو بلند کروں، بے شک تُو ہر چیز
پر قدرت رکھتا ہے۔ میرے اللہ! یہ ہے میری پستی جو
تیرے آگے عیاں ہے اور یہ ہے میری بُری حالت جو تجھ سے
پوشیدہ نہیں، میں تیری بارگاہ میں پہنچنا چاہتا ہوں اور تجھ پر
تجھی کو دلیل ٹھہراتا ہوں، پس اپنے نور سے میری اپنی
طرف سے رہنمائی کر اور اپنے حضور مجھے سچی بندگی پر قائم
رکھ، میرے اللہ! مجھے اپنے پوشیدہ علوم میں سے تعلیم دے
اور اپنے محکم پردے کے ساتھ میری حفاظت کر، میرے
اللہ! مجھے اپنے اہل قرب کے حقائق سے بہرہ ور فرما اور اُن
کی راہ پر ڈال جو تیری طرف کھنچے چلے جاتے ہیں، میرے
اللہ! اپنے تدبر اور پسند کے ذریعے مجھے میرے تدبر اور پسند
سے بے نیاز کر دے اور پریشانی کے عالم میں مجھے ثابت قدم
رکھ، میرے معبود! مجھے میرے نفس کی پستی سے نکال لے،
مجھے شک اور شرک سے پاک کر دے اِس سے پہلے کہ میں
قبر میں جاؤں، تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما، تجھ پر
بھروسہ کرتا ہوں پس مجھے چھوڑ نہ دے، تجھ سے مانگتا ہوں
پس ناامید نہ کر، تیرے فضل کی آس لگائی ہے پس مجھے محروم
نہ کر، تیری بارگاہ سے تعلق جوڑا ہے پس مجھے دور نہ فرما،
تیرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں پس مجھے ٹھکرا نہ دے، میرے اللہ!
تیری رضا پاک ہے، ممکن نہیں اِس میں تیری طرف سے
نقص آئے، پھر کیسے ممکن ہے کہ میں اِسے نقص دار کہوں،
میرے اللہ! تُو اپنی ذات میں بے نیاز ہے اِس سے کہ تجھے
اپنی ذات سے نفع پہنچے کیوں کر تُو مجھ سے بے نیاز نہ ہوگا،
میرے اللہ! قضا و قدر مجھ کو آرزومند بناتی ہے اور خواہش

فَكُنْ اَنْتَ النَّصِيْرَ لِيْ، حَتّٰى تَنْصُرَنِيْ وَ تُبَصِّرَنِيْ، وَ
اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ حَتّٰى اَسْتَغْنِيَ بِكَ عَنْ طَلَبِيْ، اَنْتَ
الَّذِيْ اَشْرَقْتَ الْاَنْوَارَ فِيْ قُلُوْبِ اَوْلِيَآئِكَ حَتّٰى
عَرَفُوْكَ وَ وَحَّدُوْكَ، وَ اَنْتَ الَّذِيْ اَزَلْتَ الْاَغْيَارَ عَنْ
قُلُوْبِ اَحِبَّآئِكَ حَتّٰى لَمْ يُحِبُّوْا سِوَاكَ، وَ لَمْ يَلْجَاُوْا
اِلٰى غَيْرِكَ، اَنْتَ الْمُوْنِسُ لَهُمْ حَيْثُ اَوْحَشَتْهُمُ
الْعَوَالِمُ، وَ اَنْتَ الَّذِيْ هَدَيْتَهُمْ حَيْثُ اسْتَبَانَتْ
لَهُمُ الْمَعَالِمُ، مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ، وَمَا الَّذِيْ فَقَدَ
مَنْ وَجَدَكَ، لَقَدْ خَابَ مَنْ رَّضِيَ دُوْنَكَ بَدَلًا، وَلَقَدْ
خَسِرَ مَنْ بَغٰى عَنْكَ مُتَحَوِّلًا، كَيْفَ يُرْجٰى سِوَاكَ
وَاَنْتَ مَا قَطَعْتَ الْاِحْسَانَ، وَ كَيْفَ يُطْلَبُ مِنْ
غَيْرِكَ وَ اَنْتَ مَا بَدَّلْتَ عَادَةَ الْاِمْتِنَانِ، يَا مَنْ اَذَاقَ
اَحِبَّآءَهٗ حَلَاوَةَ الْمُؤَانَسَةِ، فَقَامُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ
مُتَمَلِّقِيْنَ، وَ يَا مَنْ اَلْبَسَ اَوْلِيَآءَهٗ مَلَابِسَ هَيْبَتِهٖ،
فَقَامُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِرِيْنَ، اَنْتَ الذَّاكِرُ قَبْلَ
الذَّاكِرِيْنَ، وَ اَنْتَ الْبَادِيْ بِالْاِحْسَانِ قَبْلَ تَوَجُّهِ
الْعَابِدِيْنَ، وَاَنْتَ الْجَوَادُ بِالْعَطَآءِ قَبْلَ طَلَبِ
الطَّالِبِيْنَ، وَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ثُمَّ لِمَا وَهَبْتَ لَنَا مِنَ
الْمُسْتَقْرِضِيْنَ، اِلٰهِيْ اُطْلُبْنِيْ بِرَحْمَتِكَ حَتّٰى اَصِلَ
اِلَيْكَ، وَ اجْذِبْنِيْ بِمَنِّكَ حَتّٰى اُقْبِلَ عَلَيْكَ، اِلٰهِيْ اِنَّ
رَجَآئِيْ لَا يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَ اِنْ عَصَيْتُكَ، كَمَا اَنَّ خَوْفِيْ لَا
يُزَايِلُنِيْ وَ اِنْ اَطَعْتُكَ، فَقَدْ دَفَعَتْنِي الْعَوَالِمُ اِلَيْكَ، وَ

نفس مجھے آرزوؤں کا قیدی بنا لیتی ہے، پس تُو میرا مددگار بن جا تاکہ کامیاب ہو جاؤں بینا ہو جاؤں اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کردے تاکہ تیرے ذریعے حاجت سے بے نیاز ہو جاؤں، تُو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں کو نور کی شعاؤں سے روشن کر دیا تو اُنھوں نے تجھے پہچانا اور تجھے ایک مانا اور تو وہ ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلوں سے غیروں کو دور کر دیا تو وہ سوائے تیرے کسی سے محبت نہیں رکھتے اور تیرے غیر کی پناہ نہیں لیتے جب زمانہ اُن کو ہراساں کرے اُس وقت تُو ہی اُن کا ہمدم ہے اور تُو وہ ہے جس نے اُن کی رہنمائی کی جب وہ تیرے نشان و برہان سے دور ہوئے، اُس نے کیا پایا جس نے تجھے کھویا اور اُس نے کچھ نہ کھویا جس نے تجھ کو پایا اور یقیناً ناکام ہوا جو تیری بجائے کسی اور کو پسند کرنے لگا اور وہ گھاٹے میں پڑا جو سرکشی کے ساتھ تجھ سے پھر گیا کس طرح تیرے غیر سے امید رکھی جا سکتی ہے جبکہ تیرا احسان و کرم رُکتا ہی نہیں اور کیونکر تیرے غیر سے سوال کیا جا سکتا ہے جبکہ تیرے فضل و احسان کرنے کی عادت میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ جو اپنے دوستوں کو اُلفت کی مٹھاس چکھاتا ہے، پس وہ اُس کے حضور تعریفیں کرتے کھڑے ہو جاتے ہیں، اے وہ جو اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہناتا ہے تو وہ اُس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں بخشش مانگتے ہوئے، تُو یاد کرنے والوں سے پہلے اُن کو یاد رکھنے والا ہے، تُو احسان میں ابتدا کرنے والا ہے، عبادت گزاروں کے توجہ کرنے سے پہلے تُو عطا میں اضافہ کرنے والا ہے، مانگنے والوں کے مانگنے سے پہلے تُو بہت دینے والا ہے، پھر اس میں سے بطور قرض مانگتا ہے جو کچھ تُو نے ہمیں دیا ہے، میرے اللہ! اپنی رحمت سے مجھ کو بلا لے تاکہ میں تیرے حضور پہنچ سکوں مجھے اپنی طرف کھینچ لے تاکہ تیری بارگاہ میں آسکوں، میرے اللہ! بے شک میری آس تجھ سے نہیں ٹوٹے گی اگرچہ میں تیری نافرمانی کروں جیسا کہ میرا خوف دور نہ ہوگا اگرچہ میں تیری اطاعت بھی کروں، پس زمانے کی سختیوں نے مجھ کو تیری طرف دھکیل دیا اور تیری نوازش کے علم نے

قَدْ اَوْقَعَنِیْ عِلْمِیْ بِکَرَمِکَ عَلَیْکَ، اِلٰهِیْ کَیْفَ اَخِیْبُ وَ اَنْتَ اَمَلِیْ، اَمْ کَیْفَ اُهَانُ وَ عَلَیْکَ مُتَّکَلِیْ، اِلٰهِیْ کَیْفَ اَسْتَعِزُّ وَ فِی الذِّلَّةِ اَرْکَزْتَنِیْ، اَمْ کَیْفَ لَا اَسْتَعِزُّ وَ اِلَیْکَ نَسَبْتَنِیْ، اِلٰهِیْ کَیْفَ لَآ اَفْتَقِرُ وَ اَنْتَ الَّذِیْ فِی الْفُقَرَآءِ اَقَمْتَنِیْ، اَمْ کَیْفَ اَفْتَقِرُ وَ اَنْتَ الَّذِیْ بِجُوْدِکَ اَغْنَیْتَنِیْ، وَ اَنْتَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ تَعَرَّفْتَ لِکُلِّ شَیْءٍ فَمَا جَهِلَکَ شَیْءٌ، وَ اَنْتَ الَّذِیْ تَعَرَّفْتَ اِلَیَّ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ، فَرَاَیْتُکَ ظَاهِرًا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ، وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ لِکُلِّ شَیْءٍ، یَا مَنِ اسْتَوٰی بِرَحْمَانِیَّتِهٖ فَصَارَ الْعَرْشُ غَیْبًا فِیْ ذَاتِهٖ، مَحَقْتَ الْاٰثَارَ بِالْاٰثَارِ، وَ مَحَوْتَ الْاَغْیَارَ بِمُحِیْطَاتِ اَفْلَاکِ الْاَنْوَارِ، یَا مَنِ احْتَجَبَ فِیْ سُرَادِقَاتِ عَرْشِهٖ عَنْ اَنْ تُدْرِکَهُ الْاَبْصَارُ، یَا مَنْ تَجَلّٰی بِکَمَالِ بَهَآئِهٖ، فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهٗ مِنَ الْاِسْتِوَآءِ، کَیْفَ تَخْفٰی وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ، اَمْ کَیْفَ تَغِیْبُ وَ اَنْتَ الرَّقِیْبُ الْحَاضِرُ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ.	تیری بارگاہ میں پہنچا دیا، میرے اللہ! کیونکر نااُمید ہو جاؤں جبکہ تُو میری آرزو ہے یا کیسے پست ہوں گا جبکہ میرا بھروسہ تجھ پر ہے، میرے اللہ! کیسے عزت کا دعویٰ کروں جبکہ اِس خواری میں تُو نے مجھے یاد کیا یا کیسے عزت کا دعویٰ کروں میری نسبت تیری طرف ہے، میرے اللہ! کیونکر فقیر نہ بنوں جبکہ تُو نے مجھے فقیروں کی صف میں رکھا ہے یا کیسے میں فقیر بنوں جبکہ تُو نے مجھ کو اپنی عطا سے غنی کیا ہوا ہے اور تُو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو نے ہر چیز کو اپنی پہچان کرائی، پس کوئی چیز نہیں جو تجھے پہچانتی نہ ہو اور تُو وہ ہے جس نے ہر چیز کے ذریعے مجھے اپنی معرفت کرائی، پس میں نے تجھے ہر چیز میں عیاں و نمایاں دیکھا اور تُو ہر چیز پر ظاہر و آشکار ہے، اے وہ جو اپنی رحمت عامہ کے ساتھ قائم ہے کہ عرش اُس کی ذات میں نہاں ہو گیا ہے تُو نے اپنی نشانیوں سے دیگر نشانیوں کو مٹا دیا تُو نے اپنے غیروں کو نورانی آسمانوں کے حلقوں میں نابود کر دیا، اے وہ جو اپنے عرش کی چلمنوں میں پنہاں ہو گیا، دیکھتی آنکھیں اُسے دیکھ نہیں پاتیں، اے وہ جس نے اپنے نور کامل کا جلوہ دکھایا تو اُس کی عظمت قائم و برقرار ہو گئی کیونکر پوشیدہ ہے تو جب کہ آشکار ہے یا کیسے تو پنہاں ہے جبکہ تُو نگہبان اور حاضر ہے۔ بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے جو یکتا ہے۔

بہر حال جس کو خدا توفیق عطا فرمائے اور وہ آج کے دن عرفات میں موجود ہو تو اُس کے لئے آج کے دن کے بہت سے اعمال اور دُعائیں ہیں۔ لیکن آج کے دن کی اہم ترین دُعا "دُعائے عرفہ" ہے۔ دُعا و مناجات کے لحاظ سے آج کا دن پورے سال کے دنوں میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ پس اِس روز اپنے زندہ و مردہ مومن بھائیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دُعا کرنا چاہیے۔

آج کے دن کے آخری حصے میں یہ دُعا پڑھے:

یَا رَبِّ اِنَّ ذُنُوْبِیْ لَا تَضُرُّکَ، وَ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ لِیْ لَا تَنْقُصُکَ، فَاَعْطِنِیْ مَا لَا یَنْقُصُکَ، وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّکَ.	اے اللہ! بے شک میرے گناہ تجھے نقصان نہیں دیتے اور یقیناً مجھ کو بخش دینے سے تیری عطا میں ہرگز کوئی کمی نہیں آتی پس مجھے عطا کر کہ اِس سے تجھے کمی نہیں آتی اور مجھے بخش دے کہ اِس میں تیرا نقصان نہیں۔

پھر یہ بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ خَيْرَ مَا عِنْدَكَ لِشَرِّ مَا عِنْدِيْ، فَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَرْحَمْنِيْ بِتَعَبِيْ وَنَصَبِيْ فَلَا تَحْرِمْنِيْ اَجْرَ الْمُصَابِ عَلٰى مُصِيبَتِهٖ.	اے اللہ ! مجھے اپنی بھلائی سے محروم نہ کر اُس برائی کی وجہ سے جو میں نے کی، پس اگر تُو نے اِس رنج اور تکلیف پہ مجھ پر رحم نہیں کیا تو مجھے اُس شخص جیسے اجر سے محروم نہ فرما جس نے سختی پر سختی جھیلی ہو۔

باب سدرہ

امام حسین علیہ السلام کے حرم کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ہے یہ دروازہ صحن کے شمال کی جانب کافی دور ہے اور سابقہ زمانے میں یہاں ایک بیری (سدر) کا درخت ہوا کرتا تھا زائرین نے اس درخت کی وجہ سے خود ہی اس دروازے کا نام باب سدرہ رکھ دیا تھا جو آج تک باقی ہے۔ایک زمانے تک یہی درخت قبر امام حسینؑ دور سے دیکھنے والوں کے لئے ایک نشانی تھا۔

نخل مریم سلام اللہ علیہا

جناب مریم سلام اللہ علیہاکوجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت قریب ہوئی اور دردزہ ہوا تو آپ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر دعا مانگنا چاہی آواز قدرت آئی اے مریم یہ زچہ خانہ نہیں ہے کھجوروں کے باغ کی طرف چلی جاؤ اور وہاں سے ایک کھجور کے درخت کو ہلاؤ تو جو کھجوریں گریں انہیں کھاؤ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب مریم سلام اللہ علیہا باعجاز خدا کربلا کی سرزمین میں پہنچیں اور وہاں موجود کھجور کے درخت کو ہلایا اور اس سے گرنے والی کھجوریں کھائیں ۔ ایک زمانے تک سرزمین کربلا میں کھجور کا ایک درخت ہوا کرتا تھا اور لوگوں میں مشہور تھا کہ یہ وہ درخت ہے جس سے جناب مریم سلام اللہ علیہانے کھجوریں کھائیں تھیں۔

مقام شیر فضہ

حرمین کے درمیان بازار میں ایک مقام کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت فضہ کے بلانے پر آکر ایک شیر بیٹھ گیا تھا اور اس نے لاش مبارک امام حسین علیہ السلام کی حفاظت کی تھی۔ روایت میں ہے کہ اس شیر کا نام حارث تھا۔اس واقعہ کی طرف اصول کافی کی جلد اول صفحہ 564 حدیث نمبر 8 میں وضاحت موجود ہے۔ یاد رہے کہ یہ روایت کسی معصوم کی طرف منسوب نہیں ہے اور ضعیف بھی ہے۔

خیام حسینی

دو محرم الحرام 61 ہجری کو امام حسین علیہ السلام کا قافلہ کربلا میں پہنچا اور نہر فرات کے کنارے خیام نصب کر دیئے جو پانچ محرم کو وہاں سے ہٹوا دیئے گئے۔

آج تک اس جگہ کو مقام خیام حسینی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مومنین کو چاہیئے کہ اس جگہ بھی ضرور جائیں اور امام کی اس مظلومیت کو یاد کیا کریں۔

اسی طرح اس جگہ بھی ضرور حاضری دیا کریں جہاں امام کے حکم سے دس محرم تک خیمے نصب رہے اور پھر انہیں جلا دیا گیا۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں امام اپنے اصحاب انصار کی لاشوں کو لاتے تھے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں بیبیوں کو قیدی بنایا گیا۔ یاد رہے کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں گیارہویں کی رات کو بی بی زینب سلام اللہ علیہا ایک جلی ہوئی لکڑی کو ہاتھ میں لئے ساری رات پہرہ دیتی رہیں۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں اتنے مصائب پڑنے کے باوجود رات کو بی بی نے نماز شب پڑھی تھی۔ یہی وہ خیام تھے کہ جب جل رہے تھے تو بی بی زمانے کے امام کو سہارا دیئے ہوئے جلتے خیمے سے باہر لا رہی تھیں۔

مومنین کرام جب اس جگہ حاضری دیں تو خدارا! ان تمام تر مصائب کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہاں حاضر ہوں اور چہرے پر حزن وملال ہو اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں۔

نہر فرات

اس نہر کی لمبائی تقریباً 2900 کلومیٹر ہے اور ترکی کے مشرقی حصے سے شروع ہوتی ہے، اور عراق اور شام سے گزرتی ہے۔ بعض روایات کے مطابق، فرات ایک مقدس اور بافضیلت نہر ہے جس میں بہشت کا پانی گرتا ہے اور اگر نومولود بچے کے منہ میں آب فرات ڈالا جائے تو اس کے دل میں محبت اہل بیتؑ آجاتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ فرات، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا حق مہر تھا۔

مستحب ہے کہ امام حسینؑ کی زیارت سے پہلے نہر فرات کے پانی سے غسل کیا جائے کیونکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اور آب فرات پینا بھی اچھا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: فتح کے سال امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت آب فرات زیادہ ہو جائے گا اور کوفہ کے گلی کوچوں میں بہنے لگ جائے گا۔

مختصر اعمال برائے حرم مطہر حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

(1) آدابِ حرم کا خیال کیجئے۔

(2) دو رکعت نماز نفل ادا کی جائے قربۃً الی اللہ۔

(3) 100 مرتبہ درود پڑھ کر مادر عباسؑ اُم البنینؑ کو بخش دیں۔

(4) ایک تسبیح "يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ اَبِي الْغَوْثِ اَدْرِكْنِي" کی کریں اور پھر دعا مانگیں ان شاء اللہ مشکل حل ہو جائے گی۔

(5) اگر آنکھ میں درد ہو تو اس پر 19 مرتبہ "يَا حَيُّ" کا ورد کیا جائے تو شفایابی حاصل ہو گی۔

(6) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل جملہ کو133 مرتبہ ورد کرکے حضرت عباس علیہ السلام کے وسیلہ دعا کیجئے:

يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِ الْحُسَيْنِ

اِكْشِفْ كَرْبِيْ بِحَقِّ اَخِ الْحُسَيْنِ

(7) زیارت اُم البنینؑ کی تلاوت کیجئے۔

حضرت عباس بن امیرالمومنین علی علیہ السلام

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جب تم عباس بن امیر المومنین علیہما السلام کی قبر مبارک کی زیارت کا ارادہ کرو کہ جو دریائے فرات کے کنارے جو حرمِ حسینی کے مقابل واقع ہے تو آپ کے روضہ پاک کے دروازے پر کھڑے ہو کر یوں کہو:

سَلَامُ اللهِ وَ سَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَ جَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ فِيْمَا تَغْتَدِيْ وَ تَرُوْحُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّصْدِيْقِ وَ الْوَفَآءِ وَ النَّصِيْحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَ الدَّلِيْلِ الْعَالِمِ، وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَ الْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ، فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ رَسُوْلِهِ وَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ بِمَا صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ وَ اَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَ اسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ حَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ مَآءِ الْفُرَاتِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا، وَ اَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ،	سلام ہو خدا کا اور سلام ہو اُس کے مقرب فرشتوں کا، اُس کے بھیجے ہوئے نبیوں کا، اُس کے نیک بندوں کا اور تمام شہیدوں اور صدیقوں کا سلام ہو اور بہترین رحمتیں ہوں ہر صبح اور ہر شام آپ پر اے امیرالمومنینؑ کے نور چشم، میں گواہی دیتا ہوں آپ کی اُس اطاعت، تائید، وفاداری اور خیر خواہی پر جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کے جانشین سے کی ہے کہ جو نیک اصل نواسے، صاحب علم، رہبر، تبلیغ کرنے والے، قائم مقام اور وہ ستم دیدہ ہیں جن کو تنگ کیا گیا، پس خدا جزا دے آپ کو اپنے رسولؐ کی طرف سے امیرالمومنینؑ کی طرف سے اور حسنؑ و حسینؑ کی طرف سے اُن سب پر خدا کی رحمتیں ہوں، آپ کو بہترین جزا دے کہ آپ نے صبر کیا خیر خواہی کی اور مدد و نصرت کی، کیا ہی اچھا ہے آپ کا انجام، خدا لعنت کرے آپ کے قاتل پر، خدا لعنت کرے اُس پر جس نے آپ کا حق نہ پہچانا اور آپ کی بے احترامی کی، خدا لعنت کرے اُس پر جو آپ کے اور فرات کے پانی کے درمیان رکاوٹ بنا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مظلومی میں قتل ہوئے اور خدا آپ کو وہ جزا دے گا جس کا آپ لوگوں سے وعدہ کیا ہے، میں آپ کے ہاں آیا ہوں اے امیرالمومنینؑ کے فرزند، آپ کا مہمان ہوں، میرا دل آپ کے حوالے اور تابع ہے اور میں آپ کا

جِئْتُكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَافِدًا اِلَيْكُمْ، وَ قَلْبِيْ مُسَلِّمٌ لَّكُمْ وَ تَابِعٌ، وَ اَنَا لَكُمْ تَابِعٌ وَ نُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّيْ بِكُمْ وَ بِاِيَابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ بِمَنْ خَالَفَكُمْ وَ قَتَلَكُمْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ، قَتَلَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِيْ وَ الْاَلْسُنِ.	پیروکار ہوں، میں آپ کی نصرت پر آمادہ ہوں، یہاں تک کہ خدا فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، آپ کے ساتھ ہوں آپ کے ساتھ، نہ کہ آپ کے دشمن کے ساتھ، بے شک میں آپ پر اور آپ کے واپس آنے پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ کے مخالف اور آپ کے قاتل سے میرا کوئی تعلق نہیں، خدا قتل کرے اُس گروہ کو جس نے ہاتھ اور زبان سے آپ کے ساتھ جنگ کی۔

پھر روضۂ مبارک کے اندر داخل ہو جائے خود کو قبر شریف سے (تصوّر میں) لپٹائے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ وَ رِضْوَانُهٗ وَ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ، اَشْهَدُ وَ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهٗ فِيْ جِهَادِ اَعْدَآئِهٖ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ اَوْلِيَآئِهٖ الذَّآبُّوْنَ عَنْ اَحِبَّآئِهٖ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ، وَ اَكْثَرَ الْجَزَآءِ، وَاَوْفَرَ الْجَزَآءِ، وَاَوْفٰى جَزَآءِ اَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ وَاسْتَجَابَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَ اَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ، وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ، فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَآءِ، وَ جَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَآءِ، وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَّ اَفْضَلَهَا غُرَفًا، وَ رَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ حَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. اَشْهَدُ	سلام ہو آپ پر کہ آپ خدا کے پارسا بندے ہیں، آپ اللہ کے اطاعت گزار ہیں، اُس کے رسولؐ کے اور امیر المومنینؑ کے اور حسنؑ و حسینؑ کے، خدا اُن پر رحمت کرے اور درود بھیجے، آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں، اُس کی بخشش اور خوشنودی حاصل ہو، آپ کی روح اور بدن پر رحمت ہو، میں گواہی دیتا ہوں اور خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ نے اُس مقصد کے لئے جان دی جس کے لیے شہدائے بدر اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدوں نے جانیں دیں، وہ اُس کے دشمنوں سے لڑنے میں مخلص، اُس کے حامیوں کی مدد کرنے میں آگے اور اُس کے دوستوں کا دفاع کرتے تھے، پس خدا آپ کو جزا دے بہترین جزا، بہت زیادہ جزا، فراواں تر جزا اور کامل تر جزا دے، جو اُس شخص کو دی جس نے اُس کی بیعت کا حق ادا کیا، اُس کے بلانے پر حاضر ہوا اور اُس کے صاحبانِ امر کی اطاعت کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے دلی طور پر پوری طرح خیر خواہی کی اور اِس میں اپنی انتہائی کوشش سے کام لیا، لہٰذا خدا نے آپ کو شہیدوں میں جگہ دی، آپ کی روح کو خوش بختوں کی روحوں کے ساتھ رکھا اور آپ کو اپنی جنت میں سب سے بڑا محل عطا کیا اور بلند تر بالاخانہ نیز اُس نے مقام علیین میں آپ کو شہرت بخشی اور میدانِ حشر میں آپ کو نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کے ساتھ رکھے گا اور وہ لوگ کیسے اچھے ساتھی ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نہ ہمت ہاری، نہ پیٹھ دکھائی

اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ، وَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ، وَ مُتَّبِعًا لِّلنَّبِيِّيْنَ، فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَسُوْلِهٖ وَ اَوْلِيَآئِهٖ فِيْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ، فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.	اور بے شک آپ اپنے عمل کا شعور رکھتے ہوئے گامزن رہے، اِس میں آپ نیکوکاروں کی پیروی اور نبیوں کی پیروی کر رہے تھے، پس خدا ہمیں آپ کے ساتھ اور اپنے رسولؐ اور اپنے ولیوں کے ساتھ جمع کرے، اہل حق کی منزلوں میں۔ یقیناً وہ سب سے زیادہ رحم والا ہے۔

حرم مبارک میں داخل ہو کر خود کو قبر شریف سے (تصوّر میں) لپٹائے اور قبلے کی طرف منہ کرکے کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ الصِّدِّيْقُ الْمُوَاسِيْ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اٰمَنْتَ بِاللهِ وَ نَصَرْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، وَ دَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ اللهِ وَ وَاسَيْتَ بِنَفْسِكَ، فَعَلَيْكَ مِنَ اللهِ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ.	آپ پر سلام ہو اے بندۂ نیک و پرہیزگار، صاحب صدق اور فداکار، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا پر ایمان رکھتے تھے، آپ نے رسول خدا ﷺ کے فرزند کا ساتھ دیا، لوگوں کو راہِ خدا کی طرف بلایا اور آپ نے ہمدردی میں جان قربان کر دی، پس آپ پر خدا کی طرف سے بہترین رحمت اور سلام ہو۔

بزرگ علما کا ارشاد ہے کہ یہ زیارت پڑھنے کے بعد ضریح مقدس کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد وہاں مزید جس قدر چاہے نماز ادا کرے اور دعائیں مانگے اور بعد از نماز یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَلَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُكَرَّمِ وَ الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ، وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَ لَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ، وَ لَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ، وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهٗ، وَلَا غَآئِبًا اِلَّا حَفِظْتَهٗ وَ اَدْنَيْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا رِضًا وَلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور اِس عزوشرف والے مقام اور محترم زیارت گاہ میں اب میرا کوئی گناہ نہ رہنے دے کہ تو نے اُسے نہ بخش دیا ہو، کوئی اندیشہ نہ ہو کہ اُسے دور نہ کر دیا ہو، کوئی بیماری نہ ہو کہ اِس سے صحت یاب نہ کر دیا ہو، کوئی عیب نہ ہو کہ اُسے ڈھانپ نہ لیا ہو، کوئی رزق نہ ہو کہ تُو نے اُسے بڑھا نہ دیا ہو، کوئی خوف نہ ہو اُس سے امن نہ دیا ہو، کوئی پریشانی نہ ہو کہ اُسے مٹا نہ دیا ہو، کوئی غائب نہ ہو کہ تو اُس پر نظر نہ رکھے اور قریب نہ کئے ہوئے ہو اور دنیا و آخرت کی حاجتوں میں کوئی حاجت نہ ہو کہ جس میں تیری خوشنودی نہ ہو اور میرے لیے مفید نہ ہو مگر یہ کہ تُو اُسے برلائے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

پھر ضریح پاک کی (اگر ممکن ہو تو) پیروں والی سمت جائے اور وہاں کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَ اَقْدَمِهِمْ	آپ پر سلام ہو اے ابا الفضل عباسؑ فرزند امیر المومنینؑ، آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے اُس کے فرزند جو اسلام لانے میں اُمّت سے اوّل، ایمان میں سے اُن سے مقدم، دین خدا میں اُن سے بڑھ کر ثابت قدم اور اسلام کی اُن سے زیادہ حفاظت کرنے والے تھے، میں

إِيْمَانًا وَ اَقْوَمِهِمْ بِدِيْنِ اللهِ وَ اَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ، اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَخِيْكَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِيْ، فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ، وَ انْتَهَكَتْ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ، فَنِعْمَ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَ الْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِيْهِ، اَلْمُجِيْبُ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهٖ، اَلرَّاغِبُ فِيْمَا زَهِدَ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَ الثَّنَآءِ الْجَمِيْلِ، وَ اَلْحَقَكَ اللهُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِكَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَعَرَّضْتُ لِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِكَ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِكَ وَ رَجَآءً لِمَغْفِرَتِكَ وَ جَزِيْلِ اِحْسَانِكَ، فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَ اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ بِهِمْ دَارًّا وَّ عَيْشِيْ بِهِمْ قَارًّا، وَ زِيَارَتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً وَّ حَيَاتِيْ بِهِمْ طَيِّبَةً، وَ اَدْرِجْنِيْ اِدْرَاجَ الْمُكْرَمِيْنَ، وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ مِنْ زِيَارَةِ مَشَاهِدِ اَحِبَّآئِكَ مُفْلِحًا مُّنْجِحًا، قَدِ اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوْبِ وَ سَتْرَ الْعُيُوْبِ وَ كَشْفَ الْكُرُوْبِ، اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.	گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خیر خواہی کی خدا کی اور اُس کے رسولؐ کی اور اپنے برادر حسینؑ کی، پس آپ بڑے ہی ہمدرد بھائی تھے، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ پر ستم ڈھایا اور خدا کی لعنت ہو اُس گروہ پر جس نے آپ کی بے احترامی کو جائز سمجھا اور اسلام کی حرمت کو بھی پامال کیا، پس وہ کیسے صابر، جہاد کرنے والے، حمایت کرنے والے، نصرت کرنے والے اور اپنے بھائی کی طرف سے لڑنے والے، اچھے بھائی تھے۔ وہ اپنے پروردگار کی فرمانبرداری پر آمادہ، اُس عمل کے شائق جس کے بڑے اجر و ثواب اور تعریف و توصیف سے دوسروں نے منہ موڑا اور محروم رہے، خدا آپ کو اُن بزرگوں کے مقام پر پہنچائے نعمتوں بھری جنت میں، اے معبود! بے شک میں تیرے ولیوں کی زیارت کو آیا، تیرے ہاں سے ملنے والے ثواب کے شوق، تیری طرف سے بخشش کی اُمید اور تیرے عظیم احسان کی خواہش سے، پس سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ اور اُن کی پاکیزہ آل پر رحمت فرما نیز یہ کہ اُن کے واسطے سے میرا رزق بڑھا دے، اُن کے ذریعے میری زندگی برقرار رکھ، میری یہ زیارت قبول کر میری حیات میں پاکیزگی پیدا فرما اور مجھ کو عزت والوں کے مقام پر پہنچا دے، مجھے اُن لوگوں میں رکھ جو تیرے دوستوں کے حرم ہائے مقدس کی زیارت سے فلاح و کامرانی کے ساتھ واپس ہوئے ہیں، جب اُن کے گناہوں کی بخشش واجب، اُن کے عیب پوشیدہ اور مصیبتیں دور کر دی جاتی ہیں بے شک تو بچانے والا اور بخشنے والا ہے۔

مختصر حیات اُم البنین سلام اللہ علیہا

بی بی حضرت ام البنینؑ فاطمہ بنت حزام کلابیہ کی ولادت رسول پاک ﷺ کی ہجرت کے پانچ سال کے بعد ہوئی۔ آپ کا اصل نام فاطمہ وحیدیہ کلابیہ ہے۔ آپ کی کنیت ام البنین تھی آپ اپنی اس کنیت سے اس قدر مشہور ہوئیں کہ اکثر مورخین نے اسی کنیت کو اصل نام لکھا ہے۔

آپ وحید بن کعب اور کلاب بن ربیعہ کے خاندان سے تھیں جو عرب میں ایک بہادر خاندان مانا جاتا تھا۔ اکثر سنی و شیعہ مورخین نے لکھا کہ ایک روز حضرت

علیؑ نے اپنے بھائی حضرت عقیل کو جو عرب کے علم الانساب میں سب سے ماہر تھے بلایا اور آپ نے ان سے فرمایا کہ بھائی میرے لئے ایک ایسی زوجہ انتخاب کریں جس سے ایک بہادر اور جری فرزند پیدا ہو، حضرت عقیل نے جناب حزام (جو کہ ایک انتہائی شجاع انسان تھے) کی بیٹی حضرت اُم البنین بی بی فاطمہ کا نام پیش کیا اور کہا کہ تمام عرب میں کوئی شخص ان کے باپ اور دادا سے زیادہ شجاع اور دلیر نہیں۔

بی بی اُم البنینؑ کے کئی اور القاب ہیں جن میں مشہور القاب، باب الحوائج، اُم الشدائے اربعہ مشہور ہے۔

آپ کے بطن مبارک سے چار فرزند پیدا ہوئے اور یہ چاروں کربلا میں اپنے امام وقت، مظلوم کربلا، حضرت امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

زیارت جناب اُم البنین سلام اللہ علیہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةَ النِّسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَصِيِّ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَزِيْزَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْبُدُوْرِ السَّاطِعِ، فَاطِمَةَ بِنْتِ حِزَامِ الْكِلَابِيَّةِ، اَلْمُكَنَّاةِ بِاُمِّ الْبَنِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اُشْهِدُ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ، اَنَّكِ جَاهَدْتِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَ عَبَدْتِ اللهَ مُخْلِصَةً لَّهُ الدِّيْنَ بِوَلَآئِكِ لِلْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ، وَ صَبَرْتِ عَلٰى تِلْكَ الرَّزِيَّةِ الْعَظِيْمَةِ، وَ احْتَسَبْتِ ذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَ اٰزَرْتِ الْاِمَامَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍؑ فِي الْمِحَنِ وَ الشَّدَآئِدِ الْمَصَائِبِ، وَ كُنْتِ فِيْ قِمَّةِ الطَّاعَةِ وَ الْوَفَآءِ وَ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ، وَ اَدَّيْتِ الْاَمَانَةَ الْكُبْرٰى فِيْ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول، سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین، سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہراؑ جو خواتین کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے حسنؑ و حسینؑ جو جوانانِ جنت کے سردار ہیں، سلام ہو آپ پر وصی رسول کی زوجہ، سلام ہو آپ پر اے عزیز زہراؑ، سلام ہو آپ پر اے چمکتے ہوئے چاند کی مادر گرامی فاطمہ بنت حزام کلابیہ، جن کی کنیت اُم البنین ہے اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر، میں اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بناتا ہوں، بے شک آپ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اللہ کے لئے عبادت کی اس کے دین میں مخلص ہو کر ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت کے ساتھ، آپ نے صبر کیا عظیم اجر کے لئے اور آپ نے اپنا حساب اللہ پر چھوڑ دیا جو عالمین کا پالنے والا ہے اور آپ نے زیارت کی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انتہائی مشکل اور شدید مصائب میں اور آپ نے اطاعت اور وفاداری دکھائی اور آپ نے اچھی طرح اُن کی دیکھ بھال کی اور آپ نے ایک ایک عظیم امانت کی ادائیگی کی جو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے چھوڑی تھی، وہ امانت رسول کے دو نواسے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تھے اور آپ نے کوشش کی

حِفْظِ وَدِيْعَتِي الزَّهْرَآءِ الْبَتُوْلِ عَلَيْهَا السَّلَامُ السِّبْطَيْنِ (اَلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ) وَ بَالَغْتِ وَ اٰثَرْتِ وَ رَعَيْتِ حُجَجَ اللهِ الْمَيَامِيْنَ، وَسَعَيْتِ فِيْ خِدْمَةِ اَبْنَآءِ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، عَارِفَةً بِحَقِّهِمْ، مُوْقِنَةً بِصِدْقِهِمْ، مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ، مُؤْثِرَةً هَوَاهُمْ وَ حُبَّهُمْ عَلٰى اَوْلَادِكِ السُّعَدَآءِ، فَسَلَامُ اللهِ عَلَيْكِ كُلَّمَا دَجَنَ اللَّيْلُ وَ اَضَآءَ النَّهَارُ، فَصِرْتِ قِدْوَةً لِلْمُؤْمِنَاتِ الصَّالِحَاتِ، لِاَنَّكِ كَرِيْمَةُ الْخَلَائِقِ تَقِيَّةٌ زَكِيَّةٌ، فَرَضِيَ اللهُ عَنْكِ وَ اَرْضَاكِ، وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مُنْزِلَكِ وَ مَاْوَاكِ وَ لَقَدْ اَعْطَاكِ مِنَ الْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ حَتّٰى اِصْبَحْتِ بِطَاعَتِكِ لِسَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ وَ بِحُبِّكِ لِسَيِّدَةِ النِّسَآءِ (الزَّهْرَآءِ) عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ فِدَآئِكِ بِاَوْلَادِكِ الْاَرْبَعَةِ لِسَيِّدِ الشُّهَدَآءِ عليه السلام بَابًا لِلْحَوَآئِجِ، فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللهِ شَاْنًا وَ جَاهًا مَحْمُوْدًا، وَ السَّلَامُ عَلٰى اَوْلَادِكِ الشُّهَدَآءِ، اَلْعَبَّاسِ عليه السلام قَمَرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَ بَابِ الْحَوَائِجِ، وَ عَبْدِ اللهِ وَ عُثْمَانَ وَ جَعْفَرٍ، اَلَّذِيْنَ اسْتُشْهِدُوْا فِيْ نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِكَرْبَلَآءِ، فَجَزَاكِ اللهُ وَ اَجْزَاهُمْ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْخَلَائِقِ الَّتِيْ حَصْرُهَا لَا يُحْتَسَبُ اَوْ يُعَدُّ، وَ تَقَبَّلْ مِنَّا يَا كَرِيْمُ.

اور بھرپور کوشش کی، خدا کی اِن پاکیزہ حجتوں کی حفاظت کی اور آپ نے سعی و کوشش کی جہانوں کے پالنے والے کے رسول کے نواسوں کی، اُن کے حق کی معرفت کے ساتھ، پورے یقین کے ساتھ اُن پر قربان ہوتے ہوئے، اُن پر پیار و شفقت کرتے ہوئے، پسندیدگی اور اُن کی محبت کے ساتھ، اُن کی محبت کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے ہوئے، پس سلام ہو اللہ کا آپ پر جب تک رات اور دن قائم ہیں، پس آپ صالح مومنات کے لئے وہ جڑ ہیں جس سے شاخیں پھوٹتی ہیں، یقیناً آپ کریمہ خلائق ہیں اور نیک و پرہیزگار ہیں، پس اللہ تعالی آپ سے راضی ہوا اور آپ اللہ سے راضی ہوئیں، اللہ نے آپ کے لئے جنت میں گھر اور ٹھکانہ قرار دیا، یقیناً آپ کے لئے قرار دیں کھلی کرامات یہاں تک کہ آپ نے صبح کی سید الاوصیاءؑ کی اطاعت میں اور خواتین کی سردار جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی محبت کے ساتھ اور فدا ہونا آپ کے چاروں بیٹوں کا امام حسین علیہ السلام پر حاجات کی قبولیت کا دروازہ قرار دیا، پس آپ کے لئے اللہ کی بارگاہ میں عزت اور بلند مقام ہے اور سلام ہو آپ کی شہید ہو جانے والی اولاد پر، حضرت عباسؑ پر جو قمر بنی ہاشم اور باب الحوائج ہیں، حضرت عبداللہ، حضرت عثمانؑ اور حضرت جعفرؑ پر جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں کربلا میں امام حسینؑ کی نصرت میں، پس اللہ تعالی آپ کو اور اُن کو جزا دے ایسی جزا جو جنّت نعیم کی بہترین جزا ہو، خداوندا! درود نازل فرماتا رہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر تمام مخلوقات کے عدد کے برابر کہ جس کو نہ حساب کیا جا سکے شمار نہ کیا جا سکے۔ پس ہم سے (ایسی درود) قبول فرما، اے کرم کرنے والے۔

زیارت وداع حضرت عباس علیہ السلام

جب حضرت عباس علیہ السلام سے وداع کرنا چاہے تو قبر مبارک کے قریب جائے اور وہ دعا پڑھے جو ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہوئی اور علماء نے

بھی اس کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے:

اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ اَسْتَرْعِيكَ وَ اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، اٰمَنَّا بِاللهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ بِكِتَابِهٖ وَ بِمَا جَآءَ بِهٖ مِنْ عِنْدِاللهِ، اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ قَبْرَ ابْنِ اَخِيّْ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ ارْزُقْنِيْ زِيَارَتَهٗ اَبَدًا مَّآ اَبْقَيْتَنِيْ وَ احْشُرْنِيْ مَعَهٗ وَ مَعَ اٰبَآئِهٖ فِي الْجِنَانِ، وَ عَرِّفْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ رَسُوْلِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ تَوَفَّنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ بِكَ وَ التَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِكَ وَ الْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ الْبَرَآءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَاِنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ يَارَبِّيْ بِذٰلِكَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.	آپ کو سپرد خدا کرتا ہوں، آپ کی نگاہ کرم چاہتا ہوں اور آپ کو سلام کہتا ہوں ہمارا ایمان ہے خدا پر، اُس کے رسولؐ پر، اُس کی کتاب پر اور جو کچھ خدا کی طرف سے اُن پر نازل ہوا، پس اے معبود! ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ دے، اے معبود! میری اِس زیارت کو آخری زیارت قرار نہ دے، جو میں نے تیرے رسول ﷺ کے بھائی کے فرزند پر کی ہے، جب تک تو مجھے زندہ رکھے اِس قبر کی زیارت نصیب کرتے رہنا اور مجھے اُن کے اور اُن کے بزرگوں کے ساتھ جنت میں رکھنا میرے اور اُن کے درمیان اور اپنے رسولؐ اور اپنے دوستوں کے درمیان جان پہچان کرا دینا، اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور اِس وقت جب میری موت واقع ہو تجھ پر ایمان اور تیرے رسولؐ پر عقیدہ اور میرا یقین ہو علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر اور اُن کی اولاد سے ائمہؑ کی ولایت پر، اُن سب پر سلام ہو اور اُن کے دشمنوں سے میرا کوئی واسطہ نہ ہو، پس میں یقیناً راضی ہوں اے میرے رب! اس صورت میں اور خدا محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرمائے۔

اس کے بعد اپنے لیے اور مومنین کے لیے دعائیں مانگیں اور پھر روایات میں نقل شدہ دعاؤں میں سے جو دعا چاہے پڑھیں۔

تلۂ زینبیہ

تلۂ زینبیہ عراق کے شہر کربلا میں امام حسینؑ کی قتل گاہ کی طرف ایک بلند مکان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واقعہ کربلا کے وقت حضرت زینب سلام اللہ علیہا اپنے بھائی حسین بن علی علیہاالسلام کی جنگ کا نظارہ کرتی رہیں۔ یہ مقام، امام حسین علیہ السلام کے حرم کے مغربی حصے کی طرف واقع ہے اور مومنین کرام کی زیارت گاہ ہے۔

کربلا کی سرزمین ایک ناہموار اور پہاڑی زمین تھی۔ کربلا کے حادثے کے وقت ایک پہاڑی شہدائے کربلا کے خیام اور شہادت گاہ کے نزدیک تھی کہ روایت میں ہے کہ جب شمر لعین امام عالی مقام کو پس پشت سے ذبح کر رہا تھا تو جناب زینب سلام اللہ علیہا ستر (70) قدم دور کھڑی اس منظر کو دیکھ رہی تھیں اور یہ وہی مقام ہے جہاں آج کل تلۂ زینبیہ کے نام سے زیارت گاہ موجود ہے۔

عصر حاضر میں تلۂ زینبیہ امام حسین علیہ السلام کے حرم کے مغربی طرف واقع ہے جو تقریباً حرم کے صحن سے 5 میٹر بلندی پر ہے اور قتل گاہ سے تقریباً 35 میٹر دور ہے۔ تلۂ زینبیہ کی سابقہ عمارت جو تقریباً سن 1398ھ کو تعمیر ہوئی تھی وہ سن 2017ء کے آخر تک قائم تھی لیکن 2018ء کے آغاز میں تلۂ

زینبیہ کی تعمیر نو کا کام دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

زیارت تلۂ زینبیہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَبَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ تَكَفَّلَتْ وَ اجْمَعَتْ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللهِ وَ اَطْفَالِ الْحُسَيْنِ فِيْ عَصْرِ عَاشُوْرَا، اَشْهَدُ اَنَّكِ كُنْتِ صَابِرَةً شَاكِرَةً فِيْ جَمِيْعِ حَالَاتِكِ وَ مُصِيْبَاتِكِ فِيْ اَشَدِّهَا وَ اَمَرِّهَا وَ هِيَ وَ اللهِ وَقُوْفُكِ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَ اَخُوْكِ الْحُسَيْنِ مَصْرُوْعٌ فِيْ عُمْقِ الْحَآئِرِ وَ الشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِهٖ وَاحُزْنَاهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْكِ يَا بِنْتِ الزَّهْرَآءِ وَ بِنْتِ خَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى اَشْهَدُ اَنَّكِ قَدْ نَصَحْتِ لِلّٰهِ وَ نَصَرْتِ اٰلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ. فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكِ وَ ضَرَبَتْ بِكَعَابِ الرِّمَاحِ عَلٰى اَعْضَآئِكِ وَ احْتَرَقَتْ خِيَامَكِ وَ اَسَرَتْ عِيَالَكِ يَا سَيِّدَتِيْ اَنَا زَآئِرٌ اَخَاكِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ زَآئِرُكِ وَ مُحِبُّكُمَا وَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ جَمِيْعًا وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

سلام ہو آپ پر اے دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خاتم الانبیاء اور مرسلین ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے دختر علی مرتضٰی علیہ السلام جو اوصیا اور صدیقین کے سردار ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے دختر زہرا سلام اللہ علیہا جو عالمین کی خواتین کی سردار ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی بہن جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا۔ سلام ہو آپ پر آپ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں اور حسین علیہ السلام کے اطفال کو عصر عاشور میں جمع کیا اور اُن کی کفالت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے تمام تلخ حالات و سخت مصائب میں صبر کیا، اللہ کا شکر ادا کیا۔ اللہ کی قسم! آپ اس جگہ کھڑی تھیں اور آپ کا بھائی حسینؑ زمین کربلا میں گرا ہوا تھا جب کہ شمر ملعون حسینؑ کے سینے پر سوار تھا، اور آپ فریاد کر رہی تھیں۔ اے دختر زہراؑ اے دختر خدیجہ کبریٰؑ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کے بارے میں نصیحت کی اور اہل بیت رسولؐ کی حفاظت کی۔ اللہ کی لعنت ہو اُن لوگوں پر جنہوں نے آپ کی چادر چھین لی اور نیزوں کی نوک سے آپ کو اذیت دی۔ آپ کے خیموں کو جلا دیا، آپ کے اہل و عیال کو اسیر کیا۔ اے شہزادی میں آپ کے بھائی حسینؑ کا زائر ہوں اور آپ کا زائر ہوں اور آپ دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔ سلام ہو اے اہل بیت نبوت آپ سب پر اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

زیارت مقام امام جعفر صادق علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام جب بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے تشریف لاتے ہمیشہ اِسی مقام پر تشریف فرما ہوتے تھے اور یہاں چند رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ یہاں پہلے ایک باغ ہوا کرتا تھا جو صدام کے زمانے تک موجود تھا لیکن اُس نے باغ ختم کر دیا۔

امام صادق علیہ السلام خاکِ شفا کی تیار کردہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تسبیح کرتے اور پھر چوم کر اُسے دونوں آنکھوں سے مسح فرماتے تھے۔ اُس گھر کی زیارت کے وقت درج زیارت پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّادِقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ النَّاطِقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَآئِقُ الرَّاتِقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّنَامُ الْاَعْظَمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظُّلُمَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِفْتَاحَ الْخَيْرَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْبَرَكَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَجِ وَ الدَّلَالَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْخِطَابَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيْدَ الصَّادِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ السَّابِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيْمَ الصَّادِقِيْنَ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكَنَ الطَّآئِعِيْنَ، اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ عَلَمُ الْهُدٰى، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، وَ شَمْسُ الضُّحٰى، وَ بَحْرُ النَّدٰى، وَ كَهْفُ	سلام ہو آپ پر اے صادق امام، سلام ہو آپ پر اے وصی ناطق، سلام ہو آپ پر اے برتر و اصلاح کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے بلند و برتر، سلام ہو آپ پر اے صراط مستقیم، سلام ہو آپ پر اے ظلمتوں کو دور کرنے والے کے چراغ، سلام ہو آپ پر اے حلال مشکلات، سلام ہو آپ پر اے نیکیوں کی کلید، سلام ہو آپ پر اے برکتوں کے مرکز، سلام ہو آپ پر اے حجتوں اور دلیلوں والے، سلام ہو آپ پر اے واضح شواہد والے، سلام ہو آپ پر اے دین خدا کے مددگار، سلام ہو آپ پر اے حکم خدا کو پھیلانے والے، سلام ہو آپ پر اے باطل کو حق سے جدا کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے رنج و مصیبت کے دور کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے سچوں کے سردار، سلام ہو آپ پر اے بولنے والوں کی زبان، سلام ہو آپ پر اے پہلوں کے جانشین، سلام ہو آپ پر اے سچوں اور نیکوکاروں کے پیشوا، سلام ہو آپ پر اے مسلمانوں کے آقا، سلام ہو آپ پر اے فرمانبرداروں کے لئے مایۂ سکون، میں گواہی دیتا ہوں اے میرے آقا کہ آپ ہدایت کے نشان، خدا کی مضبوط رسی، چمکتا ہوا آفتاب، سخاوت و بخشش کے سمندر، لوگوں کی پناہ گاہ، اور بہترین مثال ہیں، خدا رحمت نازل

الْوَرٰى، وَ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ.	فرمائے آپ کی روح اور بدن پر۔

حضرت حرؑ ابن ریاحی کا مختصر تعارف

آپ کوفہ کے مشہور ترین جنگی بہادروں میں سے تھے اور انہیں عبیداللہ بن زیاد کی طرف سے تمیم و ہمدان کے جوانوں پر مشتمل فوج کی سپہ سالاری کے فرائض کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کو روکنے کے لئے مامور کیا گیا۔

جناب حُرؑ کی کوفہ کی 60 سالہ زندگی میں کسی قسم کی سیاسی سرگرمی کا ذکر نہیں آیا ہے اور وہ سیاست سے کسی قسم کا سروکار نہیں رکھتے تھے۔ صرف بلعمی نے ایک ضعیف ترین روایت کے سہارے کی بنا پر اسے شیعہ کہا کہ جس نے اپنے مذہب کو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔

خود حُر روایت کرتے ہیں کہ جب میں ابن زیاد کے محل سے باہر نکلا تاکہ حسین علیہ السلام کو روکنے کے لئے سفر کا آغاز کروں تو میں نے تین بار اپنے پیچھے سے ایک غیبی ندا سنی کہ جو مجھ سے کہہ رہی تھی: اے حُر! تمہیں جنت کی بشارت مبارک ہو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کسی کو اپنے پیچھے نہ پایا اور میں نے اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: یہ کیسے جنت کی بشارت ہو سکتی ہے جبکہ میں امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔

اُس نے اِس بات کو ذہن نشین کیا یہاں تک کہ اُس نے اس بات کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے سامنے بیان کیا تو امام نے فرمایا: "تو نے حقیقت میں نیکی اور خیر کی راہ کو پا لیا ہے۔" حُر کی توبہ کو زیادہ وقت نہیں گزرا کہ (ایک روایت کی بنا پر) اُس نے امام حسینؑ سے تقاضا کیا چونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے امام پر خروج کیا للذا اُسے جنگ کی اجازت دی جائے اور آپ کے قدموں میں اپنی جان نچھاور کر دے۔ پس وہ توبہ کے بعد بلا فاصلہ راہی میدان ہوئے اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

جناب حُرؑ نے بڑی شجاعت و بہادری سے جنگ کی۔ اُن کا گھوڑا زخمی ہو گیا۔ اُن کے کانوں اور پیشانی سے خون جاری تھا لیکن وہ مسلسل رجز خوانی کرتے ہوئے دشمن پر حملے کر رہے تھے یہاں تک کہ اُنھوں نے بہت سے دشمنانِ خدا کو واصل جہنم کیا۔ پیادہ لشکر نے مل کر اُن پر حملہ کیا اور اُنہیں شہید کر دیا۔ کہا گیا ہے کہ ایوب بن مسرح اور ایک کوفی سوار اُن کی شہادت میں شریک تھے۔

لیکن بعض نے کہا ہے کہ ظہر سے کچھ پہلے حبیب بن مظاہر کی شہادت کے بعد زہیر بن قین اور حُر بن یزید ریاحی اکٹھے میدان جنگ میں گئے دونوں ایک دوسرے کی حمایت کرتے رہے جب ایک دشمن کے نرغے میں آجاتا تو دوسرا اُسے چھڑانے کے لئے مدد کو آتا لیکن دشمن پر مسلسل حملے کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حُر شہید ہوئے اور زہیر بن قین واپس لوٹ آئے۔ اصحاب امام حسینؑ اُس کے جنازے کو لائے تو امام حسینؑ اُن کی میت کے سرہانے بیٹھ گئے اور اُس کے چہرے سے خون کو صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے: "حُر! تم اُسی طرح آزاد ہو جیسے تمہاری ماں نے تمہارا نام حُر رکھا تھا تم دنیا اور آخرت میں آزاد ہو۔" امام حسینؑ نے رومال سے اُس کے سر کو باندھ دیا۔

شہدائے کربلا کے دفن کے موقع پر بنی اسد کے افراد اور حُر کے قبیلے کے لوگ حضرت حُر کے جسد کو باقی شہدا سے دور لے گئے اُس جگہ کو پرانے زمانے میں "نواویس" کہا جاتا تھا اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا۔ پس اِس نقل کے مطابق حضرت حُر حضرت امام حسین علیہ السلام سے ایک میل کے فاصلے پر دفن ہیں۔ اُن کا مقبرہ اِس وقت شہر کربلا کے مغرب میں تقریباً سات (7) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زیارت ناحیہ میں حضرت حُر کو اِن الفاظ سے یاد کیا گیا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُرِّ بْنِ الرِّيَاحِيِّ.

زیارت جناب حُر ابن یزید الریاحی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْمُجَاهِدُ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَفٰى
بِالسَّعَادَةِ الرَّابِحَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَّكَثَ بَيْعَةَ
يَزِيْدَ وَ فَدٰى بِرُوْحِهٖ لِلْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْبَطَلُ الصِّنْدِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَارِسُ
الشُّجَاعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَطَلُ الْمَنَّاعُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ تَرَكَ الطُّغْيَانَ وَ اَطَاعَ الْوَاحِدَ الدَّيَّانَ
وَدَخَلَ فِيْ طَاعَةِ الرَّحْمٰنِ وَفَدٰى بِرُوْحِهٖ لِلْحُسَيْنِ
الشَّهِيْدِ الْغَرِيْبِ الْعَطْشَانِ وَصَالَ عَلَى الْعُدْوَانِ
وَهُوٰى صَرِيْعًا عَلَى التُّرْبَانِ وَحُظِيَ بِالْخُلْدِ وَالْجِنَانِ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ فَدٰى بِنَفْسِهٖ
لِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَاهِدًا دُوْنَ ابْنِ
الْبَتُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تُوُفِّيَ دُوْنَ الْحُسَيْنِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ ثَبَتَ لِلطَّعْنِ وَضَرْبِ السُّيُوْفِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَلَدِكَ الْمَقْتُوْلِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَامَنْ بَكَاهُ الْحُسَيْنُ وَقَالَ: مَا اَخْطَاَتْ اُمُّكَ اِذْ سَمَّتْكَ
الْحُرَّ فَاَنْتَ حُرٌّ فِي الدُّنْيَا وَ سَعِيْدٌ فِي الْاٰخِرَةِ. فَيَالَيْتَنِيْ
كُنْتُ مَعَكَ فَاَفُوْزَ مَعَكَ كَمَا فُزْتَ مَعَ الْحُسَيْنِ
وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُرَّ بْنُ يَزِيْدَ

سلام ہو آپ پر اے بندۂ نیک، سلام ہو آپ پر اے جہاد کرنے والے خلوص کے ساتھ، سلام ہو آپ پر اے وہ کہ جس نے وفا کی سعادت کے ساتھ، سلام ہو آپ پر اے وہ کہ جس نے توڑ دیا بیعت کو یزید کی اور قربان کردیا اپنی روح کو امام حسینؑ کے لئے جو شہید ہیں، سلام ہو آپ پر اے بہادر دلیر سردار، سلام ہو آپ پر اے شہہ سوار شجاعت و بہادری کے، سلام ہو آپ پر اے وہ دلیر جس نے دشمنوں کو روکے رکھا، سلام ہو آپ پر اے وہ کہ جس نے چھوڑدیا باطل کو اور اطاعت کی واحد و یکتا کی جو مالک ہے روزِ جزا کا اور داخل ہوگیا اطاعت میں مہربان اللہ کی اور قربان کردیا اپنی روح کو امام حسینؑ کے لئے جو شہید ہیں، مسافر ہیں، پیاسے ہیں اور مقابلہ میں ظلم کا اور گرے قتل ہو کر زمین پر اور حصہ لیا جنّت میں اور جنّت میں اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اُس کی، سلام ہو آپ پر اے وہ جس نے قربان کردیا اپنی جان کو فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے، سلام ہو آپ پر اے جہاد کرنے والے سامنے فرزند حضرت بتولؑ (فاطمہؑ) کے، سلام ہو آپ پر اے وہ جس نے دم توڑا سامنے امام حسینؑ کے، سلام ہو آپ پر اے وہ جو ثابت قدم رہے نیزوں کی مار اور کاٹ کے سامنے تلواروں کی، سلام ہو آپ پر اور آپ کے فرزند پر جو قتل کئے گئے، سلام ہو آپ پر اے وہ جس پر گریہ فرمایا خود امام حسینؑ نے اور ارشاد فرمایا کہ "نہیں غلطی کی تمہاری ماں نے جبکہ تمہارا نام رکھا حُر (آزاد) پس تم آزاد ہو دنیا میں اور کامیاب ہو آخرت میں"۔ کاش میں بھی ہوتا آپ کے ساتھ تو کامیاب ہوتا آپ کے ساتھ، جس طرح آپ کامیاب ہوئے امام حسینؑ کے ساتھ اور اصحاب امام

الرِّيَاحِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.	حسینؑ کے ساتھ اور سلام ہو آپ پر اے حُر فرزند یزید ریاحی اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اُس کی۔

عون بن عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کا مختصر تعارف و زیارت

جناب عبداللہ کے فرزند اور حضرت جعفر طیار کے پوتے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام کے نواسے آپ کی والدہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا تھیں جناب عبداللہ ابن جعفر علالت کی وجہ سے اپنے بیٹوں کو امامؑ کی بارگاہ میں دے دیا تھا اور امامؑ پر جانثاری کی ہدایت کرکے چلے گئے تھے۔ جناب عون کے رجز کے اشعار نے دشمنوں کے دل دہلا دیئے تھے۔ آپ نے 30 سوار، 18 پیادے قتل کئے اور عبداللہ ابن قطنہ نبہانی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ زائر جب درِ روضہ پر پہنچے تو کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ اللهِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلٰٓئِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ فِيْ نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَوْنَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ اَتَاْذَنُ لِيْ بِالدُّخُوْلِ اِلٰی حَرَمِكَ الشَّرِيْفِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.	سلام ہو حضرت رسول خدا ﷺ پر جو صادق و امین ہیں، سلام ہو حجتِ خدا حضرت علیؑ پر جو امیر المومنین ہیں، سلام ہو ہماری شہزادی حضرت فاطمہ زہراؑ پر جو سردار ہیں سارے عالم کی عورتوں کی، سلام ہو حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر جو سردار ہیں کل اہل جنت کے جوانوں کے، سلام ہو حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام پر سلام ہو ملائکہ مقربین خدا پر، سلام ہو آپ پر اے شہید ہونے والے نصرت امام حسین علیہ السلام میں، سلام ہو آپ پر اے عون بن عبداللہ بن جعفر طیار مجھے اجازت دیجئے داخل ہونے کی اپنے حرم شریف میں اور خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر۔

پس زائر اندر داخل ہو اور ضریح کے پاس کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الَّذِيْنَ هُمْ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ عَلٰی اَنْصَارِهِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ عَلٰی شِيْعَتِهِمُ الْفَآئِزِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ اَمِيْرِ	سلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو اولین ہیں سلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو آخرین ہیں سلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور اُن کی آل اولاد پر جو ملائے اعلیٰ میں ہیں اور اُن انصار پر جو مجاہد ہیں اور دنیا میں بھی سلام اور آخرت میں بھی اور اُن کے شیعوں پر بھی جو فائز ہیں اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اُن پر، سلام ہو آپ پر اے ناصر دین خدا کے، سلام ہو آپ پر اے ناصر ہمارے سردار اور نبی حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا ﷺ کے، سلام ہو آپ پر اے ناصر حضرت

الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلَالَةَ الْاَخْيَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدَ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيْلَ الْكُفَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَوْنَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَالرَّايَةِ الْعَالِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ زَيْنَبَ التَّقِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَعِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ طِبْتَ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتَ وَ فُزْتَ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكَ فَاَفُوْزَ مَعَكَ فِي الْجِنَانِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَوْصِيَآئِهِمُ الْمُخْلَصِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لِلْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ اِنَّكَ قَاضِيُ الْحَاجَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اقْضِ حَوَآئِجَنَا وَحَوَآئِجَ الْمُحْتَاجِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

امیر المومنین ولی خدا کے، سلام ہو آپ پر اے ناصرِ حسن بن علیؑ کے، سلام ہو آپ پر اے ناصر حضرت ابو عبداللہ الحسینؑ کے، سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے جو سردار ہیں تمام زنان عالم کی، سلام ہو آپ پر اے نیک لوگوں کی اولاد، سلام ہو آپ پر اے حق پر شہید ہونے والے، سلام ہو آپ پر اے کافروں کے مقتول، سلام ہو آپ پر اے عون بن عبد اللہ بن جعفر طیار، سلام ہو آپ پر اے بلند مرتبہ والے سلام ہو آپ پر اے فرزند زینب تَقِیہ کے، سلام ہو آپ پر اے سعید، سلام ہو آپ پر اے حمید، سلام ہو آپ پر اے شہید، میرے ماں باپ آپ پر فدا آپ بھی پاکیزہ اور وہ زمین بھی پاکیزہ جس میں آپ دفن ہوئے اور بڑی کامیابی حاصل کی کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ کے ساتھ کامیاب ہو کر جنت میں پیغمبروں صدیقوں اور شہیدوں اور نیک عمل والوں کے ساتھ ہوتا اور یہ لوگ کیسے اچھے رفیق ہیں۔ خداوندا! صلوات بھیج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر جو پاکیزہ ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین پر اور ان کے اوصیاء مخلصین پر اور ملائکہ مقربین پر اور خدا کے صالح بندوں پر، خداوندا بخش دے مومنوں کو اور مومنات کو مسلمین کو اور مُسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مردہ ہیں ہمارے اور ان کے درمیان نیکیوں کا سلسلہ قائم کر۔ یقیناً تو دُعا قبول کرنے والا، یقیناً تو حاجتیں پوری کرنے والا، یقیناً تو ہر شے پر قادر ہے۔ پوری کر ہماری حاجتیں اور محتاجوں کی حاجتیں اے رب العالمین۔

طفلان مسلم بن عقیلؑ کے بارے میں

حضرت مسلم بن عقیلؑ کے دو فرزند محمد اور ابراہیم کو کہا جاتا ہے جو واقعہ کربلا میں امام حسینؑ کی شہادت کے بعد کوفہ میں اسیر ہوئے۔ کچھ مدت جیل میں رہنے کے بعد جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے لیکن عبیداللہ بن زیاد کے ایک کارندے کے ہاتھوں بے دردی سے شہید ہوئے۔ تاریخ میں ان دو بھائیوں کے بارے میں واقع کربلا سے پہلے کوئی معلومات نہیں ہیں بلکہ صرف واقعہ کربلا کے بعد اِن کی اسیری اور شہادت کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مسلم بن عقیل کے دو فرزند محمد و ابراہیم بھی اسیر ہوئے اور عبیداللہ بن زیاد کے حکم پر انہیں کوفہ میں کسی جیل میں بند کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ دونوں دو سال تک کوفہ میں اسیر رہے اس کے بعد مشکور نامی زندان بان جو اہل بیتؑ کا دوستدار تھا کی مدد سے رات کو زندان سے فرار ہو گئے۔

یہ دو بچے دو دن تک ایک بوڑی عورت کے ہاں مہمان رہے جو اہل بیتؑ کے دوستوں میں سے تھی جس کا شوہر ابن زیاد کی فوج میں کام کرتا تھا۔ رات کو جب اُس کا شوہر گھر آیا تو اِن دو بچوں کی موجودگی کا علم ہوا یوں اُس بدبخت نے انہیں صبح سویرے نہر فرات کے کنارے لے جا کر شہید کر دیا اُن کے لاشوں کو نہر فرات میں پھینک دیا جبکہ اُن کا سر کاٹ کر ابن زیاد کے پاس لے گیا چونکہ اُس نے اُن دو بچوں کو گرفتار کرنے والے کے لئے انعام کا وعدہ دیا ہوا تھا۔

نہر فرات کے کنارے کربلا سے چار فرسخ کے فاصلے پر مُسیّب نامی شہر واقع ہے۔ اُس شہر میں ایک ضریح ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ حضرت مسلم بن عقیلؑ کے دو فرزند محمد و ابراہیم کی آرام گاہ ہے۔

زیارت طفلان جناب مسلم بن عقیلؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَاقُرَّتَیْ عَيْنِ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا فِلْذَتَیْ كَبِدِابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نَاصِرَیْ سِبْطِ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا السَّابِقَانِ فِي الشَّهَادَةِ مِنْ ذِیْ رَحِمِ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا الْمَظْلُوْمَانِ الْقَتِيْلَانِ بِاَرْضِ كَرْبَلَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا الْمَظْلُوْمَانِ بِاَيْدِی الْاَشْقِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا الْمُخَلَّفَانِ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلِ الْقَتِيْلِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا الذِّبِيْحَانِ مِنْ نَسْلِ اِسْمَاعِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا اَيُّهَا	سلام ہو آپ دونوں پر اے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ سلام ہو آپ دونوں پر اے پارۂ جگر ابن عمِ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ دونوں پر اے ناصرانِ سبطِ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ دونوں پر اے وہ جنھوں نے قرابت دارانِ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے شہادت میں سبقت کی، سلام ہو آپ دونوں پر جو مظلوم قتل کئے گئے زمین کربلا پر، سلام ہو آپ دونوں پر جن پر اشقیاء نے ظلم کیا، سلام ہو آپ دونوں پر جو پسماندگانِ جناب مسلم ابن عقیلؑ شہید راہِ خدا ہیں۔ سلام ہو آپ دونوں پر اے دو ذبیح نسل جناب اسمٰعیلؑ سے، سلام ہو آپ دونوں پر اے زندہ اور رزق پانے والے اپنے پروردگار جلیل کی بارگاہ سے، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ دونوں نے وہ جہاد کیا نصرت دین خدا میں اور حمایت اولادِ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو

الْحَيَّانِ الْمَرْزُوْقَانِ عِنْدَ رَبِّكُمَا الْجَلِيْلِ اَشْهَدُ اَنَّكُمَا جَاهَدْتُّمَا فِيْ نُصْرَةِ دِيْنِ اللهِ وَحِمَايَةِ عِتْرَةِ رَسُوْلِ اللهِ حَقَّ الْجِهَادِ فَجَزَا كُمَا اللهُ عَنْهُ وَ عَنْ نَبِيِّهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ جَزَآءِ الشُّهَدَآءِ وَ اَنْمٰى حُفُوْظِ السُّعَدَآءِ وَ ارْفَعَ دَرَجَاتِ الْاَتْقِيَآءِ وَالْحَقَكُمَا اللهُ وَاِيَّانَ بِحُقِّكُمَا وَبِاٰبَآءِ كُمَا الشُّرَفَآءِ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْاَوْصِيَآءِ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصُّلَحَآءِ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا وَّ لَا خَيَّبَنَا اللهُ مِنْ هٰذِهِ السَّعَادَةِ وَ شَفَاعَةِ هٰٓؤُلَآءِ الشُّفَعَآءِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	حق ہے جہاد کا پس خدا آپ دونوں کو جزائے خیر دے اپنی طرف سے اور اپنے نبیؐ کی طرف سے اور اُن کے اہلبیتؑ کی طرف سے اور اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے بہترین جزا جو شہداء کے لئے ہے اور جو نیک بندوں کے لئے ہے اور بلند تر درجے جو متقیوں کے لئے ہیں اور ملحق کرے خدا آپ دونوں کو اور ہم کو آپ کے اور آپ کے آباؤ اجداد کے طفیل میں جو بزرگ ہیں انبیاء ہیں سے، اوصیاء ہیں سے، شہدا میں سے، صالحین میں سے اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں اور خدا ہم کو محروم نہ کرے اِس سعادت سے اور شفاعت سے اِن تمام شفاعت کرنے والوں کی۔ آمین، اے پالنے والے تمام عالم کے اور سلام ہو آپ دونوں پر اور رحمت خدا ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

زیارت شریفہؑ بنت الحسنؑ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَ سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدَّتِكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَبِيْكَ الْحَسَنِ الْمَسْمُوْمِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الْمَظْلُوْمِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ الْعَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلَّذِيْ اَحْيٰى	اے اللہ! درود و سلام بھیج محمدؐ اور اُن کی آل پر۔ اللہ بڑا ہے اور حمد خدا کے لیے زیادہ ہے اور اللہ کی تسبیح صبح و شام کرتا ہوں، حمد خدا کے لیے ہے جس نے ہماری ہدایت کی اور ہم کو ہدایت نہ ملتی اگر خدا ہماری ہدایت نہ کرتا۔ ہمارے رب کا رسول حق لے کر آیا۔ سلام ہو آپ کے جد محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔ سلام ہو آپ کے جد علی مرتضیٰ علیہ السلام پر۔ سلام ہو آپ کی جدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سلام ہو آپ کے والد حسنؑ پر جنہیں زہر دیا گیا۔ سلام ہو آپ کے چچا حسینؑ پر جنہیں مظلومیت میں شہید کیا گیا۔ سلام ہو آپ کے چچا عباسؑ ابن امیرالمومنینؑ پر جنہوں نے اپنے جہاد کے ذریعے دین کو زندہ کیا اور اُن کے لیے پروردگار کے نزدیک ایسا درجہ ہے کہ جس کی تمنا تمام شہداء و صدیقین کرتے

بِجِهَادِهِ الَّذِيْنَ الْمُبِيْنَ وَلَهُ دَرَجَةٌ عِنْدَاللهِ يَتَمَنَّاهُ جَمِيْعُ الشُّهَدَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَلَوِيَّةُ الْهَاشِمِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا صَاحِبَةَ الْحَمِيَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاصَاحِبَةَ الْفَضِيْلَةِ الْعَلَنِيَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاسَيِّدَتِيْ يَاشَرِيْفَةُ بِنْتَ الْاِمَامِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاطَبِيْبَةَ الْمَعْلُوْلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاقَاضِيَةَ حَاجَاتِ الْمَكْرُوْبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا شَفِيْعَةَ الْمُذْنِبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَامَنْ كَرَامَاتُكِ اَعْجَبَتِ السَّامِعِيْنَ النَّاظِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَامَنْ اَرْجَعَتِ الْمَرْضٰى مَسْرُوْرِيْنَ مُعَافِيْنَ بِاِذْنِ اللهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.	ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے علویہ و ہاشمیہ۔ سلام ہو آپ پر اے حمایت یافتہ، سلام ہو آپ پر اے آشکار فضیلت رکھنے والی، سلام ہو آپ پر اے شہزادی شریفہ بنت امام حسن مجتبٰی علیہ السلام، سلام ہو آپ پر اے مریضوں کی طبیبہ، سلام ہو آپ پر اے مصیبت زدوں کی حاجت روا۔ سلام ہو آپ پر اے گناہگاروں کی شفاعت کرنے والی، سلام ہو آپ پر کہ جن کی کرامات سننے والوں اور دیکھنے والوں کو متعجب کر دیتی ہیں۔ سلام ہو آپ پر کہ جو مریضوں کو مسرور و شفایاب پلٹاتی ہیں، عالمین کے پروردگار کے حکم سے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَاصَاحِبَةَ الْمَنْزِلَةِ الرَّاقِيَةِ وَ الْمَكَانَةِ الْعَالِيَةِ جِئْتُكِ قَاصِدًا حَرَمَكِ الشَّرِيْفَ مُتَوَسِّلًا بِكِ اِلَى اللهِ لِقَضَآءِ حَاجَاتِيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَاشَفِيْعَةً عِنْدَاللهِ، اِشْفَعِيْ لَنَا عِنْدَ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَاسَيِّدَتِيْ وَ مَوْلَاتِيْ وَ عَلٰى اٰبَآئِكِ وَعِتْرَتِكِ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ.	سلام ہو آپ پر اے صاحب کرامت و بلند مقام و منزلت والی۔ میں آپ کے پاس آیا (آئی) ہوں آپ کے حرم شریف کا ارادہ کرتے ہوئے، پروردگار کے حضور آپ کو وسیلہ بناتے ہوئے، دنیا وآخرت میں اپنی حاجت روائی کے لیے۔ اے پروردگار کے نزدیک شفاعت کرنے والی ! اللہ کے حضور میری شفاعت کیجیے اور سلام ہو آپ پر اے میری شہزادی اور آپ کے آباء و اجداد پر اور آپ کی پاک و پاکیزہ عترت پر۔ سلام ہو آپ پر اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

دسترخوان سیدہ شریفہؑ

دستر خوان بی بی شریفہؑ مجربات میں سے ہے۔ قضائے حاجات کے لیے انتہائی مفید ہے حاجت مند یا اِس کے صاحب خانہ حسب توفیق طعام و مشروبات کا انتظام کریں مگر شرط یہ ہے کہ انہیں مال حلال سے خریدا ہو، ممکن ہو تو کھجور اور مٹھائیاں بھی شامل کی جائیں۔ مومنین و مومنات کو مدعو کیا جائے۔ اِس مبارک

محفل میں تلاوت قرآن مجید کی جائے اور معصومین علیہم السلام سے مروی دعاؤں کو بھی پڑھا جائے۔ جناب زینب سلام اللہ علیہااور امام حسین علیہ السلام کے مصائب پڑھے جائیں۔ پھر بی بی شریفہؑ سے توسل کر کے بارگاہ خدا سے حاجات طلب کی جائیں اور نذرِ پروردگار کی جائے۔ پھر حاضرین کو دسترخوان کی اشیاء تناول کرنے کے لیے پیش کی جائیں۔

نوٹ:

یاد رہے کہ اس عمل کا بی بی شریفہؑ کے حرم میں بجالانا ضروری نہیں ہے بلکہ اس عمل کو اپنے گھر میں بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔

نقشہ حرم مطہر کاظمین

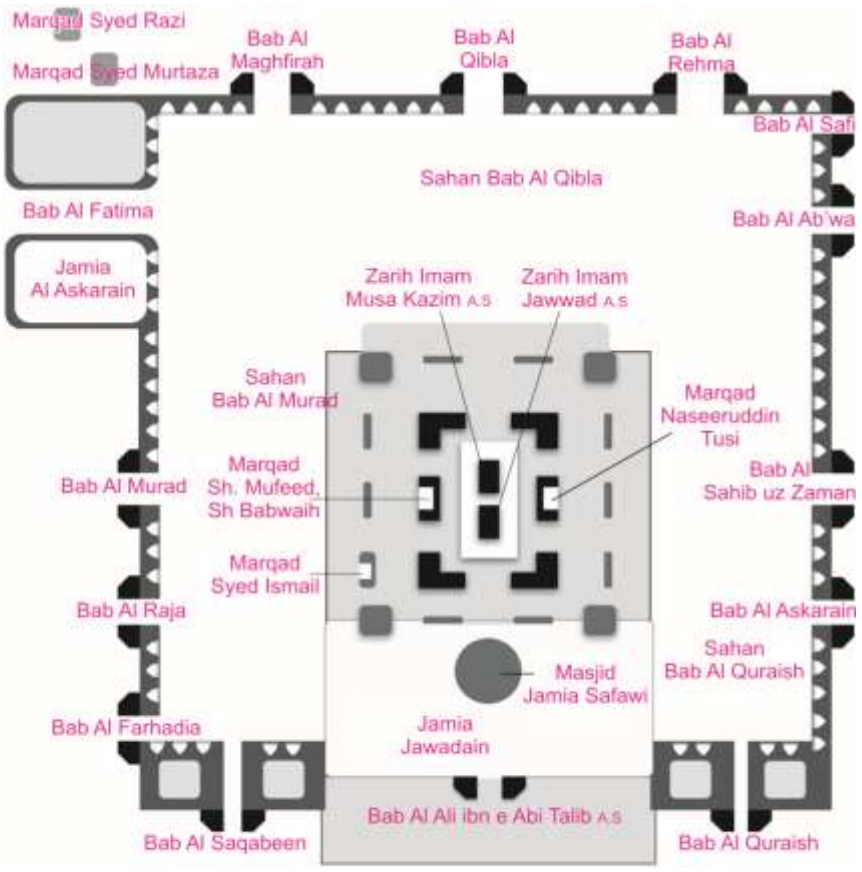

مقامات کاظمین

(2) حرم امام محمد تقی علیہ السلام

(3) عون وعبداللہ فرزندان حضرت علی علیہ السلام

(4) شیخ نصیرالدین طوسی

(5) شیخ ابن قولویہ قمی

(6) جناب شیخ مفید

(7) جناب سید رضی

(8) جناب سید مرتضٰی

(9) مسجد براثا

مختصر اعمال برائے حرم مطہر امام موسیٰ کاظم وامام محمد تقی علیہما السلام

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجئے۔

(2) نمازِ حضرت جعفر طیارؑ پڑھیں۔

(3) دعائے توسل کی تلاوت کیجیے۔

(4) زیارت جامعہ کبیرہ یا زیارت جامعہ صغیرہ پڑھیں۔

(5) دو رکعت نماز جس کی پہلی رکعت میں سورۂ یٰسین اور دوسری میں سورۂ رحمٰن پڑھیں۔

(6) تین مرتبہ سورۂ یٰسین جس قدر ہوسکے ضریح کے قریب ہو کر پڑھیں لیکن یاد رہے کہ آپ کا وہاں بیٹھنا زائرین کے لئے باعث اذیت نہ ہو۔

(7) حاجت برآری کی نیت سے تین سو (300) مرتبہ یہ کہیں "یَآ اَللّٰهُ! بِحَقِّ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَائِيْ مَوْسَى بِنِ جَعْفَرٍ بَابِ الْحَوَآئِجِ اَدْرِكْنِيْ" اور اختتام تسبیح اپنی حاجات پیش کریں۔

(8) نماز امام موسیٰ کاظمؑ جس کی دونوں رکعت میں سورۂ حمد کے بعد 12 مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور نماز تمام کرکے اپنی حاجات طلب کیجیے۔

(9) نماز امام محمد تقیؑ جس کی دونوں رکعت میں سورۂ حمد کے بعد 70 مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور نماز تمام کرکے اپنی حاجات طلب کیجیے۔

زیارت امام موسیٰ کاظم وامام محمد تقی علیہما السلام (مشترکہ زیارت)

یہ وہ زیارت ہے جس کے پڑھنے سے ہر دو ائمہؑ کی زیارت ہو جائیگی جیسا کہ شیخ مفیدؒ شہیدؒ اور محمد بن مشہدی نے فرمایا ہے کہ ضریح پاک کے سامنے کھڑے ہو کر اِن دونوں بزرگواروں کی زیارت یوں پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا	سلام ہو آپ دونوں پر اے اولیاء اللہ، سلام ہو آپ دونوں پر

حُجَّتَيِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُوْرَيِ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنَّكُمَا قَدْ بَلَّغْتُمَا عَنِ اللهِ مَا حَمَّلَكُمَا وَحَفِظْتُمَا مَا اسْتُوْدِعْتُمَا وَحَلَّلْتُمَا حَلَالَ اللهِ، وَحَرَّمْتُمَا حَرَامَ اللهِ، وَاَقَمْتُمَا حُدُوْدَ اللهِ، وَتَلَوْتُمَا كِتَابَ اللهِ، وَ صَبَرْتُمَا عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ اللهِ مُحْتَسِبَيْنِ حَتّٰۤى اَتٰىكُمَا الْيَقِيْنُ، اَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَآئِكُمَا وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِوِلَايَتِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَآئِرًا، عَارِفًا بِحَقِّكُمَا، مُوَالِيًا لِّاَوْلِيَآئِكُمَا، مُعَادِيًا لِّاَعْدَآئِكُمَا، مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِيْۤ اَنْتُمَا عَلَيْهِ، عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمَا، فَاشْفَعَا لِيْ عِنْدَ رَبِّكُمَا، فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللهِ جَاهًا عَظِيْمًا، وَمَقَامًا مَّحْمُوْدًا.	اے حجت خدا، سلام ہو آپ دونوں پر کہ آپ زمین کی تاریکیوں میں دو نور ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دونوں نے خدا کا پیغام پہنچایا جو آپ کو ملا، آپ نے حفاظت کی اُس کی جو آپ کو دیا گیا، آپ نے حلال خدا کو حلال بتایا، حرام خدا کو حرام کہا، آپ دونوں نے حدودِ خدا جاری کیں، آپ دونوں قرآن کی تلاوت کرتے رہے اور آپ دونوں نے خدا کی خاطر مصائب اور اذیت پر صبر کیا ہوشمندی سے یہاں تک کہ شہید ہوگئے، میں خدا کے سامنے آپ کے دشمنوں سے بیزاری کرتا ہوں اور آپ سے محبت کے ذریعے خدا کا قرب چاہتا ہوں، آپ کی زیارت کو آیا ہوں آپ کے حق سے واقف، آپ دونوں کے دوستوں کا دوست، آپ دونوں کے دشمنوں کا دشمن، اُس ہدایت کو سمجھتا ہوں جس پر آپ دونوں قائم ہیں، آپ دونوں کے مخالف کی گمراہی کو جانتا ہوں، پس آپ دونوں میری شفاعت کریں اپنے رب سے کہ آپ دونوں کا خدا کے ہاں بڑا مرتبہ اور بہترین مقام ہے۔

اسکے بعد ان قبور مبارکہ پر بوسہ دے۔ اپنا دایاں رخسار ان پر رکھے اور پھر سرہانے کی طرف جائے اور یہ پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللهِ فِيْۤ اَرْضِهٖ وَسَمَآئِهٖ، عَبْدُكُمَا وَوَلِيُّكُمَا زَآئِرُكُمَا مُتَقَرِّبًا اِلَى اللهِ بِزِيَارَتِكُمَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِيْۤ اَوْلِيَآئِكَ الْمُصْطَفَيْنَ، وَ حَبِّبْ اِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ، وَ اجْعَلْنِيْ مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	سلام ہو آپ دونوں پر اے حجت خدا اس کی زمین اور آسمان میں آپ دونوں کا غلام آپ کا محب آپ کا زائر جو آپ کی زیارت کے ذریعے خدا کا قرب چاہتا ہے۔ اے معبود! مجھے اپنے اِن دونوں چُنے ہوئے ولیوں کے بارے میں سچ کہنے والا بنادے، مجھے اِن کے مزاروں کی محبت عطا فرما اور مجھ کو دنیا وآخرت میں اِن کے ساتھ رکھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے یعنی دو رکعت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کے لئے اور دو رکعت امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کے لئے پڑھے اور پھر خدائے تعالیٰ سے جو دعا چاہے مانگے۔

مؤلف مفاتیح الجنان کہتے ہیں کہ ان دو ائمہؑ کے زمانے میں تقیہ کی ضرورت بہت زیادہ تھی لہٰذا انہوں نے اپنے پیروکاروں کو مختصر زیارت تعلیم فرمائی ہے۔ تاکہ شیعہ مومنین ظالم حکام کے ظلم سے محفوظ رہیں۔ لیکن آج کل اگر کوئی زائر طویل زیارت پڑھنا چاہے تو وہ زیارت جامعہ پڑھے کہ یہ اُن کی بہترین زیارت ہے خصوصاً وہ زیارت جو حدیث کی رُو سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مختص ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی مختصر حیات

حضرت امام کاظمؑ 128ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بیس (20) سال تک کی عمر اپنے والد ماجد امام صادق علیہ السلام کے ساتھ گزاری اور امام صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد 35 سال تک مسلمانوں کی امامت و ہدایت کی ذمہ داری انجام دی۔ اس راہ میں آپ نے بہت سی مشکلات اور صعوبتیں برداشت کیں۔ آپؑ کے علم سے فیض یاب ہونے والے بہت سے فقیہ اور دانشور شاگردوں نے اسلامی علوم و تعلیمات کو پوری دنیا میں رائج کیا۔ امام کاظم علیہ السلام نے اسلامی علوم اور تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ عباسی حکومت کے خلاف جد و جہد بھی جاری رکھی ۔ یہاں تک کہ عباسی خلیفہ ہارون رشید نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو گرفتار کرلیااور ایک سازش کے تحت زہر دے کر شہید کر دیا۔

جب حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرائض امامت سنبھالے اُس وقت عباسی خلیفہ منصور دوانقی بادشاہ تھا یہ وہی ظالم بادشاہ تھا جس کے ہاتھوں بے شمار سادات مظالم کا نشانہ بن چکے تھے سادات زندہ دیواروں میں چنوائے گئے یا قید کرکے رکھے گئے تھے۔

امام کاظمؑ 25 رجب 183ھ میں بغداد میں واقع سندی بن شاہک کے زندان میں شہید کئے گئے۔ آپ کی شہادت کے بعد سندی نے حکم دیا کہ آپ کا جسم بے جان بغداد کے پل پر رکھ دیا جائے اور اعلان کیا جائے کہ آپ طبعی موت پر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔

ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بغداد کے ایک کوچے سے گزر رہے تھے ۔ اچانک آپ کو رقص و سرود اور ناچ گانے کی آواز سنائی دی۔ اتفاق سے اِسی گھر سے ایک نوکرانی باہر نکلی کہ گھر کا کوڑا کرکٹ ایک جگہ پر پھینکنے۔ آپ نے اُس کنیز سے پوچھا کہ کیا یہ گھر کسی آزاد شخص کا ہے یا کسی غلام کا؟ سوال بڑا عجیب تھا وہ کنیز بولی: آپ مکان کی ظاہری خوبصورتی اور آرائش و زیبائش کو نہیں دیکھ رہے کہ یہ کس شخص کا گھر ہو سکتا ہے۔ یہ گھر بشر حافی کا ہے۔ بغداد کا امیر ترین شخص ...... یہ سن کر امامؑ فرمایا: ہاں یہ گھر کسی آزاد ہی کا ہے۔ اگر بندہ ہوتا تو اس کے گھر سے موسیقی، راگ رنگ کی آوازیں بلند نہ ہوتی؟ عجیب تاثیر تھی امام کے جملوں میں......جب وہ نوکرانی کوڑا ڈال کر واپس گئی تو اُس نے نوکرانی سے تاخیر کی وجہ پوچھی؛ تو نوکرانی نے کہا کہ ایک شخص نے مجھ سے عجیب و غریب بات کہی ہے۔ بشر حافی نے پوچھا: وہ کیا؟ بولی کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ گھر کسی آزاد کا ہے یا غلام کا......میں نے کہا: آزاد کا ہی گھر ہے۔ اُس شخص نے کہا: ہاں ! واقعی وہ آزاد ہے۔ اگر بندہ ہوتا تو رقص و سرود کی آوازیں اس کے گھر سے بلند نہ ہوتیں۔ بشر حافی نے پوچھا: اُس شخص کی کوئی خاص نشانی؟ کنیز نے جب اُس کے حلیہ وغیرہ بارے میں بتایا تو سمجھ گیا کہ آپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہی تھے۔ بشر حافی نے پوچھا: پھر وہ شخص کہاں گیا؟ کنیز نے اشارہ کرکے بتایا کہ وہ بزرگ اُس طرف جا رہے تھے۔ چونکہ وقت کم تھا اگر جوتا پہنتا تو شاید امامؑ آگے جا چکے ہوتے ۔ لہٰذا وہ ننگے پاؤں امامؑ کے پیچھے دوڑ پڑا۔ آقا کے اِس جملے نے اُس کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا تھا کہ "اگر وہ بندہ ہوتا تو اس قسم کا گناہ نہ کرتا" بشر حافی ہانپتا کانپتا امامؑ کی خدمت میں پہنچا۔ مولاؑ ! آپ نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا ہے میں اپنی غلطی پر خدا سے توبہ کرتا ہوں اور واقعی طور پر اُس کا بندہ بننا چاہتا ہوں۔ امامؑ نے اُس کے حق میں دعا کی اور وہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کے صالح ترین بندوں میں شامل ہو گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اُس کے بعد بشر حافی نے ساری زندگی جوتے نہیں پہنے کہ جب توبہ کی تھی تو ننگے پاؤں تھا اور بشر حافی جس راستے سے گزرا کرتا تھا جانور اُس رستے میں گندگی نہ کیا کرتے تھے۔

امام رضا علیہ السلام نے امام کاظم علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس نے بغداد میں میرے والد امام کاظم علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی گویا اُس نے رسول خداﷺ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کی ہے مگر یہ کہ رسول خداﷺ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کی خاص فضیلت ہے۔ نیز حسن بن الوشاء کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا امام کاظم علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ثواب زیارتِ قبرِ حسینؑ کے برابر ہے؟ فرمایا: ہاں !۔

زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

واضح ہو کہ کاظمین کے حرم شریف کی زیارتوں میں سے بعض زیارتیں دونوں ائمہ کے لئے مشترک ہیں اور بعض زیارتیں ان دونوں میں سے کسی ایک امام کے لئے مختص ہیں۔ مندرجہ ذیل زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مختص ہے روایت ہے کہ جب کوئی شخص آپ کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل کرے اور پھر آرام اور وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ حرم مبارک کی طرف چلے اور جب دروازے پر پہنچے تو یہ کہے:

اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى هِدَايَتِهٖ لِدِيْنِهٖ، وَ التَّوْفِيْقِ لِمَا دَعَآ اِلَيْهِ مِنْ سَبِيْلِهٖ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَكْرَمُ مَقْصُوْدٍ، وَاَكْرَمُ مَاْتِيٍّ، وَ قَدْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَيْكَ بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَبْنَائِهِ الطَّيِّبِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ لَا تُخَيِّبْ سَعْيِيْ وَ لَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ وَ اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ.	خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، خدا بزرگ تر ہے حمد ہے خدا کے لئے کہ اس نے اپنے دین کی راہنمائی کی اور اپنے جس راستے کی طرف بلایا اُس پر چلنے کی توفیق دی، اے معبود! بے شک تو بہترین مقصود ہے اور تو بہت اچھا مہمان نواز ہے، پس میں تیری بارگاہ میں آیا تاکہ تیرا اقرب حاصل کروں، تیرے نبیؐ کی دختر کے فرزند کے واسطے سے، اُن پر تیری رحمتیں ہوں اور اُن کے پاکیزہ آباء پر اور اُن کے پاکیزہ فرزندوں پر، اے معبود! محمدؐ اور اُن کی پاک آل پر رحمت نازل فرما اور میری کوشش ناکام نہ بنا، میری امید نہ توڑ اور مجھے اپنے حضور باعزت مقرّبوں میں سے قرار دے، اس دنیا میں اور عالم آخرت میں۔

پھر حرم شریف کے اندر جائے جبکہ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور کہے:

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ.	خدا کے نام سے، خدا کی ذات کے واسطے سے خدا کی راہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر۔ خدا رحمت کرے اُن پر اور اُن کی آل پر۔ اے معبود! بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین و مومنات کو۔

جب روضہ پاک کے دروازے پر پہنچے تو وہاں کھڑے ہو کر اجازت مانگے اور کہے:

ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا نَبِيَّ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ ءَاَدْخُلُ يَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنَ ءَاَدْخُلُ يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ءَاَدْخُلُ يَآ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ ءَاَدْخُلُ يَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ	کیا میں اندر آجائوں اے خدا کے رسولؐ، کیا میں اندر آجاؤں اے خدا کے نبی، کیا میں اندر آجائوں اے محمدؐ بن عبداللہؑ، کیا میں اندر آجائوں اے مومنوں کے امیرؑ، کیا میں اندر آجائوں اے ابو محمد حسنؑ، کیا میں اندر آجاؤں اے ابوعبداللہ الحسینؑ، کیا میں اندر آجاؤں ابو محمدؑ علیؑ ابن الحسینؑ، کیا میں اندر آجائوں اے ابو جعفرؑ محمدؑ بن علیؑ، کیا میں اندر آجائوں اے ابوعبداللہؑ جعفرؑ بن محمدؑ، کیا میں اندر آجاؤں اے میرے مولیٰ موسیٰ ابن جعفر، کیا میں داخل ہو جاؤں اے میرے مولا اے ابو جعفر،

ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَایَ يَآ اَبَاجَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ.	کیامیں داخل ہو جاؤں اے میرے مولا محمد ابن علی۔

پھر اندر داخل ہو جائے اور چار مرتبہ کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اب قبر مبارک کے سامنے قبلہ کو اپنے کندھے کے پیچھے رکھے ہوئے کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَابْنَ وَلِيِّهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَ ابْنَ حُجَّتِهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ وَابْنَ صَفِيِّهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ وَابْنَ اَمِيْنِهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اِمَامَ الْهُدٰى. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الدِّيْنِ وَ التُّقٰى. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَآئِبَ الْاَوْصِيَآءِ السَّابِقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْوَحْيِ الْمُبِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ الْيَقِيْنِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ الْمُرْسَلِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّالِحُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الزَّاهِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْعَابِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ السَّيِّدُ الرَّشِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَقْتُوْلُ الشَّهِيْدُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ وَ ابْنَ وَصِيِّهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ مَا حَمَّلَكَ. وَحَفِظْتَ مَا اسْتَوْدَعَكَ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ اللهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللهِ. وَ اَقَمْتَ اَحْكَامَ اللهِ. وَ تَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ. وَ صَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ	آپ پر سلام ہو ولی خدا اور ولی خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا اور حجت خداؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے برگزیدہ خدا و برگزیدہ خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امین خدا اور امین خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر جو زمین کی تاریکیوں میں خدا کے نور ہیں، آپ پر سلام ہو اے ہدایت دینے والے امام، آپ پر سلام ہو اے دین و تقویٰ کے نشان، آپ پر سلام ہو اے نبیوں کے علم کے خزینہ دار، سلام ہو آپ پر اے رسولوں کے علم کے خزینہ، آپ پر سلام ہو اے گزرے ہوئے اوصیاء کے قائم مقام، آپ پر سلام ہو اے روشنی دینے والی وحی کے ممتاز عالم، آپ پر سلام ہو اے علم و یقین کے مالک، آپ پر سلام ہو اے رسولوں کے علم کے خزینے، آپ پر سلام ہو اے نیک امام، آپ پر سلام ہو کہ آپ پرہیزگار امام ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ عبادت گزار امام ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ امام ہیں، سردار ہیں، ہدایت دینے والے ہیں، آپ پر سلام ہو اے قتل ہونے والے اور شہید ہونے والے، سلام ہو آپ پر اے رسول خداؐ کے فرزند اور اُن کے وصی کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے میرے آقا موسیٰ بن جعفرؑ، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے وہ احکام پہنچائے جو آپ کے پاس تھے، اُن علوم کی حفاظت کی جو آپ کے سپرد ہوئے، آپ نے حلالِ خدا کو حلال اور حرامِ خدا کو حرام جانا اور احکامِ الٰہی پہنچائے اور کتابِ خدا کی تلاوت کی، خدا کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا، راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حق ادا کیا، یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے، میں گواہ ہوں کہ آپ اُس راستے پر چلے جس پر آپ کے پاک آباء واجداد چلے اور خوش کردار باپ دادا جو اوصیاء میں ہدایت دینے والے امام ہیں ہدایت یافتہ،

اللهِ، وَ جَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ اٰبَآؤُكَ
الطَّاهِرُوْنَ وَ اَجْدَادُكَ الطَّيِّبُوْنَ الْاَوْصِيَآءُ الْهَادُوْنَ
الْاَئِمَّةُ الْمَهْدِيُّوْنَ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلٰى هُدًى، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ
حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ
لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَنَّكَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَ اجْتَنَبْتَ
الْخِيَانَةَ، وَ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ عَبَدْتَّ اللهَ مُخْلِصًا
مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ
الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَ اَشْرَفَ الْجَزَآءِ، اَتَيْتُكَ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ زَآئِرًا، عَارِفًا بِحَقِّكَ مُقِرًّا بِفَضْلِكَ،
مُحْتَمِلًا لِعِلْمِكَ، مُحْتَجِبًا بِذِمَّتِكَ، عَآئِذًا بِقَبْرِكَ، لَآئِذًا
بِضَرِيْحِكَ، مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَى اللهِ، مُوَالِيًا لِاَوْلِيَآئِكَ،
مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ مُسْتَبْصِرًا بِشَاْنِكَ وَ بِالْهُدَى الَّذِيْ
اَنْتَ عَلَيْهِ، عَالِمًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ وَ بِالْعَمَى الَّذِيْ
هُمْ عَلَيْهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ وَ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ وَلَدِيْ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِزِيَارَتِكَ اِلَى اللهِ تَعَالٰى،
وَ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَيْهِ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ
ذُنُوْبِيْ، وَ يَعْفُوَ عَنْ جُرْمِيْ، وَ يَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِيْ، وَ يَمْحُوَ
عَنِّيْ خَطِيْٓئَاتِيْ، وَ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، وَ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا هُوَ
اَهْلُهٗ، وَ يَغْفِرَ لِيْ وَ لِاٰبَآئِيْ وَ لِاِخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِيْ وَ لِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا

آپ نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح نہ دی اور حق سے باطل کی طرف نہیں گئے، میں گواہ ہوں کہ آپ نے خدا اس کے رسولؐ اور امیر المومنینؑ کی خیر خواہی کی نیز آپ نے امانت پہنچائی اور خیانت سے بچے رہے، آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دیتے رہے، آپ نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا اور آپ نے خدا کی عبادت کی سچے دل اور پوری کوشش وہوش مندی سے، یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے، پس خدا جزا دے آپ کو اسلام و مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا اور اعلیٰ ترین جزا، میں حاضر ہوں اے رسول خداﷺ کے فرزند زیارت کرنے، آپ کے حق کو پہچانتے ہوئے، آپ کی بڑائی کو مانتے ہوئے، آپ کے علم سے بہرہ ور، آپ کی ذمہ داری کے ماتحت، آپ کے روضہ کی پناہ لے کر، آپ کی ضریح کا آسرا لئے ہوئے، خدا کے حضور آپ سے شفاعت کی خواہش میں، آپ کے دوستوں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہوئے، آپ کے شان اور مرتبے کو سمجھتے اور اس ہدایت کو جانتے ہوئے جس پر آپ کاربند رہے، آپ کے مخالفوں کی گمراہی سے آگاہ اور اُن کی نا سمجھی کو جانتے ہوئے جس میں وہ گرفتار تھے، قربان آپ پر میرے ماں باپ، میری جان، میرا کنبہ، میرا مال اور میری اولاد، اے رسول خداﷺ کے فرزند آپ کے پاس آیا ہوں آپ کی زیارت سے خدا کا قرب حاصل کرنے اور اُس کے حضور آپ سے شفاعت کرانے کے لئے، پس میری شفاعت کیجیے اپنے رب کے سامنے، تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے، میرا جرم معاف فرمادے، میری برائیوں کو نظر انداز کردے اور میری غلطیوں کو مٹا ڈالے، وہ مجھ کو جنت میں داخل کرے، مجھ پر ایسی مہربانی کرے جو اُس کے لائق ہے اور بخش دے مجھے اور میرے بزرگوں اور میرے بھائیوں اور میری بہنوں اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے جو زمین کے مشرق و مغرب میں ہیں، اپنے کرم اپنی عطا اور اپنے احسان کے ساتھ۔

بِفَضْلِهٖ وَجُوْدِهٖ وَمَنِّهٖ.	

پھر خود کو (تصوّر میں) قبر پر گرائے اس پر بوسہ دے اپنے دونوں رخسار باری باری اس پر رکھے اور جو دعا مانگنا چاہے مانگے اس کے بعد حضرت کے سرہانے کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْهَادِيْ وَ الْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ، وَ اَنَّكَ مَعْدِنُ التَّنْزِيْلِ، وَ صَاحِبُ التَّاْوِيلِ، وَ حَامِلُ التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيلِ، وَ الْعَالِمُ الْعَادِلُ، وَ الصَّادِقُ الْعَامِلُ، يَا مَوْلَايَ اَنَا اَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَآئِكَ، وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمُوَالَاتِكَ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰبَآئِكَ وَ اَجْدَادِكَ وَ اَبْنَآئِكَ وَ شِيْعَتِكَ وَ مُحِبِّيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ.	آپ سلام ہو اے میرے مولا اے موسیٰ بن جعفرؑ خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہدایت دینے والے امام اور راہ بتانے والے مددگار ہیں، بے شک آپ قرآن کریم کے حامل آیات کی تاویل و مراد سے واقف اور تورات وانجیل کے عالم ہیں، آپ صاحب انصاف دانشمند اور سچ بولنے والے، عمل کرنے والے ہیں، اے میرے آقا خدا کے سامنے آپ کے دشمنوں سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اور آپ سے محبت کے وسیلے خدا کا قرب چاہتا ہوں اور خدا رحمت کرے آپ پر آپ کے باپ دادا پر آپ کے بزرگوں پر آپ کے فرزندوں پر اور آپ کے پیروکاروں اور محبوں پر خدا کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہوں۔

پھر دو رکعت نماز زیارت بجالائے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ رحمٰن پڑھے یا جو سورہ یاد ہو وہی پڑھ لے اسکے بعد خدا سے جو دعا چاہے مانگے۔

مصباح الزائر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کے ساتھ ایک صلوات نقل ہوئی ہے جس میں حضرتؑ کے فضائل عبادت اور آپ کی مصیبت کا ذکر موجود ہے لہٰذا آپ کی زیارت کرنے والے کو اس صلوات کے فیض سے محروم نہیں رہنا چاہئے اور وہ صلوات یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ صَلِّ عَلٰى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَصِيِّ الْاَبْرَارِ، وَ اِمَامِ الْاَخْيَارِ، وَ عَيْبَةِ الْاَنْوَارِ، وَ وَارِثِ السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ، وَ الْحِكَمِ وَ الْاٰثَارِ، الَّذِيْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِالسَّحَرِ اِلَى السَّحَرِ بِمُوَاصَلَةِ الْاِسْتِغْفَارِ، حَلِيْفِ السَّجْدَةِ الطَّوِيْلَةِ، وَ الدُّمُوْعِ الْغَزِيْرَةِ، وَ الْمُنَاجَاةِ الْكَثِيْرَةِ، وَ الضَّرَاعَاتِ الْمُتَّصِلَةِ، وَ مَقَرِّ النُّهٰى وَ الْعَدْلِ، وَ الْخَيْرِ وَ الْفَضْلِ وَ النَّدٰى وَ الْبَذْلِ وَ مَاْلَفِ الْبَلْوٰى وَ الصَّبْرِ وَ الْمُضْطَهَدِ بِالظُّلْمِ وَ الْمَقْبُوْرِ بِالْجَوْرِ وَ الْمُعَذَّبِ فِيْ قَعْرِ السُّجُوْنِ وَ ظُلَمِ الْمَطَامِيْرِ،	اے معبود! محمد ﷺ اور اُن کے خاندان پر رحمت نازل کر اور موسیٰ بن جعفرؑ پر رحمت فرما جو نیکوکاروں کے قائم مقام خوش کرداروں کے پیشوا، انوار کے خزینہ، صبر و اطمینان کے مالک اور علوم و اعمال کے جاننے والے کہ جو رات کو جاگ کر گزارتے کہ صبح ہونے تک متواتر استغفار کرتے تھے، دیر تک سجدے میں رہتے، بہت آنسو بہاتے، بہت زیادہ دعا و مناجات کرتے اور برابر آہ و زاری فرماتے، وہ مقام عقل و عدالت ہیں اور مقام نیکی و فضیلت اور عطا و سخاوت کا مرکز ہیں وہ صبر و آزمائش سے مانوس ہیں اُن کو ایذا دی گئی، اُن کو ظلم کے ساتھ رکھا گیا، قیدِ سخت میں تنگی دی گئی، اُن کو زندان کے تہہ خانے کی کال کوٹھڑیوں میں تنگ و سخت بیڑیوں سے اُن کی پنڈلیاں لہولہان رہیں، اُن کے جنازے پر توہین و تذلیل کے ساتھ

ذِی السَّاقِ الْمَرْضُوْضِ بِحَلَقِ الْقُیُوْدِ، وَ الْجِنَازَةِ الْمُنَادٰی عَلَیْهَا بِذُلِّ الْاِسْتِخْفَافِ وَ الْوَارِدِ عَلٰی جَدِّهِ الْمُصْطَفٰی وَ اَبِیْهِ الْمُرْتَضٰی وَ اُمِّهٖ سَیِّدَةِ النِّسَآءِ بِاِرْثٍ مَّغْصُوْبٍ، وَ وَلَآءٍ مَّسْلُوْبٍ، وَ اَمْرٍ مَّغْلُوْبٍ، وَ دَمٍ مَّطْلُوْبٍ، وَ سَمٍّ مَّشْرُوْبٍ. اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا صَبَرَ عَلٰی غَلِیْظِ الْمِحَنِ، وَ تَجَرَّعَ غُصَصَ الْكُرَبِ، وَ اسْتَسْلَمَ لِرِضَاكَ، وَ اَخْلَصَ الطَّاعَةَ لَكَ، وَ مَحَضَ الْخُشُوْعَ، وَ اسْتَشْعَرَ الْخُضُوْعَ، وَ عَادَی الْبِدْعَةَ وَ اَهْلَهَا، وَ لَمْ یَلْحَقْهُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَوَامِرِكَ وَ نَوَاهِیْكَ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، صَلِّ عَلَیْهِ صَلَاةً تَّامِیَةً مُّنِیْفَةً زَاكِیَةً تُوْجِبُ لَهٗ بِهَا شَفَاعَةَ اُمَمٍ مِّنْ خَلْقِكَ، وَ قُرُوْنٍ مِنْ بَرَایَاكَ، وَ بَلِّغْهُ عَنَّا تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا وَ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِیْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّ اِحْسَانًا وَ مَغْفِرَةً وَّ رِضْوَانًا، اِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَمِیْمِ، وَ التَّجَاوُزِ الْعَظِیْمِ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

آوازیں کسی گئیں، وہ اپنے نانا محمد مصطفیؐ اپنے باپ علی مرتضیٰؑ اور اپنی ماں سیدہ زہراؑ کے پاس پہنچے، جب کہ اُن کا حق غصب کیا گیا، حکومت چھین لی گئی، مقصد دبا دیا گیا، انتقامِ خون باقی ہے اور آپ کو جامِ زہر پلایا گیا تھا، اے معبود! جیسے اُنہوں نے سخت اذیت میں صبر کیا، دکھوں کے گھونٹ حلق سے اتارے، تیری رضا کے آگے جھک گئے، سچے دل سے تیری اطاعت میں رہے، تیرے سامنے خشوع و خضوع کرنے والے ہوئے، تیری جناب میں عاجز رہے، بدعت واہل بدعت کے مخالف رہے اور انہوں نے تیرے امرو نہی میں سے کسی چیز میں کسی ملامت کرنے والے کی کچھ پروا نہ کی، اُن پر ایسی رحمت کر جو بڑھنے والی، بلند تر، پاک تر ہو اُس کے ذریعے اُن کو شفاعت کا حق دے کہ وہ تیری مخلوق میں سے قوموں کی اور تیرے بندوں میں سے گروہوں کی شفاعت کریں اور اُن کو ہمارا درود اور سلام پہنچا ہمیں اُن سے محبت کرنے پر اپنی طرف سے فضیلت بھلائی مغفرت اور رضوان خوشنودی عطا فرما کیونکہ تو بہت زیادہ کرم کرنے والا اور بڑا درگزر کرنے والا ہے اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحمت کرنے والے۔

امام محمد تقی علیہ السلام کی مختصر حیات

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رجب 195ھ میں پیدا ہوئے،آپ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر آپ کے والد گرامی حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ شیعوں کے لئے اِن سے زیادہ بابرکت کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوا ہے۔

آپ کی نورانی اور خیر و برکت والی زندگی میں ایک نکتہ یہ ہے کہ آپ نو سال کی عمر میں امامت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ جی ہاں! نبوت وامامت جیسے الٰہی منصب میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ حضرت امام جواد علیہ السلام بھی امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد بچپن میں امامت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ حالانکہ ظالموں اور ستمگروں نے آپ کو زیادہ دن جینے نہ دیا اور جواد الائمہ علیہ السلام 25 سال کی عمر میں شہید کر دیئے گئے۔

کرامتِ امامؑ: امام محمد تقی علیہ السلام نے مسجد کوفہ میں ایک خشک درخت کے نیچے وضو کیا اور آپ نے نماز مغرب ادا کی، نماز کے بعد دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اُس درخت کے پتے ہرے ہوگئے اور پھل لگ گئے اور لوگوں نے اُس درخت کے پھل کھائے۔

مامون عباسی نے بڑے بڑے علمائے اہل سنت کو جمع کیا تاکہ وہ آپ کا امتحان لے سکیں، اگرچہ آپ کم سن تھے۔ یحییٰ بن اکثم (دربار کے بڑے عالم) نے حج کے سلسلہ میں ایک سوال کیا، چنانچہ امامؑ سے دقیق اور مستحکم جواب سن کر اُسے آپ کے علم و دانش پر بہت تعجب ہوا اور اُس کے چہرے پر شرمندگی اور شکست کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

آخر ذیقعدہ 220ھ میں آپ کو خلیفہ عباسی کی سازش سے آپ کی زوجہ اُمّ فضل کے ذریعہ زہر دیا گیا جس سے آپ شہید ہوگئے۔ آپ کا روضہ مبارک آپ کے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے برابر میں شہر کاظمین میں مومنین کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔

امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کرنے کے بعد امام محمد تقی علیہ السلام کی قبر شریف پر بوسہ دے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَرَّ التَّقِيَّ الْاِمَامَ الْوَفِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْرَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضِيَآءَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَآءَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاٰيَةُ الْعُظْمٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقْصِ الْاَوْصَافِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ عِنْدَ الْاَشْرَافِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ. اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيُّ اللهِ وَ حُجَّتُهٗ فِيْ	آپ پر سلام ہو اے ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ، نیکوکار، پرہیزگار، امام وفا شعار، آپ پر سلام ہو کہ آپ پسندیدہ و پاکیزہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے ولیٔ خدا، آپ پر سلام ہو اے خدا کے رازداں، آپ پر سلام ہو اے نمائندۂ خدا، سلام ہو آپ پر اے رازِ الٰہی، آپ پر سلام ہو اے خدا کی روشنی، آپ پر سلام ہو اے خدا کے روشن شدہ، آپ پر سلام ہو اے کلامِ خدا، آپ پر سلام ہو اے رحمتِ خدا، آپ پر سلام ہو کہ آپ چمکتا ہوا نور ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ چودھویں کا چاند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ پاک ہیں، پاکیزہ لوگوں میں سے ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ پاک شدہ اور پاک شدگان میں سے ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ بہت بڑی نشانی ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ بہت بڑی دلیل ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ خطا و لغزش سے پاک ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ منزہ ہیں اِس سے کہ مشکل مسئلہ حل نہ کر پائیں، سلام ہو آپ پر کہ آپ بلند ہیں اِس سے کہ اوصاف میں کچھ کمی پائی جائے، آپ پر سلام ہو کہ آپ صاحبان مرتبہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے ولی اور زمین میں اُس کی حجت ہیں، آپ خدا کے طرفدار اور اُس کے چُنے ہوئے ہیں، آپ علم الٰہی اور علم انبیاء کے امانتدار ہیں اور آپ ایمان کا پایہ اور

اَرْضِهٖ وَ اَنَّكَ جَنْبُ اللهِ وَ خِيَرَةُ اللهِ وَ مُسْتَوْدَعُ عِلْمِ اللهِ وَ عِلْمِ الْاَنْبِيَآءِ، وَ رُكْنُ الْاِيْمَانِ، وَ تَرْجُمَانُ الْقُرْاٰنِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَ الْهُدٰى وَ اَنَّ مَنْ اَنْكَرَكَ وَ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَ الرَّدٰى اَبْرَاُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ.

قرآن کے شارح ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ کا پیرو حق و ہدایت پر گامزن ہے اور آپ کا انکار کرنے والا اور آپ سے عداوت رکھنے والا گمراہی اور ہلاکت میں پڑا ہے میں آپ کے اور خدا کے سامنے ایسے لوگوں سے دنیا و آخرت میں بیزار ہوں، آپ پر سلام ہو جب تک میں باقی رہوں اور شب و روز باقی ہیں۔

پھر حضرت پر اس طرح صلوات بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ التَّقِيِّ وَ الْبَرِّ الْوَفِيِّ وَ الْمُهَذَّبِ النَّقِيِّ هَادِي الْاُمَّةِ وَ وَارِثِ الْاَئِمَّةِ وَ خَازِنِ الرَّحْمَةِ وَ يَنْبُوْعِ الْحِكْمَةِ، وَ قَآئِدِ الْبَرَكَةِ، وَ عَدِيْلِ الْقُرْاٰنِ فِي الطَّاعَةِ، وَ وَاحِدِ الْاَوْصِيَآءِ فِي الْاِخْلَاصِ وَ الْعِبَادَةِ، وَ حُجَّتِكَ الْعُلْيَا، وَ مَثَلِكَ الْاَعْلٰى، وَ كَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى، اَلدَّاعِيْ اِلَيْكَ، وَ الدَّالِّ عَلَيْكَ، اَلَّذِيْ نَصَبْتَهٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ، وَ مُتَرْجِمًا لِّكِتَابِكَ، وَ صَادِعًا بِاَمْرِكَ، وَ نَاصِرًا لِّدِيْنِكَ، وَ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ، وَ نُوْرًا تَخْرُقُ بِهِ الظُّلَمَ، وَ قُدْوَةً تُدْرَكُ بِهَا الْهِدَايَةُ، وَ شَفِيْعًا تُنَالُ بِهِ الْجَنَّةُ.

اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا اَخَذَ فِيْ خُشُوْعِهٖ لَكَ حَظَّهٗ، وَ اسْتَوْفٰى مِنْ خَشْيَتِكَ نَصِيْبَهٗ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَضْعَافَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى وَلِيٍّ ارْتَضَيْتَ طَاعَتَهٗ، وَ قَبِلْتَ خِدْمَتَهٗ، وَ بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا، وَ اٰتِنَا فِيْ مُوَالَاتِهٖ مِنْ لَّدُنْكَ فَضْلًا وَ اِحْسَانًا وَّ مَغْفِرَةً وَّ رِضْوَانًا، اِنَّكَ ذُوالْمَنِّ الْقَدِيْمِ، وَ الصَّفْحِ الْجَمِيْلِ.

اے معبود! حضرت محمد ﷺ اور اُن کے خاندان پر رحمت فرما اور محمدؑ بن علیؑ پر رحمت فرما کہ جو پاکیزہ، پرہیزگار، نیکوکار، وفادار، نیک اطوار، برگزیدہ، اُمت کے رہبر، ائمہؑ کے جانشین، رحمت کے خزینہ دار، حکمت کے سرچشمہ، بابرکت رہنما، پیروی کے لحاظ سے قرآن کے ہم پلہ، اخلاص و عبادت کے اعتبار سے اوصیاء میں صاحب مرتبہ، تیری بلند تر حجت، تیرا بنایا ہوا بہترین نمونہ، تیرا خوش ترین کلام، تیری طرف بلانے والے اور تیری طرف رہنمائی کرنے والے ہیں جن کو تونے اپنے بندوں کے لیے نشان قرار دیا، اپنی کتاب کا ترجمان گردانا، اپنے حکم کا بیان کرنے والا ٹھہرایا، اپنے دین کا مددگار مقرر کیا، اپنی مخلوق پر حجت بنایا اور وہ نور قرار دیا جس سے تاریکیاں دور ہوتی ہیں، وہ پیشوا بنایا جس کے ذریعے ہدایت ملتی ہے اور وہ شفاعت کنندہ جو جنت میں پہنچاتا ہے۔

پس اے معبود! جس طرح انہوں نے تیرے سامنے عاجزی میں اپنا حصہ حاصل کیا اور تجھ سے ڈرنے میں اپنا حصہ حاصل کیا ہے اسی طرح تو بھی اُن پر رحمت فرما، دُگنی رحمت فرما کہ جیسی رحمت تُو نے اپنے کسی ولی پر کی ہو کہ جس کی بندگی کو تُو نے پسند کیا اور جس کی محنت کو قبول فرمایا اور اُن کو ہمارا درود و سلام پہنچا اور ہمیں اُن کی محبت عطا کر جس میں تیری طرف سے بزرگی بھلائی اور بخشش ہو ہم سے خوشنود ہو جا کہ بے شک تو قدیمی احسان کرنے والا بہترین درگزر

	کرنے والا ہے۔

پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔

شیخ ابن قولویہ قمیؒ

ابن قولویہ قمیؒ (367ھ) کا نام جعفر بن محمد اور کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ چوتھی صدی کے شیعہ راویوں اور محمد بن یعقوب کلینی کے شاگردوں اور شیخ مفید کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ابن قولویہ صاحبِ فتویٰ فقہاء میں سے ہیں۔

ابن قولویہ 367ھ میں فوت ہوئے اور حرم کاظمین میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اور امام جواد علیہ السلام کے قرب میں دفن ہوئے اور پھر ان کے بعد شیخ مفیدؒ کو ان کے برابر دفن کیا گیا۔ کامل الزیارات سمیت کثیر کتابوں کے مصنف ہیں۔

جناب شیخ مفیدؒ

آپ کا اصل نام محمد بن محمد بن نعمان تھا۔ آپ چوتھی و پانچویں صدی ہجری میں امامیہ کے معروف ترین فلسفی و فقیہ ہیں۔ جنھوں نے اپنی زندگی امام زمانہؑ کے نزدیک ترین ایام میں بسر کی۔ آپ 336 یا 338ھ کو پیدا ہوئے اور یہ امام عصر علیہ السلام کی غیبت صغریٰ کا زمانہ ہے اور آپ نے 413ھ میں وفات پائی۔ اپنی زندگی کے تمام شب و روز علومِ آلِ محمدؐ کو رائج کرنے میں مشغول رہے۔ آپ کی کتابوں کی تعداد 200 کے قریب ذکر کی جاتی ہے۔ جن میں حدیث جیسے اہم موضوع سمیت علمِ کلام کے موضوع پر بیشتر کتابیں لکھیں، لیکن علمِ اصولِ فقہ، علومِ قرآن، امام شناسی جیسے موضوعات پر بھی آپ نے قلم اٹھایا۔

آپ کی زندگی کا ایک نہایت اہم پہلو جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے دوسرے اسلامی مکاتب فکر کے علماء سے مختلف علمی موضوعات پر بحث و مباحثے اور گفتگو کی اور ہمیشہ اپنے علمی دلائل سے اپنے مخاطب کو زیر کیا۔ اپنے اس زندگی کے سفر میں تحریر و تالیف کے ساتھ ساتھ آپ نے شاگردوں کی تربیت بھی کی اور اپنے بعد شاگردوں کا ایک بے نظیر نمونہ چھوڑا۔

شیخ مفیدؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ کرخ (عراق کا ایک شہر) کی مسجد میں بیٹھے ہیں کہ اِسی اثنا میں سیدۂ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے ساتھ اپنے دونوں فرزندوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو لئے اِن کے پاس آئیں۔ اپنے بیٹوں کو شیخ مفید کے سپرد کرتے ہوئے سیدہ علیہ السلام نے فرمایا: "تم انہیں فقہ کی تعلیم دو۔" شیخ مفید اس خواب کو دیکھ کر نہایت حیران ہوئے۔ صبح جب مدرسے میں تدریس کیلئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں سیدہ فاطمہ بنت ناصر اپنی کنیزوں اور اپنے دو بیٹوں سید رضی اور سید مرتضٰی کو ساتھ لئے شیخ مفیدؒ کے پاس آئیں اور ان سے کہا: اِنھیں فقہ کی تعلیم دو۔ یہ ماجرا دیکھ کر شیخ مفید کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ نے رات کا خواب ان کے سامنے بیان کیا۔ تو سیدہ فاطمہ بنت ناصر فرماتی ہیں کہ اے شیخ اگر تم نے یہ خواب نہ دیکھا ہوتا تو مجھے تعجب ہوتا کیونکہ میں نے اِن بچوں کو بغیر وضو کے دودھ بھی کبھی نہیں پلایا تھا۔ شیخ مفید نے ان کی سرپرستی کو قبول فرمایا اور تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ خداوند کریم نے ان دونوں بچوں پر اپنے انعامات نازل فرمائے اور اُن پر ایسے علم و فضائل کے دروازے کھولے کہ جن کی بدولت رہتی دنیا تک ان کا نام ہمیشہ باقی رہے گا۔

اس واقعہ سے شیخ مفیدؒ کی عظمت کے ساتھ ساتھ سید رضی اور سید مرتضٰی کے مقام کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

سید رضی کا مختصر تعارف

آپ کا نام محمد، لقب رضی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ 359ھ میں سرزمین بغداد میں پیدا ہوئے اور ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جو علم وہدایت کا مرکز اور عزت و شوکت کا محور تھا۔آپ کے والد بزرگوار، ابو احمد حسین تھے، جو پانچ مرتبہ نقابت آل ابی طالب کے منصب پر فائز ہوئے اور بنی عباس اور بنی بویہ کے دور حکومت میں یکساں نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ چنانچہ ابو نصر بہاء الدولہ ابن بویہ نے انہیں الطاہر الاوحد کا لقب دیا اور ان کی جلالت علمی کا ہمیشہ پاس و لحاظ رکھا۔ آپ کا خاندانی سلسلہ صرف چار واسطوں سے امامت کے سلسلے جاملتا ہے۔ 400ھ میں ستانوے برس کی عمر میں انتقال فرمایا اور باب قبلہ کے پاس دفن ہیں۔ آپ کی تالیف کردہ مشہور کتاب نہج البلاغہ ہے۔

زیارت سیّد رضی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ الدَّاعِيُّ الْحَفِيُّ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَ نَطَقْتَ صِدْقًا وَّ دَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَاىَ وَ مَوْلَاكَ عَلَانِيَّةً وَّ سِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَ نَجٰى مُصَدِّقُكَ وَ خَابَ وَ خَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَ الْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اَشْهَدُ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَطَاعَتِكَ تَصْدِيْقِكَ وَاِتِّبَاعِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَ ابْنَ سَيِّدِيْ اَنْتَ الْاٰمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرِ الدَّاعِيْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمْ تَاْخُذْكَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ حَتّٰى صِرْتَ مِصْبَاحًا مِّنْ مَصَابِيْحِ الْهُدٰى وَ عَلَمًا مِّنْ اَعْلَامِ التُّقٰى، فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَوْمَ وُلِدْتَ وَيَوْمَ تُبْعَثُ حَيًّا وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	سلام ہو آپ پر اے سردار پاکیزہ نفس حق کی دعوت دینے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے جو کہا سچ کہا، جو گفتگو کی سچی کی، میرے اور اپنے مولا کی طرف بلایا کھلم کھلا اور پوشیدہ ہر طریقے سے، وہ کامیاب ہوا جس نے آپ کی اتباع کی اور جس نے آپ کی تصدیق کی وہ نجات پا گیا، جس نے آپ کو جھٹلایا اور آپ سے روگردانی کی وہ نقصان میں رہا، میں گواہی دیتا ہوں رب العزت کی بارگاہ میں تاکہ فائدہ اٹھاؤں آپ کی معرفت، اطاعت، تصدیق اور پیروی کا، سلام ہو آپ پر اے سردار ابن سردار، آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا، لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور اس کام میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کی یہاں تک کہ ہدایت کی روشنی کو واضح کر دیا، علم کو لوگوں کے درمیان پھیلایا، پس سلام ہو آپ پر آپ کی ولادت کے وقت سے اس دن تک جب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سید مرتضٰی کا مختصر تعارف

علی بن حسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، سن 355 ہجری قمری کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور سید مرتضٰی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد گرامی ابو احمد حسین، شیعہ بزرگ علماء میں سے تھے اور سلسلہ آل بویہ کے حکمرانوں سے قریبی تعلقات رکھنے کے ساتھ ساتھ علویوں کے نقیب، دیوان مظالم اور امیر حج کے عہدوں پر بھی فائز تھے۔

سید مرتضٰی متعدد القاب سے نوازا گیا تھا چونکہ آپ کا حسب و نسب ماں باپ دونوں طرف سے حسینی تھا اس لئے آپ کو "شریف" کہا جاتا تھا۔ آپ "علم الہدیٰ" کے نام سے بھی معروف ہیں۔ آپ کا ایک لقب "ابو الثمانین" اور "ذوالثمانین" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے 80 کتابیں لکھیں، 80 دیہاتوں کے مالک تھے اور 80 سال آٹھ مہینے عمر پائی۔ سید مرتضٰی نے سن 436ھ کو وفات پائی۔ ان کو کاظمین میں باب قبلہ کے پاس دفن کیا گیا۔

زیارت سیّد مرتضٰی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ الدَّاعِيُّ الْحَفِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا، وَ نَطَقْتَ صِدْقًا، وَ دَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَاىَ وَ مَوْلَاكَ عَلَانِيَّةً وَّ سِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَ نَجٰى مُصَدِّقُكَ وَ خَابَ وَ خَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَ الْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اَشْهَدُ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَكَ لِاَ كُوْنَ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَ طَاعَتِكَ وَ تَصْدِيْقِكَ وَ اِتِّبَاعِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ وَ ابْنَ سَيِّدِىْ اَنْتَ بَابُ اللهِ الْمُوْلٰى مِنْهُ وَ الْمَاْخُوْذُ عَنْهُ اَتَيْتُكَ زَآئِرًا وَّ حَاجَاتِيْ لَكَ مُسْتَوْدَعًا وَّهَا اَنَا اِسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ وَ اَمَانَتِيْ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَ جَوَامِعَ اَمَلِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

سلام ہو آپ پر اے سردار پاکیزہ نفس حق کی دعوت دینے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے جو کہا سچ کہا، جو گفتگو کی سچی کی، میرے اور اپنے مولا کی طرف بلایا کھلم کھلا اور پوشیدہ ہر طریقے سے، وہ کامیاب ہوا جس نے آپ کی اتباع کی اور جس نے آپ کی تصدیق کی وہ نجات پا گیا، جس نے آپ کو جھٹلایا اور آپ سے روگردانی کی وہ نقصان میں رہا، میں گواہی دیتا ہوں رب العزت کی بارگاہ میں تاکہ فائدہ اٹھاؤں آپ کی معرفت، اطاعت، تصدیق اور پیروی کا، سلام ہو آپ پر اے سردار ابن سردار، آپ اللہ کی رحمت کے دروازہ ہیں جہاں سے زائرین کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں میں بھی آپ کی بارگاہ میں اپنی حاجتیں لئے کھڑا ہوں میں آپ کے دروازہ پر کھڑا ہوں اپنے دین اپنے عمل کی اور اپنی امیدوں کی برآوری تک کے لئے یہاں تک کہ میری موت آجائے، آپ پر سلام ہو، خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

وداع جوادین علیہما السلام

جب زائران دو ائمہؑ کے شہر سے جانا چاہے اور ان بزرگواروں سے وداع کرنا چاہے اور جیسا کہ شیخ طوسیؒ نے فرمایا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے وداع کرنا چاہے تو حضرت کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ. اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ اَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، اٰمَنَّا بِاللهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَ دَلَلْتَ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ.	آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اے ابوالحسنؑ خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ کو حوالہ خدا کرتا ہوں اور آپ کو سلام پیش کرتا ہوں ایمان رکھتا ہوں خدا و رسولؐ پر اور اس پر جو آپ لائے اور جس کی طرف راہنمائی فرمائی اے معبود ہمیں یہ گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

امام محمد تقی علیہ السلام سے وداع کرتے ہوئے یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، اٰمَنَّا بِاللهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَ دَلَلْتَ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ.	آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اے رسولؐ خدا کے فرزند اور خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں میں آپ کو حوالہ خدا کرتا ہوں اور آپ کو سلام پیش کرتا ہوں ایمان رکھتا ہوں خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اس پر جو آپ لائے اور اس کی طرف راہنمائی کی ہے اے معبود ہمیں یہ گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

اس کے بعد حق تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یہ کاظمین میں اس کا آخری وداع نہ ہو اور دوبارہ یہاں آکر زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے پھر ہر دو ائمہ کی قبور (ضریح) پر بوسہ دے اور باری باری اپنے دونوں رخسار قبروں سے مس (مس کرنے کی نیت) کرے۔

حرم کاظمین پر ایک کرامت

روضہ کاظمین شریف پر ایک معجزہ ظاہر ہوا کہ ایک اندھا اور بوڑھا "سید" نہایت مفلسی کی حالت میں روضہ مبارک کے اندر داخل ہوا اور جیسے ہی اس نے روضہ کی ضریح اقدس کو اپنے ہاتھوں سے مس کیا، وہ فوراً چلاتا ہوا باہر کی طرف دوڑا: "مجھے بینائی مل گئی میں دیکھنے لگا ہوں"۔

اس پر لوگوں کا بڑا ہجوم جمع ہو گیا اور اکثر لوگ اس کے کپڑے تبرک کے طور پر چھین جھپٹ کر لے گئے، اُس کو تین دفعہ کپڑے پہنائے گئے اور ہر دفعہ وہ کپڑے ٹکڑے ہو کر تقسیم ہو گئے آخر روضہ مبارک کے خادموں نے اس خیال سے کہ کہیں اس بوڑھے سید کے جسم کو نقصان نہ پہنچے اُس کو اُس کے گھر پہنچا دیا۔

اس بوڑھے سید کا بیان ہے کہ بغداد کے ہسپتال میں اپنی آنکھ کا علاج کرا رہا تھا بالآخر سب ڈاکٹروں نے یہ کہہ کر مجھے ہسپتال سے نکال دیا کہ تیرا مرض لاعلاج ہو گیا ہے اب اس کا علاج ناممکن ہے تب میں مایوس ہو کر روضہ اقدس پر آیا اور یہاں ان عظیم ہستیوں کے وسیلے سے خدا سے دعا کی: "بارالٰہا! تجھے اس روضہ میں مدفون ائمہ کا واسطہ مجھے از سر نو بینائی عطا کر دے" یہ کہہ کر جیسے ہی میں نے روضہ کی ضریح کو مس کیا، میری آنکھوں کے سامنے روشنی نمودار ہوئی اور آواز آئی "جا تجھے پھر سے روشنی دے دی گئی۔"

اس آواز کے ساتھ ہی میں ہر چیز کو دیکھنے لگا، تمام لوگ اِس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ ضعف العمر سید اندھا تھا اور اب دیکھنے لگا ہے۔

نقشہ حرم مطہر سامرا

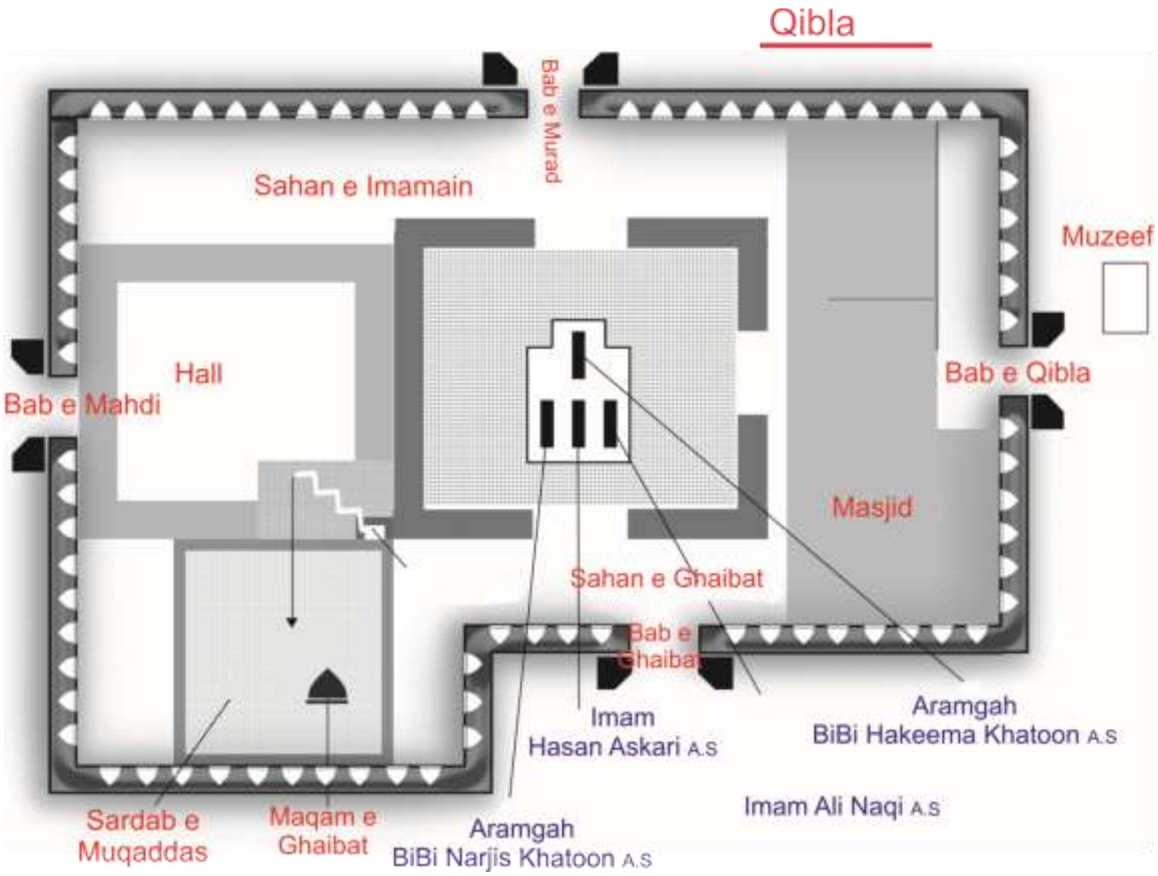

مقامات سامرا و بلد

سامرا

(1) حرم امام نقی علیہ السلام

(2) حرم امام حسن عسکری علیہ السلام

(3) بی بی نرجس خاتون سلام اللہ علیہا

(4) بی بی حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا

(5) سرداب مقدس

(6) مقام امام زمانہ علیہ السلام

(7) زید بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

(8) حسین بن علی الہادی فرزند امام ہادیؑ

(9) سمانہ یا سمانہ مغربیہ ملقب بہ "ام الفضل" مادر امام ہادیؑ

(10) سوسن مادر امام عسکریؑ

(11) ابوہاشم جعفری محدث وراوئ شیعہ

(12) زید بن موسیٰ بن جعفر علیہماالسلام معروف بہ زید النار

(13) آقا رضا ہمدانی (تیرھویں صدی کے عالم بزرگ)

بلد

(1) جناب سید محمد علیہ السلام

مختصر اعمال برائے سامرا

خلوص سے انجام دیا گیا قلیل عمل، اس کثیر عمل سے بہتر ہے کہ جس میں خلوص وآمادگی نہ ہو۔

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجئے۔

(2) سرداب مقدس میں دعائے سلامتی امام زمانہؑ پڑھیں۔

(3) نماز امام زمانہ علیہ السلام سرداب مقدس میں بجا لائیں۔

طریقہ نماز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

دو رکعت نماز ہے دونوں رکعتوں میں سورۂ حمد کی تلاوت کے دوران "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ" سو(100) مرتبہ پڑھیں پھر دوسری سورہ پڑھیں پھر رکوع و سجود کا ذکر سات سات مرتبہ پڑھے جائیں۔ پھر نماز تمام کرکے :

ایک مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

ایک تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا

پھر سجدے میں جا کر سو مرتبہ درود پڑھیں۔ آخر میں اپنی حاجات خدا کی بارگاہ میں طلب کریں۔

(4) زیارت آل یٰسین پڑھیں۔

(5) اگر وقت ہو تو نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھے۔

(6) دو رکعت نماز جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھیں۔

امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت

جب زائر سامرہ جائے اور وہاں ان دو اماموں کی زیارت کرنا چاہے، تو پہلے غسل کرے پھر آرام و وقار کے ساتھ چلے اور حرم کے دروازے پر کھڑے ہو کر وہ عام اذن دخول پڑھے اس کے بعد حرم شریف میں داخل ہو کر ان دونوں اماموں کی یہ مشترکہ زیارت پڑھے جو سب زیارتوں میں سے صحیح تر ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُوْرَيِ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَاْنِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَآئِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُعَادِيًا لِّاَعْدَآئِكُمَا مُوَالِيًا لِّاَوْلِيَآئِكُمَا مُؤْمِنًا بِمَآ اٰمَنْتُمَا بِهٖ كَافِرًا بِمَا كَفَرْتُمَا بِهٖ مُحَقِّقًا لِّمَا حَقَّقْتُمَا مُبْطِلًا لِّمَآ اَبْطَلْتُمَا اَسْئَلُ اللهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمَا اَنْ يَّجْعَلَ حَظِّيْ مِنْ زِيَارَتِكُمَا الصَّلَاةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ مُرَافَقَتَكُمَا فِي الْجِنَانِ مَعَ اٰبَآئِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ يَرْزُقَنِيْ شَفَاعَتَكُمَا وَ مُصَاحَبَتَكُمَا وَ يُعَرِّفَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمَا وَ لَا يَسْلُبَنِيْ حُبَّكُمَا وَ حُبَّ اٰبَآئِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَ اَنْ لَا يَجْعَلَهٗ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَ يَحْشُرَنِيْ مَعَكُمَا فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهٖ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّهُمَا وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمَا. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَ انْتَقِمْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْاَوَّلِيْنَ مِنْهُمْ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ ضَاعِفْ

سلام ہو آپ دونوں پر اے اولیائے خدا، سلام ہو آپ دونوں پر اے حجت خدا، سلام ہو آپ دونوں پر جو زمین کی تاریکیوں میں خدا کے دو نور ہیں سلام آپ دونوں پر خدا نے جن کی شان ظاہر فرمائی آیا ہوں آپ کی زیارت کرنے، آپ کا حق پہچانتا ہوں آپ دونوں کے دشمنوں کا دشمن، آپ کے دوستوں کا دوست ہوں ایمان رکھتا ہوں جس پر آپ کا ایمان ہے اس کا انکار کرتا ہوں جس کا آپ انکار کرتے ہیں اس کو حق سمجھتا ہوں جسے آپ نے حق سمجھا اس کو جھٹلاتا ہوں جسے آپ نے جھٹلایا سوال کرتا ہوں اللہ سے جو میرا اور آپ کا پروردگار ہے یہ کہ وہ قرار دے آپ کی زیارت میں میرا حصہ محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود اور یہ کہ مجھے نصیب کرے آپ دونوں کی جنت میں کہ آپ کے صالح آباء کے ساتھ نیز اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری گردن آگ سے آزاد کر دے مجھے آپ دونوں کی شفاعت اور ہم نشینی عطا فرمائے اور میرے اور آپ کے درمیان آشنائی پیدا کرے نیز مجھ سے آپ دونوں کی اور آپ کے صالح آباء کی محبت واپس نہ لے اس زیارت کو میرے لئے آپ دونوں کی آخری زیارت نہ بنائے مجھ کو جنت میں آپ دونوں کے ساتھ ٹھہرائے اپنی رحمت سے اے معبود مجھے ان دونوں کی محبت عطا کر اور ان کے دین پر وفات دے اے معبود آل محمد علیہم السلام کا حق چھیننے والوں پر لعنت کر اور ان سے اس ظلم کا بدلہ لے اے معبود ان میں سے پہلے اور آخری ظالم پر لعنت کر اور دگنا کر دے ان پر اپنا عذاب اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو ان کے دوستوں کو اور ان کے پیروکاروں کو دوزخ کے سب سے

عَلَيۡهِمُ الۡعَذَابَ وَ ابۡلُغۡ بِهِمۡ وَ بِاَشۡيَاعِهِمۡ وَ مُحِبِّيۡهِمۡ وَ مُتَّبِعِيۡهِمۡ اَسۡفَلَ دَرَكٍ مِنَ الۡجَحِيۡمِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ. اَللّٰهُمَّ عَجِّلۡ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَ ابۡنِ وَلِيِّكَ وَ اجۡعَلۡ فَرَجَنَا مَعَ فَرَجِهٖ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ.	گھرے گڑھے میں پہنچا کہ یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے معبود تیرا ولی جو تیرے ولی کا فرزند ہے اس کے ظہور میں جلدی کر اس کی کشائش میں ہماری بھی کشائش فرمااے سب سے زیادہ رحم والے۔

اس کے بعد اپنے، اپنے والدین، اپنے بھائی بہنوں اور تمام مومنین و مومنات کے لئے جو بھی جائز دعائیں چاہے مانگے،اس کے علاوہ جس قدر ہو سکے وہاں دعائیں اور مناجات کرے اگر ممکن ہو تو ان ضریحوں کے نزدیک دو رکعت نماز ادا کرے اگر یہاں نہ پڑھ سکے تو قریبی مسجد میں جاکر یہ نماز پڑھے اس کے بعد جو دعا بھی مانگے گا وہ قبول کی جائے گی وہ مسجد ان دونوں ائمہؑ یعنی امام علی نقی، امام حسن عسکری علیہما السلام کے گھر کے قریب ہے،جس میں وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

جب حرم شریف کے دروازے پر پہنچیں تو وہاں کھڑے ہو کر اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے ہوئے یہ پڑھیں:

ءَاَدۡخُلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ءَاَدۡخُلُ يَآ اَمِيۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ءَاَدۡخُلُ يَا فَاطِمَةُ الزَّهۡرَآءُ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الۡعَالَمِيۡنَ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ الۡحَسَنَ بۡنَ عَلِيٍّ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ الۡحُسَيۡنَ بۡنَ عَلِيٍّ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ عَلِيَّ بۡنَ الۡحُسَيۡنِ ءَاَدۡخُلُ يَامَوۡلَايَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ جَعۡفَرَ بۡنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ مُوسَى بۡنَ جَعۡفَرٍ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ عَلِيَّ بۡنَ مُوۡسٰى ءَاَدۡخُلُ يَامَوۡلَايَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ ءَاَدۡخُلُ يَا مَوۡلَايَ يَآ اَبَا الۡحَسَنِ عَلِيَّ بۡنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدۡخُلُ يَامَوۡلَايَ يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ الۡحَسَنَ بۡنَ عَلِيٍّ ءَاَدۡخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الۡمُوَكَّلِيۡنَ بِهٰذَا الۡحَرَمِ الشَّرِيۡفِ.	کیا میں اندر آجاؤں اے خدا کے نبیؐ کیا میں اندر آجاؤں اے مومنوں کے امیرؑ کیا میں اندر آجاؤں اے سیدہ فاطمہ زہرؑااے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا حسنؑ ابن علیؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا حسینؑ ابن علیؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا علیؑ ابن الحسینؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا محمدؑ ابن علیؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا جعفرؑ ابن محمدؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا موسیٰؑ ابن جعفرؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا علیؑ بن موسیٰؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا محمدؑ ابن علیؑ کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقااے ابو الحسن علیؑ ابن محمد کیا میں اندر آجاؤں اے میرے آقا ابو محمد حسنؑ ابن علیؑ کیا میں اندر آجاؤں اے خدا کے فرشتو کہ جو اس حرم شریف پر مقرر کیے گئے ہو۔خدا بزرگ تر ہے

مختصر زندگی نامہ امام علی نقی علیہ السلام

آپؑ کی سال ولادت 212ھ اور شہادت 254ھ میں واقع ہونے کے بارے میں اتفاق ہے لیکن آپ کی تاریخ ولادت و شہادت میں اختلاف ہے۔ ولادت کو بعض مورخین نے 15ذی الحجہ اور بعض نے 2یا 5رجب بتائی ہے اسی طرح بعض 3رجب شہادت مانتے ہیں اور دوسرے قول کے مطابق 25جمادی الثانی کو

سامرا میں شہید کیے گئے۔

آپ کا نامِ مبارک؛ علی اور لقب، ہادی، نقی، نجیب، عالم، امین اور طیب وغیرہ ہیں، البتہ ہادی اور نقی زیادہ معروف ترین القاب میں سے ہیں۔ امامؑ کی کنیت " ابو الحسن " ہے اور یہ کنیت چار اماموں یعنی امام علی ابن ابی طالب، امام موسی ابن جعفر، امام رضا علیہم السلام کے لئے استعمال ہوئی ہے ، تنہا "ابوالحسن" صرف امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لئے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سامرا عباسیوں کے دار الخلافہ میں 11 سال ایک فوجی چھاونی میں قید رہے، اس دوران مکمل طور پر لوگوں کو اپنے امام کی ملاقات سے محروم رکھا گیا۔ آخر کار 3 رجب اور دوسری روایت کے مطابق 25 جمادی الثانی سن 254ھ کو معتز عباسی خلیفہ نے اپنے بھائی معتمد عباسی کے ہاتھوں زہر دے کر آپ کو شہید کر دیا۔

حمد بن عیسٰی الکاتب کا بیان ہے کہ میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف فرما ہیں اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں، حضرت نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور اپنے دست مبارک سے ایک مٹھی خرمہ اس طشت سے عطا فرمایا جو آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا میں نے انہیں گنا تو وہ پچیس تھے اس خواب کو ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام علی نقی علیہ السلام سامرہ سے تشریف لائے ہیں میں ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طشت رکھا ہے جس میں خرمے ہیں میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دینے کے بعد ایک مٹھی خرمہ مجھے عطا فرمایا، میں نے ان خرموں کو شمار کیا تو وہ پچیس تھے میں نے عرض کی: مولا! کیا کچھ خرمہ اور مل سکتا ہے؟ جواب میں فرمایا: اگر خواب میں تمہیں رسول خدا ﷺ نے اس سے زیادہ دیئے ہوتے تو میں بھی اضافہ کر دیتا۔

ابن فرات کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچازاد کو دس ہزار کا قرضہ دیا تھا لہٰذا کئی مرتبہ اپنا پیسہ مانگا لیکن اس نے واپس نہیں کیا، میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو تحریر فرمایا: مولا میرے لئے دعا کردیں حضرت نے جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا: تمہارا پیسہ واپس کر دے گا اس کے بعد، جمعہ کو اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ میرے چچازاد نے میرا پیسہ واپس کر دیا تو میں نے اس سے کہا: تم تو میرا مال واپس کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے کیا ہوا کہ واپس کر دیا۔ اس نے کہا: میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو عالم خواب میں دیکھا جو مجھ سے کہہ رہے ہیں تیری موت نزدیک ہے اپنے چچازاد کا مال واپس کردے۔

زیارت امام علی نقی علیہ السلام

جب امام کے بعد حرم کے اندر داخل ہو تو داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے پھر امام علی نقی علیہ السلام کی ضریح پاک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے۔ پھر یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَلزَّكِيَّ الرَّاشِدَ، اَلنُّوْرَ الثَّاقِبَ، وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ،	آپ پر سلام ہو اے ابو الحسن علیؑ ابن محمدؑ آپ پاک، ہدایت یافتہ اور چمکتا ہوا نور ہیں، آپ پر خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ، آپ پر سلام ہو اے خدا کے رازداں، سلام ہو آپ پر اے خدا کی مضبوط رسی، آپ پر سلام ہو اے خدا کے پیارے، آپ پر سلام ہو اے خدا کے چنے ہوئے، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ، آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْاَبْرَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَلِيْلَ الْاَخْيَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُنْصُرَ الْاَطْهَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُكْنَ الْاِيْمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْهُدٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَلِيْفَ التُّقٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيْنُ الْوَفِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ الرَّضِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الزَّاهِدُ التَّقِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّالِي لِلْقُرْاٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ لِلْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّرِيْقُ الْوَاضِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّجْمُ اللَّآئِحُ، اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ اَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَ خَلِيْفَتُهٗ فِيْ بَرِيَّتِهٖ وَ اَمِيْنُهٗ فِيْ بِلَادِهٖ وَ شَاهِدُهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ بَابُ الْهُدٰى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ الْمُبَرَّاُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَ الْمُخْتَصُّ بِكَرَامَةِ اللهِ وَ الْمَحْبُوْبِ بِحُجَّةِ اللهِ

سلام ہو اے خدا کے امانتدار، سلام ہو آپ پر اے خدا کے بھیجے ہوئے حق، آپ پر سلام ہو اے خدا کے حبیب، آپ پر سلام ہو اے روشنیوں کی روشنی، آپ پر سلام ہو اے نیک لوگوں کی زینت، آپ پر سلام ہو اے نیکوکار، آپ پر سلام ہو اے پاک ہستیوں کے ٹکڑے، آپ پر سلام ہو اے خدائے رحمٰن کی حجت، آپ پر سلام ہو اے جزو ایمان، آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے مولا، آپ پر سلام ہو اے نیکوں کے مددگار، آپ پر سلام ہو اے نشان ہدایت، آپ پر سلام ہو اے تقویٰ کے ساتھی آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، آپ پر سلام ہو اے خاتم انبیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے اوصیاء کے سردار کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہراؑ کے فرزند جو زنان عالم کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ باوفا اور امانتدار ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ پسندیدہ نشان ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ سیر چشم پرہیزگار ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ ساری مخلوق پر خدا کی حجت ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ عظیم قرآن خوان ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ حلال و حرام کو بیان کرنے والے ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ خیر خواہ اور مددگار ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ واضح راستہ ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ چمکتا ستارہ ہیں، میں گواہ ہوں اے میرے آقا اے ابوالحسنؑ کہ آپ خلق خدا پر اس کی حجت، اس کی مخلوق پر اس کے خلیفہ، اس کے شہروں میں اس کے نمائندہ اور اس کے بندوں پر اس کے گواہ ہیں، میں گواہ ہوں کہ آپ روح پرہیزگاری، ہدایت کے دروازہ، مضبوط ترین وسیلہ اور حجت ہیں ہر چیز پر جو زمین کے اوپر اور جو اس کے نیچے ہے، میں گواہ ہوں اس پر کہ آپ گناہ و خطا سے پاک، نقص و عیب سے بری، خدا کی دی ہوئی بزرگی میں خاص، خدا کی طرف سے حجت اور خدا کے کلام سے مشرف ہیں، آپ وہ ستون ہیں کہ

وَالْمَوْهُوْبُ لَهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَالرُّكْنُ الَّذِیْ يَلْجَأُ اِلَيْهِ الْعِبَادُ وَ تُحْيِیْ بِهِ الْبِلَادُ وَ اَشْهَدُ يَا مَوْلَایَ اَنِّیْ بِكَ وَ بِاٰبَآئِكَ وَ اَبْنَآئِكَ مُوْقِنٌ مُقِرٌّ وَ لَكُمْ تَابِعٌ فِیْ ذَاتِ نَفْسِیْ وَ شَرَآئِعِ دِيْنِیْ وَ خَاتِمَةِ عَمَلِیْ وَ مُنْقَلَبِیْ وَ مَثْوَایَ وَ اَنِّیْ وَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ وَ اَوَّلِكُمْ وَ اٰخِرِكُمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

لوگ جس کی پناہ لیتے ہیں اور شہر جس سے آباد رہتے ہیں، میں گواہ ہوں اے میرے آقا میں آپ پر، آپ کے بزرگوں پر اور فرزندوں پر اعتقاد رکھتا ہوں، میں تابع ہوں آپ کا اپنی ذات میں، دینی احکام میں، اپنے عمل کے انجام میں اور لوٹ کر جانے کی جگہ میں اور میں دوست ہوں آپ کے دوستوں کا اور دشمن ہوں آپ کے دشمنوں کا، ایمان رکھتا ہوں آپ کے باطن وظاہر پر اور آپ کے اوّل وآخر پر، قربان آپ پر میرے ماں باپ اور آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں۔

پھر قبر مبارک پر بوسہ دے پہلے دایاں پھر بایاں رخسار اس پر رکھے، اس کے بعد کھڑے ہو کر کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِكَ الْوَفِیِّ وَ وَلِيِّكَ الزَّكِیِّ وَ اَمِيْنِكَ الْمُرْتَضٰی وَ صَفِيِّكَ الْهَادِیْ وَ صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ وَ الْجَادَّةِ الْعُظْمٰی وَ الطَّرِيْقَةِ الْوُسْطٰی نُوْرِ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَلِیِّ الْمُتَّقِيْنَ وَ صَاحِبِ الْمُخْلِصِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ الْمَعْصُوْمِ مِنَ الزَّلَلِ وَ الطَّاهِرِ مِنَ الْخَلَلِ وَ الْمُنْقَطِعِ اِلَيْكَ بِالْاَمَلِ الْمَبْلُوِّ بِالْفِتَنِ وَ الْمُخْتَبَرِ بِالْمِحَنِ وَ الْمُمْتَحَنِ بِحُسْنِ الْبَلْوٰی وَ صَبْرِ الشَّكْوٰی مُرْشِدِ عِبَادِكَ وَ بَرَكَةِ بِلَادِكَ وَ مَحَلِّ رَحْمَتِكَ وَ مُسْتَوْدَعِ حِكْمَتِكَ وَ الْقَآئِدِ اِلٰی جَنَّتِكَ الْعَالِمِ فِیْ بَرِيَّتِكَ وَ الْهَادِیْ فِیْ خَلِيْقَتِكَ الَّذِی ارْتَضَيْتَهٗ وَ انْتَجَبْتَهٗ وَ اخْتَرْتَهٗ لِمَقَامِ رَسُوْلِكَ فِیْ اُمَّتِهٖ وَ اَلْزَمْتَهٗ حِفْظَ شَرِيْعَتِهٖ فَاسْتَقَلَّ بِاَعْبَآءِ

اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اپنی اس باوفا حجت اور اپنے اس پاکباز ولی پر رحمت فرما، اپنے پسندیدہ امانتدار اور باصفا رہبر پر رحمت کر، اپنے مقرر کردہ سیدھے راستے پر رحمت کر، عظیم تر شاہراہ اور راہ و روشِ عدل پر رحمت کر کہ جو مومنوں کے دلوں کی روشنی، پرہیزگاروں کے دوست اور خلوص والوں کے ہمدم ہیں، اے معبود! رحمت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور اُن کے خاندان پر اور امام علیؑ نقیؑ بن امام محمد تقیؑ پر رحمت فرما جو ہدایت والے، خطا و لغزش سے محفوظ، پریشان خیالی سے پاک، سب سے پاک، سب سے کٹ کر تیری آرزو رکھنے والے، آزمائشوں میں پڑنے والے، مشکلوں میں گھرنے والے، سختیوں میں آزمائے ہوئے اور رنج میں صبر کرنے والے امام، تیرے بندوں کے رہبر، تیرے شہروں کی برکت، تیری رحمت کی قرارگاہ، تیری حکمت کے حامل، تیری جنت میں لے جانے والے، تیری مخلوق میں صاحب علم اور تیری خلق کے رہنما ہیں کہ جن کو تو نے پسند فرمایا، برگزیدہ بنایا اور امت رسولؐ میں اُن کا جانشین قرار دیا اور اُن کی شریعت کا ذمہ دار ٹھہرایا، پس اُنہوں نے وصیت کا بار اٹھالیا اور اُسے بلند کیا اور وہ اُسے اٹھانے کی طاقت بھی رکھتے تھے کسی مسئلہ میں غلطی نہ کی اور کسی الجھن میں عاجز نہ

الْوَصِيَّةِ نَاهِضًا بِهَا وَ مُضْطَلِعًا بِحَمْلِهَا لَمْ يَعْثُرْ فِيْ مُشْكِلٍ وَّ لَا هَفَا فِيْ مُعْضِلٍ بَلْ كَشَفَ الْغُمَّةَ وَ سَدَّ الْفُرْجَةَ وَ اَدَّى الْمُفْتَرَضَ. اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَقْرَرْتَ نَاظِرَ نَبِيِّكَ بِهٖ فَرَقِّهٖ دَرَجَتَهٗ وَ اَجْزِلْ لَدَيْكَ مَثُوْبَتَهٗ وَ صَلِّ عَلَيْهِ وَ بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا وَ اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّ اِحْسَانًا وَّ مَغْفِرَةً وَّ رِضْوَانًا اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.	ہوئے بلکہ ہر پردہ ہٹایا، ہر رخنہ بند کیا اور ہر ذمہ داری پوری فرمائی۔ اے معبود! جس طرح تو نے اُن کو اپنے نبیؐ کی آنکھوں کا نور بنایا، پس اُنہیں بلند درجہ بھی دے، اُنہیں اپنے حضور ثواب کثیر عطا کر، اُن پر رحمت کر، ہماری طرف سے اُن کو درود و سلام پہنچا اور اُن کی محبت کے ذریعے ہم پر فضل واحسان فرما ہمیں بخش دے اور ہم سے راضی ہو جا کہ یقیناً تو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اس کے بعد نماز زیارت بجالائے پھر یہ کہے:

يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَ الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْمِنَنِ الْمُتَتَابِعَةِ وَ الْاٰلَاۤءِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَ الْاَيَادِي الْجَلِيْلَةِ وَ الْمَوَاهِبِ الْجَزِيْلَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدِنِ الصَّادِقِيْنَ وَ اَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَ اجْمَعْ شَمْلِيْ وَ لُمَّ شَعْثِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَ لَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَ لَا تُزِلَّ قَدَمِيْ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَّ لَا تُخَيِّبْ طَمَعِيْ وَ لَا تُبْدِ عَوْرَتِيْ وَ لَا تَهْتِكْ سِتْرِيْ وَ لَا تُوحِشْنِيْ وَ لَا تُؤْيِسْنِيْ وَ كُنْ بِيْ رَؤُوْفًا رَحِيْمًا وَ اهْدِنِيْ وَ زَكِّنِيْ وَ طَهِّرْنِيْ وَ صَفِّنِيْ وَ اصْطَفِنِيْ وَ خَلِّصْنِيْ وَ اسْتَخْلِصْنِيْ وَ اصْنَعْنِيْ وَ اصْطَنِعْنِيْ وَ قَرِّبْنِيْ اِلَيْكَ وَ لَا تُبَاعِدْنِيْ مِنْكَ وَ الْطُفْ بِيْ وَ لَا تَجْفُنِيْ وَ اَكْرِمْنِيْ وَ لَا تُهِنِّيْ وَ مَاۤ اَسْئَلُكَ فَلَا تَحْرِمْنِيْ وَ مَا لَا اَسْئَلُكَ فَاجْمَعْهُ لِيْ بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ بِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ بِحُرْمَةِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَ	اے تمام تر قدرت کے مالک، وسیع رحمت والے، لگاتار احسان کرنے والے، پے در پے عطا کرنے والے، بڑی بڑی نعمتوں کے مالک اور بھاری انعام دینے والے، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، جو سچے ہیں اور میری مراد پوری کر، مجھے سکون بخش، پریشانی دور کر اور میرے عمل کو پاک فرما نیز میرے دل کو ٹیڑھا نہ ہونے دے جب مجھے ہدایت دے دی ہے، میرے قدم نہ اکھڑنے دے، مجھے ایک لحہ بھر بھی اپنے نفس پر نہ چھوڑ نا، مجھے بری خواہش سے بچا، میری چھپی باتیں ظاہر نہ کر، میرا پردہ فاش نہ ہونے دے، مجھے خوفزدہ نہ کر اور نا اُمید نہ ہونے دے، مجھ پر نرمی اور مہربانی فرما، مجھے ہدایت دے اور پاک و صاف رکھ، مجھے پسندیدہ بنا اور اپنا بنالے، مخلص بنا اور نجات عطا فرما، مجھے نیک بنا اور خاص کر مجھے اپنا قرب عطا کر اور خود سے دور نہ کر مجھ پر مہربانی فرما اور سختی نہ کر، مجھے عزت دے اور خوار نہ کر، جو کچھ میں نے مانگا ہے اس سے محروم نہ رکھ، جو تجھ سے مانگا ہے وہ عطا فرما، اپنی رحمت کے واسطے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری کریم ذات کے واسطے سے، تیرے نبی محمدؐ کے واسطے سے کہ اُن پر اور اُن کی آل پر تیری رحمتیں ہوں، تیرے رسولؐ کے اہل بیتؑ کے واسطے سے کہ وہ ہیں

الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوْسٰى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفِ الْبَاقِيْ صَلَوَاتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَ تُعَجِّلَ فَرَجَ قَآئِمِهِمْ بِاَمْرِكَ وَ تَنْصُرَهٗ وَ تَنْتَصِرَ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَ تَجْعَلَنِيْ فِيْ جُمْلَةِ النَّاجِيْنَ بِهٖ وَ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ طَاعَتِهٖ وَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّهِمْ لَمَّا اسْتَجَبْتَ لِيْ دَعْوَتِيْ وَ قَضَيْتَ لِيْ حَاجَتِيْ وَ اَعْطَيْتَنِيْ سُؤْلِيْ وَ كَفَيْتَنِيْ مَآ اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. يَا نُوْرُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيْرُ يَا مُبِيْنُ يَا رَبِّ اكْفِنِيْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ.	امیر المومنین علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور خلف باقی و قائمؑ اِن پر تیری رحمتیں اور برکتیں ہوں کہ تو اِن سب پر رحمت نازل فرما اور اپنے حکم سے قائم کے ظہور میں جلدی کر، اُن کی مدد فرما، اُن کے ذریعے اپنے دین کی نصرت کر، مجھے اُن کے پیروکاروں اور اُن کے سچے فرمانبرداروں میں قرار دے۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اُن کے حق کے واسطے سے میری دعا قبول کر، میری حاجت پوری فرما، جو مانگا ہے عطا کر، جس کا ڈر ہے اُس میں مدد فرما، دنیا و آخرت کے بارے میں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے نور، اے دلیل، اے تابندہ، اے بیان والے، اے پروردگار، میری مدد کر سختیوں کے حملے اور زمانے کی مصیبتوں میں، میں سوالی ہوں نجات کا جس دن صور پھونکا جائے گا۔

پھر اس مطلب کے لئے جو چاہے دعا کرے اور بہت زیادہ پڑھے:

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ الْعُدَدِ وَ يَا رَجَآئِيْ وَ الْمُعْتَمَدَ وَ يَا كَهْفِيْ وَ السَّنَدَ يَا وَاحِدُ يَآ اَحَدُ وَ يَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَ لَمْ تَجْعَلْ فِيْ خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَ افْعَلْ بِيْ -- ---- (اپنی حاجات بیان فرمائیں)	اے ذخیروں کے شمار میں میرے ذخیرہ، اے میری امید، اے میرے سہارے، اے میری پناہ و نگہبان، اے یکتا، اے یگانہ، اے وہ جو خدائے یگانہ ہے، سوال کرتا ہوں اے معبود! اُن کے واسطے سے جنہیں تُو نے اپنی مخلوق میں پیدا کیا اور مخلوق میں کسی کو اُن جیسا نہیں بنایا اُن سب پر رحمت فرما اور میری (......) حاجات پوری فرما۔

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا: میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ ایسے کسی شخص کو مایوس نہ کرے جو میرے انتقال کے بعد میرے روضے پر یہ دعا پڑھے جو اوپر ذکر ہوئی ہے۔

مختصر حیات امام حسن عسکری علیہ السلام

علمائے فریقین کی اکثریت کا اتفاق ہے کہ آپ بتاریخ 10/ ربیع الثانی 232 ہجری یوم جمعہ بوقت صبح بطن جناب حدیثہ خاتون سے بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے ہیں۔

آپ کی کنیت "ابو محمد" تھی اور آپ کے القاب بے شمار تھے جن میں عسکری، ہادی، زکی، سراج اور ابن الرضا زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کا لقب عسکری اس لئے زیادہ

مشہور ہوا کہ آپ جس محلّہ بمقام "سرمن رائے" میں رہتے تھے اسے "عسکر" کہا جاتا تھا اور بظاہر اس کی وجہ یہ تھی کہ جب خلیفہ معتصم باللہ نے اس مقام پر لشکر جمع کیا تھا اور خود بھی قیام پذیر تھا تو اسے "عسکر" کہنے لگے تھے۔

256ھ میں معتمد عباسی تختِ خلافت پر متمکن ہوا، اس نے حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی اپنے آبائی طرز عمل کو اختیار کرنا شروع کر دیا اور دل سے کوشش شروع کر دی کہ آل محمد علیہم السلام کے وجود سے زمین خالی ہو جائے۔ یہ اگرچہ حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لیتے ہی ملکی بغاوت کا شکار ہو گیا تھا لیکن پھر بھی دشمنی آل محمدؐ سے غافل نہیں رہا اس نے حکم دیا کہ عہد حاضر میں خاندان رسالت کی یادگار، امام حسن عسکری علیہ السلام کو قید کر دیا جائے اور انہیں قید میں کسی قسم کا سکون نہ دیا جائے۔ بالآخر امامؑ بلاجرم و خطا آزاد و فضا سے قید خانہ میں پہنچا دیئے گئے اور آپ پر علی بن اوتاش نامی ایک ناصبی مسلط کر دیا گیا جو آل محمدؐ اور آل ابی طالب کا سخت ترین دشمن تھا اور اس سے کہہ دیا گیا کہ جو جی چاہے کرو، تم سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ابن اوتاش نے حسب ہدایت آپ پر طرح طرح کی سختیاں شروع کر دیں اس نے نہ خدا کا خوف کیا نہ پیغمبر کی اولاد ہونے کا لحاظ کیا۔

الغرض امام حسن عسکری علیہ السلام کو بتاریخ یکم ربیع الاول 260 ہجری معتمد عباسی نے زہر دلوا دیا اور آپ 8 ربیع الاول 260 ہجری کو جمعہ کے دن بوقت نماز صبح ملک جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا۔ جب انہیں حضرت کی شہادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے پوچھا امام عسکریؑ کے بعد امام اور حجتِ خدا کون ہے؟ بعض نے جعفر کی طرف اشارہ کر دیا۔ قم کے لوگوں نے جعفر کو سلام کیا اور کہا کہ ہمارے پاس کچھ خطوط اور کچھ شرعی رقوم ہیں اگر آپ ان کی نشانیاں اور پیسوں کی مقدار بتا دیں تو ہم یہ سب آپ کے سپرد کر دیں گے۔ جعفر غصے کے ساتھ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے کہنے لگے: لوگ ہم سے علم غیب کا مطالبہ کرتے ہیں، کیا ہمارے پاس علم غیب ہے؟ اور پھر وہ وہاں سے باہر نکل گئے۔ کچھ دیر بعد ایک خادم آیا اور اس نے کہا کہ وہ خطوط فلاں فلاں نے بھیجے ہیں اور تمہارے پاس شرعی رقوم ایک ہزار دس دینار ہیں۔ یہ سننے کے بعد قم کے لوگوں نے وہ خطوط اور شرعی رقوم اس خادم کے حوالے کر دیئے۔

زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام

امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سرمن رائے میں میری قبر دونوں جانب کے لوگوں کے لئے آفات و عذاب الٰہی سے امان کا ذریعہ ہے مجلسی اول نے دو جانب سے شیعہ و سنی مراد لئے ہیں یعنی حضرت کا وجود پاک اپنے اور بیگانے، ہر کسی کے لئے باعث برکت ہے جیسا کہ کاظمین کا مزار اقدس اہل بغداد کے لئے امان کا ذریعہ ہے۔

سید ابن طاؤس کا ارشاد ہے کہ جو شخص امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرے اسے وہ سب عمل کرنا چاہئیں جو امام علی نقی علیہ السلام کی زیارت سے قبل انجام دیئے جاتے ہیں پھر ضریح مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنَ عَلِيٍّ الْهَادِي الْمُهْتَدِيَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَ ابْنَ اَوْلِيَآئِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَ ابْنَ حُجَجِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ وَ ابْنَ	آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اے ابو محمدؐ حسنؑ ابن علیؑ الہادی جو ہدایت یافتہ ہیں، آپ پر خدا کی رحمت و برکات ہوں، آپ پر سلام ہو اے ولیِّ خدا اور اولیائے خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے حجت خدا و حجت ہائے خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے پسندیدہ خدا کو پسند کرنے والوں کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خلیفہ خدا خلفائے خدا کے

اَصْفِيَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ وَ ابْنَ خُلَفَآئِهٖ، وَ
اَبَا خَلِيْفَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ
الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا بْنَ الْاَوْصِيَآءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
عِصْمَةَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اِمَامَ الْفَآئِزِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُكْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
فَرَجَ الْمَلْهُوْفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْاَنْبِيَآءِ
الْمُنْتَجَبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ وَصِيِّ رَسُوْلِ
اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِيْ بِحُكْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاطِقُ بِكِتَابِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ
الْحُجَجِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْاُمَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَلِيَّ النِّعَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ الْعِلْمِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ الْحِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْاِمَامِ
الْمُنْتَظَرِ الظَّاهِرَةِ لِلْعَاقِلِ حُجَّتُهٗ وَ الثَّابِتَةِ فِي الْيَقِيْنِ
مَعْرِفَتُهُ الْمُحْتَجَبِ عَنْ اَعْيُنِ الظَّالِمِيْنَ وَ الْمُغَيَّبِ عَنْ
دَوْلَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَ الْمُعِيْدِ رَبُّنَا بِهِ الْاِسْلَامَ جَدِيْدًا
بَعْدَ الْاِنْطِمَاسِ وَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا بَعْدَ الْاِنْدِرَاسِ اَشْهَدُ
يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ وَ اَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ دَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ عَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا

فرزند اور خلیفۂ خدا کے والد، آپ پر سلام ہو اے خاتم انبیاءؐ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے زنان عالم کی سردار کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے ہدایت کرنے والے ائمہ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے ہدایت کرنے والے اوصیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے پرہیزگاروں کے محافظ، آپ پر سلام ہو اے کامیاب لوگوں کے امام، آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے ستون، آپ پر سلام ہو اے دکھیوں کے دکھ دور کرنے والے، آپ پر سلام ہو اے برگزیدہ نبیوں کے وارث، آپ پر سلام ہو اے وصی رسولؐ کے علم کے خزینہ دار، آپ پر سلام ہو کہ آپ حکم خدا سے تبلیغ کرنے والے ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ قرآن کریم کی تشریح کرنے والے ہیں، آپ پر سلام ہو اے حجتوں کی حجت، آپ پر سلام ہو اے قوموں کے رہنما، آپ پر سلام ہو اے نعمتوں کے وسیلے، آپ پر سلام ہو اے گنجینۂ علوم، آپ پر سلام ہو اے بردباری کے جامع، آپ پر سلام ہو اے امام منتظرؑ کے والد کہ اہل عقل کے لئے اِن کی حجت ظاہر ہے، یقین والوں کو اِن کی معرفت حاصل ہے، وہ ستم گاروں کی آنکھوں سے اوجھل اور بے دین حکمرانوں سے پوشیدہ ہیں، ہمارا پروردگار اِن کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا فراموش ہونے کے بعد اور قرآن کو زندہ کرے گا ترک ہونے کے بعد، میں گواہ ہوں اے میرے آقا کہ یقیناً آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے، آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے کاموں سے منع فرمایا، آپ نے لوگوں کو اپنے رب کے دین کی طرف بلایا دانشمندی اور بہترین نصیحت سے اور آپ نے خدا کی عبادت کی خلوص کے ساتھ، یہاں تک کہ آپ انتقال فرما گئے، سوال کرتا ہوں خدا سے اُس شان کے واسطے سے جو آپ اُس کے ہاں رکھتے ہیں یہ کہ میری زیارت قبول فرمائے، میری آپ کے ہاں حاضری کو پسند کرے، آپ کے واسطے سے میری دعا قبول کرے اور مجھے حق کے

حَتّٰی اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ يَّتَقَبَّلَ زِيَارَتِيْ لَكُمْ وَ يَشْكُرَ سَعْيِيْ اِلَيْكُمْ وَ يَسْتَجِيْبَ دُعَآئِيْ بِكُمْ وَ يَجْعَلَنِيْ مِنْ اَنْصَارِ الْحَقِّ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَ مَوَالِيْهِ وَ مُحِبِّيْهِ وَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	مددگاروں پیروکاروں، حق کے ساتھیوں، دوستوں اور چاہنے والوں میں قرار دے اور سلام ہو آپ پر، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں۔

اب ضریح پاک پر بوسہ دے اور اپنا دایاں بایاں رخسار باری باری قبر مبارک پر رکھے اس کے بعد یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ عَلَمِ الْهُدٰى وَ مَنَارِ التُّقٰى وَ مَعْدِنِ الْحِجٰى وَ مَاْوَى النُّهٰى وَ غَيْثِ الْوَرٰى وَ سَحَابِ الْحِكْمَةِ وَ بَحْرِ الْمَوْعِظَةِ وَ وَارِثِ الْاَئِمَّةِ وَ الشَّهِيْدِ عَلَى الْاُمَّةِ الْمَعْصُوْمِ الْمُهَذَّبِ وَ الْفَاضِلِ الْمُقَرَّبِ وَ الْمُطَهَّرِ مِنَ الرِّجْسِ الَّذِيْ وَرَّثْتَهٗ عِلْمَ الْكِتَابِ وَ اَلْهَمْتَهٗ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ نَصَبْتَهٗ عَلَمًا لِاَهْلِ قِبْلَتِكَ وَ قَرَنْتَ طَاعَتَهٗ بِطَاعَتِكَ وَ فَرَضْتَ مَوَدَّتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ خَلِيْقَتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَنَابَ بِحُسْنِ الْاِخْلَاصِ فِيْ تَوْحِيْدِكَ وَ اَرْدٰى مَنْ خَاضَ فِيْ تَشْبِيْهِكَ وَ حَامٰى عَنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِكَ فَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَيْهِ صَلَاةً يَلْحَقُ بِهَا مَحَلَّ الْخَاشِعِيْنَ وَ يَعْلُوْ فِي الْجَنَّةِ بِدَرَجَةِ جَدِّهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا وَّ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّ اِحْسَانًا وَّ مَغْفِرَةً وَّ رِضْوَانًا اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ وَ مَنٍّ جَسِيْمٍ.	اے معبود! ہمارے سردار محمدؐ پر اور اُن کے خاندان پر رحمت فرما اور رحمت بھیج حسنؑ ابن علیؑ پر جو تیرے دین کی طرف رہبری کرنے والے، تیرے سیدھے راستے پر بلانے والے، ہدایت کے نشان، تقویٰ کے مینار، عقل و خرد کے خزانے، دانائی کے مرکز، لوگوں کے لئے باران رحمت، دانش کے بادل، نصیحت کے سمندر، ائمہ حق کے وارث، اُمت پر گواہ و شاہد، گناہوں سے محفوظ، نیک کردار، صاحب فضیلت، مقربِ خدا اور ہر آلائش سے پاک ہیں وہی کہ جن کو تُو نے علم کتاب کا وارث بنایا، اُن کو فیصلہ کرنے کا طریقہ بتایا، اُنہیں اہل قبلہ کے لئے نشان قرار دیا اور اُن کی پیروی کو اپنی پیروی کے ساتھ لازم رکھا اور اُن کی محبت ساری مخلوق پر واجب کی ہے، پس اے معبود! جیسے وہ دنیا سے گئے تیری توحید میں خلوص کے ساتھ، تجھے کسی چیز سے تشبیہ دینے والوں کی تردید کرتے ہوئے اور تجھ پر ایمان رکھنے والوں کی حمایت کرتے ہوئے، اِسی طرح اے پروردگار! اِن پر رحمت کر ایسی رحمت کہ جس سے وہ تجھ سے ڈرنے والوں میں جا ملیں جنت میں ان کا درجہ بلند ہو کہ وہ اپنے نانا خاتم الانبیاءؐ کے پاس پہنچ جائیں اور ہماری طرف سے ان کو درود و سلام پہنچا اور اِن کی محبت کی وجہ سے ہم پر احسان و فضل فرما اور نجات و خوشنودی نصیب کر کہ بے شک تو بڑے فضل واحسان والا ہے۔

پھر نماز زیارت بجالائے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے :

يَا دَآئِمُ يَا دَيْمُوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَ
الْهَمِّ وَ يَا فَارِجَ الْغَمِّ وَ يَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ يَا صَادِقَ
الْوَعْدِ وَ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ
مُحَمَّدٍ وَّ وَصِيِّهٖ عَلِيِّ ابْنِ عَمِّهٖ وَ صِهْرِهٖ عَلَى ابْنَتِهِ الَّذِيْنَ
خَتَمْتَ بِهِمَا الشَّرَآئِعَ وَ فَتَحْتَ بِهِمَا التَّاْوِيْلَ وَ
الطَّلَآئِعَ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا صَلَاةً يَّشْهَدُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَ
الْاٰخِرُوْنَ وَ يَنْجُوْ بِهَا الْاَوْلِيَآءُ وَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَالِدَةِ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ
وَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ الْمُشَفَّعَةِ فِيْ شِيْعَةِ اَوْلَادِهَا
الطَّيِّبِيْنَ فَصَلِّ عَلَيْهَا صَلَاةً دَآئِمَةً اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَ
دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَسَنِ الرَّضِيِّ
الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ وَ الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الْمَرْضِيِّ الْبَرِّ التَّقِيِّ
سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْاِمَامَيْنِ الْخَيِّرَيْنِ
الطَّيِّبَيْنِ التَّقِيَّيْنِ النَّقِيَّيْنِ الطَّاهِرَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
الْمَظْلُوْمَيْنِ الْمَقْتُوْلَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا طَلَعَتْ
شَمْسٌ وَّ مَا غَرَبَتْ صَلَاةً مُّتَوَالِيَةً مُّتَتَالِيَةً وَ اَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ الْمَحْجُوْبِ
مِنْ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ الطَّاهِرِ
النُّوْرِ الزَّاهِرِ الْاِمَامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ مِفْتَاحَيِ الْبَرَكَاتِ
وَ مِصْبَاحَيِ الظُّلُمَاتِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَرٰى لَيْلٌ وَّ
مَآ اَضَآءَ نَهَارٌ صَلَاةً تَغْدُوْ وَ تَرُوْحُ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنِ اللّٰهِ وَ النَّاطِقِ فِيْ عِلْمِ

اے ہمیشگی والے، اے ہمیشہ رہنے والے، اے زندہ، اے پائندہ، اے تکلیف و پریشانی دور کرنے والے، اے غم مٹانے والے، اے رسولوں کو مامور کرنے والے اور اے وعدے میں سچے، اے زندہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، وسیلہ بناتا ہوں تیرے حضور تیرے حبیب محمد ﷺ کو اُن کے وصی و چچازاد علیؑ کو جو اُن کے داماد ہیں ان دونوں کی ذات پر تو نے شریعتیں تمام کیں اور ان کے ذریعے تشریح قرآن و پیش گوئیوں کا آغاز کیا۔ پس ان دونوں پر رحمت کر وہ رحمت جسے سب اولین و آخرین اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور تیرے دوستوں اور نیکوں کی نجات کا باعث ہو وسیلہ بناتا ہوں، تیرے حضور فاطمہ زہراؑ کو جو ہدایت یافتہ ائمہ کی والدہ اور زنان عالم کی سردار ہیں، اپنے پاک و پاکیزہ فرزندوں کے شیعوں کے بارے میں ان کی شفاعت قبول ہے پس ان بی بی پر رحمت کر وہ رحمت جو ہمیشہ ہمیشہ رہے، جب تک زمانہ قائم و باقی ہے، وسیلہ بناتا ہوں تیرے سامنے حسنؑ کو جو پسندیدہ، پاکیزہ اور خوش کردار ہیں اور حسینؑ کو جو ستم رسیدہ، پسند شدہ اور نیک پرہیزگار ہیں یہ دونوں جوانان جنت کے سید و سردار ہیں، دونوں امام ہیں پسند کردہ، پاک پاکیزہ، پرہیزگار، پاک شدہ اور پاکیزہ ہیں، دونوں شہید ہیں، ستم دیدہ ہیں، قتل شدہ پر، اُن دونوں پر رحمت کر جب تک سورج چڑھتا ڈوبتا رہے، ایسی رحمت جو پے در پے ہو لگاتار ہو، میں وسیلہ بناتا ہوں تیرے حضور علیؑ ابن الحسینؑ کو جو عبادت گزاروں کے سید و سردار ہیں کہ ستم گاروں کے ڈر سے گوشہ نشین ہو گئے اور وسیلہ بناتا ہوں محمدؑ بن علیؑ کو جو علم پھیلانے والے، پاکیزہ ہیں، چمکتا ہوا نور، یہ دونوں امامؑ ہیں، دونوں سردار ہیں، برکتوں کا ذریعہ اور تاریکیوں کے چراغ ہیں، پس ان دونوں پر رحمت کر جب تک رات ہوتی اور دن آتا رہے، ایسی رحمت جو صبح و شام جاری رہے، وسیلہ بناتا ہوں تیرے حضور جعفرؑ بن محمدؑ کو جو خدا کی طرف سے سچ کے ساتھ آئے اور خدائی علوم ظاہر کرتے رہے اور وسیلہ بناتا ہوں موسیٰ بن جعفرؑ جو بندہ نیک ہیں اپنی ذات میں اور وصی ہیں نصیحت گو

اللهِ وَ بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَبْدِ الصَّالِحِ فِيْ نَفْسِهٖ وَ الْوَصِيِّ النَّاصِحِ الْإِمَامَيْنِ الْهَادِيَيْنِ الْمَهْدِيَّيْنِ الْوَافِيَيْنِ الْكَافِيَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَبَّحَ لَكَ مَلَكٌ وَّ تَحَرَّكَ لَكَ فَلَكٌ صَلَاةً تُنْمِيْ وَتَزِيْدُ وَلَا تَفْنِيْ وَلَا تَبِيْدُ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى الْإِمَامَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ الْمُنْتَجَبَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا اَضَاءَ صُبْحٌ وَّدَامَ صَلَاةً تُرَقِّيْهِمَا اِلَى رِضْوَانِكَ فِي الْعِلِّيِّيْنَ مِنْ جِنَانِكَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِي الْقَائِمَيْنِ بِاَمْرِ عِبَادِكَ الْمُخْتَبَرَيْنِ بِالْمِحَنِ الْهَائِلَةِ وَ الصَّابِرَيْنِ فِي الْإِحَنِ الْمَائِلَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا كِفَاءَ اَجْرِ الصَّابِرِيْنَ وَ اِزَاءَ ثَوَابِ الْفَائِزِيْنَ صَلَاةً تُمَهِّدُ لَهُمَا الرِّفْعَةَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا رَبِّ بِاِمَامِنَا وَ مُحَقِّقِ زَمَانِنَا الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَ الشَّاهِدِ الْمَشْهُوْدِ وَ النُّوْرِ الْاَزْهَرِ وَ الضِّيَاءِ الْاَنْوَرِ الْمَنْصُوْرِ بِالرُّعْبِ وَ الْمُظَفَّرِ بِالسَّعَادَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِ عَدَدَ الثَّمَرِ وَ اَوْرَاقِ الشَّجَرِ وَ اَجْزَاءِ الْمَدَرِ وَ عَدَدَ الشَّعْرِ وَ الْوَبَرِ وَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ صَلَاةً يَّغْبِطُهٗ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ وَ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ احْفَظْنَا عَلٰى طَاعَتِهٖ وَ احْرُسْنَا بِدَوْلَتِهٖ وَ اَتْحِفْنَا بِوِلَايَتِهٖ وَ انْصُرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِعِزَّتِهٖ وَ اجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنَ التَّوَّابِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ

یہ دونوں امامؑ ہیں، ہدایت دینے والے، ہدایت پائے ہوئے، وفا کرنے والے اور پوری طرح رہبری کرنے والے، پس اِن دونوں پر رحمت کر جب تک فرشتے تیری تسبیح کریں اور آسمان تیرے حکم سے حرکت میں رہے، ایسی رحمت جو بڑھے اور زیادہ ہو، ختم نہ ہو اور نابود نہ ہو، وسیلہ بناتا ہوں تیرے سامنے علیؑ بن موسیٰؑ کو جو رضا ہیں اور محمدؑ بن علیؑ کو جو پسند شدہ ہیں یہ دونوں امامؑ ہیں دونوں پاک ہیں دونوں پاک اصل ہیں، پس اِن دونوں پر رحمت کر جب تک صبح روشن ہوتی رہے، وہ رحمت جو اِن کو بلند کرے، تیری خوشنودی کی طرف، تیرے جنت کے مقام علیین میں وسیلہ بناتا ہوں تیرے حضور علیؑ بن محمدؑ کو جو ہدایت یافتہ ہیں اور حسنؑ بن علیؑ کو جو رہبر ہیں یہ دونوں تیرے بندوں کے معاملات میں مستعد ہیں یہ دونوں سخت آزمائشوں میں پڑے اور وہ دونوں مصیبتوں پر صبر کرتے رہے، پس اِن دونوں پر رحمت کر صبر کرنے والوں کے اجر اور کامیاب ہونے والوں کے ثواب کے مساوی و برابر ایسی رحمت جو اِن کی بلندی کا ذریعہ بنے اور وسیلہ بناتا ہوں تیری بارگاہ میں۔ اے پروردگار! اِن کو جو ہمارے امام، ہمارے آج کے زمانے میں حق نما ہیں وعدہ شدہ اور شاہد و مشہود ہیں وہ چمکتی ہوئی روشنی اور روشن تر اُجالا ہیں رعب و دبدبہ والے خوش بخت و کامیاب ہیں پس اِن پر رحمت فرما درختوں کے پھلوں اور اُن کے پتوں کی تعداد کے برابر ریت کے ذرات اور جانوروں کے بالوں اور اُن کے پروں کے برابر اُن چیزوں کی تعداد میں جو تیرے علم میں ہیں اور تیری کتاب میں درج ہیں ایسی رحمت جس پر سبھی پہلے اور پچھلے رشک کریں، اے معبود! ہمیں اِن کی جماعت میں اٹھانا، ہمیں اِن کی اطاعت پر قائم رکھنا، ہمیں اِن کی حکومت آنے تک باقی رکھنا، اِن کی سلطنت دکھانا، اِن کی عزت کے واسطے سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کرنا اور اے پروردگار! ہمیں توبہ کرنے والوں میں قرار دینا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے معبود! بے شک ابلیس جو سرکش اور ملعون ہے اُس نے تجھ سے زندگی مانگی

وَاِنَّ اِبْلِيْسَ الْمُتَمَرِّدَ اللَّعِيْنَ قَدِ اسْتَنْظَرَكَ لِاِغْوَآءِ خَلْقِكَ فَاَنْظَرْتَهُ اسْتَمْهَلَكَ لِاِضْلَالِ عَبِيْدِكَ فَاَمْهَلْتَهُ بِسَابِقِ عِلْمِكَ فِيْهِ وَ قَدْ عَشَّشَ وَ كَثُرَتْ جُنُوْدُهُ وَ ازْدَحَمَتْ جُيُوْشُهُ وَ انْتَشَرَتْ دُعَاتُهُ فِيْۤ اَقْطَارِ الْاَرْضِ فَاَضَلُّوا عِبَادَكَ وَ اَفْسَدُوْا دِيْنَكَ وَ حَرَّفُوا الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهٖ وَ جَعَلُوا عِبَادَكَ شِيَعًا مُّتَفَرِّقِيْنَ وَ اَحْزَابًا مُّتَمَرِّدِيْنَ وَ قَدْ وَعَدْتَّ نَقْضَ بُنْيَانِهٖ وَ تَمْزِيْقَ شَاْنِهٖ فَاَهْلِكْ اَوْلَادَهُ وَ جُيُوْشَهُ وَ طَهِّرْ بِلَادَكَ مِنِ اخْتِرَاعَاتِهٖ وَ اخْتِلَافَاتِهٖ وَاَرِحْ عِبَادَكَ مِنْ مَذَاهِبِهٖ وَ قِيَاسَاتِهٖ وَ اجْعَلْ دَآئِرَةَ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ وَ ابْسُطْ عَدْلَكَ وَ اَظْهِرْ دِيْنَكَ وَ قَوِّ اَوْلِيَآئَكَ وَ اَوْهِنْ اَعْدَآئَكَ وَ اَوْرِثْ دِيَارَ اِبْلِيْسَ وَ دِيَارَ اَوْلِيَآئِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَ خَلِّدْهُمْ فِي الْجَحِيْمِ وَاَذِقْهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ وَ اجْعَلْ لَعَآئِنَكَ الْمُسْتَوْدَعَةَ فِيْ مَنَاحِسِ الْخِلْقَةِ وَ مَشَاوِيْهِ الْفِطْرَةِ دَآئِرَةً عَلَيْهِمْ وَ مُوَكَّلَةً بِهِمْ وَ جَارِيَةً فِيْهِمْ كُلَّ صَبَاحٍ وَّ مَسَآءٍ وَّ غُدُوٍّ وَّ رَوَاحٍ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کہ تیری مخلوق کو گمراہ کرے، پس تُو نے اُسے زندگی دی، اُس نے تیرے بندوں کو بہکانے کے لئے مہلت مانگی تُو نے دی کہ تُو پہلے ہی سے جانتا تھا اُس نے یہاں ٹھکانہ بنایا اور اُس کے لشکر بہت بڑھ گئے، اُس کی فوج اکٹھی ہو گئ اور اُس کے گماشتے ساری زمین میں پھیل گئے۔ پس اُنہوں نے تیرے بندوں کو بہکایا، تیرے دین میں بگاڑ پیدا کیا، تیرے کلام و احکام کو تبدیل کیا اور تیرے بندوں کو دھڑوں میں بانٹ دیا اور سرکش گروہوں میں تقسیم کر دیا، لیکن تُو نے وعدہ کیا تھا کہ جڑ سے اکھاڑے گا اور اُس کا زور توڑے گا۔ پس تباہ کر ابلیس کی اولاد اور اُس کی فوجوں کو اپنے شہروں کو اُن کی بدعتوں اور جھگڑوں سے پاک کردے اور اپنے بندوں کو اُن کے غلط عقیدوں اور خیالوں سے بچالے، شیطانوں کا گھیرا تنگ کر اور اپنے عدل کا سلسلہ جاری فرما، اپنے دین کو عیاں کر، اپنے دوستوں کو قوت دے، اپنے دشمنوں کو بے بس کردے اور ابلیس اور اُس کے دوستوں کے مقبوضہ شہر، اپنے دوستوں کو دلا ابلیس اور اُس کے دوستوں کو ہمیشہ دوزخ میں رکھ اور اُنہیں سخت عذاب کا مزا چکھا اور قرار دے، اُن پر اپنی لعنتیں جو تُو نے مخلوق میں سے نجس چیزوں کے لئے قرار دے رکھی ہیں اور فطری بدیاں بھی اُن کے سروں پر ڈال دے جو اُن پر چھائی رہیں اور ہر صبح و شام اور ہر چاشت و ظہر میں اُن پر پھٹکاریں پڑتی رہیں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں فلاح اور آخرت میں کامیابی دے اور اپنی رحمت سے ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد اپنے بھائی، بہنوں اور مومنوں کے لئے جو دعا چاہے مانگے۔

مختصر تعارف نرجس خاتون والدہ ماجدہ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

امام زمانؑ کی والدہ کے درج ذیل اسماء ذکر ہوئے ہیں : نرجس، سوسن، صَقیل یا صیقل، ریحانہ، حدیثہ، حکیمہ، ملیکہ و خَمط۔ ان اسماء میں سے معروف ترین نام نرجس ہے کہ جسے قدیم ترین کتاب اثبات الوصیہ میں مسعودی نے امام زمانؑ کی والدہ کا نام بیان کیا ہے۔ اسی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدہ کے نام کے بارے میں مشہور ترین روایت حکیمہ خاتون کی ہے کہ جس میں ان کا نام نرجس ذکر ہوا ہے۔

قدیمی ماٰخذ میں ایک مفصل داستان موجود ہے کہ جس کے مطابق قیصر روم کی نواسی ملیکہ بنت یشوع امام زمانؑ کی والدہ ہیں اور اس کا نسب ماں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک حواری شمعون تک پہنچتا ہے۔ اس داستان میں آیا ہے کہ ملیکہ اپنے جد کے محل میں تھی، حضرت مریم سلام اللہ علیہا اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو عالم خواب میں دیکھتی ہیں کہ وہ اسے قائل کرتی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی اسیری میں لے آئے۔ پھر ملیکہ مسلمانوں کی رومیوں سے جنگ کے دوران مسلمانوں کی اسیر ہو جاتی ہے۔ اِدھر امام ہادی علیہ السلام کسی شخص کو معین کرتے ہیں کہ ملیکہ کو غلاموں کے خرید وفروخت کے بازار سے خرید لائے اور امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان کا عقد کر دیا۔

منقول ہے کہ امام زمان علیہ السلام کی والدہ، امام عسکری علیہ السلام (260ھ) کی شہادت سے پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ لیکن دوسری منقول روایات کے مطابق وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد زندہ تھیں۔ جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ وہ امام کی شہادت کے موقع پر ان کے سرہانے موجود تھیں۔ اسی طرح نجاشی لکھتا ہے کہ امام عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کی والدہ باقید حیات اور محمد بن علی بن حمزہ کے گھر تھیں۔
نرجس خاتون کی قبر سامراء میں حرم عسکریین میں امام ہادی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی قبر پاس ہے۔

زیارت نرجس خاتون والدہ ماجدہ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَوْلَانَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ الْحُجَجِ الْمَيَامِيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى وَالِدَةِ الْاِمَامِ وَالْمُودَعَةِ اَسْرَارَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ وَ الْحَامِلَةِ لِاَشْرَفِ الْاَنَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا شَبِيْهَةَ اُمِّ مُوْسٰى وَ ابْنَةَ حَوَارِيِّ عِيْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَنْعُوْتَةُ فِي الْاِنْجِيْلِ الْمَخْطُوْبَةُ مِنْ رُوْحِ اللهِ الْاَمِيْنِ

سلام ہو خدا کے رسولؐ پر کہ جو صادق و امین ہیں، سلام ہو ہمارے آقا امیر المومنینؑ پر، سلام ہو ان ائمہؑ پر جو پاک و پاکیزہ ہیں، خدا کی بابرکت حجتیں ہیں، سلام ہو امام کی والدہ پر کہ بادشاہ علومِ خدا نے اپنے اسرار اُن کے سپرد کیے، اُنہوں نے لوگوں میں سے افضل کو اٹھایا، آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ ہیں خدا کی رضا یافتہ، آپ پر سلام ہو کہ آپ زچگی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ جیسی اور حواری عیسیٰ کی بیٹی کی مانند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ پرہیز گار ہیں پاک شدہ، آپ پر سلام ہو کہ آپ پسندیدہ و پسند شدہ ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ انجیل میں توصیف شدہ ہیں جن کی نسبت جبرئیلؑ امین کی زبانی طے ہوئی اور جس نے ان کے ذریعے سے محمدؐ سردار مرسلین سے رشتہ و تعلق جوڑا

وَ مَنْ رَغِبَ فِيْ وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْمُسْتَوْدَعَةُ اَسْرَارَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى اٰبَائِكِ الْحَوَارِيِّيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى بَعْلِكِ وَ وَلَدِكِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ الطَّاهِرِ اَشْهَدُ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَ اَدَّيْتِ الْاَمَانَةَ وَ اجْتَهَدْتِ فِيْ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَ صَبَرْتِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَ حَفِظْتِ سِرَّ اللّٰهِ وَ حَمَلْتِ وَلِيَّ اللّٰهِ وَ بَالَغْتِ فِيْ حِفْظِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَ رَغِبْتِ فِيْ وُصْلَةِ اَبْنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِمْ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِمْ مُعْتَرِفَةً بِمَنْزِلَتِهِمْ مُسْتَبْصِرَةً بِاَمْرِهِمْ مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ مُؤْثِرَةً هَوَاهُمْ وَ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصَّالِحِيْنَ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً تَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَ اَرْضَاكِ وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَ مَاْوَاكِ فَلَقَدْ اَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَاۤ اَوْلَاكِ وَ اَعْطَاكِ مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهٖ اَغْنَاكِ فَهَنَّاكِ اللّٰهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَ اَمْرَاكِ.	اُس کو پروردگارِ جہان کے اسرار کا حامل بنایا گیا، آپ پر سلام ہو اور آپ کے بزرگوں پر جو حواری ہیں، آپ پر سلام ہو اور آپ کے شوہر پر اور آپ کے فرزند پر، آپ پر سلام ہو اور آپ کی روح پر اور آپ کے پاک بدن پر، میں گواہ ہوں کہ آپ نے ذمہ داری خوب نبھائی، امانتداری کا حق ادا کیا، آپ نے رضائے الٰہی کی خاطر بڑی جدو جہد کی، راہِ خدا میں صبر سے کام لیا، خدا کے راز کی حفاظت کی، ولیٔ خدا کو بطن میں رکھا، حجت خدا کو بچانے میں کوشاں ہوئیں، آپ نے فرزندان رسول خدا سے رشتہ جوڑا، اُن کے حق کو پہچان کر اُن کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے، اُن کے مقام کو جانتے ہوئے اُن کے فریضے کو سمجھنے والی، اُن کے لئے مہربان، اُن کی خاطر نرم دل، نرم خو، میں گواہ ہوں کہ آپ اپنے عمل کے شعور کے ساتھ دنیا سے گزریں، جب نیکوں کی پیروی میں تھیں راضی و پسندیدہ، پارسا، پاکیزہ، پاک شدہ، پس خدا راضی ہوا آپ سے اور آپ کو راضی کرے گا، جنت میں آپ کو مقام و مکان عطا کرے گا کہ اِس نے آپ کو جو نیکیاں اور خوبیاں دیں وہ بہت ہیں اور آپ کو ایسی عزت دی کہ جس کی حد نہیں، پس خدا مبارک کرے آپ کے لئے وہ عطیہ وانعام جو اس نے آپ کو دیا ہے۔

پھر اپنے سر کو بلند کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَ لِرِضَاكَ طَلَبْتُ وَ بِاَوْلِيَائِكَ اِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ وَ عَلٰى غُفْرَانِكَ وَ حِلْمِكَ اتَّكَلْتُ وَ بِكَ اعْتَصَمْتُ وَ بِقَبْرِ اُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ انْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهَا وَ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى مَحَبَّتِهَا وَ لَا تَحْرِمْنِيْ شَفَاعَتَهَا وَ شَفَاعَةَ وَلَدِهَا وَ ارْزُقْنِيْ مُرَافَقَتَهَا وَ احْشُرْنِيْ مَعَهَا وَ مَعَ وَلَدِهَا كَمَا وَفَّقْتَنِيْ لِزِيَارَةِ وَلَدِهَا وَ زِيَارَتِهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ	اے معبود! تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تیری خوشنودی چاہتا ہوں، تیرے حضور تیرے دوستوں کو وسیلہ بناتا ہوں، تیری پردہ پوشی اور تیری نرمی کا سہارا لیتا ہوں اور تیرا دامن پکڑتا ہوں اور تیرے ولی کی والدہ کی قبر کی پناہ لیتا ہوں، پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور مجھے اِن بی بی کی زیارت کا اجر دے، مجھے اِن کی محبت پر قائم رکھ، مجھے اِن بی بی کی شفاعت اور اِن کے فرزند کی شفاعت سے محروم نہ فرما، مجھے اِن کی رفاقت نصیب کر، مجھے اِن کے اور اِن کے فرزند کے ہمراہ محشور فرما، جیسا کہ تُو نے مجھے اِن بی بی اور اِن کے فرزند

بِالْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحُجَجِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَآئِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ قَبِلْتَ سَعْيَهٗ وَ يَسَّرْتَ اَمْرَهٗ وَ كَشَفْتَ ضُرَّهٗ وَ اٰمَنْتَ خَوْفَهٗ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهَا وَ ارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا مَآ اَبْقَيْتَنِيْ وَ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ فَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهَا وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَةِ وَلَدِهَا وَ شَفَاعَتِهَا وَ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَاتِيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	کی زیارت کی توفیق دی ہے، اے معبود! میں پاک ائمہؑ کے واسطے سے تیرے پاس آیا ہوں اور میں نے تیرے حضور بابرکت حجتوں کا وسیلہ پکڑا ہے، جو آل طٰہٰ و یٰسین سے ہیں، ہاں! محمدؐ اور اُن کے پاکیزہ خاندان پر رحمت فرما نیز قرار دے مجھ کو اُن افراد میں سے جو پرسکون، کامیاب، خوشدل اور بشارت پانے والے ہیں کہ جن کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے اور مجھ کو اُن لوگوں میں قرار دے جن کی کوشش مقبول ہے، جن کے امور آسان ہوئے جن کے دکھ دور ہوئے اور جن کو تُو نے خوف سے امان دی، اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کے واسطے، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میری اِس زیارت کو اِس بی بی کے ہاں آخری حاضری قرار نہ دے اور بار بار یہاں آنے کا موقع دے، جب تک مجھے زندہ رکھے اور جب مجھے موت دے، تو مجھے اِن کے گروہ میں اٹھانا اور مجھے اِن کی اور اِن کے فرزند مہدیؑ کی شفاعت میں داخل کرنا، مجھے میرے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دینا، ہم سب کو اِس دنیا میں فلاح اور آخرت میں کامیابی عطا کرنا اور اپنی رحمت کے ساتھ آگ کے عذاب سے بچانا، پس آپ پر سلام ہو اے میرے سردار خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں۔

مختصر تعارف جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا (امام علی نقی علیہ السلام کی بہن)

تاریخ اسلام کی ایک اور عظیم و نامور خاتون فرزند رسول حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور جناب سمانہ کی صاحبزادی اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی بہن اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی حکیمہ خاتون ہیں۔

آپ تیسری صدی ہجری کی دوسری دہائی میں پیدا ہوئیں۔ آپ راوی حدیث، عابدہ، مفکر، اور معنویت و عرفان کی اعلیٰ منزل پر فائز تھیں جناب حکیمہ خاتون فرزند رسول حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت کے وقت موجود تھیں آپ نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی اور اس کے بعد بھی اکثر و بیشتر حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام مہدی علیہ السلام کے سفیروں میں سے تھیں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی جناب نرجس خاتون سے شادی اور امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں جناب حکیمہ خاتون سے بے شمار روایتیں نقل ہوئی ہیں ۔

جناب حکیمہ خاتون 274ھ کو وفات پا گئیں۔

زید شحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرات میں سے کسی کی زیارت کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر و ثواب ہے؟

حضرت نے فرمایا کہ وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص واجب الاطاعت امام کی زیارت کرے اور قبر مبارک کے پاس چار رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لئے حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

زیارت جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا

جناب حکیمہ خاتون کی قبر امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام کی پائنتی میں ہے ان کی زیارت کے لیے قبلہ رخ ہو کر پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی
کَلِیْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ
بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ
سَیِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا سِبْطَیِ
الرَّحْمَةِ وَ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَ قُرَّةَ عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَآرَّ
الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ
الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

سلام ہو آدم پر جو خدا کے برگزیدہ ہیں، سلام ہو نوحؑ پر جو خدا کے نبیؑ ہیں، سلام ہو ابراہیمؑ پر جو خدا کے خلیل ہیں، سلام ہو موسیٰؑ پر جو خدا کے ساتھ کلام کرنے والے ہیں، سلام ہو عیسیٰؑ پر جو روح خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسولؐ، آپ پر سلام ہو اے خلق خدا میں بہترین، آپ پر سلام ہو اے خدا کے پسند کردہ، آپ پر سلام ہو اے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے نبیوں کے خاتم، آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے سردار علیؑ بن ابی طالبؑ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی، آپ پر سلام ہو اے فاطمہؑ اے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار، سلام ہو آپ پر اے حسنؑ و حسینؑ نبیؐ رحمت کے دونوں نواسو اور جوانان جنت کے سردارو، سلام ہو آپ پر اے علیؑ بن الحسینؑ عبادت گزاروں کے سردار دیکھنے والوں کی آنکھ کی ٹھنڈک، سلام ہو آپ پر اے محمدؑ بن علیؑ رسولؐ کے بعد علم و حکمت کے پھیلانے والے، آپ پر سلام ہو اے جعفرؑ بن محمدؑ اے صادق، نیک خو، امانتدار، سلام ہو آپ پر اے موسیٰؑ بن جعفرؑ اے پاک و پاکیزہ، آپ پر سلام ہو اے علیؑ بن موسیٰؑ اے راضی و پسندیدہ، سلام ہو آپ پر اے محمدؑ بن علیؑ اے صاحب تقویٰ، آپ پر سلام ہو اے علیؑ بن محمدؑ اے پاکیزہ، خیر خواہ، امانتدار، سلام ہو آپ پر اے حسنؑ بن علیؑ، سلام ہو اُس پر جو اُن کے بعد وصی ہے، اے معبود! اپنے نورِ امامت و چراغِ ہدایت پر رحمت

عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهٖ. اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ وَ سِرَاجِكَ وَ وَلِيِّ وَلِيِّكَ وَ وَصِيِّ وَصِيِّكَ وَ
حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَ خَدِيْجَةَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بِنْتَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ
وَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا اُخْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ التَّقِيِّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي
الْجَنَّةِ وَ حَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ وَ اَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَ
سَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ اللهَ اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَ
الْفَرَجَ وَ اَنْ يَجْمَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ
لَّا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ
بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَ التَّسْلِيْمِ اِلَى اللهِ
رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَّ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَّ عَلٰى يَقِيْنِ مَا اَتٰى بِهٖ
مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ. اَللّٰهُمَّ
وَ رِضَاكَ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَا حَكِيْمَةُ اِشْفَعِيْ لِيْ فِي الْجَنَّةِ
فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تَخْتِمَ لِيْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ وَ لَا
حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ

فرما، جو تیرے ولی کے ولی، تیرے وصی کے وصی اور تیری مخلوق پر تیری حجت ہیں، آپ پر سلام ہو اے رسولؐ کی دختر، آپ پر سلام ہو اے فاطمہؑ و خدیجہؑ کی دختر، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنینؑ کی دختر، آپ پر سلام ہو اے دختر حسنؑ و حسینؑ، سلام ہو آپ پر اے ولئ خدا کی دختر، آپ پر سلام ہو اے ولئ خدا کی خواہر، آپ پر سلام ہو اے ولئ خدا کی پھوپھی، آپ پر سلام ہو اے امام محمدؑ تقی بن علیؑ کی دختر اور آپ پر خدا کی رحمت و برکات ہوں، آپ پر سلام ہو کہ اللہ ہمارے اور آپ اہل بیتؑ کے درمیان جنت میں ارتباط و معرفت کا رشتہ مقرر فرمائے، ہمیں آپ کے ساتھ محشور فرمائے، ہمیں آپ کے نبیؐ کے حوض پر پہنچائے اور آپ کے نانا کے جام سے، علیؑ بن ابی طالبؑ کے ہاتھوں ہمیں سیراب فرمائے، آپ پر خدا کی رحمتیں ہوں، میں سوال کرتا ہوں، خدا سے کہ وہ ہمیں آپ کے بارے میں سرور و خوشی دکھائے، نیز ہمیں اور آپ کو آپ کے نانا حضرت محمد ﷺ کے گروہ میں اکھٹے کر دے اور ہم سے آپ کی معرفت سلب نہ فرمائے کیونکہ وہ صاحبِ اقتدار و قدرت ہے، میں خدا کا قرب چاہتا ہوں آپ کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کے ذریعے، اللہ کا تقرب چاہتا ہوں اور خدا کی رضا پر اس طرح راضی ہوں جس میں انکار اور تکبر نہ ہو جو کچھ محمدؐ لے کے آئے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں، اس طرح ہم تیری توجہ کے طالب ہیں، اے میرے سردار، اے معبود! تیری رضا اور آخرت کا گھر طلب کرتے ہیں، اے بی بی حکیمہ! مجھے جنت دلانے میں میری شفاعت کریں، کیونکہ خدا کے ہاں آپ بڑی شان و مرتبہ رکھتی ہیں، اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا انجام سعادت پر فرما، میں جس عقیدے پر ہوں وہ مجھ سے سلب نہ کر اور نہیں کوئی قوت و طاقت مگر وہ جو خدائے بزرگ و برتر سے ہے، اے معبود! ہماری دعائیں اپنی بزرگی اپنی عزت اپنی رحمت اور پردہ پوشی کے واسطے منظور و مقبول فرما اور خدا محمدؐ اور

لَنَا وَ تَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ وَ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اُن کی تمام آل پر رحمت فرمائے اور درود بھیجے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

سرداب مقدس

یہ وہ گھر ہے جس میں امام ہادی وامام حسن عسکری علیہما السلام نے زندگی گزاری ہے اس گھر کے دو حصے تھے ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے اور ایک تہہ خانہ کی صورت میں ایک سرداب تھا جس سے گرمیوں میں استفادہ کیا جاتا تھا کیونکہ تہہ سخت گرمیوں میں لوگ گرمی سے بچنے کے لئے تہہ خانے بناتے تھے اور گرمیوں میں وہاں زندگی گزارتے تھے کیونکہ تہہ خانے ہمیشہ ٹھنڈے ہوتے ہیں اور آج بھی یہی رسم ہے۔

مومنین کرام اس گھر اور اس تہ خانے کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ امام ہادی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام اِسی گھر میں خدا کی عبادت کرتے رہے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اپنے اماموں کی محبت کی وجہ سے ان چیزوں کو معتبر جانتے ہیں جو ان کے متعلق ہیں اور یہ صرف شیعوں میں ہی نہیں ہے بلکہ تمام ادیان میں ایسا ہی ہے کہ اپنے پیشوا یا رہبروں سے متعلقہ چیزوں کو لوگ احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بزرگان بیان کرتے ہیں کہ یہاں بھی لازماً دعائے عہد پڑھنی چاہئے۔

زیارت واذن دخول سرداب

سید بن طاوٴس نے بھی سرداب میں جانے کے لئے ایک اذن دخول نقل کیا ہے جس کا مضمون اس اذن دخول جیسا ہے جو ہر امامؑ کے حرم میں داخل ہونے سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔ جو پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

زیارت امام آخر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

پہلے زیارت آل یٰسین پڑھیں۔

اس کے بعد اس سرداب ہیں داخل ہو جائے جہاں امام العصرؑ غائب ہوئے تھے دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو کر دروازوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑے اور اس طرح کھانسے جیسے اندر آنے کی اجازت لینے والا شخص کھانسا کرتا ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے اور نیچے کی طرف سرداب میں آہستہ سے اترتا جائے جب ایک برآمدہ نما کھلی جگہ پر پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ	خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بزرگ تر ہے اور اللہ کے لئے ہی

لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ عَرَّفَنَا اَوْلِيَآءَهٗ
وَ اَعْدَآئَهٗ وَ وَفَّقَنَا لِزِيَارَةِ اَئِمَّتِنَا وَ لَمْ يَجْعَلْنَا مِنَ
الْمُعَانِدِيْنَ النَّاصِبِيْنَ وَ لَا مِنَ الْغُلَاةِ الْمُفَوِّضِيْنَ وَ
لَا مِنَ الْمُرْتَابِيْنَ الْمُقَصِّرِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ
وَابْنِ اَوْلِيَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُدَّخَرِ لِكَرَامَةِ اَوْلِيَآءِ
اللّٰهِ وَبَوَارِ اَعْدَآئِهٖ. اَلسَّلَامُ عَلَى النُّوْرِ الَّذِیْ اَرَادَ اَهْلُ
الْكُفْرِ اِطْفَآئَهٗ فَاَبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ بِكُرْهِهِمْ وَ
اَيَّدَهٗ بِالْحَيَاةِ حَتّٰى يُظْهِرَ عَلٰى يَدِهِ الْحَقَّ بِرَغْمِهِمْ
اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكَ صَغِيْرًا وَ اَكْمَلَ لَكَ عُلُوْمَهٗ
كَبِيْرًا وَ اَنَّكَ حَيٌّ لَّا تَمُوْتُ حَتّٰى تُبْطِلَ الْجِبْتَ وَ
الطَّاغُوْتَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى خُدَّامِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ
عَلٰى غَيْبَتِهٖ وَ نَأْيِهٖ وَ اسْتُرْهُ سَتْرًا عَزِيْزًا وَ اجْعَلْ لَّهٗ
مَعْقِلًا حَرِيْزًا وَ اشْدُدِ اللّٰهُمَّ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُعَانِدِيْهِ وَ
احْرُسْ مَوَالِيْهِ وَ زَآئِرِيْهِ. اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَ قَلْبِیْ
بِذِكْرِهٖ مَعْمُوْرًا فَاجْعَلْ سِلَاحِیْ بِنُصْرَتِهٖ مَشْهُوْرًا وَ
اِنْ حَالَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ لِقَآئِهِ الْمَوْتُ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عَلٰى
عِبَادِكَ حَتْمًا وَ اَقْدَرْتَ بِهٖ عَلٰى خَلِيْقَتِكَ رَغْمًا
فَابْعَثْنِیْ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ ظَاهِرًا مِّنْ حُفْرَتِیْ مُؤْتَزِرًا
كَفَنِیْ حَتّٰى اُجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ اَثْنَيْتَ
عَلٰى اَهْلِهٖ فِیْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ.
اَللّٰهُمَّ طَالَ الْاِنْتِظَارُ وَ شَمِتَ بِنَا الْفُجَّارُ وَ صَعُبَ
عَلَيْنَا الْاِنْتِصَارُ. اَللّٰهُمَّ اَرِنَا وَجْهَ وَلِيِّكَ الْمَيْمُوْنِ فِیْ

حمد ہے، حمد ہے خدا کے لئے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی، ہمیں اپنے دوستوں اور اپنے دشمنوں کی پہچان کرائی اور ہمیں ائمہؑ کی زیارت کی توفیق دی، اُس نے ہمیں اِن کے دشمنوں اور مخالفوں میں نہیں رکھا نہ غالیوں اور مفوّضہ میں داخل کیا اور نہ شک کرنے والوں شان گھٹانے والوں میں قرار دیا، سلام ہو ولیٔ خدا اور اولیائے خدا کے فرزند پر، سلام ہو اُس ذخیرہ پر جو دوستانِ خدا کی عزت اور دشمنوں کی نابودی کا ذریعہ ہے، سلام ہو اُس نور پر کہ اہل کفر جسے بجھانے پر آمادہ ہوئے تو خدا نے اُنہیں روکا تاکہ اُن کی کراہت کے باوجود اُس نور کو کامل کرے، اُسے زندہ رکھ کر قوت دے حتیٰ کہ اُس کے ہاتھ پر اور دشمنوں کے باوجود حق ظاہر ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً خدا نے آپ کو بچپن ہی میں چُنا اور اپنے تمام علوم آپ کو عطا کیے اور بے شک آپ زندہ ہیں مریں گے نہیں جب تک بت پرست و سرکش کو تباہ نہ کر دیں، اے معبود! مہدیؑ پر رحمت فرما، اُن کے خدمتگاروں پر، اُن کے ساتھیوں پر اور اُن کی غیبت و دوری پر اُن کو عزت کے ساتھ پوشیدہ رکھ اور اُنہیں محفوظ جگہ پر پناہ دے اور اے معبود! اُن کے ہاتھوں اُن کے دشمنوں پر سختی کر اور اُن کے دوستوں اور زائروں کو تحفظ دے، اے معبود! جس طرح تُو نے میرے دل کو اُن کے ذکر سے آباد کیا، پس میرے ہتھیاروں کو اُن کی مدد میں رواں کر دے اور اگر میری موت مجھے اُن سے نہ ملنے دے، جسے تُو نے اپنے بندوں کے لیے لازم بنا رکھا ہے اور تُو نے مخلوق کی مرضی کے خلاف موت کو اُس پر حاوی کیا ہے تو بھی امامؑ کے خروج کے وقت مجھے کفن سمیت میری قبر سے اُٹھانا تاکہ میں اُن کے رو برو اُس صف میں جہاد کروں جس کی تُو نے اپنی کتاب میں تعریف فرمائی ہے جسے تُو نے کہا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار کی طرح ثابت قدم ہیں، اے معبود! انتظار طویل ہو گیا بدکار ہم پر زیادتی کرتے ہیں، جن سے بدلہ لینا ہمارے لیے مشکل ہے، اے معبود! ہمیں اِس زندگی میں اور موت کے بعد اپنے ولی کا مبارک چہرہ دکھا دے، اے معبود! میں معتقد ہوں کہ رجعت واقع ہو گی، اُس

حَيَاتِنَا وَ بَعْدَ الْمَنُوْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدِيْنُ لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ قَطَعْتُ فِيْ وُصْلَتِكَ الْخُلَّانَ وَ هَجَرْتُ لِزِيَارَتِكَ الْاَوْطَانَ وَ اَخْفَيْتُ اَمْرِيْ عَنْ اَهْلِ الْبُلْدَانِ لِتَكُوْنَ شَفِيْعًا عِنْدَ رَبِّكَ وَ رَبِّيْ وَ اِلٰى اٰبَآئِكَ وَ مَوَالِيَّ فِيْ حُسْنِ التَّوْفِيْقِ لِيْ وَ اِسْبَاغِ النِّعْمَةِ عَلَيَّ وَ سَوْقِ الْاِحْسَانِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَصْحَابِ الْحَقِّ وَ قَادَةِ الْخَلْقِ وَ اسْتَجِبْ مِنِّيْ مَا دَعَوْتُكَ وَ اَعْطِنِيْ مَا لَمْ اَنْطِقْ بِهٖ فِيْ دُعَآئِيْ مِنْ صَلَاحِ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

صاحبِ بارگاہ کے عہد میں، المدد المدد المدد اے امامؑ وقت آپ سے ملاقات کی خاطر میں دوستوں سے جدا ہوا ہوں، آپ کی زیارت کے لئے وطن چھوڑا ہے اور اپنے معاملے کو شہروں کے لوگوں سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ آپ اپنے اور میرے رب کے سامنے میری شفاعت کریں، اپنے بزرگوں اور میرے آقاؤں سے سفارش کریں کہ میرے لیے بہترین توفیق بالاتر نعمتوں اور لگاتار مہربانیوں کی دُعا کریں، اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، جو حق کے حامل اور مخلوق کے رہبر ہیں اور جو دعا میں نے مانگی ہے قبول فرما، وہ بھی عطا کر جو میں نے اپنی دعا میں طلب نہیں کیا دین و دنیا کی بہتری میں سے، بے شک تو تعریف والا شان والا ہے اور خدا محمدؐ اور اُن کی پاک آل پر رحمت کرے۔

اب صفہ میں چلا جائے وہاں دو رکعت نماز ادا کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الزَّآئِرُ فِيْ فِنَآءِ وَلِيِّكَ الْمَزُوْرِ الَّذِيْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَبِيْدِ وَ الْاَحْرَارِ وَ اَنْقَذْتَ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا زِيَارَةً مَقْبُوْلَةً ذَاتَ دُعَآءٍ مُسْتَجَابٍ مِنْ مُصَدِّقٍ بِوَلِيِّكَ غَيْرِ مُرْتَابٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ بِهٖ وَ لَا بِزِيَارَتِهٖ وَ لَا تَقْطَعْ اَثَرِيْ مِنْ مَشْهَدِهٖ وَ زِيَارَةِ اَبِيْهِ وَ جَدِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَخْلِفْ عَلَيَّ نَفَقَتِيْ وَ انْفَعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ لِيْ وَ لِاِخْوَانِيْ وَ اَبَوَيَّ وَ جَمِيْعِ عِتْرَتِيْ اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الَّذِيْ يَفُوْزُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ يَهْلِكُ عَلٰى يَدَيْهِ الْكَافِرُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جِئْتُكَ

اے معبود! تیرا یہ بندہ تیرے ولی کے آستانہ کی زیارت کر رہا ہے، اُس امامؑ کی زیارت جس کی اطاعت تُو نے ہر غلام و آزاد پر فرض کی اور جن کے ذریعے تیرے دوست عذاب جہنم سے چھوٹیں گے، اے معبود! اِسے میری مقبول زیارت قرار دے، جس میں دعا قبول ہو جائے، جو تیرے ولی کی تصدیق کرنے والے نے کی ہے، جس میں کوئی شک نہیں، اے معبود! اِسے میری آخری حاضری و زیارت قرار نہ دے اور اِس کی زیارت گاہ سے میرا نشان قدم قطع نہ کر کہ میں نے ان کے باپ دادا کی زیارت بھی کی ہے، میں نے جو خرچ کیا ہے اس کا بدلہ دے دنیا و آخرت میں، جو روزی دی ہے اُسے مفید بنا میرے لیے، میرے بھائیوں اور والدین کے لیے اور میرے سارے خاندان کے لیے، میں نے آپ کو سپردِ خدا کیا، اے وہ امام جس کے ذریعے مومنین کامیاب ہوں گے اور جس کے ہاتھوں کافر اور جھٹلانے والے لوگ ہلاک ہوں گے، اے میرے مولا، اے حسن عسکریؑ بن علی نقیؑ کے فرزند! حاضر ہوا ہوں آپ کی زیارت کرنے اور آپ کے باپ

زَآئِرًا لَكَ وَ لِاٰبَآئِكَ وَ جَدِّكَ مُتَيَقِّنًا اَلْفَوْزَ بِكُمْ مُعْتَقِدًا اِمَامَتَكُمْ. اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَ الزِّيَارَةَ لِيْ عِنْدَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ بَلِّغْنِيْ بَلَاغَ الصَّالِحِيْنَ وَ انْفَعْنِيْ بِحُبِّهِمْ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.	دادا کی زیارت کرنے، مجھے یقین ہے کہ آپ کے ذریعے کامیاب ہو جاؤں گا، میرا ایمان ہے کہ آپ امام ہیں، اے معبود! میرے نام پر یہ گواہی اور یہ زیارت اپنے ہاں علیین میں لکھ لے، مجھے صالحین کے مقام و منزل پر پہنچا اور اِن سے محبت کا اجر دے، اے جہانوں کے پروردگار۔

صلوات برائے امام آخر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَ وَصِيِّهٖ وَ وَارِثِهِ الْقَآئِمِ بِاَمْرِكَ وَ الْغَآئِبِ فِيْ خَلْقِكَ وَ الْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ قَرِّبْ بُعْدَهٗ وَ اَنْجِزْ وَعْدَهٗ وَ اَوْفِ عَهْدَهٗ وَ اكْشِفْ عَنْ بَأْسِهٖ حِجَابَ الْغَيْبَةِ وَ اَظْهِرْ بِظُهُوْرِهٖ صَحَآئِفَ الْمِحْنَةِ وَ قَدِّمْ اَمَامَهُ الرُّعْبَ وَ ثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَ اَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ وَ اَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَ سَلِّطْهُ عَلٰى اَعْدَآءِ دِيْنِكَ اَجْمَعِيْنَ وَ اَلْهِمْهُ اَنْ لَا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْنًا اِلَّا هَدَّهٗ وَ لَا هَامًا اِلَّا قَدَّهٗ وَ لَا كَيْدًا اِلَّا رَدَّهٗ وَ لَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّهٗ وَ لَا فِرْعَوْنًا اِلَّآ اَهْلَكَهٗ وَ لَا سِتْرًا اِلَّا هَتَكَهٗ وَ لَا عَلَمًا اِلَّا نَكَّسَهٗ وَ لَا سُلْطَانًا اِلَّا كَسَبَهٗ وَ لَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَهٗ وَ لَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَهٗ وَ لَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَهٗ وَ لَا مِنْبَرًا اِلَّآ اَحْرَقَهٗ وَ لَا سَيْفًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَ لَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّهٗ وَ لَا دَمًا اِلَّآ اَرَاقَهٗ وَ لَا جَوْرًا اِلَّآ اَبَادَهٗ وَ لَا حِصْنًا اِلَّا هَدَمَهٗ وَ لَا بَابًا اِلَّا رَدَمَهٗ وَ لَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَهٗ وَ لَا مَسْكَنًا اِلَّا فَتَّشَهٗ وَ لَا سَهْلًا اِلَّآ اَوْطَاَهٗ وَ لَا جَبَلًا اِلَّا صَعِدَهٗ وَ لَا كَنْزًا اِلَّآ اَخْرَجَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود حضرت محمدؐ اور اُن کے اہل بیت پر رحمت فرما اور حسن عسکریؑ کے ولی وصی اور وارث پر رحمت کر، جو تیرے امر پر قیام کرنے والے، تیری مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور تیرے حکم کے انتظار میں ہیں۔ اے معبود! اِن پر رحمت فرما، اِن کو دور سے نزدیک کر، اِن کا وعدہ وفا کر، اِن کا پیمان پورا کر، اِن کی سختی دور کر، غیبت کا پردہ ہٹا دے، اِن کے ظہور سے مشکلوں کا دَور ختم کر دے، دشمنوں پر اِن کا رعب بٹھا دے، اِن کے ذریعے دلوں کو مضبوط کر دے، اِن کے ہاتھوں جہاد شروع کرا دے، اِن کو مدد دے اُن فرشتوں کے ساتھ جن کے ساتھ نشان قدرت الٰہی ہو اور اِن کو اپنے دین کے دشمنوں پر غلبہ عطا فرما اور اِن کو حکم دے کہ اُن کے ہر سردار کو زیر کریں، اُن کے شر کو دبا دیں، اُن کے مکر کو توڑ دیں، ہر بدکار پر حد جاری کریں، ہر سرکش فرعون کو ہلاک کر ڈالیں، اُن کے پردے چاک کر دیں، اُن کے جھنڈے گرا دیں، اُن کی سلطنتوں کو زیردست کر لیں، اُن کے نیزوں کو توڑ ڈالیں، اُن کے چھوٹے نیزوں کو پارہ پارہ کر ڈالیں، اُن کے لشکروں کو پراگندہ کر دیں، اُن کے منبر جلا دیں، اُن کی تلواریں توڑ ڈالیں، اُن کے بتوں کو چُور کریں، اُن کا خون بہا دیں، اُن کے ظلم مٹا دیں، اُن کے قلعوں کو گرا دیں، اُن کے راستے بند کر دیں، اُن کے محل تباہ کر دیں، اُن کے مورچے توڑ دیں، اُن کے میدانوں پر قابض ہو جائیں، پہاڑوں پر تسلط جمائیں اور اُن کے خزانوں پر قبضہ کر لیں تیری رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم والے۔

روایت میں ہے کہ سرداب میں داخل ہو جائے تو یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ وَ الْعَالِمِ الَّذِيْ عِلْمُهٗ لَا يَبِيْدُ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُبِيْرِ الْكَافِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْدِيِّ الْاُمَمِ وَجَامِعِ الْكَلِمِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلَفِ السَّلَفِ وَصَاحِبِ الشَّرَفِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُعِزِّ الْاَوْلِيَآءِ وَ مُذِلِّ الْاَعْدَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى وَارِثِ الْاَنْبِيَآءِ وَ خَاتِمِ الْاَوْصِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَآئِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ الْمُشْتَهَرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَ الْقَمَرِ الزَّاهِرِ وَ النُّوْرِ الْبَاهِرِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَبِيْعِ الْاَنَامِ وَنَضْرَةِ الْاَيَّامِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَ فَلَّاقِ الْهَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّيْنِ الْمَاْثُوْرِ وَ الْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى بَقِيَّةِ اللهِ فِيْ بِلَادِهٖ وَحُجَّتِهٖ عَلٰى عِبَادِهٖ، اَلْمُنْتَهٰى اِلَيْهِ مَوَارِيْثُ الْاَنْبِيَآءِ، وَلَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ اٰثَارُ الْاَصْفِيَآءِ، اَلْمُؤْتَمَنِ عَلَى السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْاَمْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ وَعَدَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ الْاُمَمَ اَنْ يَّجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ، وَيَلُمَّ بِهِ الشَّعَثَ، وَيَمْلَاَ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا، وَ يُمَكِّنَ لَهٗ وَ يُنْجِزَ بِهٖ وَعْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ وَ الْاَئِمَّةَ مِنْ اٰبَآئِكَ اَئِمَّتِيْ وَ مَوَالِيَّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ، اَسْئَلُكَ يَا مَوْلَايَ اَنْ تَسْئَلَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ صَلَاحِ شَاْنِيْ وَقَضَآءِ حَوَآئِجِيْ وَ غُفْرَانِ ذُنُوْبِيْ وَ الْاَخْذِ

سلام ہو اُس پر جو حق جدید ہے اور ایسا عالم ہے جس کا علم ختم نہیں ہوتا، سلام ہو مومنوں کو زندہ کرنے والے اور کافروں کو نابود کرنے والے پر، سلام ہو قوموں کے مہدی اور تمام کلمات کے جمع کرنے والے پر، سلام ہو تمام گزشتگان کے جانشین اور صاحب شرف پر، سلام ہو اللہ کی حجت اور کلمۂ محمود پر، سلام ہو دوستوں کی عزت عطا کرنے والے اور دشمنوں کو رسوا کرنے والے پر، سلام ہو اُس پر جو پیغمبروں کا وارث اور خاتم الاوصیاء ہے، سلام ہو اُس قائم پر جس کا انتظار ہے اور اُس عدل پر جو مشہور ہے، سلام ہو کھنچی ہوئی تلوار، چمکتے ہوئے چاند اور نورِ درخشاں پر، سلام ہو اُس پر جو تاریکیوں میں سورج اور چودھویں کا چاند ہے، سلام ہو اُس اہل عالم کی بہار اور زمانہ کی شادابی پر، سلام ہو اُس پر جو صاف شمشیر اور متکبروں کی کھوپڑیاں شگافتہ کرنے والا ہے، سلام ہو اُس پر جو دین ماثور اور (قلم قدرت کی) لکھی ہوئی کتاب ہے، سلام ہو اُس پر جو اللہ کے شہروں میں اُس کا باقی رہنے والا نمائندہ اور لوگوں پر اُس کی حجت ہے، جس تک پیغمبروں کی وراثتیں پہنچیں اور جس کے پاس اصفیاء کے آثار موجود ہیں، وہ رازِ الٰہی کا امانت دار اور ولیٔ اَمر ہے، سلام ہو اُن امام مہدیؑ پر جن کے بارے میں خدا نے قوموں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کے درمیان اُن کے ذریعہ سے وحدتِ کلمہ پیدا کرے گا اور پراگندگی کو دور کرے گا اور اُن کے ذریعہ سے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، وہ اُنہیں مقتدر بنائے گا اور مومنون سے کیا ہوا وعدہ اُن کے ذریعہ سے پورا کرے گا، میں گواہی دیتا ہوں اے میرے آقا کہ آپ اور وہ ائمہ جو آپ کے آباؤ اجداد میں سے ہیں میرے امام اور میرے آقا ہیں، دنیاوی زندگی میں بھی اور قیامت کے دن بھی اور اے میرے آقا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں میری حالت کی اصلاح اور میری حاجتیں پوری ہونے، اور میرے گناہوں کی مغفرت کے لئے اور دنیا و آخرت میں میری، میرے بھائیوں اور میری بہنوں اور تمام مومنین و

بِيَدِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ لِيْ وَ لِاَخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِيْ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ كَآفَّةً اِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.	مومنات کی دستگیری کے لئے۔ بے شک وہ خوب بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

پھر بارہ رکعت (یا جتنی ممکن ہو) نماز پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے جو خود حضرت ہی سے منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ وَ انْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مَنَعَتِ السَّمَآءُ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ فَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ، اُنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ وَ اكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ.	اے معبود مصیبت بڑھ گئی ہے اور رسوائی ہو چکی ہے، پردہ فاش ہو گیا ہے، زمین تنگ ہو گئی اور آسمان مخالف ہو گیا ہے، اے پروردگار! تیرے حضور شکایت لایا ہوں اور تجھی پر میرا بھروسہ ہے تنگی اور فراخی میں، اے معبود! محمدؐ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما، جن کی پیروی تُو نے ہم پر واجب کی ہے، پس اس طرح تُو نے اُن کے مرتبے کی پہچان کرائی، اُن کے حق کا واسطہ ہے ہمیں کشائش دے، جلدی چشم زدن میں یا اس سے بھی کم وقت میں، اے محمدؐ اے علیؑ! اے علیؑ اے محمدؐ! میری مدد فرمائیں کہ آپ دونوں میرے مددگار ہیں، میری نصرت کریں آپ دونوں میرے لیے کافی ہیں، اے میرے آقا، اے امام وقت، اے دادرس، اے دادرس، اے دادرس، میری مدد کو آئیں، میری مدد کو آئیں، میری مدد کو آئیں۔

اس کے بعد زیارت مقام امام زمانہ علیہ السلام مسجد سہلہ کے اعمال میں موجود دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وداع عسکرین علیہما السلام

جب سامرہ میں عسکریین (امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام) سے وداع کرنا چاہے تو ان کی ضریح پاک کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ وداع پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمَا السَّلَامُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ بِمَا جِئْتُمَا بِهٖ وَ دَلَلْتُمَا عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُمَا	سلام ہو آپ دونوں پر اے اولیائے خدا، میں نے آپ دونوں کو خدا کے حوالے کیا اور آپ کو سلام کہتا ہوں، ہم ایمان رکھتے ہیں خدا اور رسولؐ پر اور جو کچھ آپ لائے اور اس پر جس کی طرف آپ نے رہبری فرمائی، اے معبود! ہمیں گواہوں میں لکھ لے، اے معبود! اِن دونوں کے لیے میری اس زیارت کو آخری زیارت قرار نہ دے، مجھے دوبارہ اِن کے ہاں حاضر ہونے کا موقع

وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِمَا وَ احْشُرْنِيْ مَعَهُمَا وَمَعَ اٰبَائِهِمَا الطَّاهِرِيْنَ وَ الْقَآئِمِ الْحُجَّةِ مِنْ ذُرِّيَتِهِمَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	عنایت فرما، مجھے اِن دونوں اور اِن کے پاک بزرگان کے ساتھ اور ان کی اولاد میں سے حجت قائم علیہ السلام کے ساتھ محشور فرما، اے سب سے زیادہ رحم والے۔

مختصر سوانح حیات سید محمد بن امام علی نقی علیہ السلام

سید محمد کی ولادت سن 228ھ کے قریب مدینہ کے نزدیک صریا نامی قریہ میں ہوئی۔ مشہور قول کے مطابق، وہ امام علی نقی علیہ السلام کی پہلی اولاد اور امام حسن عسکری علیہ السلام سے بڑے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام حدیث (یا سلیل) تھا۔

جس وقت امام علی نقی علیہ السلام متوکل عباسی کے حکم سے سامرا میں حاضر کئے گئے اس وقت محمد (جن کی عمر 5 برس تھی) صریا میں ہی رہ گئے۔

ابو جعفر سید محمد بے حد بلند اخلاق اور ادب کے حامل تھے اور یہ خوبیاں انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ بعض شیعوں کا یہ ماننا تھا کہ منصب امامت امام علی نقی علیہ السلام کے بعد ان تک پہنچے گا۔

الکلانی اِن کی شخصیت کے بارے میں اس طرح سے کہتے ہیں کہ میں ابو جعفر سید محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت وہ آغازِ شباب اور کمسنی کی منزل میں تھے۔ میں نے ان سے زیادہ باوقار، بزرگوار، جلیل القدر اور پاکیزہ نفس کسی کو نہیں پایا۔ اس وقت امام حسن عسکری علیہ السلام حجاز میں کم عمری کے عالم میں تھے اور سید محمد اُن کی بے حد ستائش کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے بھائی امام حسن عسکری علیہ السلام کے ہمراہ رہتے تھے اور اُن سے جدا نہیں ہوتے تھے اور امامؑ نے بھی اُن کی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی اور اُنہیں اپنے علوم و معارف اور آداب سے مستفیض فرماتے تھے۔

چونکہ سید محمد صاحبِ استعداد و لیاقت تھے لہٰذا شیعہ یہ تصور کرتے تھے کہ اگلے امام وہی ہوں گے۔ لیکن امام علی نقی علیہ السلام کی زندگی میں ہی اُن کی وفات کے بعد امامؑ نے امرِ امامت میں اپنے جانشین کے سلسلہ میں شیعوں کی رہنمائی فرمائی اور اُنہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت سے آگاہ کیا۔

سید محمد نے 252 ہجری میں خانۂ خدا کی زیارت کے لئے سفر کا ارادہ کیا۔ جس وقت آپ بلد نامی قریہ (سامراء، عراق) کے پاس پہنچے آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور 29 جمادی الثانی میں آپ نے وفات پائی۔ شیعوں نے آپ کو وہیں پر دفن کر دیا اور بعض نے آپ کو عباسیوں کی طرف سے زہر دینے کے احتمال کا ذکر بھی کیا ہے۔

آپ کی وفات کے بعد امام علی نقی علیہ السلام نے آپ کے لئے مجلس منعقد کی۔ اِس کی شاید ایک وجہ یہ تھے بعض لوگ سمجھتے تھے کہ امام نقی علیہ السلام کے بعد یہی امام ہوں گے حتیٰ کہ بعض لوگوں نے بعد میں ان کی امامت کا دعویٰ بھی کیا اور فرقہ محمدیہ کی بنیاد رکھی۔

امام زادہ سید محمد کا روضہ صلاح الدین ضلع کے شہر بلد میں واقع ہے جو شمال بغداد سے 85 کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور آج وہ شیعوں کی ایک زیارت گاہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

اس روضہ کی اولین تعمیر کے سلسلہ میں واضح اطلاعات دسترس میں نہیں ہیں۔ البتہ جو تعمیراتی کام 1379ھ سے 1384ھ کے درمیان انجام پائے ہیں اِن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس روضہ کی سب سے پہلی عمارت کی تعمیر چوتھی صدی ہجری میں عضد الدولہ دیلمی کے ہاتھوں انجام پائی ہے اور اِس کے بعد دوسری تعمیر دسویں صدی ہجری میں شاہ اسماعیل صفوی نے فتح بغداد کے بعد کرائی تھی۔

سید محمد، صاحب کرامات ہستی ہیں۔ حتیٰ وہ اہل سنت کے یہاں بھی شہرت رکھتے ہیں۔ عراق کے لوگ حتیٰ بادیہ نشین اِن کے نام کی قسم کھانے سے ڈرتے

ہیں۔ اگر اِن پر مال کی چوری کا الزام لگایا جائے تو وہ مال تو واپس کر دیتے ہیں لیکن سید محمد کی قسم نہیں کھاتے۔

علامہ سید میرزا ہادی خراسانی، سید حسن آل خوجہ سے جو سامرہ میں ائمہ کے روضہ کے خادم تھے، نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز ابو جعفر سید محمد کے روضہ مبارک کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ متوجہ ہوا کہ ایک عرب شخص جس نے اپنا ایک ہاتھ اپنی گردن کے پیچھے کی طرف کیا ہوا تھا، روضہ میں وارد ہوا تو میں اس کے نزدیک گیا اور اُس سے اُس کی بیماری کی وجہ کے بارے میں دریافت کیا۔ اُس نے کہا کہ میں گزشتہ سال ایک روز اپنی بہن کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ اُس کے صحن میں ایک گوسفند بندھا ہوا ہے، میں نے چاہا کہ اسے ذبح کرکے کھایا جائے، میری بہن ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی اور کہا کہ یہ گوسفند سید محمد کی نذر ہے۔ میں نے اُس کی باتوں پر توجہ نہیں دی اور اُسے ذبح کر ڈالا۔ تین دن کے بعد سے میرے ہاتھ میں فالج کے آثار نمایاں ہونے لگے اور دن بہ دن وہ بڑھنے لگا میں اُس کی علت کی طرف متوجہ نہیں تھا یہاں تک کہ ہاتھ نے کام کرنا بالکل ہی چھوڑ دیا تو میں اِس کی طرف متوجہ ہوا اور میں پشیمان ہوں اور شفا کے لئے یہاں سید محمد کے روضہ پر آیا ہوں۔ اِس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روضہ میں داخل ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ اُس کے ہاتھ میں حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اُس نے سجدہ شکر ادا کیا اور اِس کے نذر مانی کہ ہر سال ایک گوسفند لا کر سید محمد کی طرف سے ذبح کرے گا۔

زیارت جناب السیّد محمد ابن حضرت امام علی النّقی علیہ السلام

آنجناب کی زیارت کا ارادہ ہو تو دروازہ پر کھڑا ہو کر کہے:

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآءِهٖ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَ جَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَ ابْنَ سَيِّدِيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُوَالِيْنَ لِاَنْبِيَآئِهٖ وَ اَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِهٖ وَاَوْلِيَآئِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَنَا لِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِنَا وَ سَادَتِنَا وَ شُفَعَآئِنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَابْنَ سَيِّدِيْ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ يَا بْنَ الْعَلِيِّ الْهَادِيْ وَاَخَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوْلَايَ اَنَا زَآئِرٌ لَّكَ وَ لِاَبِيْكَ اَتَاْذَنُ لِيْ بِالدُّخُوْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَاْذِنُكَ وَاسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ لِاَنَّكَ قُلْتَ يَآ اَيُّهَا	سلام ہو اللہ کا اور سلام ہو اُس کے فرشتوں کا، جو مقربین میں سے ہیں اور اُس کے اُن انبیاء کا جو اُس کے بھیجے ہوئے ہیں اور اُس کے اُن بندوں کا جو نیک ہیں اور تمام شہیدوں کا اور سچوں کا۔ سلام ہو آپ پر اے میرے سردار اور میرے سردار کے فرزند، اے فرزندِ رسولِ خدا ﷺ (درود ہو اللہ کا آنحضرتؐ پر اور آپ کی آل پر) اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اُس کی۔ تمام تعریفیں ہیں اُس اللہ کے لئے کہ جس نے ہمیں قرار دیا دوستوں میں سے اپنے انبیاء کے اور اوصیائے انبیاء کے اور اُس کے اولیاء کے، تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے ہمیں توفیق دی زیارت کی ہمارے آقاؤں کی اور ہمارے سرداروں کی اور ہمارے شفاعت کرنے والوں کی، سلام ہو آپ پر اے میرے سردار اور میرے سردار کے فرزند، اے میرے آقا اور میرے آقا کے فرزند، اے فرزند حضرت علی (نقیؑ) کے جو ہدایت کرنے والے ہیں اور بھائی ہیں حضرت امام حسن عسکریؑ کے، دُرود ہو اللہ کا آپ حضرات پر، اے میرے آقا میں زائر ہوں آپ کا اور آپ کے پدرِ بزرگوار کا، کیا مجھے اجازت ہے داخلہ کی؟ یا اللہ! بیشک میں تجھ سے اجازت چاہتا ہوں اور اجازت چاہتا ہوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَاْذِنُ مَلٰٓئِكَتَكَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	تیرے رسولؐ سے کیونکہ خود تیرا ہی ارشاد ہے کہ "اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھروں میں نبیؐ کے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دیں تم کو یا اللہ، بیشک میں اجازت چاہتا ہوں تیرے فرشتوں سے جو مقرّر ہیں اس حرمِ شریف میں اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اس کی۔

پس داخل حرم ہو اور ضریح کے پاس کھڑا ہو اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ الْوَلِيُّ النَّاصِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الْوَلِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ الْجَلِيْلُ وَالْمُهَذَّبُ النَّبِيْلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ الْوَاضِحُ وَالنَّجْمُ اللَّآئِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ السَّادَةِ الْاَنْجَابِ وَ الْحُجَجِ الْمَيَامِيْنَ الْاَطْيَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدَّلَآئِلَ الْوَضِحَاتِ وَ الْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَشْهُوْرَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عِنْدَهٗ تُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَضَائِلُهٗ مَعْرُوْفَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْقُرٰى وَ الْاَطْيَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَافِظُ لِلْجِيْرَانِ وَالْقَامِعُ عَنْهُمْ شَرَّ الْعُدْوَانِ وَالْكَاشِفُ عَنْهُمْ مُلِمَّاتِ الْاَشْجَانِ وَالْاَحْزَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَاتِ ذَاتِ الْبَيَانِ وَالْبَرَاهِيْنَ الْمُدَمِّرَةِ لِلسَّارِقِيْنَ الْحَافِّيْنَ بِكَ بَاطِلًا وَ كِذْبًا عَجَّلَ اللّٰهُ لَهُمْ بِالْاِنْتِقَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْهَادِيْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا	سلام ہو آپ پر اے بندۂ نیک اور ولی نصیحت کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے سردار پاکیزہ، سلام ہو آپ پر اے پاک وطاہر وفادار، سلام ہو آپ پر اے پرہیزگار پاکیزہ، سلام ہو آپ پر اے راضی برضا پسندیدۂ خدا، سلام ہو آپ پر اے عالمِ بزرگ اور صاحبِ تہذیب بزرگی والے، سلام ہو آپ پر اے ماہِ روشن اور ستارۂ درخشاں، سلام ہو آپ پر اے فرزند اُن سرداروں کے جو پاکیزہ نسب ہیں اور حجتیں ہیں بابرکت پاکیزہ، سلام ہو آپ پر اے وہ جن کو عطا کیں اللہ نے دلیلیں روشن اور کرامتیں، ششدر و حیران کرنے والی اور معجزاتِ مشہور، سلام ہو آپ پر اے وہ جن کے قریب رہ کر دُعائیں قبول ہوتی ہیں، سلام ہو آپ پر اے وہ جن کی فضیلتیں جانی پہچانی ہیں اُن کے نزدیک جو اہل قریہ اور پاکیزہ لوگ ہیں، سلام ہو آپ پر اے وہ جو محافظ ہیں اپنے ہمسایوں کے اور دور کرنے والے ہیں اُن سے شر اور سرکشی کو اور دفع کرنے والے ہیں اُن سے وارد ہونے والے غموں اور رنج وملال کے، سلام ہو آپ پر اے وہ جن کو مشرف فرمایا اللہ نے کرامات سے جو واضح وظاہر ہیں اور اُن دلیلوں سے جو ہلاک کرنے والی ہیں اُن چوروں کو جو چاروں طرف ہیں آپ کے بُرائی اور جھٹلانے کی وجہ سے۔ جلد ہی اللہ اُن سے بدلہ لے، سلام ہو آپ پر اے ابو جعفر اے حضرت محمد ابن امام علیؑ ہدایت کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے فرزندِ امام سلام ہو آپ پر اے بھائی امام کے، سلام ہو آپ پر اے چچا امام کے جو بدلہ لیں گے خون حسینؑ کا یعنی امام مہدی صاحب الزمان (زمانہ کے والی)، سلام ہو آپ پر اے ضمانت لینے والے اُن کی جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور

بْنَ الْاِمَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَا الْاِمَامِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْاِمَامِ الْاٰخِذِ بِالثَّارِ الْمَهْدِيِّ صَاحِبِ
الزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الضَّامِنُ لِلْوَافِدِيْنَ
عَلَيْهِ وَ الْقَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ وَالزَّآئِرِيْنَ لَهٗ يَا مَوْلَایَ
اٰتَيْتُكَ وَافِدًا قَاصِدًا زَآئِرًا فَاقْضِ حَاجَتِيْ وَ اَجِرْنِيْ
فَاَنَا ضَيْفُكَ وَ جَارُكَ اَنَا قَاصِدٌ اِلَيْكَ وَ وَافِدٌ عَلَيْكَ
فَلَا تُرُدَّنِيْ خَآئِبًا خَاسِرًا اَنَا وَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاكَ وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ
عَادَاكَ يَامَوْلَایَ فَازَ وَلِيُّكَ وَ ضَلَّ مَفَارِقُكَ وَ نَجٰى
مُصَدِّقُكَ وَ خَابَ وَ خَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَ الْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ
اِشْهَدْلِيْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَكَ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ
بِمَعْرِفَتِكَ وَ تَصْدِيْقِكَ وَ مَحَبَّتِكَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

آپ کے ارادے سے آتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں آپ کی، اے مولا و آقا میرے، میں حاضر ہوں آپ کی خدمت میں آپ کا قصد کرکے آپ کی زیارت کے لئے، پس پوری کیجئے میری حاجت کو اور مجھے پناہ دیجئے کیونکہ میں آپ کا مہمان ہوں اور ہمسایہ ہوں۔ میں آپ کے قصد و نیت سے آیا ہوں اور آیا ہوں آپ ہی کی خدمت میں، پس نہ واپس کیجئے مجھے نااُمید بے فائدہ، میں اُس کا دوست ہوں جس سے آپ کی دوستی ہے اور دشمن ہوں اُس کا جو آپ سے دشمنی کرے، اے میرے آقا کامیاب ہے آپ کا دوست اور گمراہ ہے آپ کو چھوڑنے والا اور نجات یافتہ ہے آپ کی تصدیق کرنے والا اور نااُمید اور خسارہ میں ہے آپ کو جھٹلانے والا اور علیحدہ رہنے والا ہے آپ سے۔ آپ گواہی دیجئے میرے لئے اِس حاضری کی شہادت جو آپ کی خدمت میں دی ہے تاکہ میں ہو جاؤں اُن میں سے جو کامیاب ہیں بذریعہ آپ کی معرفت اور آپ کی تصدیق اور آپ کی محبّت کے اور سلام ہو آپ پر اور رحمت ہو اللہ کی اور برکتیں ہوں اُس کی۔

پس پاؤں کی طرف آکر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْكَ
الْمُرْتَضٰى الرِّضَا، اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسَآءِ
الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ اُمِّ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَى النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ وَ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الذَّاخِرَةِ وَ
شُفَعَآئِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَوْلِيَآئِيْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَى
الْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَ وُلَاةِ الْحَقِّ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِيْفُ الطَّاهِرُ الْكَرِيْمُ اَتَيْتُكَ
يَا مَوْلَایَ لِتَقَرُّبِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِتَسْئَلَ اللّٰهَ
تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنْ يَغْفِرَ لِيْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِجَمِيْعِ اِخْوَانِيْ

سلام ہو آپ کے جد محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر، سلام ہو آپ کے پدرِ بزرگوار علی مرتضٰی جو راضی برضا ہیں، سلام ہو دونوں سرداروں پر جو کہ حسن و حسین علیہما السلام ہیں سلام ہو خدیجہ پر جو خواتین عالم کی سردار کی ماں ہیں، سلام ہو فاطمہ زہراؑ مادرِ ائمہ طاہرین پر، سلام ہو ان نفوس پر جو صاحب افتخار و علوم ذخیرہ ہیں، جو میرے شفیع ہیں قیامت کے دن، اور جو میرے حاکم ہیں اس وقت جب روح بوسیدہ ہڈیوں میں واپس آئے گی، جو مخلوق کے امام ہیں، امام برحق ہیں، سلام ہو آپ پر اے صاحب شرافت و طہارت و کرامت ہیں، میں آپ کے پاس آیا ہوں اے میرے آقا کیونکہ آپ خدا کے قریب ترین ہیں لہٰذا آپ خدا سے سوال کیجئے کہ وہ مجھے بخش دے، میرے والدین کو، میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو اور ان کو جو مومنین و مومنات سے ہوں پس میں توبہ کرتا ہوں اپنے تمام

وَ اَخَوَاتِيْ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَاَنَا تَآئِبٌ مِّنْ جَمِيْعِ ذُنُوْبِيْ وَ هَوَآءِ نَفْسِيْ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مُصْطَفَاهُ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّهٗ وَ مُجْتَبَاهُ وَ اَنَّ الْاِمَامَةَ فِيْ وُلْدِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ نَعْلَمُ ذَالِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَ نَحْنُ لِذَالِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَ فِيْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ، فَاَسْتَوْدِعُكَ يَا مَوْلَايَ ذَنْبِيْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَ عَلٰى اٰبَآئِكَ وَ اَجْدَادِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقِيْمِيْنَ حَوْلَ مَرْقَدِكَ الشَّرِيْفِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	گناہوں سے اور سب نفس کی خطاکاریوں سے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے، اس کے رسول اور اس کے بر گزیدہ ہیں، اور علی مرتضیٰ اس کے ولی اور اس کے پسندیدہ ہیں اور امامت انہی کی اولاد میں قیامت تک ہو گی، ہم اسے یقینی علم کے ساتھ جانتے ہیں اور اس کا اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کی مدد کے لئے کوشش کرنے والے ہیں، پس میں آپ کے سپرد کرتا ہوں اے میرے مولا اپنے گناہوں کو اور اپنے عمل کے خاتمے کو اپنی عمر کے خاتمے تک کے لئے اور سلام ہو آپ پر اے میرے سردار اور آپ کے آباء و اجداد پر جو طیب و طاہر ہیں اور ان ملائکہ پر جو مقیم ہیں آپ کے مرقد کے ارد گرد اور خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

پس دو رکعت نماز ہدیہ پڑھے اور دعا کرے ان شاء اللہ قبول و مقبول ہو گی۔

زیارت حضرت ایوب علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلٰى اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلٰٓئِكَتِهِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ اَيُّوْبَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ صَبَرْتَ عَلَى الْبَلَآءِ وَ حَمِدْتَ اللّٰهَ عَلَى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ كَتَبْتَ فِيْ	سلام ہو آپ پر اے آدمؑ صفوۃ اللہ، سلام ہو آپ پر اے نوحؑ نبی اللہ، سلام ہو آپ پر اے ابراہیمؑ خلیل اللہ، سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کلیم اللہ، سلام ہو آپ پر اے عیسیٰؑ روح اللہ، سلام ہو آپ پر اے محمدؐ حبیب اللہ، سلام ہو آپ پر اے علی ولی اللہ، سلام ہو اللہ کے تمام انبیاء و مرسلین پر، سلام ہو اللہ کے ملائکہ مقربین پر، سلام ہو ائمہ طاہرین آل طٰہٰ و یٰسین پر، سلام ہو شہداء و صالحین پر۔ سلام ہو اللہ کے نبی ایوب پر اور اللہ کی رحمت و برکت ہو اُن پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے مصیبتوں پر صبر کیا اور آپ نے تمام مصائب و مشکلات میں اللہ کی حمد کی، آپ نے تمام حالات میں صبر اور شکر کیا اور اِن الفاظ میں اپنے ربّ سے

جَمِيعِ مَا اَصَابَكَ صَابِرًا شَا كِرًا وَ مُتَنَاجِيًا رَبَّكَ رَبِّيْ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ حَتّٰى اَسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعَاكَ وَ نَجَاكَ مِنَ الْاَمْرَاضِ وَ آتَاكَ اَهْلَكَ وَ اَوْلَادَكَ جَزَآءً لِصَبْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ بَلَآئِكَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.	مناجات کی۔اے میرے پروردگار میں تکلیف میں ہوں اور آپ بہترین رحم کرنے والے ہیں۔یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کیا اور آپ کو بیماری سے نجات دی اور صبر اور شکر کے بدلے آپ کے اہل و عیال کو آپ سے ملا دیا۔آپ پر اللہ کی رحمت و برکت وسلامتی ہو۔

مسجد براثا میں جانا اور وہاں نماز پڑھنا

واضح ہو کہ مسجد براثا ایک مشہور اور بابرکت مسجد ہے جو بغداد اور کاظمین کے درمیان زائرین کے راستے میں واقع ہے یہ مسجد کب بنی؟ کچھ پتہ نہیں۔ تاریخ خاموش ہے۔ایک روایت کے مطابق مقام براثا ابوشعیب براثی سے منسوب ہے جو ایک عابد و زاہد شخص تھے اور وہی پہلے شخص ہیں جو براثا میں ایک جھونپڑی ڈال کر یہاں سکونت پذیر ہوئے اور اپنے وقت آخر تک اپنی پارسا بیوی کے ساتھ یہاں عبادت کرتے رہے۔اس زمانہ کا تعین نہ ہو سکا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے یا ان کے بعد 600ھ کے مورخین میں سے حموی نے معجم البلدان میں لکھا ہے کہ براثا بغداد کا ایک محلّہ تھا جو باب محول کے جنوب میں واقع تھا اور محلّہ کرخ سے قبلہ کی جانب تھا۔حضرت امام باقر علیہ السلام سے مرقوم ہے کہ یہ پیغمبروں کی عبادت گاہ تھی اور ہے۔ تاریخ کے حوالوں میں یہ تذکرہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہاں حضرت دانیال، یشوع، الیاس نے بھی عبادت کی۔ یہاں حضرت مریم سلام اللہ علیہا رہا کرتی تھیں۔ان کا گھر تھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش یہیں ہوئی اور بعد میں جناب مریم سلام اللہ علیہابیت الحم چلی گئیں۔ اس جگہ ایک کنواں تھا۔جس سے جناب مریم سلام اللہ علیہا اپنی پانی کی ضرورتوں کو پورا کیا کرتی تھیں۔ یہاں ایک پیغمبر کا مزار ہے۔جس کی وجہ سے یہ جگہ خانگاہ کہلاتی تھی۔ کس پیغمبر کا مزار ہے یہ معلوم نہیں۔

اس مسجد کی ایسی بہت سی فضیلتیں معلوم ہوتی ہیں کہ اگر کسی مسجد میں یہ فضیلتیں پائی جائیں تو وہ اس لائق ہو جاتی ہے کہ انسان دور دراز کی مسافتیں طے کر کے اس مسجد میں نماز و دعا سے فیض یاب ہو اور یہ مسجد براثا درج ذیل بہت سی فضیلتیں رکھتی ہے۔

(1) خدا کی طرف سے یہ مقرر کیا گیا ہے کہ سوائے پیغمبر اور وصی پیغمبر کے کوئی اور بادشاہ لشکر کے ہمراہ اس سرزمین پر نہیں اترے گا۔

(2) حضرت مریم صدیقہ سلام اللہ علیہا کے گھر کا اس جگہ واقع ہونا۔

(3) یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سرزمین ہے۔

(4) یہ وہی جگہ ہے جہاں بی بی مریم سلام اللہ علیہا کے لئے چشمہ ظاہر ہوا۔

(5) اس چشمے کو امیر المومنین علیہ السلام کا دوبارہ ظاہر کرنا۔

(6) یہاں ایک بابرکت سفید پتھر کا ہونا جس پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لٹایا تھا۔

(7) اسی پتھر کا امیر المومنین علیہ السلام کے معجزے سے دوبارہ نکالنا آپ کا اسے قبلہ کی سمت نصب کرنا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

(8) امیر المومنین علیہ السلام اور آپ کے دو فرزند ان امام حسن وامام حسین علیہماالسلام کا اس مسجد میں نماز ادا کرنا۔

(9) اس مقام کی بزرگی وتقدس کے پیش نظرامیر المومنین علیہ السلام کا یہاں چار دن تک ٹھہرنا۔

(10) پیغمبروں کا یہاں نماز ادا کرنااور خصوصاحضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مسجد میں نماز پڑھنا۔

(11) یہاں ایک پیغمبر کی قبر کا واقع ہونا اور شاید وہ حضرت یوشع علیہ السلام کی قبر ہے کیونکہ شیخ مرحوم کا ارشاد ہے کہ آپ کی قبر کاظمین کے باہر براثا کے سامنے ہے۔

(12) اسی مقام پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے سورج پلٹا۔

اس مسجد کی اتنی فضیلتوں اور یہاں خدا کی اتنی نشانیوں کے ظہور اور اس مقام پر امیر المومنین علیہ السلام سے اس قدر معجزوں کے ظاہر ہونے کے باوجود معلوم نہیں کہ ہزاروں زائرین میں سے کوئی ایک اس مسجد میں جاتا ہو حالانکہ یہ ان کے راستے میں ہے اور وہ آنے جانے میں دو مرتبہ اس مسجد کے پاس سے گزرتے ہیں۔ اگر کوئی زائر اس مسجد سے فیض حاصل کرنے وہاں چلا جائے اور وہاں جاکر دروازہ مسجد کو بند پائے تو دروازہ کھلوانے کے لئے تھوڑی سی رقم خرچ کرنے سے کتراتا ہے اور خود کو بہت سے فیوض وبرکات سے محروم رکھتا ہے لیکن بغداد اور اس میں واقع ظالموں کی بنائی ہوئی عمارتوں کی سیر کرنے اور نجس وناپاک لوگوں سے فضول چیزیں خریدنے کو اپنے سفر زیارت کا حصہ تصور کرتا ہے اور ان کاموں میں بے باکی سے مال خرچ کرتا ہے اللہ ہی نیکیوں کی توفیق دینے والا ہے۔

عراق کے متفرق مقامات زیارت

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو مندرجہ ذیل مقامات کی زیارت بھی کرے۔

مقامات حلہ

(1) حضرت ایوب علیہ السلام،

(2) حضرت ذوالکفل علیہ السلام،

(3) حضرت دانیال علیہ السلام،

(4) جناب قاسم ابن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام،

(5) جناب حمزہ ابن الحسن ابن عبداللہ ابن ابوالفضل عباس علیہ السلام،

(6) مسجد دارالشمس،

(7) حضرت زید ابن علی ابن الحسین،

(8) مقام امام زمانہ علیہ السلام

مقامات مدائن

(1) جناب سلمان فارسیؓ،

(2) جناب حذیفہ یمانیؓ،

(3) جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ،

(4) جناب محمد طاہر ابن علی ابن الحسینؑ

مقامات بغداد

(1) مسجد براثا،

(2) نواب اربعہ،

(3) طاق کسریٰ،

(4) مسجد امام حسن عسکری علیہ السلام،

(5) بہلول دانا

مقامات موصل

(1) حضرت شیث علیہ السلام،

(2) حضرت یونس علیہ السلام

حلہ

حلہ (عربی میں الحلة) عراق کے وسط میں ایک چھوٹا شہر ہے جو نجف اور بغداد کے درمیان محافظة بابل (صوبہ بابل) میں موجود ہے۔ یہ شہر دجلہ کی شاخ حلہ کے کنارے واقع ہے۔ اس کا بغداد سے فاصلہ تقریباً 100 کلومیٹر (62 میل ہے)۔ 1998 کے مردم شمارہ میں اس کی آبادی تقریباً 364،700 تھی۔ حلہ بابل صوبہ کا دارالخلافہ ہے اور بیبیلون کے تاریخی شہر کے برابر میں اور بورسپا اور کیش کے جیسے تاریخی شہروں کے پاس ہے۔ اس شہر کا بیشتر علاقہ زراعت پر مشتمل ہے جسے حلہ نہر سیراب کرتی ہے اور یہاں کی پیداوار میں اناج، پھل اور ٹیکسٹائل شامل ہیں۔ ابن بطوطہ نے اس کا ذکر کیا تھا۔ اس کے مشہور لوگوں میں شیعہ عالم علامہ حلی (متوفی 1325 عیسوی) شامل ہیں۔

موصل

موصل عراق کے شمال میں ایک مشہور شہر ہے۔ یہ دریائے دجلہ پر آباد ہے اور زیادہ تر کرد لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ ترکی اور شام سے قریب ہے۔ صوبہ نینویٰ کا دارالحکومت ہے اس کے قریب ہی پرانے نینویٰ کے کھنڈر ہیں۔ یہاں دو انبیاء حضرت شیث و یونس علیہما السلام کے مزارات تھے جن کو داعش کے شیاطین نے شہید کر دیا ہے۔ امریکہ و صدام اور پھر داعش فتنے نے اس شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔

مدائن

اس مقام کا یونانی نام ٹیسی فون ہے۔ یہ بغداد سے تھوڑے فاصلے پر جنوب میں دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ چونکہ یہاں یکے بعد دیگرے کئی شہر آباد ہوئے اس لیے عربوں نے اسے مدائن (مدینہ کی جمع معنی شہر) کہنا شروع کر دیا آج کل اس جگہ سلمان پاک نامی شہر آباد ہے۔ جہاں قدیم قطسیفون کے کھنڈر ہیں جن میں طاق کسریٰ بھی ہے، یونانی حکمران سلیوکس نے یہاں سلوقیہ کے نام سے دارالحکومت بنایا تھا بعد میں ساسانی دارالحکومت "مدائن" سلوقیہ سے ملحق ہو گیا۔ اس شہر میں (1) جناب سلمان فارسیؓ، (2) جناب حذیفہ یمانیؓ، (3) جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ، (4) جناب محمد طاہر ابن علی ابن الحسین علیہ السلام کے مزارات ہیں۔

حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت سلمان فارسیؓ پیغمبر اکرم ﷺ کے مشہور صحابی اور مولا علی علیہ السلام کے مددگاروں میں سے تھا۔
بعض روایات کے مطابق آپ ایک ایرانی کسان کا بیٹا اور آپ کا نام روزبہ تھا۔ بچپن میں آپ کے والدین کا مذہب زرتشت تھا۔ نوجوانی کے عالم میں آپ نے مسیحیت کو قبول کیا۔ شام کی جانب سفر کے دوران مسیحی علماء کی شاگردی اختیار کی۔ جب مسیحیوں کی زبانی حجاز میں ایک پیغمبر کے مبعوث ہونے کی پیشن گوئی سنی تو وہاں کا سفر کیا لیکن بنی کلب کے ہاتھوں اسیر ہو کر غلام کی حیثیت سے بنی قریظہ کے ایک شخص کے ہاتھوں فروخت ہوئے۔ اپنے مالک کے ساتھ مدینہ آیا۔
وہاں پیغمبر اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو ان پر ایمان لے آئے۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں ان کے مالک سے خرید کر آزاد کیا اور سلمان نام رکھا۔
سلمان پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات میں آپ کے بہترین صحابی اور آپؐ کے چاہنے والوں میں سے تھا یہاں تک کہ رسول خدا ﷺ نے آپ کے بارے میں فرمایا: "سلمان ہم اہل بیت میں سے ہے۔" آپ نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کی اور جنگ خندق کے موقع پر مدینہ کی حفاظت کی خاطر اس کے ارد گرد خندق کھودنے کا مشورہ بھی سلمان ہی نے دیا تھا جو مشرکین کی شکست کا موجب بنا۔ رسول خدا ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کا شمار حضرت علی علیہ السلام کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ سقیفہ کے واقعے کے مخالف تھے لیکن ابوبکر کے خلیفہ منتخب ہونے پھر اس کے بعد عمر کے خلافت پر آنے کے بعد ان کے ساتھ حکومتی کاموں میں معاونت کرتے تھے۔ حضرت عمر کی خلافت کے دوران سلمانؓ مدائن کے گورنر منصوب ہوئے لیکن اس کے باوجود ٹوکریاں بنا کر گزر بسر کرتے تھے۔ سلمان فارسیؓ نے ایک لمبی عمر کے بعد 36ھ میں وفات پائی۔ اس کی وفات مدائن میں ہوئی اور وہیں پر دفن کئے گئے۔ آپ کا مقبرہ سلمان پاک کے نام سے مشہور ہے۔

حزیفہ بن یمان

حذیفہ بن یمان، پیغمبر اکرم ﷺ کے صاحب اسرار صحابی اور سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ صدر اسلام کی بہت ساری جنگوں میں انہوں نے پیغمبر اکرم ﷺ کا ساتھ دیا۔ وہ حضرت علی علیہ السلام کے خاص اصحاب اور پیروکاروں میں سے تھے۔ بعض روایات میں انہیں امام علی علیہ السلام کے اصحاب کے ارکان اربعہ میں سے قرار دیا گیا ہے۔

حذیفہ سے امام علیؑ اور اہل بیت علیہم السلام کی شان میں مختلف روایات نقل ہوئی ہے۔ انہوں نے خلفاء کے دور میں فتوحات منجملہ جنگ نہاوند میں شرکت کی۔

ہادی الجبوری سلمان فارسیؓ کے مقبرے کے متولی نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا: حذیفہ شروع میں سلمان فارسیؓ کی قبر سے دو کیلومیٹر کے فاصلے پر دریائے دجلہ کے کنارے مدفون تھے۔ 1931ء میں دریائے دجلہ کا پانی ان کی قبر تک پہنچ گیا۔ اسی بنا پر آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی نے حکم دیا کہ ان کے جسد کو کسی پُرامن جگہ منتقل کیا جائے۔ جب قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ ان کا جسد تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی بالکل صحیح وسالم تھا۔

جابر بن عبداللہ انصاری

جابر بن عبداللہ انصاری، حضرت محمد ﷺ کے وہ صحابی ہیں جنھوں نے عقبہ کی دوسری بیعت میں آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وہ کثیر الحدیث صحابی اور "حدیث لوح" کے راوی ہیں۔ حدیث اللوح میں حضور ﷺ نے شیعہ ائمہؑ کے اسمائے مبارک کو ذکر فرمایا ہے۔ جابر کے والد رسولؐ کی مدینہ آمد سے پہلے ہی سے مسلمان ہوئے اور دوسری بیعت عقبہ میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ عہد کیا اور ان بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کے قبیلوں کے نمائندوں کے طور پر مقرر کیا تھا۔ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ایک قول کے مطابق جابر واقعہ کربلا کے چالیس دن بعد یعنی "اربعین حسینی" کو کربلا پہنچے۔ آپ کو امام حسین علیہ السلام کے پہلے زائر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی طرح آپ ہی نے امام محمد باقر علیہ السلام کو حضرت ختمی مرتبت ﷺ کا سلام پہنچایا۔

بہلول دانا

بہلول دانا کا اصلی نام واہب بن عمرو تھا جو ایک باعزت و باشرف بزرگ شخصیت تھے۔ وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دوستدار تھے اور خلیفہ ہارون الرشید کے رشتہ داروں میں ان کا شمار ہوتا تھا ظاہراً اُس کے چچازاد بھائی تھے۔ وہ ایک یگانہ روزگار عالم اور منصف تھے۔ ہارون الرشید جانتا تھا کہ بہلول حبدار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے۔ چنانچہ اس نے بہلول سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے قتل کا فتویٰ طلب کیا اس طرح ہارون کا منصوبہ تھا کہ اگر بہلول فتویٰ دینے سے انکار کرے گا تو اس کو قتل کروادیا جائے گا اور اگر وہ اپنی جان کے خوف سے امام کے خلاف فتویٰ دے دے گا تو اس کے فتوے کو بنیاد بنا کر امام کو شہید کر دیا جائے۔ بہر حال بہلول نے خود کو دیوانہ ظاہر کرنا شروع کر دیا اس طرح ہارون الرشید بہلول کی جان چھوڑ دے گا اور اگر پھر بھی اس نے بہلول سے فتویٰ مانگا تو بہلول کی دیوانگی کو دیکھتے ہوئے لوگ اس فتویٰ مانگنے کو اچھا نہیں جانیں گے۔

نقشہ حرم امام رضا علیہ السلام

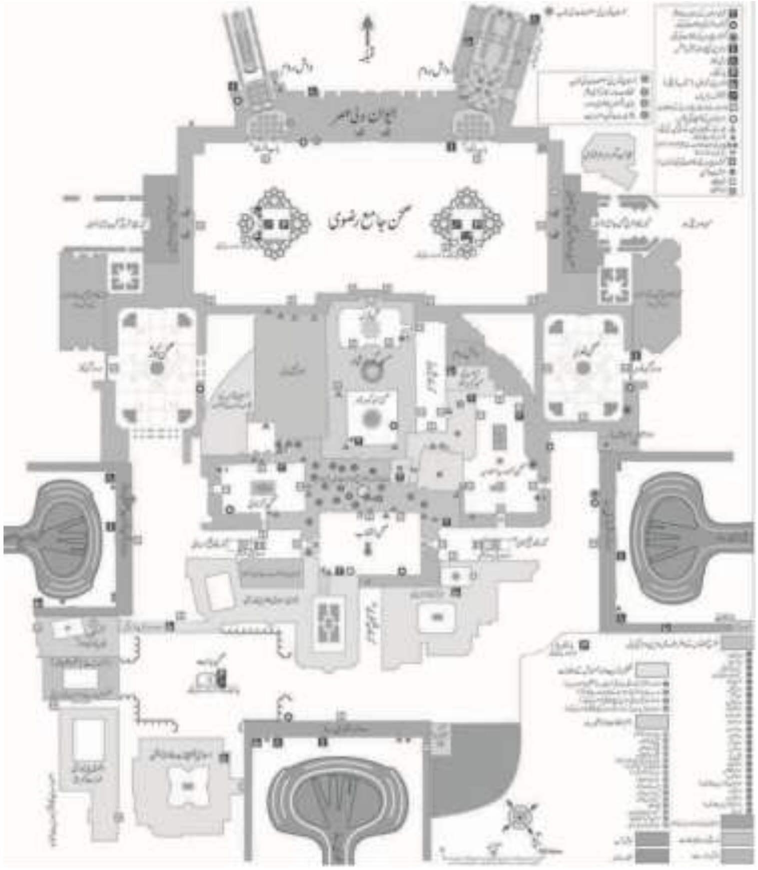

حرم امام رضا علیہ السلام میں مدفون شخصیات

(1) ہارون الرشید
(2) شیخ طبرسی
(3) شیخ بہائی
(4) حر عاملی
(5) شیخ حسن علی اصفہانی
(6) غلام حسین تبریزی
(7) محمد تقی جعفری
(8) سید عبداللہ شیرازی
(9) غلام رضا طبسی
(10) سید عبدالکریم ہاشمی نژاد
(11) سید عزالدین حسینی زنجانی
(12) سید محمد ہادی میلانی
(13) محمد تقی آملی
(14) سید احمد خسروشاہی
(15) شیخ جعفر مجتہدی
(16) مجتبی قزوینی خراسانی
(17) ہاشم قزوینی
(18) علی اکبر نہاوندی
(19) علی فلسفی
(20) محمد تقی شریعتی
(21) عباس واعظ طبسی
(22) سید حسن طباطبائی قمی
(23) حسن علی مروارید

حرم امام رضا علیہ السلام کے اعمال

کوشش کیجیے کہ تمام قرآن، دعاؤں اور زیارات کو ترجمے کے ساتھ سمجھ کر پڑھیں۔

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجیے۔

(2) دعائے توسل کی تلاوت کیجیے۔

(3) زیارت جامعہ کبیرہ پڑھنا۔

(4) نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھنا

(5) دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ رحمٰن پڑھیں۔

(6) ایک تسبیح درود اور ایک تسبیح جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھنا۔

(7) دو رکعت نماز امام زمانہ علیہ السلام پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ حمد کی تلاوت کے دوران "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" سو (100) مرتبہ ذکر رکوع و سجود سات سات مرتبہ پڑھے جائیں۔

(8) قبرستان ثامن الائمہ کی زیارت کیجیے۔

(9) نماز مغرب کے بعد رواق کوثر میں منعقد مجلس میں شرکت کیجیے۔

(10) ضریح دیکھ کر 30، 40 یا 100 دفعہ تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہنا۔

(11) سورۂ نور کی آیت 35 کو زیادہ سے زیادہ تلاوت کیجیے۔

(12) حرم کے دروازے سے ضریح تک جاتے ہوئے بار بار سورۂ توحید کی تلاوت کرنا۔

(13) امام رضا علیہ السلام کے وسیلے سے رزق میں برکت کی دعا کیجیے ان شاء اللہ دعا قبول ہو گی۔

مختصر حیات امام رضا علیہ السلام

علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، آپؑ کی کنیت ابو الحسن اور سب سے زیادہ مشہور لقب "رضا" ہے۔ امام جواد علیہ السلام سے منقول ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ کا یہ لقب خداوند عالم کی طرف سے آپ کے والد ماجد حضرت امام کاظم علیہ السلام کی طرف الہام کیا گیا تھا۔ صابر، رضی اور وفی آپ کے دیگر القاب میں سے ہیں۔ اسی طرح آپؑ "عالم آل محمدؐ" کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی انگشتری کے لئے ایک نقش منقول ہے:

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

آپ کی تاریخ پیدائش جمعرات یا جمعہ 11 ذی القعدہ سن 148 ہجری نقل ہوئی ہے۔

آپ کی شہادت بروز جمعہ یا پیر، ماہ صفر کی 17 تاریخ نقل ہوئی ہے۔ کلینی کے مطابق آپ صفر کے مہینے میں سن 203 ہجری کو 55 سال کی عمر میں شہادت کے مقام پر فائز ہوئے ہیں۔

امام رضا علیہ السلام کی مادر گرامی نوبہ کی رہنے والی ایک کنیز تھیں۔ آپ کو امام کاظم علیہ السلام "تکتم" کے نام سے پکارا کرتے تھے اور جب امام رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام کاظم علیہ السلام آپ کو "طاہرہ" کے نام سے یاد کرنے لگے۔

امام رضا علیہ السلام اپنے والد ماجد امام موسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد 20 سال (183 - 203 ہجری) تک امامت کے عہدے پر فائز رہے۔ آپ کی امامت کے ابتدائی دور میں ہارون رشید خلافت پر قابض تھا اِس کے بعد اُس کے بیٹے امین نے تین سال اور 25 دن حکومت کی جس کے بعد "ابراہیم بن مہدی" عباسی المعروف "ابن شکلہ" نے 14 روز حکومت کی جس کے بعد امین عباسی نے ایک بار پھر اقتدار سنبھال کر ایک سال اور سات مہینے حکومت کی۔ آپؑ کی امامت کے آخری 5 سال مامون عباسی کے دور خلافت میں گزرے ہیں۔

شیخ مفید کہتے ہیں: مامون نے خاندان ابو طالب علیہ السلام کے بعض افراد کو مدینہ سے بلوایا جن میں امام رضا علیہ السلام بھی شامل تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مامون نے امام کی خراسان منتقلی کے لئے عیسیٰ جلودی کو ایلچی کے طور پر مدینہ بھجوایا تھا اور کہتے ہیں کہ جلودی امام کو بصرہ کے راستے مامون کے پاس لے آیا۔ مامون نے آل ابی طالب کو ایک گھر میں جگہ دی اور امام رضا علیہ السلام کو دوسرے گھر میں اور آپ کی تکریم و تعظیم کی۔

اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام رضا علیہ السلام، خراسان جاتے ہوئے نیشاپور کے مقام پر پہنچے تو محدثین کا ایک گروہ آپ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور کہا: اے فرزند پیغمبر! آیا ہمارے شہر سے تشریف لے جا رہے ہو؟ کیا ہمارے لئے کوئی حدیث بیان نہیں فرماؤگے؟ اس مطالبے کے بعد امام نے اپنا سر کجاوے سے باہر نکالا اور فرمایا: .... امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے رسول خداﷺ سے سنا، آپؐ نے جبرئیل سے سنا جبرئیل کہتے ہیں کہ پروردگار عزّ و جل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" میرا مضبوط قلعہ ہے، پس جو بھی میرے اِس قلعہ میں داخل ہوگا وہ میری عذاب سے محفوظ رہے گا، جب سواری چلنے لگی تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: البتہ اِس کے کچھ شرائط ہیں اور میں ان شرائط میں سے ایک ہوں۔

امام رضا علیہ السلام کا مرو میں قیام پذیر ہونے کے بعد مامون نے امام رضا علیہ السلام کے پاس اپنا قاصد بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میں خلافت سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں اور اسے آپ کے حوالے کرتا ہوں، لیکن امام نے اِس کی شدید مخالفت کی۔ اِس کے بعد مامون نے آپؑ کو اپنی ولی عہدی کی تجویز دی تو امام نے اسے بھی ٹھکرایا۔ اِس موقع پر مامون نے تہدید آمیز لہجے میں کہا: عمر بن خطاب نے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی جس میں سے ایک آپ کے دادا علی بن ابی طالب تھا۔ عمر نے یہ شرط رکھی تھی کہ ان چھ افراد میں سے جس نے بھی مخالفت کی اُس کی گردن اڑا دی جائے۔ آپ کے پاس اِس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ سے طلب کر رہا ہوں اسے قبول کریں۔ اُس وقت امام نے فرمایا: پس اگر ایسا ہے تو میں قبول کرتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میں نے کوئی حکم جاری کروں گا اور نہ کسی کو کسی چیز سے منع کروں گا، نہ کسی چیز کے بارے میں کوئی فتویٰ دوں گا اور نہ کسی مقدمے کا فیصلہ سناؤں گا، نہ کسی کو کسی عہدے پر نصب کروں گا اور نہ کسی کو اس کے عہدے سے معزول کروں گا اور نہ کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹاؤں گا۔ مامون نے ان شرائط کو قبول کیا۔

امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانے کے بعد (7 رمضان **201** ہجری کو) عید کے موقع پر (بظاہر اسی رمضان کی عید فطر) مامون نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ جاکر نماز عید پڑھائیں۔ لیکن امام نے ولی عہدی کے لئے مقرر کردہ شرائط کا حوالہ دے کر مامون سے کہا کہ مجھے اس کام سے الگ رکھو۔ مامون نے اصرار کیا چنانچہ امام کو قبول کرنا پڑا اور فرمایا: ٹھیک ہے تو میں پھر رسول اللہﷺ کی طرح نماز عید قائم کروں گا۔ مامون نے بھی امام کی شرط مان لی۔

لوگوں کو توقع تھی کہ امام رضا علیہ السلام بھی دوسرے خلفاء کی طرح خاص قسم کی آداب و رسوم کے ساتھ نماز کے لئے نکلیں گے لیکن سب نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ امام ننگے پاؤں، تکبیر کہتے ہوئے گھر سے باہر آئے؛ سرکاری اہلکار جو اس طرح کے رسومات کے لئے رائج لباس پہن کر آئے تھے، یہ حالت دیکھ کر اپنی سواریوں سے نیچے آئے اور سب نے اپنے جوتے اتار لئے اور روتے ہوئے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے امام کے پیچھے پیچھے [عیدگاہ کی طرف] روانہ ہوئے۔ امام ہر قدم پر تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ فضل بن سہل نے مامون سے کہا: اگر امام رضا علیہ السلام اسی حالت میں عید گاہ پہنچ جائیں تو لوگ ان کے شیدائی بن جائیں گے۔ پس بہتر ہے کہ امام سے کہیں کہ وہ واپس آجائیں۔ مامون نے اپنا ایک ایلچی روانہ کرکے امام سے واپس آنے کی خواہش کی۔ چنانچہ امام نے اپنے جوتے منگوائے اور اپنی سواری پر بیٹھ کر واپس چلے آئے۔

امام رضا علیہ السلام کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے کیلئے لوگوں کا جوق در جوق شرکت؛ اس واقعے سے مامون بہت خائف ہوا اور سمجھ گیا تھا کہ امام رضا علیہ السلام کو ولی عہد بنانا اس کی حکومت کیلئے کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے امام کی نگرانی کرنا شروع کیا کہ کہیں اس کے خلاف کوئی اقدام نہ کرے۔

دوسری طرف سے امام علیہ السلام مامون سے کسی خوف و خطر کا احساس نہیں فرماتے تھے اسی وجہ سے اکثر اوقات ایسے جوابات دے دیتے تھے جو مامون کیلئے سخت ناگوار گزرتے تھے۔ یہ چیز مامون کو امام کے خلاف مزید بھڑکانے اور امام کے ساتھ مامون کی دشمنی کا باعث بنتی تھی اگرچہ مامون اس کا برملا اظہار نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ منقول ہے کہ مامون ایک عسکری فتح کے بعد خوشی کا اظہار کر رہا تھا کہ امام نے فرمایا: اے امیر المومنین! امت محمدی اور اس ذمہ داری سے متعلق خدا سے ڈرو جسے خدا نے تیرے ذمے لگائی ہے، تم نے مسلمانوں کے امور کو ضائع کر دیا ہے۔

امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد مامون نے آپ کو "سناباد" نامی محلے میں واقع "حمید بن قحطبۂ طائی" کے گھر (بقعۂ ہارونیہ) میں سپرد خاک

کیا۔ اس وقت حرم رضوی ایران کے شہر مشہد میں واقع ہے جہاں ایران اور دوسرے مسلمان ممالک سے سالانہ لاکھوں مسلمان زیارت کیلئے آتے ہیں۔

کرامات

(1) بکر بن صالح کہتا ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میری بیوی [آپ کے خاص محب محمد بن سنان کی بہن] حاملہ ہے، مولا آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ خداوند عالم مجھے بیٹا عطا کرے۔ امام نے فرمایا کہ خداوند عالم تمہیں دو بچے عطا فرمائے گا۔ جب میں امام کے پاس اٹھ کر جا رہا تھا، تو میں نے سوچا کہ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام علی رکھوں گا۔ اسی وقت امام نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ ایک کا نام علی رکھنا اور دوسرے کا نام امّ عمرو رکھنا۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں کوفہ اپنے گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ میری بیوی نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کو جنم دیا ہے، ان دونوں کے نام کو جیسے امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا تھا، ویسے ہی رکھا۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ امّ عمرو کا کیا معنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ تیری نانی کا نام بھی امّ عمرو تھا۔

(2) حرم امام رضا علیہ السلام میں ایک عالم دین نمازِ فجر کے بعد ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اور کہتے ہیں کہ آج سے کچھ دن پہلے یہاں ایک انجینئر آیا تھا فرانس سے اور اس دروازے سے داخل ہوا جہاں پر بیماروں کو لا کر باندھا جاتا ہے، اس مقام سے مولا امام رضا علیہ السلام کے حرم کا گنبد صاف نظر آتا ہے، کہنے لگا کہ یہ اتنا خوبصورت گنبد کس کا ہے تو ساتھ میں جو ایرانی کھڑا تھا وہ ان کی زبان سمجھتا تھا، اس نے بتایا کہ یہ وہ ہیں جن کی اللہ کے ہاں بہت عزت و آبرو ہے، یہ سن کر وہ فرانسیسی آگے بڑھا اور دیکھا کہ کسی کے ہاتھ میں ڈوری ہے، کسی کے گلے میں، کسی کے پاؤں میں ،۔۔۔ تو کہنے لگا یہ سب کیا ہے؟ تو ایرانی کہنے لگا کہ جسے ہر جگہ ڈاکٹر سے جواب مل جائے تو اُسے یہاں قید کیا جاتا تو اُسے شفاء مل جاتی ہے۔۔۔ یہ سننا تھا کہ انجینئر نے ایک لٹکی ہوئی ڈوری کو اپنے گلے میں باندھ لیا۔ اب وہ ایرانی کہتا ہے کہ آپ کو کیا کوئی لاعلاج بیماری ہے؟ تو کہنے لگا کہ نہیں مجھے نہیں ہے، میرا ایک بیٹا ہے جو کہ بیمار ہوا تھا، اس کے بعد اس کو فالج ہو گیا، ہم نے اس کے علاج کے لئے دنیا کے بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو دکھایا ہے لیکن سب نے لاعلاج کہہ دیا ......انجینئر ایرانی سے کہنے لگا کہ جب وہ اللہ کے ہاں عزت و آبرو رکھتے ہیں تو ضروری تو نہیں کہ میرا بیٹا ہی آئے، اس کی جگہ میں یہاں بیٹھ جاتا ہوں اور علاج اس کا ہو جائے گا...ایرانی کہنے لگا کہ جناب یہاں کا طریقہ ہے کہ بیمار کا لانا ضروری ہے، اب وہ آگے بڑھا، مناجات کیں اور کہنے لگا کہ اب کل آئیں گے، اب انجینئر ہوٹل میں اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا، اس کو ایک روشن امید لگ گئی تھی تو اس نے سوچا کہ اپنی بیوی کو بتاتا ہوں، اس نے کال کی تو بیوی نے کہا کہ میں کافی دیر سے کوشش کر رہی ہوں لیکن جواب نہیں تھا مل رہا...انجینئر نے بتایا کہ میں مشہد آیا ہوا ہوں اور یہاں وہ بندہ دفن ہے جو اللہ کے ہاں عزت و آبرو رکھتا ہے، اُن کے در سے لاعلاج لوگ شفایاب ہو جاتے ہیں، اب اس انجینئر کی بیوی بار بار بات کو کاٹنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس نے بات جاری رکھی، اب اس کی بیوی نے کہا کہ میری بھی بات سنیں...... انجینئر نے کہا سناؤ، وہ کہنے لگی کہ ابھی کچھ دیر پہلے گھر میں ایک کرشمہ ہو گیا ہے، دروازے پر دستک ہوئی تو میں نے دیکھا تو ایک مرد ہیں، لیکن میں نہ پہچان سکی کہ کون ہیں تو وہ کہنے لگے کہ اے اہل خانہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں، اُن کا رعب و جلال اتنا تھا کہ میں نے آنے دیا، پھر وہ ہمارے بیٹے کے کمرے کی جانب بڑھنے لگے میں، فوراً پیچھے گئی تو دیکھا کہ انھوں نے ہمارے بیمار بیٹے کو دونوں بازوں سے پکڑ کر کھڑا دیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ یہ دیکھ کر مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا اور دیکھا کہ وہ جانے لگے ہیں، تو میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے ہم پر اتنا بڑا احسان کیا ہے، آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ تو انھوں نے اتنا ہی بتایا کہ کہ میرا نام رضا ہے اور مشہد سے آیا ہوں ...اور یہ کہہ کر وہ چلے گئے........ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

زیارت امام علی رضا علیہ السلام

حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی زیارت کے فضائل شمار سے زیادہ ہیں یہاں ہم آپ کی زیارت کے فضائل میں چند حدیثیں نقل کر رہے ہیں۔

(1) حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ فرمایا: تھوڑی مدت کے بعد میرے جسم کا ایک ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن کیا جائے گا تو جو مومن ان کی زیارت کرنے جائے گا خدائے تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا اس کے بدن کے لیے آتش جہنم کو حرام کر دے گا۔ ایک اور حدیث معتبر میں کہا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا میرا ایک جگر گوشہ خراسان میں دفن کیا جائے گا پس جو شخص غمزدہ حالت میں اس کی زیارت کرے گا' خدا تعالیٰ اس کے رنج و غم دور کر دے گا اور جو گناہگار اس کی زیارت کرنے جائے گا حق تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

(2) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ فرمایا: جو شخص میرے بیٹے علی رضاؑ کی زیارت کرے گا حق تعالیٰ اس کو ستر حج مقبول کا ثواب عطا کرے گا۔

(3) شیخ صدوقؒ نے من لایحضرہ الفقیہ میں امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ طوس کے دو پہاڑوں کے درمیان زمین کا ایک ٹکڑا ہے جو بہشت سے لایا گیا ہے تو جو بھی زمین کے اس خطے میں داخل ہو وہ قیامت میں دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گا۔

(4) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بہت جلد میرا ایک فرزند خراسان میں مسموم کیا جائے گا جس کا نام میرا نام ہے اور اس کے باپ کا نام موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا نام ہے۔ جس نے غریب الوطنی میں اس کی زیارت کی خداوند اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا خواہ وہ ستاروں اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں جتنے ہی کیوں نہ ہوں۔

جب خیریت کے ساتھ مشہد مقدس پہنچ جائے اور جب وہاں زیارت کرنے کا قصد کر لے تو پہلے غسل کرے اور اس وقت یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَ طَھِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَ مَحَبَّتَكَ وَ الثَّنَآءَ عَلَیْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِیْنِیْ، اَلتَّسْلِیْمُ لِاَمْرِكَ وَ الْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَ الشَّهَادَةُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ شِفَآءً وَ نُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.	اے معبود! مجھے پاک کر دے میرے دل کو پاک کر دے اور میرے سینے کو کھول دے، میری زبان پر اپنی ستائش محبت اور تعریف جاری فرما دے کہ یقیناً نہیں کوئی قوت مگر جو تجھ سے ملتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے دین کی اصل تیرے حکم کا ماننا، تیری نبیؐ کی سنت کی پیروی کرنا اور تیری مخلوقات پر گواہ بننا ہے، اے معبود! اِس غسل کو میرے لیے شفاء و روشنی کا ذریعہ بنا کیونکہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس کے بعد پاک و پاکیزہ لباس پہنے اور ننگے پاؤں خدا کو یاد کرتے ہوئے سکون و وقار سے حرم مبارک کی طرف چلے اور یہ پڑھتا جائے:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ.	خدا بزرگ تر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں خدا پاک تر ہے اور ہر تعریف خدا کیلئے ہے۔

چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اور روضہ اقدس میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ	خدا کے نام سے خدا کی ذات کے واسطے سے اور رسولؐ خدا کے طریقے پر

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللهِ.

خدا رحمت کرے ان پر اور انکی آل پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے کوئی اسکا شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ علیؑ خدا کے ولی ہیں۔

پھر ضریح پاک کے قریب جائے پشت بہ قبلہ ہو کر حضرت امام رضا علیہ السلام کی طرف رخ کرے اور کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ سَيِّدِ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ صَلَاةً لَا يَقْوٰى عَلٰٓى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِكَ وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ الَّذِى انْتَجَبْتَهٗ بِعِلْمِكَ وَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَ الدَّلِيْلَ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهٗ بِرِسَالَاتِكَ وَ دَيَّانَ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَ فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَ الْمُهَيْمِنَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ، وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ زَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَ اُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلطُّهْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ، سَيِّدَةِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ، صَلَاةً لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَىْ نَبِيِّكَ وَ سَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْقَآئِمَيْنِ فِيْ خَلْقِكَ وَ الدَّلِيْلَيْنِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَ دَيَّانَيِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَ فَصْلَيْ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سواء کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں وہ اولین کے اور آخرین کے سردار ہیں اور وہ سب نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں اے معبود حضرت محمدؐ پر رحمت کر جو تیرے بندے تیرے رسول تیرے نبی اور تیری ساری مخلوق کے سردار ہیں ایسی رحمت جس کا حساب تیرے سوا کوئی نہ لگا سکے اے معبود! حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ پر رحمت فرما جو تیرے بندے اور رسولؐ کے بھائی ہیں کہ انہیں خاص کیا تُو نے علم دے کر اور اُن کو رہبر بنایا اُس کے لئے جسے تُو نے اپنی مخلوق میں سے چاہا اور رہنما بنایا اُس کی طرف جس کو تُو نے اپنا پیغام دے کر بھیجا اور اِن کو مقرر کیا کہ تیرے عدل کے مطابق جزائے عمل دیں اور تیری مخلوق میں تیری مرضی سے فیصلے دیں اور وہ اِن تمام کاموں کے ذمہ دار ہیں سلام ہو اُن پر اور خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں، اے معبود فاطمہؑ پر رحمت نازل کر جو تیرے نبیؐ کی دختر اور تیرے ولی کی زوجہ ہیں نیز وہ نبی کے دو نواسوں حسنؑ و حسینؑ کی ماں ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں وہ بی بی پاک پاکیزہ پاک شدہ پرہیزگار باصفا پسندیدہ بے عیب نیز جنت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں اتنی رحمت فرما جسے تیرے سواء کوئی شمار نہ کر سکتا ہو اے معبود! دونوں بھائیوں حسنؑ اور حسینؑ پر رحمت فرما جو تیرے نبیؐ کے دو نواسے اور جوانان جن جنت کے سید و سردار ہیں تیری مخلوق میں قائم و نگران ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں اُس ذات کی طرف جسے تُو نے پیغمبر بنا کے بھیجا وہ تیرے عدل کے تحت اعمال کی جزا دینے والے اور تیری مخلوق میں تیرے احکام کے مطابق فیصلے دینے والے ہیں اے معبود علیؑ بن الحسینؑ پر رحمت فرما جو تیرے بندے ہیں تیری مخلوق کی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَبْدِكَ الْقَآئِمِ فِيْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ، وَ دَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ، وَ فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَ خَلِيْفَتِكَ فِيْ اَرْضِكَ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّ دِيْنِكَ وَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ. اَلصَّادِقِ الْبَآرِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَبْدِكَ الصَّالِحِ، وَ لِسَانِكَ فِيْ خَلْقِكَ النَّاطِقِ بِحُكْمِكَ، وَ الْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى عَبْدِكَ وَ وَلِيِّ دِيْنِكَ، اَلْقَآئِمِ بِعَدْلِكَ وَ الدَّاعِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَ دِيْنِ اٰبَآئِهِ الصَّادِقِيْنَ، صَلَاةً لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّكَ الْقَآئِمِ بِاَمْرِكَ وَ الدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّ دِيْنِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَامِلِ بِاَمْرِكَ الْقَائِمِ فِيْ خَلْقِكَ وَ حُجَّتِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِيِّكَ وَ شَاهِدِكَ عَلٰى خَلْقِكَ الْمَخْصُوْصِ بِكَرَامَتِكَ الدَّاعِيْ اِلٰى طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ وَ وَلِيِّكَ الْقَآئِمِ فِيْ خَلْقِكَ صَلَاةً تَآمَّةً نَامِيَةً بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهٗ وَ تَنْصُرُهٗ بِهَا وَ تَجْعَلُنَا مَعَهٗ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ

نگہداری اور رہنمائی کرتے ہیں اُس ذات کی طرف جسے تُو نے پیغمبر بنا کے بھیجا وہ تیرے عدل کے تحت اعمال کی جزا دینے والے اور تیری مخلوق میں تیری مرضی سے فیصلے دینے والے عبادت گزاروں کے سردار ہیں اے معبود! محمد بن علیؑ پر رحمت فرما جو تیرے بندے اور تیری زمین میں تیرے نائب ہیں نبیوں کے علوم کی اشاعت کرنے والے، اے معبود! جعفر صادق بن محمدؑ پر رحمت فرما جو تیرے بندے ہیں تیرے دین کے مددگار اور تیری مخلوق پر تیری طرف سے حجت ہیں وہ صادق اور نیک ہیں، اے معبود!! موسیٰؑ بن جعفرؑ پر رحمت فرما جو تیرے نیک بندے اور تیری مخلوق میں تیرے حکم سے بولنے والی زبان ہیں اور تیری مخلوق پر تیری حجت ہیں اے معبود! علیؑ بن موسیٰؑ پر رحمت فرما جو تجھ سے راضی ہیں تیرے پسندیدہ بندے ہیں تیرے دین کے مددگار تیرے عدل پر کاربند اور تیرے دین کی طرف بلانے والے ہیں جو اِن کے صاحب صدق بزرگوں کا دین ہے اتنی رحمت کر جس کا شمار سوائے تیرے کوئی نہ کر سکتا ہو۔ اے معبود! محمد بن علیؑ پر رحمت فرما جو تیرے بندے اور تیرے ولی ہیں تیرا حکم پہنچانے والے اور تیرے راستے کی طرف بلانے والے۔ اے معبود! علیؑ بن محمد پر رحمت نازل کر جو تیرے بندہ اور تیرے دین کے ولی ہیں اے معبود حسنؑ بن علیؑ پر رحمت نازل فرما جو تیرے حکم پر عمل کرنے والے تیری مخلوق میں نگران تیرے نبی کی طرف حجت پیش کرنے والے تیری مخلوق پر تیرے گواہ تیری طرف سے بزرگی میں منتخب شدہ تیری اطاعت اور تیرے رسولؐ کی فرمانبرداری کا حکم دینے والے تیری رحمتیں ہوں اُن سب پر۔ اے معبود! اپنی حجت اور اپنے ولی پر رحمت نازل فرما جو تیری مخلوق میں نگہبان ہیں وہ رحمت جو کامل بڑھنے والی باقی رہنے والی ہے اِس سے اُنہیں کشادگی دے اور اُن کی مدد فرما اور ہمیں اُن کے ساتھ رکھ دنیا اور آخرت میں۔ اے معبود! میں تیرا اقرب چاہتا ہوں اِن کی محبت کے واسطے سے اِن کے دوستوں کا دوست اور اِن کے دشمنوں کا دشمن ہوں پس عطا کر اِن کے

اِنِّیْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِحُبِّهِمْ وَ اُوَالِیْ وَلِیَّهُمْ وَ اُعَادِیْ عَدُوَّهُمْ فَارْزُقْنِیْ بِهِمْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. وَ اصْرِفْ عَنِّیْ بِهِمْ شَرَّ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. وَ اَهْوَالَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ.	صدقے دنیا کی بھلائی اور آخرت کی فلاح اور اِن کے واسطے سے دنیاوآخرت کی تنگی سے مجھے بچائے رکھ اور قیامت میں ہر خوف سے محفوظ فرما۔

پھر حضرت کے سرہانے کی طرف بیٹھ جائے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللهِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمُوْدَ الدِّیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی كَلِیْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ وَلِیِّ اللهِ وَ وَصِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَآرِّ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ الشَّهِیْدُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوَصِیُّ الْبَآرُّ التَّقِیُّ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتَ الزَّكٰوةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَیْتَ عَنِ	آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی، آپ پر سلام ہو اے حجت خدا، آپ پر سلام ہو اے وہ جو زمین کی تاریکیوں میں نور خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، آپ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث جو خدا کے برگزیدہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے نوحؑ کے وارث جو نبی خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابراہیمؑ کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، آپ پر سلام ہو اے اسماعیلؑ کے وارث جو ذبیح خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے موسیٰؑ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰؑ کے وارث جو خدا کی روح ہیں، آپ پر سلام ہو اے محمدؐ کے وارث جو خدا کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین علیؑ کے وارث جو خدا کے ولی اور رب کائنات کے رسولؐ کے جانشین ہیں، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہراؑ کے وارث، آپ پر سلام ہو اے وارث حسنؑ و حسینؑ جو جوانان بہشت کے سید و سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے علیؑ بن الحسینؑ کے وارث جو عبادت گزاروں کی زینت ہیں، آپ پر سلام ہو اے محمدؑ بن علیؑ کے وارث جو ظاہر کرنے والے ہیں اولین وآخرین کے علم کو، سلام ہو آپ پر اے جعفرؑ بن محمدؑ کے وارث جو صاحب صدق اور نیک ہیں، آپ پر سلام ہو اے وارث موسیٰؑ بن جعفرؑ، آپ پر سلام ہو اے صاحب صدق شہید، سلام ہو آپ پر اے وصی نیک اور پرہیزگار، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، آپ نے نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا، آپ خدا کی بندگی کرتے رہے یہاں تک کہ

الْمُنْكَرِ، وَ عَبَدْتَّ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.	شہید ہوگئے، آپ پر سلام ہو اے ابوالحسن اور خدا کی رحمت اور اُس کی برکات ہوں۔

پھر خود کو ضریح پاک سے لپٹائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُّ مِنْ اَرْضِيْ، وَ قَطَعْتُ الْبِلَادَ رَجَآءَ رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْنِيْ، وَ لَا تَرُدَّنِيْ بِغَيْرِ قَضَآءِ حَاجَتِيْ، وَ ارْحَمْ تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ اَخِيْ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا مَوْلَايَ اَتَيْتُكَ زَآئِرًا وَافِدًا عَآئِذًا مِمَّا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَ احْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ فَكُنْ لِيْ شَافِعًا اِلَى اللهِ يَوْمَ فَقْرِيْ وَ فَاقَتِيْ فَلَكَ عِنْدَ اللهِ مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ وَ اَنْتَ عِنْدَهٗ وَجِيْهٌ.	اے معبود! میں تیری طرف آیا ہوں اپنا وطن چھوڑ کر اور کئی شہروں سے گزر کر تیری رحمت کی آرزو میں پس مجھے ناامید نہ کر اور مجھے میری حاجت روائی کے بغیر نہ پلٹا اور رحم فرما جبکہ میں تیرے رسولؐ کے بھائی کے فرزند کی قبر پر پڑا تڑپتا ہوں اُن پر اور اُن کی آل پر تیری رحمتیں ہوں قربان آپ پر میرے ماں باپ اے میرے آقا آپ کی زیارت کرنے حاضر ہوا ہوں پناہ لینے اُس جرم سے جو میں نے اپنی جان پر کیا اور اُس کا بار میری گردن پر ہے پس بن جائیں میرے لئے شفاعت کرنے والے خدا کے سامنے میری غربت و ناداری کے دن کیونکہ آپ خدا کے ہاں بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور اُس کے نزدیک آپ باعزت ہیں۔

پس اپنا دایاں ہاتھ بلند کرے بایاں ہاتھ قبر مبارک پر رکھے اور یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَ بِوِلَايَتِهِمْ اَتَوَلّٰى اٰخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ اَوَّلَهُمْ وَ اَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَكَ وَ اتَّهَمُوْا نَبِيَّكَ وَ جَحَدُوْا بِاٰيَاتِكَ وَ سَخِرُوْا بِاِمَامِكَ وَ حَمَلُوا النَّاسَ عَلٰى اَكْتَافِ اٰلِ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَ الْبَرَآئَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنُ.	اے معبود میں تیرا قرب چاہتا ہوں اُن کی محبت اور ان کی ولایت کے ذریعے محب ہوں اُن میں سے آخری کا جیسے محب تھا اُن میں سے پہلے کا اور بیزار ہوں ہر گروہ سے سوائے اُن کے اے معبود! لعنت بھیج اُن لوگوں پر جنہوں نے تیری نعمت کو اُس کی جگہ سے ہٹایا تیرے پیغمبر کو الزام دیا تیری آیتوں کا انکار کیا تیرے مقرر کردہ امام کا مذاق اڑایا اور دوسرے لوگوں کو آلِ محمد علیہم السلام پر حاکم و مختار بنایا، اے معبود! میں تیرا قرب چاہتا ہوں ظالموں پر لعنت کرکے اور اُن سے بیزاری کرتے ہوئے دنیا اور آخرت میں اے بہت رحم والے۔

پھر حضرت کی پائنتی کی طرف جائے اور کہے:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ صَلَّى اللهُ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ صَبَرْتَ وَ اَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْاَيْدِيْ وَ الْاَلْسُنِ.	خدا آپ پر رحمت کرے اے ابوالحسنؑ خدا آپ کی روح پر رحمت فرمائے اور آپ کے بدن پر کہ آپ نے صبر کیا اور آپ ہیں تصدیق کرنے والے تصدیق شدہ خدا قتل کرے اسے جس نے آپ کے قتل میں ہاتھ اور زبان سے کام لیا۔

اس کے بعد بہت گریہ وزاری کرے اہلبیت علیہم السلام کے قاتلوں پر بے شمار لعنت کرے۔ پھر حضرت کے سرہانے کی طرف ہو کر دو رکعت نماز زیارت بجا لائے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے لیے اپنے والدین اور تمام مومنوں کے لیے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگے اور اس کے بعد جب تک چاہے وہاں ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور مناسب ہو گا کہ اپنی واجب نمازیں بھی حضرت کے روضہ مبارک کے نزدیک ہی بجا لائے۔

شیخ مفیدؒ کا ارشاد ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام کی نماز زیارت ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ يَاۤ اَللهُ الدَّآئِمُ فِیْ مُلْكِهِ الْقَآئِمُ فِیْ عِزِّهِ الْمُطَاعُ فِیْ سُلْطَانِهِ الْمُتَفَرِّدُ فِیْ كِبْرِيَآئِهِ الْمُتَوَحِّدُ فِیْ دَيْمُوْمِيَّةِ بَقَآئِهِ الْعَادِلُ فِیْ بَرِيَّتِهِ الْعَالِمُ فِیْ قَضِيَّتِهِ الْكَرِيْمُ فِیْ تَاْخِيْرِ عُقُوْبَتِهِ اِلٰهِیْ حَاجَاتِیْ مَصْرُوْفَةٌ اِلَيْكَ وَ اٰمَالِیْ مَوْقُوْفَةٌ لَدَيْكَ وَ كُلَّمَا وَفَّقْتَنِیْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتَ دَلِيْلِیْ عَلَيْهِ وَ طَرِيْقِیْ اِلَيْهِ يَا قَدِيْرًا لَا تَؤُوْدُهُ الْمَطَالِبُ يَا مَلِيًّا يَلْجَاُ اِلَيْهِ كُلُّ رَاغِبٍ مَا زِلْتُ مَصْحُوْبًا مِنْكَ بِالنِّعَمِ جَارِيًا عَلٰى عَادَاتِ الْاِحْسَانِ وَ الْكَرَمِ اَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ النَّافِذَةِ فِیْ جَمِيْعِ الْاَشْيَآءِ وَ قَضَآئِكَ الْمُبْرَمِ الَّذِیْ تَحْجُبُهُ بِاَيْسَرِ الدُّعَآءِ وَ بِالنَّظْرَةِ الَّتِیْ نَظَرْتَ بِهَا اِلَى الْجِبَالِ فَتَشَامَخَتْ وَ اِلَى الْاَرَضِيْنَ فَتَسَطَّحَتْ وَ اِلَى السَّمٰوَاتِ فَارْتَفَعَتْ وَ اِلَى الْبِحَارِ فَتَفَجَّرَتْ يَا مَنْ جَلَّ عَنْ اَدَوَاتِ لَحَظَاتِ الْبَشَرِ وَ لَطُفَ عَنْ دَقَآئِقِ خَطَرَاتِ الْفِكَرِ لَا تُحْمَدُ يَا سَيِّدِیْ اِلَّا بِتَوْفِيْقٍ مِنْكَ يَقْتَضِیْ حَمْدًا وَ لَا تُشْكَرُ عَلٰى اَصْغَرِ مِنَّةٍ اِلَّا اسْتَوْجَبْتَ بِهَا شُكْرًا فَمَتٰى تُحْصٰى نَعْمَآؤُكَ يَاۤ اِلٰهِیْ وَ تُجَازٰى اٰلَاۤؤُكَ يَا مَوْلَایَ وَ تُكَافَاُ صَنَآئِعُكَ يَا سَيِّدِیْ وَ مِنْ نِعَمِكَ يَحْمَدُ الْحَامِدُوْنَ وَ مِنْ شُكْرِكَ يَشْكُرُ الشَّاكِرُوْنَ وَ اَنْتَ الْمُعْتَمَدُ

اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ جو ہمیشہ سے حکمران اور ہمیشہ سے عزت دار ہے اپنی حکومت میں اُس کا حکم مانا جاتا ہے اپنی بڑائی میں یگانہ ہے ہمیشہ باقی رہنے میں یکتا ہے اپنی مخلوق میں عدل کرنے والا اپنے فیصلے میں علم والا اپنی طرف سے سزا دینے میں دیر کرنے والا بزرگوار ہے میرے معبود میری حاجات تیری بارگاہ میں پہنچ رہی ہیں میری تمنائیں تیرے سامنے جا ٹھہری ہیں اور جب تُو مجھے نیکی کی توفیق دیتا ہے پس تو ہی اس میں میرا راہبر اور تو ہی میرا راستہ ہے اے قدرت والے حاجات تجھے تھکاتے نہیں اے وہ مختار کہ ہر مشتاق جس کی پناہ لیتا ہے تُو نے ہمیشہ ہی مجھے اپنی نعمتوں سے ہمکنار کیا تُو نے ہمیشہ احسان و کرم کا سلسلہ جاری رکھا ہے میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے واسطے سے جو سب چیزوں پر حاوی ہے تیرے محکم فیصلے کے واسطے سے جسے تھوڑی سی دعا بھی روک دیتی ہے اور تیری نظر کے واسطے سے جو تُو نے پہاڑوں پر ڈالی تو وہ بلند ہو گئے زمینوں پر ڈالی تو وہ بچھتی چلی گئیں وہ نظر آسمانوں پر کی تو وہ بالاتر ہو گئے سمندروں پر کی تو وہ پھٹ گئے کہ جو انسان کی نظروں میں آنے سے بلند تر ہے اور ذہن میں آنے والے خیالات کی رسائی سے دور ہے تیری حمد نہیں ہو سکتی اے میرے مالک لیکن تیری دی ہوئی توفیق سے کہ جس پر تیری حمد ہے اور نہ تیرے چھوٹے سے احسان کا شکر ادا ہو سکتا ہے لیکن یہ کہ تُو نے اُس کا شکر واجب کیا پس کیسے شمار ہو تیری نعمتوں کا اے میرے معبود کیسے بدلہ ہو تیری مہربانیوں کا اے میرے آقا اور کس طرح حساب ہو تیرے احسانوں کا اے میرے سردار یہ بھی تیری نعمت ہے جو حمد کرتے ہیں حمد کرنے والے اور تیری قدر دانی سے شکر کرنے والے شکر

لِلذُّنُوْبِ فِيْ عَفْوِكَ وَ النَّاشِرُ عَلَى الْخَاطِئِيْنَ جَنَاحَ
سِتْرِكَ وَ اَنْتَ الْكَاشِفُ لِلضُّرِّ بِيَدِكَ فَكَمْ مِنْ سَيِّئَةٍ
اَخْفَاهَا حِلْمُكَ حَتّٰى دَخِلَتْ وَ حَسَنَةٍ ضَاعَفَهَا فَضْلُكَ
حَتّٰى عَظُمَتْ عَلَيْهَا مُجَازَاتُكَ جَلَلْتَ اَنْ يُخَافَ مِنْكَ
اِلَّا الْعَدْلُ وَ اَنْ يُّرْجٰى مِنْكَ اِلَّا الْاِحْسَانُ وَ الْفَضْلُ
فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَاۤ اَوْجَبَهٗ فَضْلُكَ وَ لَا تَخْذُلْنِيْ بِمَا يَحْكُمُ
بِهٖ عَدْلُكَ سَيِّدِيْ لَوْ عَلِمَتِ الْاَرْضُ بِذُنُوْبِيْ لَسَاخَتْ
بِيْ اَوِ الْجِبَالُ لَهَدَّتْنِيْ اَوِ السَّمٰوَاتُ لَاخْتَطَفَتْنِيْ اَوِ
الْبِحَارُ لَا غْرَقَتْنِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ مَوْلَايَ
مَوْلَايَ مَوْلَايَ قَدْ تَكَرَّرَ وُقُوْفِيْ لِضِيَافَتِكَ فَلَا
تَحْرِمْنِيْ مَا وَعَدْتَ الْمُتَعَرِّضِيْنَ لِمَسْئَلَتِكَ يَا
مَعْرُوْفَ الْعَارِفِيْنَ يَا مَعْبُوْدَ الْعَابِدِيْنَ يَا مَشْكُوْرَ
الشَّاكِرِيْنَ يَا جَلِيْسَ الذَّاكِرِيْنَ يَا مَحْمُوْدَ مَنْ حَمِدَهٗ يَا
مَوْجُوْدَ مَنْ طَلَبَهٗ يَا مَوْصُوْفَ مَنْ وَحَّدَهٗ يَا مَحْبُوْبَ مَنْ
اَحَبَّهٗ يَا غَوْثَ مَنْ اَرَادَهٗ يَا مَقْصُوْدَ مَنْ اَنَابَ اِلَيْهِ يَا
مَنْ لَّا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَصْرِفُ السُّوْۤءَ اِلَّا
هُوَ يَا مَنْ لَّا يُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يُنَزِّلُ
الْغَيْثَ اِلَّا هُوَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ حَيَاۤءٍ وَ
اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ رَجَاۤءٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ
اِنَابَةٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ رَغْبَةٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ

کرتے ہیں اور تُو ہی ہے کہ گناہوں میں اپنے عفو کا سہارا دیتا ہے اور خطاکاروں کو اپنی پردہ پوشی سے ڈھانپ لیتا ہے تُو اپنے دست قدرت سے سختیاں دور کر دیتا ہے پس کتنے ہی گناہ ہیں جن کو تیری نرمی چھپائے رکھتی ہے وہ معدوم ہو جاتے ہیں اور کتنی ہی نیکیاں ہیں کہ تیرا احسان انہیں دگنا کر دیتا ہے ان پر تُو بہت زیادہ جزا دیتا ہے تُو بلند ہے اِس سے کہ تجھ سے ڈریں سوائے تیرے عدل کے اور یہ کہ آرزو رکھیں تجھ سے سوائے تیرے احسان اور بخشش کے۔ پس احسان فرما مجھ پر جسے تیرا فضل لازم کرے اور مجھے نظر انداز نہ کر اُس فیصلے پر جو تیرے عدل نے کیا ہو میرے مالک اگر زمین میرے گناہوں کو جان جاتی تو مجھے نیچے دبا دیتی یا پہاڑ مجھے پیس ڈالتے یا آسمان مجھے کھینچ لیتے یا سمندر مجھ کو ڈبو دیتے میرے مالک میرے مالک میرے مالک میرے آقا میرے آقا میرے آقا یقینا بار دیگر میں تیری مہمانی میں کھڑا ہوں پس مجھے اُس چیز سے محروم نہ رکھ جس کا وعدہ مانگنے والوں سے تُو نے کیا ہے جو تیرے ہاں آئیں اے عرفاء کے پہچانے ہوئے اے عبادت گزاروں کے معبود اے شاکرین کے مشکور اے ذکر کرنے والوں کے ہم دم اے حمد کرنے والوں کے محمود جو حمد کرے اے موجود ہر طلبگار کے لیے اے توصیف شدہ کہ جو یگانہ ہے اے محبوں کے محبوب اے پکارنے والوں کے داد رس اے توبہ کرنے والوں کے مرکز نگاہ اے وہ کہ جس کے سواء کوئی غیب کا جاننے والا نہیں اے وہ کہ جس کے سوا کوئی بدی کا معاف کرنے والا نہیں اے وہ کہ جس کے سوا کوئی کام بنانے والا نہیں اے وہ کہ جس کے سوا کوئی گناہ کا معاف کرنے والا نہیں اے وہ کہ جس کے سوا کوئی خلق کرنے والا نہیں اے وہ کہ جس کے سوا کوئی بارش برسانے والا نہیں ہے محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور مجھ کو بخش دے اے سب سے بڑھ کر بخشنے والے اے پروردگار میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں حیا درانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں امیدوارانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں توبہ کی سی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں رغبت کی سی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا

اَسْتِغْفَارَ رَهْبَةٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ طَاعَةٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ اِيْمَانٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ اِقْرَارٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ اِخْلَاصٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ تَقْوٰى وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ تَوَكُّلٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ ذِلَّةٍ وَ اَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ عَامِلٍ لَكَ هَارِبٍ مِنْكَ اِلَيْكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ تُبْ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ بِمَا تُبْتَ وَ تَتُوْبُ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مَنْ يُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ يُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ يُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَ اشْكُرْ سَعْيِيْ وَ ارْحَمْ ضَرَاعَتِيْ وَ لَا تَحْجُبْ صَوْتِيْ وَ لَا تُخَيِّبْ مَسْئَلَتِيْ يَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَ اَبْلِغْ اَئِمَّتِيْ سَلَامِيْ وَ دُعَائِيْ وَ شَفِّعْهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَئَلْتُكَ وَ اَوْصِلْ هَدِيَّتِيْ اِلَيْهِمْ كَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ زِدْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ بِاَضْعَافٍ لَا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى اَطْيَبِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

ہوں خائفانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں فرمانبردارانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں ایمان والی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اقرار والی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں خلوص والی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں پرہیزگارانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں توکل والی بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں عاجزانہ بخشش تجھ سے بخشش چاہتا ہوں بخشش چاہتا ہوں خدمتگار کی طرح جو تجھ سے ڈر کے تیری طرف بھاگا آئے پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور میری توبہ قبول فرما اور میرے والدین کی توبہ قبول فرما جیسے تُو قبول کرتا ہے توبہ اور تمام بندوں کی توبہ بھی قبول فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے وہ جسے کہا جاتا ہے بخشنے والا مہربان اے وہ جسے کہا جاتا ہے بخشنے والا مہربان اے وہ جسے کہا جاتا ہے بخشنے والا مہربان محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور قبول کر میری توبہ میرے عمل کو پاک بنا میری کوشش کو قبول فرما اور میری زاری پر رحم کر اور میری آواز نہ روک اور میری حاجت رد نہ فرما اے فریادیوں کی فریاد سننے والے میرے ائمہؑ کو میرا اسلام اور دعا پہنچا اور اُن کو میرا شفاعت کرنے والا بنا سبھی حاجات میں جو میں نے طلب کیں اور میرے ہدیہ کو اُن تک اِس طرح پہنچا دے جس طرح اُن کو پسند ہو اور یہ تحفہ جس طرح تُو پسند کرتا ہے اسے اتنے گنا بڑھا کر قبول فرما کہ تیرے سوا اسکا شمار کوئی نہ کر سکے کوئی طاقت و قوت نہیں ہے مگر خدا کی طرف سے ملتی ہے جو بلند و برتر ہے اور خدا مرسلوں میں سے پاکیزہ تر محمدؐ پر اور اُن کے پاک خاندان پر رحمت کرے۔

جب حضرت سے وداع کرنا چاہے تو وہ وداع کرتے وقت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي ابْنَ نَبِيِّكَ وَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ اجْمَعْنِيْ وَ اِيَّاهُ فِيْ جَنَّتِكَ وَ احْشُرْنِيْ مَعَهٗ وَ فِيْ حِزْبِهٖ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ

سلام ہو آپ پر اے ولی خدا رحمت خدا ہو اور اُس کی برکات، اے معبود! اِس کو میرے لیے آخری موقع قرار نہ دے جو زیارت کی میں نے تیرے نبی کے فرزند اور تیری مخلوق پر تیری حجت کی مجھے اور اُنہیں اپنی جنت میں یکجا کر دے مجھے محشور کر اُن کے ساتھ اُن کے گروہ میں شہیدوں اور نیکوں کے

حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا وَ اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ اَسْتَرْعِيْكَ وَ اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَ دَلَلْتَ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ.	ساتھ اور یہ کتنے اچھے ہم نشین ہیں آپ کو سپرد خدا کرتا ہوں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور آپ کو سلام پیش کرتا ہوں ہم ایمان رکھتے ہیں خدا و ر رسول پر اور اُس پر جو آپ لائے اور اُس کی طرف رہبری کی پس اے خدا ہمیں گواہوں میں لکھ دے۔

زیارت قدمگاہ امام (نیشاپور) اور بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا (تہران)

نیشاپور میں نقش پائے امام رضا علیہ السلام کے نام پر ایک زیارت ہے یاد رہے یہ وہ مقام ہے جہاں امام رضا علیہ السلام تشریف لائے تھے اور لوگوں سے مختصر خطاب بھی فرمایا تھا۔ یہاں ایک چشمہ بھی ہے جس کے بارے مشہور ہے کہ یہ وہ چشمہ ہے جو امام رضا علیہ السلام کے یہاں تشریف لانے کے بعد جاری ہوا تھا اگرچہ وہ چشمہ اب بند ہو چکا ہے اس کے بدلے اب ایک پمپ لگا دیا گیا ہے جس سے لوگ تبرک کے طور پر پانی لاتے ہیں۔
ایک مقام پر ایک پتھر پر دو پیروں کے نشان بنے ہوئے ہیں جس کے بارے میں شہرت یہی ہے کہ یہ نقش پائے مبارک امام رضا علیہ السلام ہیں یہ حقیقی ہیں یا کسی مصور نے تصوراتی طور پر ان کو نقش کیا ہے اس کی کوئی سند نہیں ہے لیکن جو بھی ہے ایک نسبت کا احترام کیا جانا چاہئے اس مقام پر ایک مسجد ہے جس میں یہ نقش مبارک رکھا ہوا ہے۔

اسی طرح تہران شہر میں پہاڑی پر ایک مزار بنا ہوا ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا کا مزار ہے اگرچہ یہ حقیقت نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی سند نہیں ہے اور جو بیان کیا جاتا ہے وہ بہت ضعیف و اعتراضات سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر مومنین کرام وہاں جانا چاہیں تو احترام مد نظر رہے۔

یاد رہے کہ جہاں بھی کسی مقدس مقام کی زیارت کے لئے تشریف لے جائیں اگر وہاں مسجد موجود ہو تو وہاں دو رکعت نماز تحیہ پڑھنا مستحب ہے۔

نقشہ حرم معصومہ قم سلام اللہ علیہا

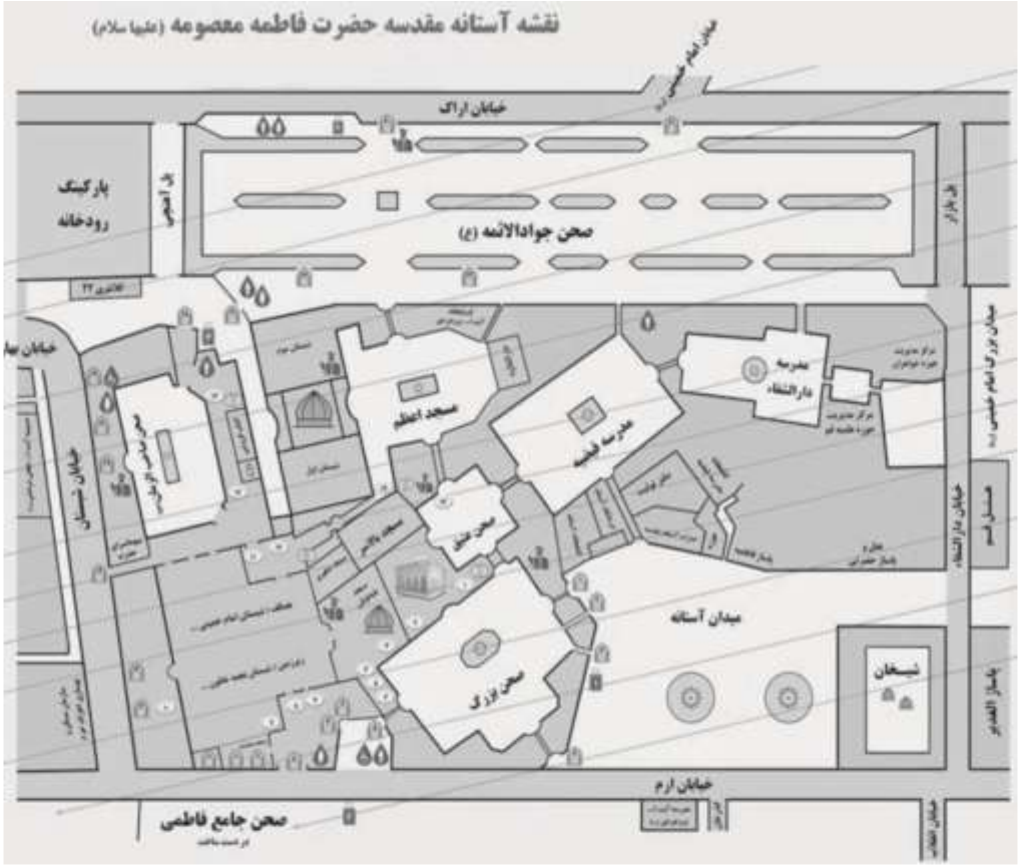

حرم معصومہ قم علیہ السلام کے مختصر اعمال

کوشش کیجیے کہ قرآن، دعاؤں اور زیارات کو ترجمے کے ساتھ سمجھ کر پڑھیں۔

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجیے۔

(2) نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھنا

(3) حرم مطہر میں جتنی دیر بھی ٹھہریں، زیارت، ذکر خدا، نماز، دعا اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہیں۔

(4) حرم مطہر سے نکلتے وقت ضریح مقدس کی طرف پشت نہ کریں۔

(5) حرم مطہر میں فضول بیٹھنے اور سونے سے پرہیز کریں۔

(6) حرم معصومہ قم میں خاندان عصمت کی کچھ خواتین مدفون ہیں لہٰذا ان سب کی زیارت کی نیت سے ایک سلام اس طرح پڑھا جائے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَابَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"

(7) "يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ" کا زیادہ سے زیادہ ورد کیجیے۔

(8) دعائے توسل کی تلاوت کیجیے۔

(9) دو رکعت نماز امام زمانہ علیہ السلام پڑھے۔

(10) دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھیں۔

مختصر حیات حضرت فاطمہ معصومہ قم سلام اللہ علیہا

آپ کی ولادت پہلی ذیقعدہ سنہ 173ھ کو مدینہ میں ہوئی۔ اور ان کی وفات 10 ربیع الثانی 201 ہجری قمری ہوئی۔ آپ کی مادر گرامی کا نام نجمہ خاتون ہے جو امام رضا علیہ السلام کی والدہ بھی ہیں۔

طاہرہ، حمیدہ، رشیدہ، تقیہ، نقیہ، اور اُخت الرضا وغیرہ آپ کے القاب ہیں۔ آپ کا مشہور ترین لقب معصومہ ہے۔

آپ کے علمی مقام کے بارے میں یوں نقل ہوا ہے کہ ایک دفعہ اہل تشیع کے کچھ افراد مدینہ میں داخل ہوئے جو امام کاظم علیہ السلام سے کچھ سوالات کے جواب دریافت کرنا چاہتے تھے لیکن آپؑ کسی سفر پر گئے ہوئے تھے۔ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے ان سوالات کے جوابات لکھ کر ان تک پہنچا دیے۔ وہ جواب لے کر مدینہ سے باہر نکلے کہ راستے میں امامؑ سے ملاقات ہوئی جب امامؑ نے ان کے سوالات اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے جوابات کو ملاحظہ فرمایا: تو تین بار فرمایا: تمہارا باپ تم پر قربان ہو جائے۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا نے شادی نہیں کی۔ ان کی شادی نہ کرنے کی ایک وجہ تقیہ ہے کیونکہ خلافت ہارون عباسی کے زمانے میں شیعوں کی نسبت سخت حالات کی وجہ سے ایسا تقیہ کا دور تھا کہ وہ اپنے امام سے سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے چہ جائیکہ ان سے شادی کی نسبت سوچا جائے۔

200ھ میں مامون عباسی نے امام علی رضا علیہ السلام کو مدینے سے "مرو" بلایا۔ 201ھ میں آپ کی بہن حضرت معصومہؑ نے اپنے بھائی کے دیدار کی خاطر "مرو" کا سفر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے اپنے بھائی کا خط دریافت کرنے کے بعد خود کو سفر کے لئے تیار کیا۔ اس سفر میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا نے اپنے خاندان اور قریبی رشتہ داروں کے ایک قافلے کے ساتھ ایران کی جانب سفر کیا۔ جب ساوہ کے مقام پر پہنچیں تو اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اس کاروان پر حملہ کیا اور ان کے ساتھ لڑائی میں آپ کے سب بھائی اور بھتیجے شہید ہو گئے۔ فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے جب اپنے سب عزیزوں کے جنازوں کو خون میں غلطاں دیکھا تو سخت بیمار ہو گئیں۔ جب آپ کی بیماری کی خبر آل سعد یعنی اشعریوں تک پہنچی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے قم تشریف لانے کی درخواست کریں۔ لیکن موسیٰ بن خزرج نے اس کام میں پہل کی اور حضرت فاطمہ معصومہؑ کی خدمت میں جا کر آپ کے اونٹ کی مہار پکڑی اور آپ کو قم کی طرف لے آئے اور اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ آپ 23 ربیع الاول کو قم میں وارد ہوئیں۔

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا 17 دن اس گھر میں عبادت اور راز و نیاز میں مشغول رہیں۔ آپ کی عبادت گاہ موسی بن خزرج کا گھر تھا جو کہ اب "بیت النور" کے نام سے مشہور ہے۔

آپ کی وفات 10 ربیع الثانی 201 ہجری 28 سال کی عمر میں ہوئی۔ بعض مورخین نے 12 ربیع الثانی نقل کی ہے۔

اہل تشیع نے آپ کی تشییع جنازہ کی اور آپ کو موسیٰ بن خزرج کی ملکیت میں بابلان نامی جگہ پر دفن کیا۔ نقل ہوا ہے کہ جب قبر تیار کی گئی اور مشورہ ہو رہا تھا کہ کون قبر میں اترے اور سب نے ایک بوڑھے شخص جس کا نام قادر تھا کو انتخاب کیا اور کسی کو اس کی طرف بھیجا ایسے میں اچانک دو نقاب پوش آئے جنھوں نے آ کر آپ کو دفن کیا اور دفن کرنے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔ اس وقت موسیٰ بن خزرج نے آپ کی قبر مبارک پر پٹ سن کی بنی ہوئی بوری کا سائبان بنایا یہاں تک کہ سن 256 میں امام جواد سلام اللہ علیہا کی بیٹی زینب بنت امام محمد تقی علیہ السلام اپنی پھوپھی کی زیارت کرنے کے لئے قم آئیں تو انہوں نے آپ کی قبر پر قبہ کی تعمیر کروائی۔

فضیلت زیارت معصومہ قم سلام اللہ علیہا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کا ایک حرم مکہ ہے، رسول خداﷺ کا حرم مدینہ ہے، امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک حرم ہے جو کہ کوفہ ہے، اور ہم اہل بیت کا حرم ہے جو کہ شہر قم ہے۔ نیز فرمایا: میری اولاد میں سے موسیٰ بن جعفر کی بیٹی قم میں وفات پائے گی۔ اس کی شفاعت کے صدقے ہمارے تمام شیعہ بہشت میں داخل ہوں گے۔

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: جس کسی نے قم میں معصومہ کی زیارت کی، گویا اس نے میری زیارت کی۔

نیز فرمایا: جو فاطمہ معصومہؑ کی زیارت اُن کے حق کو پہچانتے ہوئے کرے وہ بہشت کا حق دار ہے۔

ایک روایت میں ہے: میری نسل میں سے فاطمہ نام کی ایک خاتون قم میں مدفون ہو گی جس کی شفاعت کی بدولت تمام شیعہ جنت میں داخل ہو نگے۔

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: جو قم میں ہماری پھوپھی کی زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

علامہ محمد حسین طباطبائی فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں نے حرم معصومہ قم سے حاصل کیا ہے وہ حرم مولائے کائنات علیہ السلام سے بھی نہ حاصل کر سکا۔

کرامت

حضرت آیت اللہ مرعشی فرماتے ہیں کہ میں سردی کے موسم میں ایک شب بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہو گیا سوچا کہ حرم چلا جاؤں لیکن ناوقت اور بے موقع سمجھ کر پھر سونے کی کوشش کرنے لگا اور سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ لیا تاکہ اگر نیند بھی آنے لگے تو سو نہ سکوں۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بی بی کمرے میں داخل ہوئیں ہیں اور فرماتی ہیں کہ سید شہاب اُٹھو اور حرم جاؤ میرے بعض زائرین کڑاکے کی سردی سے جان بحق ہونے والے ہیں۔ انھیں بچاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں حرم روانہ ہو گیا وہاں پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ حرم کے دروازے پر بعض پاکستانی یا ہندوستانی زائرین ٹھنڈک کی شدت کی وجہ سے دروازے سے پشت لگائے ہوئے تھر تھرا رہے ہیں میں نے دستک دی، خادم نے میرے اصرار پر دروازہ کھول دیا ہمارے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی حرم کے اندر داخل ہو گئے اور ضریح کے کنارے زیارت اور عرض ادب میں مصروف ہو گئے میں نے بھی انہی خادموں سے پانی لے کر نماز شب کے لئے وضو کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ خاندان عصمت اپنے چاہنے والوں کو کسی حال میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے۔

زیارت معصومہ قم سلام اللہ علیہا

جب قبر کے پاس آئیں تو بی بی کے سرہانے روبقبلہ ہو کر 34 مرتبہ "اللہ اکبر"، 33 مرتبہ "سبحان اللہ"، 33 مرتبہ "الحمد للہ" کہیں اور پھر پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِيْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيْسٰی رُوْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ،	سلام ہو آدم علیہ السلام پر جو خدا کے بر گزیدہ ہیں، سلام ہو نوح علیہ السلام پر جو خدا کے نبی ہیں، سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر جو خدا کے دوست خاص ہیں، سلام ہو موسیٰ علیہ السلام پر جو خدا کے کلیم ہیں، سلام ہو عیسیٰ علیہ السلام پر جو روح خدا ہیں، آپؐ پر سلام ہو اے خدا کے رسولؐ، آپؐ پر سلام ہو کہ آپؐ خلق خدا میں بہترین ہیں، آپؐ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ
عَبْدِ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُوْلِ اللهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَ سَيِّدَيْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَ قُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا جَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَآرَّ الْاَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيَّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ
مُحَمَّدٍ النَّقِيَّ النَّاصِحَ الْاَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
نُوْرِكَ وَ سِرَاجِكَ وَ وَلِيِّ وَلِيِّكَ وَ وَصِيِّ وَصِيِّكَ وَ حُجَّتِكَ
عَلٰى خَلْقِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَ خَدِيْجَةَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ
الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ
وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ
رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَنَا وَ

اے خدا کے پسند کردہ، آپؑ پر سلام ہو اے محمد بن
عبداللہ ﷺ کہ آپؐ نبیوں کے خاتم ہیں، سلام ہو آپؑ پر
اے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
رسول خدا ﷺ کے وصی، آپؑ پر سلام ہو اے فاطمہ سلام
اللہ علیہا کہ آپؑ زنان عالم کی سردار ہیں، سلام ہو آپؑ دونوں
پر کہ آپؑ نبیؐ رحمت کے دو نواسے اور جوانان اہل جنت کے
دو سید و سردار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے علی بن الحسین علیہ
السلام کہ آپؑ عبادت گزاروں کے سردار اور اہل بصیرت کے
لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے محمد بن علی
علیہما السلام کہ آپؑ بعد از نبی علم پھیلانے والے ہیں، آپؑ پر
سلام ہو اے جعفر بن محمد علیہما السلام کہ آپؑ راست گو،
خوش کردار، امانتدار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے موسیٰ بن
جعفر علیہما السلام کہ آپؑ پاک ہیں، پاک شدہ ہیں، آپؑ پر
سلام ہو اے علی بن موسیٰ علیہما السلام کہ آپؑ رضا والے
پسندیدہ ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے محمد بن علی علیہما السلام کہ
آپؑ پرہیزگار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے علی بن محمد علیہما السلام
کہ آپؑ باصفا خیر خواہ امانتدار ہیں آپؑ پر سلام ہو اے حسن
بن علی علیہما السلام اور سلام ہو اُس امام پر جو اُن کے قائم
مقام ہوئے، اے معبود! اپنے نور پر رحمت فرما جو تیرا
چراغ، تیرے ولی کے وارث، تیرے وصی کے جانشین اور
تیری مخلوق پر حجت ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے رسول
خدا ﷺ کی دختر، آپؑ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا سلام اللہ
علیہا و خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی دختر، آپؑ پر سلام ہو
اے مومنوں کے امیر کی دختر آپؑ پر سلام ہو اے حسن و
حسین علیہما السلام کی دختر، آپؑ پر سلام ہو اے ولی خدا کی
دختر، آپؑ پر سلام ہو اے ولی خدا کی ہمشیرہ، آپؑ پر سلام ہو
اے ولی خدا کی پھوپھی، سلام ہو آپؑ پر اے موسیٰ بن جعفر
علیہما السلام کی دختر، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں
۔ آپؑ پر سلام ہو کہ خدا جنت میں ہمارے اور آپؑ کے
درمیان شناسائی کرائے، ہمیں آپؑ کے گروہ میں اٹھائے،
ہمیں آپؑ کے نبیؐ کے حوض کوثر پر وارد کرے اور ہمیں آپؑ

بَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ حَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ وَ اَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَ سَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ اللهَ اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ يَجْمَعَنَا، وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ وَاَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَ التَّسْلِيْمِ اِلَى اللهِ رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَ عَلٰى يَقِيْنِ مَا اَتٰى بِهٖ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ. اَللّٰهُمَّ وَ رِضَاكَ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَا فَاطِمَةُ اِشْفَعِيْ لِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِيْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَ تَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کے نانا کے جام کے ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھوں سیراب فرمائے، آپؑ پر خدا کی رحمتیں ہوں ۔ خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آپؑ لوگوں میں مسرت و خوشحالی دکھائے اور یہ کہ ہمیں اور آپؑ کو آپؑ کے نانا محمدؐ کے گروہ میں اکٹھا کرے اور ہم سے آپؑ کی معرفت واپس نہ لے کہ وہ حاکم ہے، قدرت والا۔ میں قرب الٰہی چاہتا ہوں آپؑ کی محبت اور آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری کے ذریعے، ہم خدا کی رضا پر راضی ہو کر بغیر دل تنگ ہونے اور تکبر کے اور اُس چیز پر یقین سے جو محمد ﷺ لائے اور اُس پر خوش رہ کر اِس طرح ہم تیری توجہ چاہتے ہیں ۔ اے ہمارے خدا! اے معبود! میں تیری رضا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہوں اے فاطمہ سلام اللہ علیہا حصول جنت میں میری سفارش کریں کیونکہ آپؑ خدا کے ہاں بڑی عزت و شان رکھتی ہیں ۔ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ میرا انجام خوش بختی پر فرما میں جس گروہ میں ہوں اُسی میں رہنے دے۔ نہیں کوئی حرکت و قوت مگر وہ جو خدائے بلند و بزرگ سے ملتی ہے۔ اے معبود! ہماری دعائیں منظور و مقبول فرما، اپنی بزرگی اپنی عزت اپنی رحمت اور اپنی پناہ کے واسطے سے۔ خدا حضرت محمد ﷺ اور اُن کی ساری آل پر درود بھیجے اور سلام بھیجے بہت بہت سلام۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

نقشہ حرم شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام

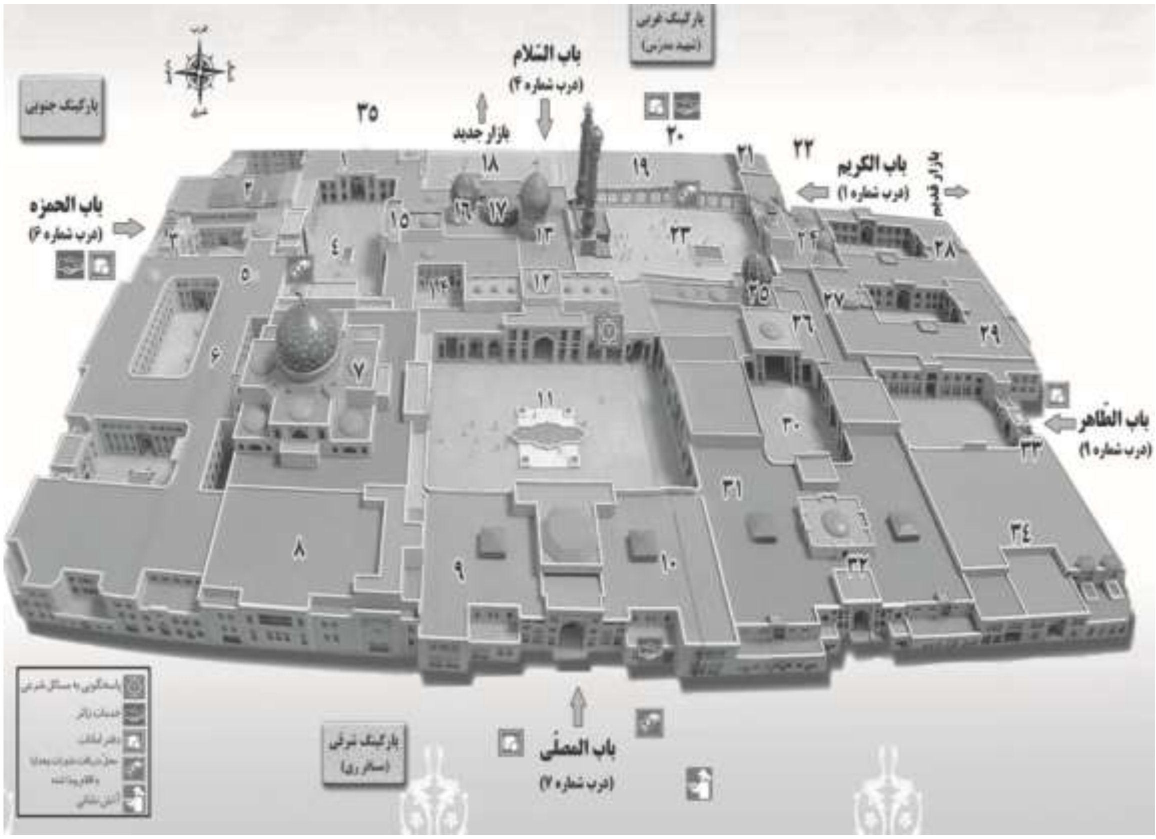

مختصر حیات شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام

عبدالعظیم حسنی بروز جمعرات 4 ربیع الثانی سن 173ھ کو ہارون الرشید کے دور میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عبداللہ بن علی قافہ اور آپ کی والدہ اسمٰعیل بن ابراہیم کی بیٹی "هیفاء" نام رکھتی تھی۔ آپ کا نسب چار پشتوں میں امام مجتبیٰ علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کی زوجہ محترمہ آپ کی چچازاد تھی ان کے بطن سے دو بچے بنام محمد اور ام سلمہ ہیں۔

آقابزرگ تہرانی نقل کرتے ہیں: عبدالعظیم حسنی نے امام رضا و امام جواد علیہما السلام کے زمانے کو درک کیا اور امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں اپنا ایمان عرض کیا اور امام ہادی علیہ السلام کے دور امامت میں ہی اس دنیا سے چلے گئے لیکن آیت اللہ خوئی نے حضرت عبدالعظیم کا امام رضا علیہ السلام کے ساتھ ہم عصر ہونے کو رد کیا ہے۔

تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبدالعظیم نے عباسی خلیفہ معتز کے ظلم وجور اور اذیت وآزار سے تنگ آکر امام ہادی علیہ السلام کے حکم پر سامرا سے شہر "ری" ہجرت کی۔

نجاشی نے احمد بن محمد بن خالد برقی کے توسط سے اس واقعے کو یوں نقل کیا ہے: حضرت عبدالعظیم وقت کے ظالم اور جابر حکمران کے ہاتھوں سے فرار کرتے

ہوئے شہر ری آئے اور وہاں پر "سکۃالموالی" نامی ایک محلے میں ایک شیعہ مؤمن کے گھر کے تہ خانے میں عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ گھر سے مخفی طور پر باہر آکر کسی قبر کی زیارت کیلئے جاتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل سے کسی شخص کی قبر ہے۔ آپ اسی تہ خانے میں زندگی گزارتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہجرت کی خبر ایک کے بعد ایک شیعوں کے کانوں تک پہنچی اور اس طرح اکثر شیعیان آپ کے وہاں رہنے سے باخبر ہو گئے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ عبد العظیم حسنی کی رحلت 15 شوال سنہ 252 ہجری کو امام ہادی علیہ السلام کے زمانے میں واقع ہوئی۔

محدث نوری کے مطابق کسی شیعہ مومن کو خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کل "عبدالجبار بن عبدالوہاب رازی" کے گھر سیب کے باغ میں میری نسل سے ایک شخص دفن ہوگا۔ اس شخص نے اس باغ کو خریدا اور اسے عبدالعظیم اور دیگر شیعوں کی اموات کے نام وقف کر دیا۔ اسی وجہ سے حرم عبدالعظیم حسنی "مسجد شجرہ" یا "مزار نزدیک درخت" کے نام سے معروف تھا۔

امام علی نقی علیہ السلام نے حضرت عبدالعظیم کے سامرا کی سفر کے دوران ان کی تصدیق کی۔ امام ہادی علیہ السلام انہیں ان الفاظ میں یاد کرتے ہیں: اے اباالقاسم! تم ہمارے برحق ولی ہو تم اسی دین کے پیروکار ہو جو خدا کے نزدیک پسندیدہ اور جسے تم نے ہم سے لیا ہے۔ خدا تمہیں دنیا اور آخرت میں اپنی گفتار میں ثابت قدم رکھے۔

ابوحماد رازی کہتے تھے کہ میں سامرا میں امام ہادیؑ کی خدمت میں وارد ہوا اور بعض حلال و حرام کے مسائل کے بارے میں سوال کیا۔ جب واپسی کا ارادہ کیا تو امام نے فرمایا: چنانچہ اگر دینی امور میں حلال و حرام کے بارے میں تمہارے اوپر کوئی مسئلہ دشوار ہو تو عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے سوال کرو اور انہیں میرا اسلام پہنچا دو۔

عبدالعظیم حسنی سے منقول احادیث کی تعداد ایک سو سے بھی زیادہ ہے۔ آپ سے کچھ کتابیں بھی اس وقت ہمارے اختیار میں ہیں جیسے کتاب "خُطب امیر المومنین" اور کتاب "یوم و لیلہ" جو ظاہراً اعمال پر مشتمل ہے جو ائمہ اطہار علیہم السلام کی احادیث میں مختلف اذکار کے ساتھ ذکر ہوئے ہیں اور ہر مکلّف دن اور رات میں مستحب یا واجب عمل انجام دے سکتا ہے۔ آپ کی ایک اور کتاب "روایات عبدالعظیم حسنی" کے نام سے معروف ہے۔

معتبر منابع میں ملتا ہے کہ ایران کے شہر تہران میں ایک تاجر تھا جو کسی مشکل میں مبتلا تھا ایک دن اس نے اپنے دوست کے سامنے اپنی مشکل کا اظہار کیا اس کے دوست نے کہا: تمہیں اپنی مشکل کے حل کے لئے شاہ عبدالعظیم سے متوسل ہونا چاہیے ان کے توسل سے ان شاء اللہ تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔ تاجر بیان کرتا ہے کہ میں نے ان سے توسل کیا لیکن میری مشکل حل نہ ہو سکی، میرے دوست نے کہا کہ تمہاری مشکل حل ہونی چاہئے تھی تم نے خلوص نیت سے توسل نہیں کیا ہوگا۔ میری مشکل اصل میں یہ تھی کہ چند سال پہلے میری مالی حالت خراب تھی اور ذریعہ معاش نہیں تھا میں تنگ دستی کی حالت میں رہتا تھا۔ ایک دن میں نے شاہ عبدالعظیم سے متوسل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ میں نے نذر مانی کہ ہر جمعرات کو چالیس ہفتے تک آپ کی زیارت کے لئے پیدل زیارت کے لئے جاؤں گا۔ انتالیس (39) ہفتے گزر گئے اور چالیسویں ہفتہ آگیا۔ سردی کا موسم تھا اور ظہر کے بعد کافی زیادہ برف باری ہوئی رات کو جب گھر پہنچا تو برف سخت ہو چکی تھی تقریباً انسان کے گھٹنوں کے برابر برف تھی میرے میرے گھر والوں کو معلوم تھا کہ مجھے آج شاہ حرم جانا ہے لہٰذا انہوں نے پوچھا کہ کیا آج رات زیارت کے لئے نہیں جائیں گے آج آخری ہفتہ ہے۔ میں کہا کہ اس برفانی رات میں شاہ عبدالعظیم بھی شاید راضی نہیں ہیں کہ میں ان کے حرم میں حاضری دوں ان شاء اللہ اگلے ہفتے جاؤں گا۔ جب میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میں ریل گاڑی شہر "رے" کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ جب شیخ صدوق کے مقبرہ کے نزدیک پہنچا تو وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور شاہ عبدالعظیم کے حرم کی طرف چلنے لگا اتنے میں میری آنکھ کھل گئی دیکھا تو آدھی رات گزر چکی تھی اور سخت ترین سردی تھی اب میں نے جان کی پرواہ کئے بغیر شاہ عبدالعظیم کے حرم جانے کا پختہ ارادہ کر لیا جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اس کے مطابق پہلے وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر سفر شروع کر دیا۔ شاہ عبدالعظیم کی زیارت کے جانے کے لئے اس وقت ریل کی پٹڑی کے ذریعے ہی جانا ممکن تھا کیونکہ بارش اور برف کی وجہ سے سارے راستے بند ہو چکے تھے ریل پٹڑی پر چلتے چلتے آخرکار حرم پہنچ گیا، تھوڑی دیر پہلے ہی دروازے کھلے تھے اذان صبح کا وقت قریب تھا، سخت سردی میں تھکاوٹ کی وجہ سے حرم کے ایک طرف بیٹھ گیا کچھ دیر بعد آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں سید کو دیکھا وہ مجھے دیکھ کر پوچھتے ہیں تمہیں کونسی

مشکل ہے میں نے اپنا ماجرا بیان کیا آپ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک لپٹا ہوا رومال نکالا اور مجھے دیا اور فرمایا کہ اس کے ذریعے روزی کسب کرو تمہاری مشکل حل ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ میں رومال پکڑ لیا اتنے میں موذن نے اذان دی جس کی آواز سن کر میں بیدار ہوگیا۔ اس خواب کو بھول چکا تھا صرف رومال کا خیال تھا کیونکہ رومال میرے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جب میں نے اس رومال کو کھولا تو اس میں بارہ سکے تھے میں اٹھا وضو کیا اور خوشی خوشی تہران آیا میں نے ان بارہ سکوں کے ذریعے روزی کمانا شروع کی اور آج میں الحمد للہ بہت خوشحال ہوں اور میرا شمار ایران کے بڑے تاجروں میں ہوتا ہے اور یہ سب کچھ ان بارہ سکوں کی برکت کی وجہ سے ہے جو شاہ عبد العظیم کے حرم سے مجھے ملے تھے۔

زیارت شاہ عبدالعظیم حسنی علیہ السلام

ان کی قبر شریف تہران کے قریب شہر "ری" میں حضرت حمزہ ابن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر کے پاس ہے ان کی زیارت بھی یہی ہے صرف "یاابالقاسم" کو نہ پڑھیں، محمد بن یحییٰ عطار سے مروی ہے، اہل ری کے وہ لوگ جو امام علی نقی علیہ السلام کے پاس آئے، ان سے مروی ہوا ہے، میں حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے پاس گیا؟ امامؑ نے فرمایا، تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا، میں نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی۔ امامؑ نے فرمایا: اگر تو عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کرتے جو تمہارے علاقے میں ہے تو تجھے وہی ثواب ملتا جو حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ہے۔

شاہ عبدالعظیم کی زیارت میں پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِيْمِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَیْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَ قُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	سلام ہو آدم علیہ السلام پر جو خدا کے برگزیدہ ہیں، سلام ہو نوح علیہ السلام پر جو خدا کے نبی ہیں، سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر جو خدا کے دوست خاص ہیں، سلام ہو موسیٰ علیہ السلام پر جو خدا کے کلیم ہیں، سلام ہو عیسیٰ علیہ السلام پر جو روح خدا ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے خدا کے رسول ﷺ، آپؑ پر سلام ہو کہ آپؑ خلق خدا میں بہترین ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے خدا کے پسند کردہ، آپؑ پر سلام ہو اے محمد بن عبداللہ ﷺ کہ آپؑ نبیوں کے خاتم ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسول خدا ﷺ کے وصی، آپؑ پر سلام ہو اے فاطمہ سلام اللہ علیہا کہ آپؑ زنان عالم کی سردار ہیں، سلام ہو آپؑ دونوں پر کہ آپؑ نبیؐ رحمت کے دو نواسے اور جوانانِ اہل جنت کے دو سید و سردار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے علی بن الحسین علیہ السلام کہ آپؑ عبادت گزاروں کے سردار اور اہل بصیرت کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے محمد بن علی علیہما السلام کہ آپؑ بعد از نبی علم پھیلانے والے ہیں، آپؑ پر سلام

يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا جَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْاَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيَّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ
مُحَمَّدٍ النَّقِيَّ النَّاصِحَ الْاَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
نُوْرِكَ وَ سِرَاجِكَ وَ وَلِيِّ وَلِيِّكَ وَ وَصِيِّ وَصِيِّكَ وَ حُجَّتِكَ
عَلٰى خَلْقِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ وَ
الطَّاهِرُ الصَّفِيُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ السَّادَةِ الْاَطْهَارِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ، اَلسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ عَلٰى ذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ الْمُطِيْعِ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ابْنَ السِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ الْمُجْتَبٰى،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بِزِيَارَتِهٖ ثَوَابُ زِيَارَةِ سَيِّدِ
الشُّهَدَآءِ يُرْتَجٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَ حَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ، وَ اَوْرَدَنَا
حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَ سَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنَا
فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَ الْفَرَجَ وَ اَنْ يَجْمَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ
جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ

ہو اے جعفر بن محمد علیہما السلام کہ آپؑ راست گو، خوش کردار، امانتدار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کہ آپؑ پاک ہیں، پاک شدہ ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے علی بن موسیٰ علیہما السلام کہ آپؑ رضا والے پسندیدہ ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے محمد بن علی علیہما السلام کہ آپؑ پرہیزگار ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے علی بن محمد علیہما السلام کہ آپؑ باصفا خیر خواہ امانتدار ہیں آپؑ پر سلام ہو اے حسن بن علی علیہما السلام اور سلام ہو اُس امام پر جو اُن کے قائم مقام ہوئے، اے معبود! اپنے نور پر رحمت فرما جو تیرا چراغ، تیرے ولی کے وارث، تیرے وصی کے جانشین اور تیری مخلوق پر حجت ہیں، آپؑ پر سلام ہو کہ آپؑ سردار ہیں پاکباز پاک تر پسندیدہ ہیں، آپؑ پر سلام ہو کہ آپؑ پاک تر سرداروں کے فرزند ہیں، آپؑ پر سلام ہو کہ آپؑ چُنے ہوئے نیکوکاروں کے فرزند ہیں، سلام ہو خدا کے رسولؐ پر اور خدا کے رسولؐ کی اولاد پر، خدا کی رحمت ہو اور اُس کی برکات ہوں، سلام ہو خدا کے نیکوکار بندے پر جو تمام جہانوں کے پروردگار اُس کے رسولؐ اور امیر المومنینؑ کا پیروکار ہے، آپؑ پر سلام ہو اے ابوالقاسم کہ آپؑ پیغمبروں کے نیک نواسے حسن مجتبیٰؑ کے فرزند ہیں، آپؑ پر سلام ہو اے وہ کہ جن کی زیارت پر سید الشہداء کی زیارت کے ثواب کی اُمید ہے، سلام ہو آپؑ پر خدا جنت میں ہمارے اور آپؑ کے درمیان شناسائی کرائے، ہمیں آپؑ کے گروہ میں اُٹھائے اور آپؑ میں سے، نبیؐ کے حوض کوثر پر وارد کرے اور ہمیں آپؑ کے نانا کے جام کے ساتھ، علیؑ بن ابی طالبؑ کے ہاتھوں سیراب فرمائے، آپؑ پر خدا کی رحمتیں ہوں، خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں میں مسرت و خوشحالی دکھائے اور ہمیں اور آپؑ کو آپؑ کے نانا حضرت محمدؐ کے گروہ میں اکٹھا کرے، وہ ہم سے آپؑ کی معرفت واپس نہ لے کہ وہ حاکم ہے قدرت میں، قربِ خدا چاہتا ہوں بواسطہ آپؑ کی محبت، آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری کے ذریعے اور رضائے خدا پر راضی رہتے ہوئے، بغیر دل تنگ ہوئے، تکبر کرنے اور اُس چیز

اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَ التَّسْلِيْمِ اِلَى اللهِ رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَ عَلٰى يَقِيْنٍ مَا اَتٰى بِهٖ مُحَمَّدٌ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِىْ، اَللّٰهُمَّ وَ رِضَاكَ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَا سَيِّدِىْ وَ ابْنَ سَيِّدِىْٓ اِشْفَعْ لِىْ فِى الْجَنَّةِ، فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِىْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّىْ مَآ اَنَا فِيْهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَ تَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ وَ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	پر یقین رکھتے ہوئے جو محمدؐ لائے ہیں، اِن چیزوں کے ذریعے ہم تیری توجہ چاہتے ہیں، اے میرے سردار، اے معبود! تیری رضا اور آخرت کی بہتری چاہتے ہیں، اے میرے سردار اور میرے سردار کے فرزند، حصولِ جنت میں میری سفارش کریں کیونکہ آپؑ خدا کے ہاں بڑی عزت و شان رکھتے ہیں، اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا انجام سعادت پر فرما، پس جس گروہ میں ہوں اُسی میں رہنے دے اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر وہ جو بلند و بزرگ خدا سے ملتی ہے۔ اے معبود! ہماری دعائیں قبول و منظور فرما، اپنی بزرگی، اپنی عزت، اپنی رحمت اور اپنی بخشش کے ذریعے اور خدا حضرت محمدؐ اور اُن کی ساری آل پر درود بھیج اور سلام بہت بہت سلام، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

نقشہ مسجد جمکران

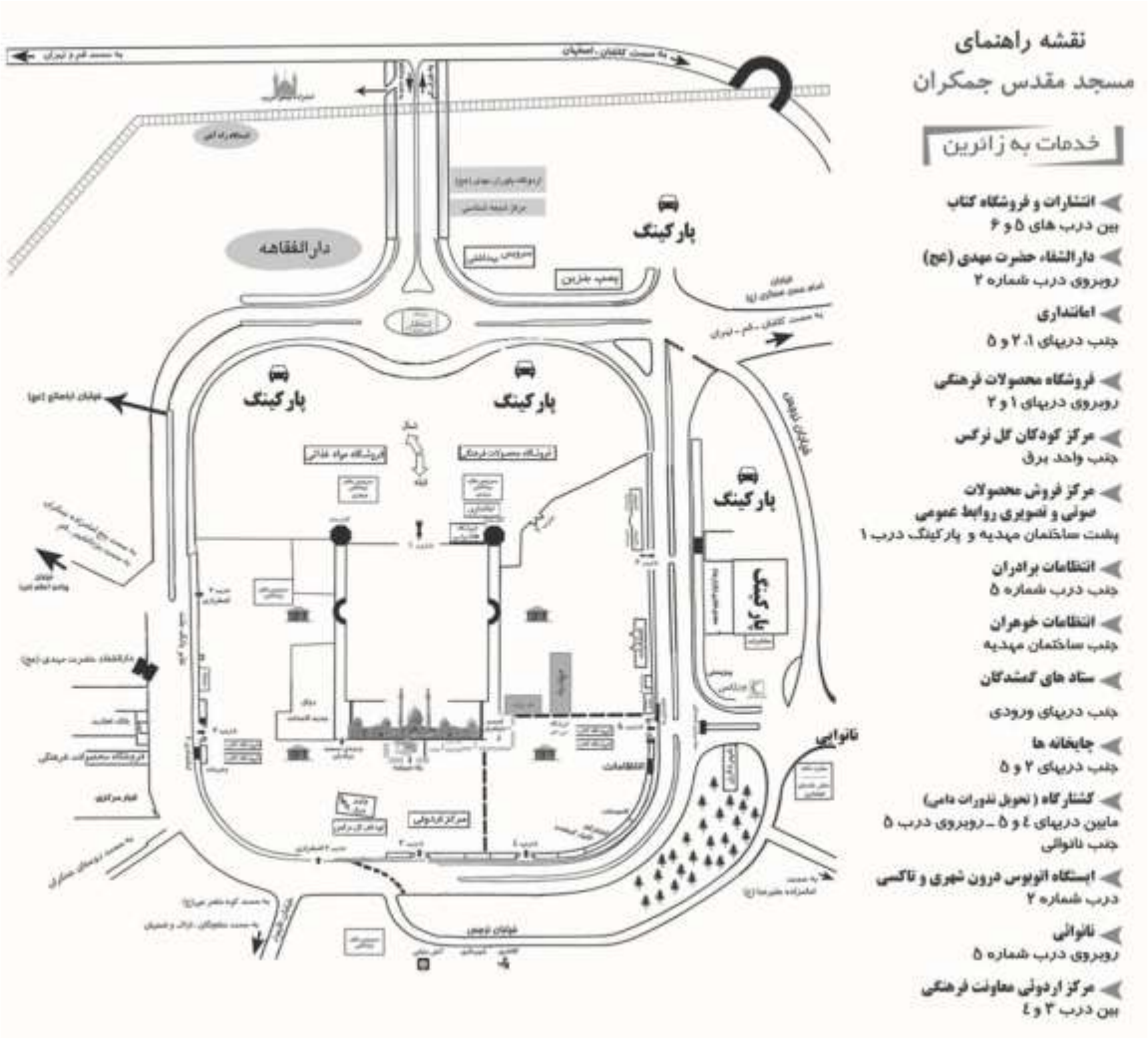

مسجد جمکران کا تعارف

یہ مسجد پہلے مسجد قدمگاہ کے نام سے مشہور تھی اور پھر کیونکہ یہ جمکران نام کے دیہات کے ساتھ ہے، اس لئے مسجد جمکران کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اسی طرح حضرت مہدی(عج) کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے اسے مسجد صاحب الزمان بھی کہتے ہیں۔

جمکران ماضی میں ایک اہم دیہات تھا اور اس کا نام قم کی تاریخی کتاب (چوتھی صدی) میں کئی بار ذکر ہوا ہے۔ حسن بن محمد قمی کے بقول، جمکران قم کا پہلا دیہات تھا۔

قم کی تاریخ میں، اشعریوں کی کوفہ سے اس شہر ہجرت سے پہلے قم میں پہلی مسجد جو دوسری صدی کے اوائل میں بنائی گئی، وہ مسجد جمکران تھی، خطاب اسدی

نے اس کی بنیاد رکھی اور وہ اکیلا اس مسجد میں پڑھتا تھا۔
مدرسی طباطبائی نے احتمال دیا ہے کہ یہ یہی مسجد جمکران جواب ہے یہ وہی خطاب اسدی کی مسجد ہے اور کوفہ میں قیام مختار کے وقت، اور غاضریہ میں ساکن قبیلہ بنی اسد کے لوگ جو کہ وہاں سے بھاگ جمکران آئے اس کے بعد، یہ مسجد مشہور ہوئی۔
محدث نوری نے جنۃ الماوی میں نقل کیا ہے، کہ حسن بن مثلہ جمکرانی کہتا ہے: منگل کی رات، ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۳۹۳ھ۔ق کو کچھ لوگ میرے گھر کے دروازے پر آئے اور مجھے نیند سے جگا کر کہا: امام زمان علیہ السلام نے تمہیں بلایا ہے۔ وہ مجھے اسی جگہ جہاں پر اب مسجد جمکران ہے لے آئے، امام نے مجھے میرے اپنے نام سے آواز دی اور فرمایا: جاؤ حسن مسلم جو کہ اس زمین میں کھیتی باڑی کرتا ہے اسے کہو: یہ شریف زمین ہے اور حق تعالیٰ نے اس سرزمین کو انتخاب کیا ہے اور اس کے بعد یہاں پر زراعت نہ کرے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا مجھے کوئی دلیل چاہیے ہے ورنہ لوگ میری بات کا یقین نہیں کریں گے، آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اس حکم کو انجام دو، ہم اس کے لئے نشانی بھی قرار دیں گے اور اسی طرح سید ابوالحسن (قم کے ایک عالم) سے کہو کہ اس زمین پر مسجد تعمیر کرے۔ اور جعفر کاشانی کے ریوڑ سے ایک بھیڑ خرید کر اسی مکان پر قربانی کرنا اور اس کا گوشت کو بیماروں میں تقسیم کرو، جو بیمار اس گوشت کو کھائے گا، حق تعالیٰ اسے شفا دے گا۔ امام نے ایک خاص نماز کا حکم بھی دیا۔
صبح اسی رات والی جگہ پر گیا اور وہاں پر کچھ زنجیروں کو مشاہدہ کیا جو کہ مسجد کی حدود کو دکھار ہی تھیں جیسے امام (ع) نے فرمایا تھا، اس کے بعد قم سید ابوالحسن کے پاس گیا اور جب اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا، تو اس کے خادم نے کہا: آیا تم جمکران سے آئے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! خادم نے کہا: سید سحری سے تمہاری انتظار میں ہے۔ سید نے میرا احترام کیا اور کہا: اے حسن بن مثلہ میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا:
جمکران سے حسن بن مثلہ تمہارے پاس آئے گا، وہ جو کچھ کہے اس پر اعتماد کرنا۔ اس کے بعد میں نے گذشتہ رات والا ماجرہ بیان کیا۔ ہم دونوں جمکران کی طرف چلے، جعفر کاشانی کے ریوڑ کو دیکھا، ایک بھیڑ میری طرف دوڑ کر آگئی، جعفر نے قسم اٹھائی کہ یہ بھیڑ میرے ریوڑ میں نہ تھی اور آج تک میں نے اسے نہیں دیکھا ہے، بہر حال اس بھیڑ کو مسجد والی جگہ پر لائے اور ذبح کیا اور اس کے گوشت کو جس بیمار نے تناول کیا اسے شفا ملی۔ اس کے بعد سید ابوالحسن نے اس جگہ ایک مسجد بنائی جس کی چھت لکڑی کی تھی۔
اس مسجد کے بارے میں کسی بھی تاریخی ماخذ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

مسجد جمکران کی نماز

بیان کئے گئے قول کے مطابق امام زمان علیہ السلام نے حسن بن مثلہ سے فرمایا: لوگوں کو کہو اس مقام کی طرف رغبت پیدا کریں اور اسے عزیز سمجھیں اور اس مقام پر چار رکعات نماز ادا کریں۔
پہلی دو رکعات: مسجد کے احترام کی نیت سے ہے، ہر رکعات میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سات مرتبہ سورۂ توحید احد پڑھی جائے اور رکوع و سجود کے ذکر کو سات مرتبہ پڑھا جائے۔
دوسری دو رکعات: دو رکعات امام زمان علیہ السلام کی نیت سے ہے، پہلی رکعات میں سورۂ حمد شروع کریں اور جب "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" پر پہنچیں تو اسے سو (100) بار دہرائیں اور اس کے بعد سورۂ حمد مکمل کریں اور سورۂ توحید ایک بار قرائت کریں اور پھر رکوع میں جائیں اور سات مرتبہ ذکر "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ" کو سات بار پڑھیں اور پھر سجدے میں جائیں اور ذکر "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ وَبِحَمْدِهِ" کو سات بار دہرائیں۔
دوسری رکعات کو بھی اسی ترتیب کے ساتھ بجالائیں، نماز کے سلام کے بعد ایک بار ذکر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھیں اور ساتھ ہی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھیں اور اس کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

مختصر اعمال حرم جناب زینب سلام اللہ علیہا

کوشش کیجیے کہ قرآن، دعائیں اور زیارات کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں

(1) آدابِ حرم کے لئے صفحہ 20 اور دعا کے لئے صفحہ 96 کی طرف رجوع کیجیے۔

(2) دعائے توسل کی تلاوت کیجیے۔

(3) زیارت جامعہ کبیرہ پڑھنا۔

(4) نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھنا

(5) دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھیں۔

(6) ایک تسبیح درود اور ایک تسبیح جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھنا۔

(7) دو رکعت نماز امام زمانہ علیہ السلام پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ حمد کی تلاوت کے دوران "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" سو (100) مرتبہ ذکر رکوع و سجود سات سات مرتبہ پڑھے جائیں۔

(8) استغاثہ جناب زینب سلام اللہ علیہا برائے حاجات کی قبولیت، رزق میں برکت، شادی کے جلد ہونے، بیماری کی شفایابی کیلئے باوضو ہو کر قبلہ رخ ہو کر جائے نماز پر بیٹھ جائیں - 2 رکعت نماز ہدیہ جناب زینبؑ پڑھیں، سات (7) مرتبہ صلوات پڑھیں، سات (7) مرتبہ یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ پڑھیں، سات (7) مرتبہ يَاشَافِيْ كُلِّ مَرِيْضٍ پڑھیں، سات (7) مرتبہ يَاغَفُوْرُ يَاوَدُوْدُ پڑھیں، سات (7) مرتبہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَازَيْنَبُ بِنْتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہیں، تین (3) مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں، سات (7) مرتبہ سورۂ حمد پڑھیں، یہ سب کو پڑھ کر جناب سیدہ زینبؑ کو ہدیہ کریں۔اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَوْلَاتَنَا اُمِّ الْمَصَآئِبِ زَيْنَبَ بِنْتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اِسْتَجِبْ لَنَا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَ ارْحَمْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے معبود! ہماری سردار مصیبتیں سہنے والی جناب زینب بنت امیر المومنین سلام اللہ علیہا کے صدقے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقے ہماری دعاؤں کا جواب دے اے عالمین کے پروردگار، اور ہم پر رحم فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے جلد ظہور، ملت تشیع میں اتحاد و اتفاق اور مومنین و مومنات کی حاجات کی قبولیت کے لئے دعا کریں۔

یہ اعمال کسی بھی دن، کسی بھی وقت اور کہیں بھی انجام دیے جا سکتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ نماز فجر یا نماز مغربین کے بعد پڑھے جائیں۔

شادی میں جلدی اور آسانی پیدا کرنے کیلئے آیت اللہ سید صادق روحانی فرماتے ہیں کہ 40 دن تک تنہائی میں نماز جعفر طیار، نماز امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے بعد زیارت عاشورہ پڑھیں اور ہر شب جمعہ کو نصف شب کو 14000 مرتبہ یا جس قدر استطاعت ہو "یا علی" کا ورد کریں اور سادات کو کچھ پیسے ہدیہ دیں اور اس عمل کو جناب زینبؑ کو ہدیہ کریں۔

مختصر حیات حضرت زینب سلام اللہ علیہا

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے والد گرامی امیر المومنین علی علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپ کا نام زینب ہے روایات کے مطابق حضرت زینبؑ کا نام پیغمبر خداﷺ نے رکھا نیز کہا گیا کہ آپؐ نے علیؑ اور زہراؑ کی بیٹی کو وہی نام دیا جو جبرائیل خدا کی طرف سے لائے تھے۔ آپؑ کے مشہور القاب عقیلۂ بنی ہاشم، عالمہ غیر معلّمہ اور شریکۃ الحسین ہیں۔ آپؑ پانچ جمادی الثانی 5 یا 6 ہجری کو مدینہ میں پیدا ہوئیں اور اتوار کی رات 15 رجب 63 ہجری کو اپنے شریک حیات عبداللہ بن جعفر کے ہمراہ سفر شام کے دوران وفات پا گئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔

حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی راتوں کی عبادت کا حال یہ تھا کہ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی نماز تہجد کو ترک نہیں کیا۔ خدا کے ساتھ حضرت زینبؑ کا ارتباط و اتصال کچھ ایسا تھا کہ امام حسینؑ نے روز عاشورا آپ سے وداع کرتے ہوئے فرمایا: میری بہن! نماز شب میں مجھے مت بھولنا۔

حضرت زینبؑ صبر و استقامت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ آپ زندگی میں اتنے مصائب سے دوچار ہوئیں کہ تاریخ میں آپ کو ام المصائب کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ کربلا میں جب اپنے بھائی حسینؑ کے خون میں غلطاں لاش پر پہنچی تو آسمان کی طرف رخ کرکے عرض کیا: بار خدایا! اپنی راہ میں ہماری اس چھوٹی سی قربانی کو قبول فرما۔

کوفہ اور دارالامارہ میں حضرت زینبؑ اور امام سجادؑ کے خطبات، عبداللہ بن عفیف ازدی اور زید بن ارقم کے اعتراضات نے کوفہ کے عوام میں جرأت پیدا کردی یوں ظالم حکمران کے خلاف قیام کا راستہ ہموار ہوا کیونکہ کوفہ والے حضرت زینبؑ کا خطبہ سننے کے بعد نادم و پشیمان ہوگئے اور خاندان عصمت و طہارت کے قتل کا بدنما داغ جو اُن کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ بن گیا تھا کو مٹانے کیلئے راہ کسی راہ حل تلاش کرنے لگے یوں ایک نئے جوش و جذبے کے ساتھ آخر کار مختار کی قیادت میں خون حسین ابن علی علیہما السلام کے انتقام کے لئے قیام کیا۔ اسیروں کے اس قافلے نے مختصر سے عرصے میں اس شہر کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی۔ امام سجاد علیہ السلام اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے خطبوں کے ذریعے صراحت و وضاحت کے ساتھ بنی امیہ کے جرائم کو بے نقاب کیا جس کے نتیجے میں ایک طرف سے شامیوں کی اہل بیتؑ دشمنی، محبت میں بدل گئی اور دوسری طرف سے یزید کو عوامی غیظ و غضب کا سامنا کرنا پڑا تب یزید کو معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کی شہادت سے نہ صرف اس کی حکومت کی بنیادیں مضبوط نہیں ہوئی بلکہ اس کی بنیادیں کھوکھلی ہونے شروع ہو گئی تھیں۔

جناب زینب سلام اللہ علیہا شام کو فتح کرکے پہلے اربعین پر شہید کربلا کو پرسہ دینے کربلا پہنچیں۔

زیارت حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِ ﷺ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ اَلسَّلَامُ	سلام ہو آپؑ پر اے رسول خداﷺ کی بیٹی، سلام ہو آپؑ پر اے دختر نبی خداﷺ، سلام ہو آپؑ پر اے دختر حضرت محمد مصطفیٰﷺ، سلام ہو آپؑ پر اے دختر سردار انبیاء و مرسلین کی، سلام ہو آپؑ پر اے دختر ولی اللہ کی، سلام ہو آپؑ پر اے دختر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی، جو سردار اوصیا و صدیقین ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی جو سردار ہیں تمام خواتین عالم کی، سلام

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اُخْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اَيَّتُهَا
السَّيِّدَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الدَّاعِيَةُ الْخَفِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الْعَالِمَةُ الْغَيْرُ الْمُعَلَّمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَهِيْمَةُ
الْغَيْرُ الْمُفَهَّمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَهْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الْمَغْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَكْرُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الْمَاْسُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا صَاحِبَةَ الْمُصِيْبَةِ
الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَبُ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعِصْمَةُ الصُّغْرٰى اَشْهَدُ اَنَّكِ كُنْتِ
صَابِرَةً شَاكِرَةً مُّجَلَّلَةً مُّعَظَّمَةً مُّكَرَّمَةً مُّحَدَّثَةً مُّخَدَّرَةً
مُّوَقَّرَةً فِيْ جَمِيْعِ حَالَاتِكِ وَ مُنْقَلَبَاتِكِ وَ مُصِيْبَاتِكِ وَ
بَلِيَّاتِكِ وَ اِمْتِحَانَاتِكِ حَتّٰى فِيْٓ اَشَدِّهَا وَ اَمَرِّهَا وَ هِيَ وَ
اللهِ وُقُوْفُكِ فِي الْمَكَانِ وَ اَخُوْكِ الْعَطْشَانُ وَ مَصْرُوْعٌ فِيْ
عُمْقِ الْحَآئِرِ مِنْ كَثْرَةِ جِرَاحَاتِ السَّيْفِ وَ السِّنَانِ وَ
الشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ اُحْزُنَاهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْكِ يَا
بِنْتَ الزَّهْرَآءِ وَ بِنْتَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَشْهَدُ اَنَّكِ قَدْ
نَصَحْتِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لِفَاطِمَةَ وَ

ہو آپؑ پر اے خواہر حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کی جو سردار ہیں تمام جوانان اہل جنت کے، سلام ہو آپؑ پر اے مالکہ، اے طیب وطاہرہ، سلام ہو آپؑ پر اے خفیہ دعوت حق دینے والی، سلام ہو آپؑ پر اے متقی و پرہیزگار، سلام ہو آپؑ پر اے راضی برضا اور پسندیدہ خدا، سلام ہو آپؑ پر اے جاننے والی بغیر کسی کے تعلیم دیئے ہوئے، سلام ہو آپؑ پر اے سمجھنے والی بغیر کسی کے سمجھائے ہوئے، سلام ہو آپؑ پر اے مظلومہ، سلام ہو آپؑ اے رنج اٹھانے والی، سلام ہو آپؑ پر اے غم میں بسر کرنے والی، سلام ہو آپؑ پر اے صدیقہ، سلام ہو آپؑ پر اے کرب والم اٹھانے والی، سلام ہو آپؑ پر اے اسیر بلا، سلام ہو آپؑ پر اے بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کرنے والی، سلام ہو آپؑ پر اے زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا، سلام ہو آپؑ پر اے عصمت صغریٰ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ بہت بڑی صابرہ و شاکرہ، جلالت، عظمت اور کرامت والی ہیں، فرشتوں سے ہم کلام ہوئیں، پردہ نشین باوقار ہیں، تمام حالات میں اور انقلابات میں مصیبتوں اور آزمائشوں میں اور امتحانات میں حتیٰ کہ اپنے سخت سے سخت اور تلخ سے تلخ حالات میں، خدا کی قسم موجود ہونا آپؑ کا اِس مقام پر جہاں آپؑ کا پیاسا بھائی پڑا ہوا تھا نشیب میں اور جو تلوار اور نیزوں کے زخموں سے چور تھا اور شمر ملعون اُس جناب کے سینۂ اقدس پر تھا ہزار ہزار افسوس اُس جناب پر اور آپؑ پر اے دختر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا و دختر خدیجہ کبریٰ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؑ نے اخلاص پیش کیا اللہ کے لئے اور اُس کے رسول کے لئے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لئے اور حسن مجتبیٰ اور حسین علیہما السلام شہید کربلا کے لئے اور اُن کی نصرت فرمائی آپؑ نے اپنے قلب وزبان سے اور ایسا جہاد فرمایا آپؑ نے راہِ خدا میں اپنی زبان سے جو حق ہے جہاد کا، پس کتنی اچھی بہن ہیں آپؑ حضرت امام حسینؑ کی اور کس قدر اچھے بھائی ہیں آپؑ کے حضرت ابوعبداللہ الحسین

الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ نَصَرْتِهِمْ بِقَلْبِكِ وَ لِسَانِكِ وَ جَاهَدْتِ فِي اللهِ بِلِسَانِكِ حَقَّ جِهَادِهٖ فَنِعْمَةُ الْاُخْتُ اَنْتِ لِلْحُسَيْنِ وَ نِعْمَ الْاَخُ لَكِ اَبُوْ عَبْدِاللهِ صَلٰوةُ اللهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْكُمَا وَ عَلٰى مَنْ اَحَبَّكُمَا وَ نَصَرَكُمَا وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكِ فَضَرَبَتْ كِعَابِ الرِّمَاحِ عَلٰى اَعْضَآئِكِ وَ حَرَّقَتْ خِيَامَكِ وَ اَسَرَتْ عِيَالَكِ اَمْ سَمِعَتْ بِذٰلِكِ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَ لَمْ تَحْزَنْ يَا سَيِّدَتِيْ وَ مَوْلَاتِيْ اَنَا زَآئِرُ اَخِيْكِ الْحُسَيْنِ وَ زَآئِرُكِ وَ مُحِبُّكُمَا وَ مُعِيْنُكُمَا فَاشْفَعِيْ لِيْ وَ لِاٰبَآئِيْ وَ اُمَّهَاتِيْ وَ اَجْدَادِيْ بِحَقِّكِ وَ بِحَقِّ جَدِّكِ الْمُصْطَفٰى وَ اَبِيْكِ الْمُرْتَضٰى وَ اُمِّكِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَ اَخِيْكِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى وَ الْحُسَيْنِ شَهِيْدِ بِكَرْبَلَآءِ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنَ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَ التَّنْزِيْلِ جَمِيْعًا وَّ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

صلوات خدا ہو اور اِس کا سلام ہو آپؑ دونوں پر اور اُن پر جو آپؑ دونوں کے دوست اور ناصر ہیں اور لعنت خدا ہو اُس گروہ پر جس نے آپؑ کے سر اقدس سے چادر مقنع چھین لیا اور نوک سناں سے اُپ کے جسم مطہر کو اذیت پہنچائی اور آپؑ کے خیام میں آگ لگائی اور آپؑ کے بچّوں کو قید کرلیا اور اُس گروہ پر بھی جس نے آپؑ کی مصیبتوں کو سنا اور اِس پر خوش ہوا اور رنجیدہ نہ ہوا، اے میری مالکہ اور سیدہ میں آپؑ کے بھائی حضرت امام حسینؑ کا اور آپؑ کا زائر ہوں، محب ہوں، ناصر ہوں، پس شفاعت کیجئے، آپؑ میری اور میرے باپ کی اور میری ماں کی اور میرے دادا کی، قسم آپؑ کو اپنے حق کی اور اپنے جد حضرت محمد مصطفٰیؐ اور اپنے پدر بزرگوار حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام اور اپنی والدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور اپنے بھائی حضرت حسن مجتبٰی اور حسین علیہما السلام شہید کربلا کے حق کی، سلام ہو آپؑ حضرات پر اے اہل بیت نبوت اور معدن رسالت اور اے ملائکہ کے آنے جانے کے محل اور اے منزل وحی و احکام خداوندی آپؑ سب پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔

زیارت سیّدتی و مولاتی بنت صغیرہ حضرت سیّد الشہداءؑ

ان کا روضہ قبرستان دمشق میں ہے۔ نام میں اختلاف ہے اور وہاں سکینہؑ مشہور ہے۔ جب روضہ پر پہنچے تو کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ سُلْطَانِ الْاَوْصِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَاحِبِ الْحَوْضِ وَ لِلّوَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ عَرَجَ اِلَى السَّمَآءِ وَ وَصَلَ اِلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ الْهُدٰى وَ سَيِّدِ الْوَرٰى وَ

سلام ہو آپ پر اے دختر رسول خداؐ، سلام ہو آپ پر اے دختر سلطان اوصیاء، سلام ہو آپ پر اے دختر مالک حوض کوثر و علم کی، سلام ہو آپ پر اے دختر صاحب معراج کی جو پہنچا منزل قاب قوسین اور ادنٰی پر، سلام ہو آپ پر اے دختر نبی ہدایت کی اور سردار خلق بندوں کو نجات دینے والے کی ضلالت اور ہلاکت سے، سلام ہو آپ پر اے دختر بزرگ ترین خلق کی بااعتبار حسب کے،

مُنْقِذِ الْعِبَادِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ الرَّدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَكْرَمِ الْعَالَمِيْنَ حَسَبًا وَّ اَفْضَلِهِمْ نَسَبًا وَّ اَجْمَلِهِمْ مَنْظَرًا وَّ اَسْخَاهُمْ كَفًّا اَشْجَعِهِمْ قَلْبًا وَّ اَكْمَلِهِمْ حِلْمًا وَّ اَكْثَرِهِمْ عِلْمًا وَّ اَثْبَتِهِمْ اَصْلًا وَّ اَعْلَاهُمْ ذِكْرًا وَّ اَثْنَاهُمْ ذُخْرًا وَّ اَحْمَدِهِمْ وَ صْفًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ شَرُفَتْ بِهٖ مَكَّةُ وَ مِنٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ بَحْرِ الْعُلُوْمِ وَ كَهْفِ الْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ وُّلِدَ فِي الْكَعْبَةِ وَ زُوِّجَ فِي السَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ سُلْطَانِ الْاَوْصِيَآءِ وَ سَيِّدِ الْاَوْلِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ ثَارِ اللّٰهِ وَ ابْنِ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِضْعَةَ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَكِيْنَةُ بِنْتَ اُمِّ رَبَابٍ وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الصَّغِيْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْكَرِيْمَةُ النَّبِيْهَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الشَّهِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْبَعِيْدَةُ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْاَسِيْرَةُ فِي الْبُلْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ بِاِمْتِحَانِ الْعَظِيْمَةِ وَ فِدَا نَفْسَهَا لِاَبِيْهَا بَعْدَ مُكَالَمَاتٍ جَلِيْلَةٍ وَّ قَالَتْ اَبْ يَآ اَبْ مَنِ الَّذِيْ اَيْتَمَنِيْ

افضل خلق کی باعتبار نسب کے اور حسین ترین خلق کی باعتبار طلعت کے اور سخی ترین کی باعتبار عطا کے، اُس کی بیٹی جو شجاع ترین خلق ہے باعتبار قلب کے اور کامل ترین خلق ہے باعتبار حلم کے سب سے زیادہ ہے علم میں اور سب سے زیادہ پائیدار باعتبار اصل کے اور سب سے زیادہ بلند بہ اعتبار ذکر کے اور سب سے زیادہ قابل تعریف باعتبار مجموعہ اوصاف کے اور سب سے زیادہ قابل تعریف ہے باعتبار وصف کے، سلام ہو آپ پر اے دختر اُس بزرگوار کی جس سے مکہ اور منٰی نے شرف پایا، سلام ہو آپ پر اے دختر بحر علوم کی فقیروں کے جائے پناہ کی، سلام ہو آپ پر اے دختر اُس بزرگوار کی جو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور جن کی تزویج آسمان میں ہوئی، سلام ہو آپ پر اے دختر شاہ اوصیاء اور سردار اولیاء کی، سلام ہو آپ پر اے دختر اُس بزرگوار کی جس کے خون کا طالب خدا ہے، سلام ہو آپ پر اے دختر حضرت سید الشہداء کی، سلام ہو آپ پر اے پارۂ جگر اُس بزرگوار کی جو سردار ہے تمام جوانان جنت کا، سلام ہو آپ پر اے دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی جو سردار ہیں تمام خواتین عالم کی، سلام ہو آپ پر اے دختر جناب خدیجہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی جو اُم المومنین ہیں، سلام ہو آپ پر اے جناب سکینہ دختر جناب اُم رباب کی، رحمت خدا ہو آپ پر اور برکات ہوں، سلام ہو آپ پر اے متقی اور پرہیزگار بی بی، سلام آپ پر اے وہ بی بی جو کمسنی ہی میں فاضلہ تھیں، سلام ہو آپ پر اے بزرگی اور شان والی شہزادی، سلام ہو آپ پر اے وہ مظلومہ و ظلم کے ساتھ شہید کی گئی، سلام ہو آپ پر اے غریب الوطن بی بی، سلام ہو آپ پر اے وہ بی بی جو قید کرکے دربدر پھرائی گئی، سلام ہو آپ پر اے امتحان عظیم میں اور آزمائش میں کامیاب ہونے والی شہزادی اور جس نے اپنے نفس کو اپنے باپ قربانی کر دیا بعد بہترین تقریر کرنے کے اور کہا: بابا، اے بابا! کس ظالم نے مجھے اِس کمسنی میں یتیم

عَلٰی صِغَرِ سِنِّیْ اَبِ یَآ اَبِ مَنِ الَّذِیْ قَطَعَ وَرِیْدَكَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَّاتَتْ مِنْ شِدَّةِ الشَّوْقِ فِیْ مَحَبَّةِ سَیِّدِ الشُّهَدَآءِ وَ قَامَتْ قِیَامَةُ اَهْلِ الْبَیْتِ بِمَوْتِهَا فِیْ خَرَابَةِ الشَّامِ وَ هِیَ مَوْضَعُ الْمِحْنَةِ وَ الْبَلَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّحِقَتْ اِلٰی جَدِّهَا فِیْ دَارِ الْكَرَامَةِ وَ اللِّقَآ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه.	کر دیا، بابا، اے بابا! کس ظالم نے آپ کی رگِ گردن کو قطع کیا، سلام ہو اُس شہزادی پر جو محبت حضرت سید الشہداءؑ میں مر گئی اور جس کے انتقال سے اہل بیت اطہارؑ میں قیامت برپا ہوئی خرابہَ شام میں اور یہ وہی مقام امتحان و آزمائش، سلام ہو اُس بی بی پر جو ملحق ہوئی اپنے جد بزرگوار اور اپنے پدر عالی مقدار سے جنت میں اور رحمت خدا ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

حضرت حجر ابن عدی و دیگر شہداء

حجر بن عدی بن جبلہ کندی، حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کے صحابی، مولا علی علیہ السلام کے با وفا شیعہ اور کوفہ کے بزرگان میں سے تھے۔ انہوں نے مختلف جنگوں من جملہ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آخرکار مولا علی علیہ السلام کی امامت و ولایت کے دفاع میں معاویہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

مسعودی کے مطابق وہ پہلے مسلمان تھے جو فتوحات کے وقت مرج عذراء میں داخل ہوئے اور اسے فتح کیا، اسی طرح وہ پہلے مسلمان تھے جنہیں معاویہ کے حکم پر دمشق میں شہید کیا گیا۔

حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی وجہ سے امام حسین علیہ السلام، کوفہ کے مومنین اور خود معاویہ کے بعض قریبی ساتھیوں نے معاویہ پر کھل کر تنقید کی۔

جب حجر اور ان کے ساتھی دمشق سے 12 میل کے فاصلے پر مرج عذراء نامی مقام پر پہنچے تو معاویہ نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا، حجر اور دوسرے چھ افراد کو حضرت علی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کے بدلے میں اپنی جان بچانے کا موقع دیا گیا لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور شہید ہونے کیلئے تیار ہوگئے۔

حجر اور اس کے ساتھیوں نے شہادت سے پہلی رات کو عبادت میں گزاریں اور حجر نے شہادت سے پہلے بھی دو رکعت نماز پڑھی۔

۲ مئی ۲۰۱۳ء کو شامی حکومت کے ساتھ برسرپیکار دہشت گرد گروہ جبہۃ النصرۃ نے حجر بن عدی کے مزار کو منہدم کر دیا۔ ان کا مزار شریف دمشق سے ۳۶ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان کی زیارت درج ذیل ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَیُّهَا الشُّهَدَآءُ الصَّابِرُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَیُّهَا الْاَتْقِیَآءُ الصَّالِحُوْنَ صَبَرْتُمْ عَلٰی عَظِیْمِ الْبَلَآءِ حَتّٰی قُتِلْتُمْ فِیْ حُبِّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ وَ فُزْتُمْ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مَعَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ	سلام ہو آپ پر اے شہداء جو صبر کرنے والے ہیں، سلام ہو آپ پر اے متقی و صالح لوگو، آپ نے صبر کیا عظیم بلا پر یہاں تک کہ آپ کو سید الاوصیاء (مولا علیؑ) کی محبت میں قتل کر دیا گیا اور آپ لوگ بلند درجات پر فائز ہوگئے انبیاء اور رسولوں اور شہداء اور صدیقوں کے ساتھ، پس کتنا عظیم ہے آپ لوگوں کا مقام اور کتنا بلند رتبہ ہے آپ

الشُّهَدَآءِ وَ الصِّدِّيقِيْنَ فَمَآ اَعْظَمَ مَقَامَكُمْ وَ اَجَلَّ رُتْبَتَكُمْ صَبَرْتُمْ عَلٰى حَدِّ السُّيُوْفِ وَ شُرْبِ الْحُتُوْفِ وَ لَمْ تَبْرَؤُوْا مِنِ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ لَا ضَعُفْتُمْ وَلَا وَهَنْتُمْ وَ اٰثَرْتُمُ الدَّارَ الْبَاقِيَةَ عَلَى الدَّارِ الْفَانِيَةِ حَتّٰى قُتِلْتُمْ صَبْرًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَنُصْرَةِ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ غَيْرَ نَاكِلِيْنَ وَلَا خَآئِفِيْنَ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ وَ ظَلَمَكُمْ وَ اسْتَحَلَّ مِنْكُمُ الْمَحَارِمَ وَ ضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اللهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ اَنْصَارَ الْاِسْلَامِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ رَزَقَنَا اللهُ مُرَافَقَتَكُمْ مَعَ الْاَبْرَارِ فِيْ جِوَارِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ مَعَ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

لوگوں کاآپ لوگوں نے صبر کیا تلوار کی ضرب پر اور موت کا شربت پینے پر اور رسول خدا (ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام ہو) کے چچا زاد بھائی سے برائت کا اظہار نہیں کیااور آپ لوگوں نے کمزوری نہیں دکھائی اور سستی نہیں کیااور آخرت کے گھر کو دنیا کے ختم ہو جانے والے گھر پر ترجیح دی حتیٰ کہ آپ لوگوں کو قتل کر دیا گیا اللہ کی راہ میں صبر کرتے ہوئے اور رسول خدا (ان پر اور ان کی آپ پر درود و سلام ہو) کے چچازاد بھائی کی نصرت پر صبر کیا آپ شہد ہوئے صبر کرتے ثواب طلب کرتے ہوئے پیچھے نہ ہٹتے ہوئے اور بغیر خوف کے، پس اللہ لعنت کرے ان پر جنھوں نے آپ کو قتل کیااور آپ پر ظلم کیااور آپ کی ہتک حرمت کو حلال جانا اور اپنے شدید عذاب کو اب کے لئے دوگنا کر دے۔ سلام ہو آپ لوگوں پر اے اللہ کے مددگارو، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول (ان پر اور ان کی آپ پر درود و سلام ہو) کے مددگارو، سلام آپ لوگوں پر اے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مددگارو اور اسلام کے مددگارو، سلام ہو آپ لوگوں پر کہ آپ نے صبر کیا پس کتنا اچھا ہے آخرت کا گھر، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ لوگوں کی رفاقت کی توفیق عطا فرمائے، نیک لوگوں کے ساتھ نبی مختار ﷺ کے جوار میں آئمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہو اور سلام ہو آپ سب پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

حضرت ہابیل

ہابیل حضرت آدم و حضرت حوا علیہا السلام کا چھوٹا بیٹا تھا جسے قابیل نے قتل کر دیا۔ پیشے کے لحاظ سے ہابیل بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ آپ کی قبر دمشق کے ساتھ کلومیٹر دور زبیادانی کے پہاڑوں پر واقع ہے۔ آپ کی قبر اکیس فٹ طویل ہے۔ یہ مقام لبنانی سرحد کے قریب واقع ہے۔

اُمّ کلثوم بنت حضرت علی علیہا السلام

جناب ام کلثوم؛ امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام و حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے بعد مولا علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی چوتھی اولاد تھیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کو سنہ 6 ہجری لکھا گیا ہے۔ البتہ بعض مؤرخین کسی سال کی تعیین کئے بغیر یوں لکھتے ہیں کہ ان کی ولادت پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا دور تھا۔

بعض مؤرخین آپ کو واقعہ کربلا میں حاضر خواتین میں شمار کرتے ہیں اور آپ سے منسوب خطبات اور گفتگو بعض منابع میں نقل ہوئی ہیں۔

حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا ۲۳ ربیع الثانی ۶۲ھ کو اس دنیا سے رحلت فرما گئیں۔ آپ کی قبر دمشق کے قبرستان میں ہے دمشق میں جس عمارت میں جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کی قبر بیان کی جاتی ہے آپ کی قبر مبارک بھی اسی عمارت میں ہے۔ آپ کی زیارت درج ذیل ہے:

زیارت اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمَوْلُوْدِ فِیْ بَیْتِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ بِنْتِ اَشْرَفِ اَنْۢبِیَآءِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ وَلِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُصْطَفَیْنِ الْاَخْیَارِ وَ رَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ وَلِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَآ اُخْتَ وَلِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا عَمَّةَ وَلِیِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَآ اُمَّ كُلْثُوْمَ بِنْتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الرَّشِیْدَةُ الْجَلِیْلَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَالِمَةُ الْعَامِلَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الرَّضِیَّةُ الْمَرْضِیَّةُ،	سلام ہو نبیوں کے سردار حضرت محمد ابن عبد اللہ ﷺ پر، سلام ہو مومنوں کے امیر پر جو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں، سلام ہو جناب فاطمہ زہراؑ پر جو خدا کے نبیوں میں سب سے افضل کی دختر ہیں سلام ہو حسنؑ و حسینؑ پر جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور اللہ کے ولی ہیں، سلام ہو ائمہؑ پر جو ہدایت یافتہ ہیں، چنے گئے ہیں نیک ہیں اور اللہ کی رحمت نازل ہو، سلام ہو آپ پر اے وصیوں کے سردار اور متقیوں کے امام کی دختر، سلام ہو آپ پر اے خدا کے ولی کی دختر، سلام ہو آپ پر اے خدا کے ولی کی بہن، سلام ہو آپ پر اے خدا کے ولی کی پھوپھی، سلام ہو آپ پر اے ام کلثوم بنت امیر المومنین اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو آپ پر اے بزرگ سیدہ، سلام ہو آپ پر اے صاحب فضیلت جو ہدایت یافتہ ہیں سلام ہو آپ پر اے وہ علم رکھنے والی جو عمل کرنے والی ہیں، سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جو خدا سے راضی ہے اور خدا اس سے راضی ہے، سلام ہو آپ پر اے حلم والی کریمہ، سلام ہو آپ پر خدا جنت میں ہمارے اور آپ کے درمیان شناسائی کرائے اور ہمیں آپ کے گروہ میں اٹھائے اور ہمیں آپ کے نانا کے جام سے علی ابن ابی طالب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَلِيْمَةُ الْكَرِيْمَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ وَسَقَانَا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِّنْ يَّدِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا اَسْئَلُ اللهَ اَنْ يُّرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَ الْفَرَجَ وَ اَنْ يَّجْمَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَنْ لَّا يَسْلُبْنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَ التَّسْلِيْمِ اِلَى اللهِ رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَّ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَّ عَلٰى يَقِيْنِ مَآ اَتٰى بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ، اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَاسَيِّدَتِيْ يَآ اُمَّ كُلْثُوْمَ اِشْفَعِيْ لِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللهِ شَاْنًا عَظِيْمًا وَّ شَفَاعَةً مَّقْبُوْلَةً. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِيْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تُسْلَبْ مِنِّيْ مَآ اَنَا فِيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَ تَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.	کے ہاتھوں سیراب فرمائے، خدا ان دونوں پر اپنی رحمت فرمائے۔ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں میں مسرت و خوشحالی دکھائے اور ہمیں اور آپ کو آپ کے نانا محمد (ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام ہو) کے گروہ میں اکٹھا کرے خدا رحمت نازل فرمائے ان پر اور ان کی آل پر اور ہم سے آپ کی معرفت واپس نہ لے کہ وہ قدرت والا حاکم ہے، میں قرب الٰہی چاہتا ہوں آپ کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کے ذریعے اور ہم خدا کی رضا پر راضی ہو کر بغیر دل تنگ ہوئے اور تکبر کے اور اس چیز پر یقین رکھتے ہوئے جو حضرت محمد ﷺ لائے، خدا رحمت کرے ان پر اور ان کی آل پر، اس طرح ہم تیری توجہ چاہتے ہیں اے ہمارے مولا، اے معبود! تیری رضا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہوں۔ اے میری سردار اے اُمّ کلثوم! حصول جنت میں میری سفارش کریں کیونکہ آپ خدا کے ہاں عزت و شان رکھتی ہیں، ایسی شفاعت بررگاہ الٰہی میں مقبول ہو۔ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ میرا انجام خوش بختی پر فرما، پس میں جس گروہ میں ہوں اسی میں رہنے دے نہیں کوئی طاقت و قوت مگر وہ جو خدائے بلند و بزرگ کے پاس ہے۔ اے معبود! ہماری دعائیں منظور و مقبول فرما اپنی بزرگی اور اپنی عزت اور اپنی رحمت اور اپنی پناہ کے واسطے سے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور خدا حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجے بہت بہت سلام۔

زیارت وداع اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ الْاَنْبِيَآءِ،	سلام ہو آپ پر اے نبیوں میں سب سے افضل کی دختر، سلام ہو آپ پر اے اوصیاء میں سب سے زیادہ کریم کی دختر، میں آپ کو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَكْرَمِ الْاَوْصِيَآءِ اَسْتَوْدِعُكِ اللهَ وَ اَسْتَرْعِيكِ وَ اَقْرَءُ عَلَيْكِ السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَةِ اُمِّ كُلْثُوْمَ عَلَيْهَا سَلَامُ اللهِ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَوْدَ اَبَدًا مَّآ اَبْقَيْتَنِيْ وَ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ فَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهَا وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِهَا وَ شَفَاعَةِ جَدِّهَا وَ اَبِيْهَا وَ اُمِّهَا وَ اَخِيْهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهَا عِنْدَكَ وَ مَنْزِلَتِهَا لَدَيْكَ اِغْفِرْلِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	خدا کے حوالے کرتا ہوں اور اس کی پناہ میں دیتا ہوں اور آپ پر سلام بھیجتا ہوں۔ اے معبود! میری اس زیارت کو ام کلثومؑ کی آخری زیارت قرار نہ دے۔ ان پر خدا کا سلام ہو، پس میں تجھ سے بار بار پلٹ کر آنا ے کی توفیق طلب کرتا ہوں جب تک زندہ ہوں اور جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں تو مجھے ان کے زمرے میں محشور فرما اور مجھے ان کی، ان کے نانا، ان کے بابا، ان کی والدہ اور ان کے بھائی کی شفاعت میں داخل فرما اپنی رحمت کے ذریعہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے میرے رب! اس حق اور منزلت کے وسیلہ سے جو ان کو تیرے حضور حاصل ہے میری اور میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات کی مغفرت فرما اور ہمیں دنیا میں بہتری اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما، اپنی رحمت کے ذریعہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

حضرت اُم سلمہ (زوجہ پیغمبرؐ)

آپ پیغمبر اکرم ﷺ کی زوجہ اور ام المومنین ہیں۔ آپ کا شمار پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت کے ابتدائی ایام میں اسلام لانے والی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ نے پیغمبر اکرم ﷺ کے حکم سے جعفر بن ابی طالبؑ کی سرپرستی میں کچھ دیگر مسلمانوں کے ساتھ حبشہ مہاجرت کی۔

پیغمبر اکرم ﷺ سے شادی سے پہلے بھی ان کی شادی ہو چکی تھی، پہلے شوہر کی وفات کے بعد ہجرت کے چوتھے سال پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔ ام سلمہ ہمیشہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہمراہی کی کوشش کرتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد بھی ان کا شمار اہل بیت علیہم السلام کا دفاع کرنے والوں میں ہوتا تھا۔ جیسے کہ انہوں نے میراث پیغمبر اکرم ﷺ کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حق کا دفاع کیا۔

اہل بیت علیہم السلام سے انہیں اس قدر شدید محبت اور عقیدت تھی کہ امام حسین علیہ السلام کے بچپن میں ہی آپ کی تربت ان کو دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد حتیٰ یزید کے دور حکومت میں بھی امام حسین علیہ السلام پر عزاداری کرتی تھیں۔

حضرت فضہؓ (کنیز سیدہؑ)

جناب فضہ اصالتاً نوبیہ کی رہنے والی تھیں، نوبیہ ایک شہر ہے جو جنوب سوڈان یا جنوب مصر و شرق نیل میں واقع تھا۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز ہیں اور پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں یہ نام دیا تھا۔ ان کا نام حسنین علیہما السلام کی ولادت، آیت اطعام کے نزول کے واقعہ اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے سلسلہ میں وارد ہونے والی روایات کے ضمن میں آتا ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے نے جناب فضہؓ کو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی مدد کے لئے کنیزی کے لئے بخشا تھا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے خانہ داری کو اپنے اور فضہ کے درمیان تقسیم کیا؛ اس طرح سے کہ ایک دن آپ اور ایک دن فضہ گھر کے کاموں کو کیا کرتی تھیں۔ حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے بعد جناب فضہؓ؛ حضرت علی علیہ السلام کی کنیزی میں آ گئیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے ابو ثعلبہ حبشی سے ان کی شادی کرائی۔ ان دونوں سے ایک بیٹا ہوا۔ ابو ثعلبہ کے مرنے کے بعد فضہ نے ابو ملیک غطفانی سے شادی کی اور اس شادی کے بعد ان کے بیٹے کا (جو سابق شوہر سے تھا) انتقال ہو گیا۔ ابو ملیک سے شادی کے بعد فضہ کے کئی بچے ہوئے۔ شہرۃ بنت مسکۃ بنت فضہ، جن سے ایک کرامت بھی نقل ہوئی ہے، ان کی پوتی ہیں۔

فضہ نے تقریباً بیس سال تک قرآن کے ذریعہ گفتگو کی اور بات کرنے والوں کو قرآن کی آیات سے جواب دیتی تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ وہ واقعہ کربلا میں بھی موجود تھیں۔

شام میں دمشق کے قریب باب الصغیر نامی قبرستان میں ایک قبر فضہ کے نام سے منسوب موجود ہے۔ جو عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے منسوب قبر سے تھوڑا آگے کی طرف اور قبرستان کے مغربی حصہ کے آخر میں واقع ہے۔ قبر پر ایک حجرہ اور چھوٹا سا سبز گنبد موجود ہے اور اس کی دیواریں سنگ سیاہ سے تعمیر ہوئی ہیں۔

شہر کربلا (عراق) میں ایک مقام شیر اور فضہ کے نام سے موجود ہے۔

دمشق کے دیگر مقامات زیارت

(۱) حضرت ام حبیبہ علیہا السلام
(۲) مقام حضرت زینب سلام اللہ علیہا
(۳) حضرت عبداللہ ابن امام زین العابدین علیہ السلام
(۴) حضرت ام کلثوم بنت امام علی علیہا السلام
(۵) حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین علیہا السلام
(۶) حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار علیہ السلام
(۷) حضرت بلالؓ (مؤذن رسول اللہؐ)
(۸) حضرت فضہ علیہا السلام (کنیز سیدہؑ)
(۹) حضرت عبداللہ ابن امام جعفر صادق علیہ السلام
(۱۰) حضرت میمونہ بنت امام حسن علیہا السلام
(۱۱) حضرت حمیدہ بنت مسلم بن عقیل علیہا السلام
(۱۲) حضرت اسماء بنت عمیس (زوجہ جعفر طیارؓ)

(۱۳) مقام سرہائے شہدائے کربلا
(۱۴) قبر پیغمبر خدا حضرت یحییٰ علیہ السلام
(۱۵) مصلی امام زین العابدین علیہ السلام

اطراف دمشق کی زیارات

(۱) اصحاب کہف
(۲) قتل گاہ و قبر حضرت ہابیل
(۲) حضرت حجر بن عدی

زیارت امامزادگان

شیخ عباس قمی نے امامزادوں کی زیارت کے لئے دو زیارتیں ذکر کی ہیں ہم اختصار کی خاطر ایک زیارت کو یہاں ذکر کر رہے ہیں۔ جب بھی آپ کسی امام زادے کی زیارت کے لئے تشریف لے جائیں تو مندرجہ ذیل زیارت پڑھ سکتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْكَ الْمُرْتَضٰى الرِّضَا، اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَةِ شُفَعَآئِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَوْلِيَآئِيْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَى الْعِظَامِ النَّاخِرَةِ اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَ وُلَاةِ الْحَقِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِيْفُ الطَّاهِرُ الْكَرِيْمُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ مُصْطَفَاهُ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّهٗ وَ مُجْتَبَاهُ وَ اَنَّ الْاِمَامَةَ فِيْ وُلْدِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ نَعْلَمُ ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ، وَ نَحْنُ لِذٰلِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَ فِيْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ.	سلام ہو آپ کے نانا مصطفیؐ پر، سلام ہو آپ کے بابا مرتضیٰؑ پر جو پسندیدہ ہیں، سلام ہو دونوں سرداروں حسنؑ اور حسینؑ پر، سلام ہو بی بی خدیجہؑ جو سردار جنان عالم کی والدہ ہیں، سلام ہو فاطمہ زہراؑ پر جو پاک ائمہؑ کی ماں ہیں، سلام ہو صاحب فخر اشخاص پر جو علوم کے چھلکتے سمندر ہیں، جو آخرت میں میرے سفارشی اور بوسیدہ ہڈیوں میں روح کی واپسی کے وقت میرے مددگار ہیں، وہ لوگوں کے امامؑ اور حق کے ولی ہیں، آپ پر سلام ہو اے وہ جو بزرگ شخصیت پاک ہیں، عزت والے ہیں، میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اُس کے برگزیدہ بندے ہیں نیز علیؑ اُس کے ولی اور پسندیدہ ہیں یقینا تا قیامت امامت اُن کی اولاد میں رہے گی، ہم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں ہم اِس بات پر یقین رکھتے ہیں اور اُن کی مدد کے لیے کوشاں ہیں۔

ادعیہ مختلفہ و تعقیبات نماز پنجگانہ

دعاخیر وخوبی برائے دین ودنیا

اَللّٰھُمَّ امْدُدْلِیْ فِیْ عُمْرِیْ وَ اَوْسِعْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وَ اَصِحَّ لِیْ جِسْمِیْ وَ بَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَ اکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَمْحُوا اللهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ.	بارالٰہا! میری عمر کو زیادہ فرما، میری روزی میں وسعت عطا کر، میرے بدن کو تندرست رکھ، میری مرادوں کو پورا فرما، اگر میں بدبخت ہوں تو میری قسمت کو پلٹ دے، مجھے اچھوں میں شمار فرما، اِس لئے کہ تُو نے اپنی کتاب قرآن میں جس کو تو نے اپنے نبیؐ پر نازل کیا ہے، رحمتیں ہوں تیری اُس نبی پر اور اُس کی آل پر، کہا ہے کہ خدا جو چاہتا ہے، مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور خدا ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔

دعائے مختصر عافیت

جو مومن چاہتا ہے کہ اسکا حشر محمد وآل محمد علیہم السلام کے ساتھ ہو اور وہ حضرات کرام موت، برزخ، قیامت، حساب اور صراط وغیرہ جیسے اہم مواقع پر خاص طور سے اس پر نظر رحمت فرمائیں تو اس دعا کو ہر نماز فریضہ کے بعد ایک دفعہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ عَافِیَةٍ وَّ بَلَآءٍ، وَ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّ مُنْقَلَبٍ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَاھُمْ وَ مَمَاتِیْ مَمَاتَھُمْ، وَ اجْعَلْنِیْ مَعَھُمْ فِی الْمَوَاطِنِ کُلِّهَا وَ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ معبود! مجھے راحتوں اور مصیبتوں میں محمد وآل محمد علیہم السلام کے ساتھ قرار دے اور مجھے ہر سکون اور اضطراب میں محمد وآل محمد علیہم السلام کی معیت نصیب فرما، بارِالٰہا! میری زندگی ان کی زندگی سے وابستہ کر اور میری موت اُن کی موت کے ساتھ ہو اور مجھ کو ہر منزل اور موقع پر اُن کے ساتھ رکھنا اور ہم میں اور اُن میں کہیں جدائی نہ ہو، بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دعائے طلب حاجت

منقول ہے کہ دعائے ذیل ہی کی بدولت جناب آصف بن برخیا نے حضرت سلمان علیہ السلام کی خواہش پر چشم زدن میں تخت بلقیس حاضر کر دیا تھا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اسی دعا کے ساتھ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اگر خلوص دل کے ساتھ اس دعا کی تلاوت کی جائے تو ان شاء اللہ لازمی طور پر قبول ہو گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ الطَّاهِرُ الۡمُطَهَّرُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرَضِيۡنَ عَالِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ الۡمَنَّانُ ذُو الۡجَلَالِ وَ الۡاِكۡرَامِ اَنۡ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنۡ تَفۡعَلَ بِيۡ كَذَا وَ كَذَا.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ خداوندا! میں تجھ سے اِس لئے سوال کرتا ہوں کہ تُو ہی ہمارا معبود ہے تُو زندہ عالم کو سنبھالنے والا، پاک، مطہر آسمانوں اور زمینوں کا نور، حاضر اور غائب کا جاننے والا، بزرگ و برتر ہے۔ تُو ہی منان اور عظمت و بزرگی کا مالک ہے، خدایا! محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے مقاصد کو پورا فرما (اپنی حاجات بیان کیجیے)

کذا و کذا کہنے کی بجائے اپنی حاجات بیان کیجیے۔

دعا برائے حصول امن از بلیات و وسعت رزق

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ عَالِمٌ بِسَرَآئِرِنَا فَاَصۡلِحۡهَا، وَ اَنۡتَ عَالِمٌ بِحَوَآئِجِنَا فَاقۡضِهَا وَ اَنۡتَ عَالِمٌ بِذُنُوۡبِنَا فَاغۡفِرۡهَا وَ اَنۡتَ عَالِمٌ بِاَعۡدَآئِنَا فَاَهۡلِكۡهُمۡ وَ اَنۡتَ عَالِمٌ بِاَمۡرَاضِنَا فَاشۡفِهَا وَ اَنۡتَ عَالِمٌ بِمُهِمَّاتِنَا فَاكۡفِهَا يَا كَافِيَ الۡمُهِمَّاتِ يَا قَاضِيَ الۡحَاجَاتِ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ خدایا! تُو ہمارے مخفی امور سے خوب واقف ہے، پس اِس کو درست فرمادے، خدایا! تُو مطلع ہے ہماری حاجات سے، پس ان کو پورا فرما اور تُو واقف ہے ہمارے گناہوں سے، پس ان کو بخش دے، تُو جانتا ہے ہمارے دشمنوں کو پس اُن کو ہلاک فرما، تُو واقف ہے ہماری بیماریوں سے پس شفا عطا فرما، تُو جانتا ہے ہماری ضرورتوں کو پس اِن کو پورا فرما، اے بڑے بڑے امور کو پورا کرنے والے اور حاجتوں کو بر لانے والے اپنی رحمت کے واسطے سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پانچ فوائد کی دعا

مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں، رزق میں برکت ہوتی ہے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، لوگوں کی نظروں میں عزت و توقیر ہوتی ہے اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں اس دعا کو پڑھنے سے پہلے تین مرتبہ سورۂ حمد کو پڑھنا چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ اَمَامِيۡ وَ فَاطِمَةُ بِنۡتُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ فَوۡقَ رَاۡسِيۡ وَ اَمِيۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلِيُّ بۡنُ اَبِيۡ طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول پر اور اُن کی آل پر اللہ کا درود ہو (جو) میرے آگے ہیں اور فاطمہ رسولؐ کی بیٹی (جو) میرے سر پر ہیں اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کے رسول کے وصی میرے دائیں اور حسنؑ و حسینؑ، علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ،

عَلَيۡهِ عَنۡ يَمِيۡنِيۡ وَ الۡحَسَنُ وَ الۡحُسَيۡنُ وَ عَلِيٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ جَعۡفَرٌ وَ مُوۡسٰى وَ عَلِيٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ وَ الۡحَسَنُ وَ الۡحُجَّةُ الۡمُنۡتَظَرُ اَئِمَّتِيۡ صَلَوَاتُ اللهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيۡهِمۡ عَنۡ شِمَالِيۡ وَ اَبُوۡذَرٍّ وَّ سَلۡمَانُ وَ الۡمِقۡدَادُ وَ حُذَيۡفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ اَصۡحَابُ رَسُوۡلِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنۡهُمۡ مِنۡ وَّرَآئِيۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ حَوۡلِيۡ وَ اللهُ رَبِّيۡ تَعَالٰى شَاۡنُهٗ وَ تَقَدَّسَتۡ اَسۡمَاۤؤُهٗ مُحِيۡطٌ بِيۡ وَ حَافِظِيۡ وَ حَفِيۡظِيۡ وَ اللهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُحِيۡطٌ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ فِيۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ فَاللهُ خَيۡرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرۡحَمُ الرَّاحِمِيۡنَ. يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكۡبَرُ وَ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ بِرَبِّ الۡكَرِيۡمِ وَ هُوَ الۡوَلِيُّ النَّدِيۡمُ يَا وَاحِدُ.	حسنؑ اور حجت منتظر صاحب زمانؑ میرے امام، اِن پر اللہ کی رحمتیں ہوں (جو) میرے بائیں طرف ہیں، ابوذر، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور اصحاب رسولؐ کے ساتھی اللہ اِن سے راضی ہو (جو) میرے پیچھے ہیں اور فرشتے اُن پر سلام ہو (جو) میرے ہر طرف ہیں اور اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اُس کی شان، اُن کے نام پاکیزہ اور اُس کی نعمتیں ظاہر ہو گئیں، میرا احاطہ کرنے والا، میرا حفاظت کرنے والا اور نگران ہے، اور اللہ تعالیٰ اِن سب کا احاطہ کرنے والا ہے بلکہ وہ قرآن مجید لوح محفوظ میں ہے، پس اللہ بہترین حفاظت کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے علیؑ، اے علیؑ، اے علیؑ، اے علیؑ،، اے علیؑ، اے علیؑ، اے علیؑ، اللہ پاک ہے اور سب حمد اللہ کے لیے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بزرگ تر ہے اور نہیں ہے کوئی خوف اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے بزرگ و برتر اللہ کے۔ باعزت پروردگار کی قسم! اور وہ بڑا سرپرست ساتھی ہے اے یکتا۔

آٹھ آیتوں کا عمل

سورۂ حج میں خاص آٹھ آیتیں ہیں اور بہشت کے دروازے بھی آٹھ ہیں اور ان آٹھ آیتوں کا ورد کرنے سے ان شاء اللہ آٹھ دروازے اس کے لیے کھل جائیں۔ ان آیتوں کے کلمات کے اعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہر ایک نبی ایک کلمہ ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو خدا کا کلمہ فرمایا گیا ہے جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا ان آیتوں میں اسمائے حسنیٰ چالیس ہیں ۔ جو بھی ان آٹھ آیتوں کو پڑھے گا وہ جنات کے اثرات بد اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا، اس کے لیے ظاہر و باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے، اور ہر گز ہر گز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ پہنچ پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی اور زمانے کے بادشاہ اور دین کے بزرگ اس کے مددگار رہیں گے جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا وہ اس کے لیے کوشش کرے گا اور کام اس کی مرضی کے مطابق پورا ہوگا، دشمنوں اور حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی اس کی مرضی سے چلیں گے اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور تمام سفر کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔ ان آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

پہلے گیارہ مرتبہ "یَآ اَللّٰہُ" کہیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ اے روزی دینے والے بہتر، اے دانا، اے بردبار، اے معاف کرنے

يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَفُوُّ يَا
غَفُوْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا عَلِيُّ يَا كَبِيْرُ يَا لَطِيْفُ
يَا خَبِيْرُ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا رَؤُفُ يَا رَحِيْمُ اِفْتَحْ
لِيْ بَابَ رَحْمَتِكَ وَ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّ
مَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

والے، اے بخشنے والے، اے سننے والے، اے دیکھنے والے، اے بلند، اے قدرت والے، اے لطف والے، اے خبر رکھنے والے، اے بے نیاز، اے تعریف کے لائق، اے مہربان، اے رحیم، میرے لیے کھول دے اپنی رحمت کے دروازے کو، میرے لیے میرے معاملے میں نکلنے کا راستہ پیدا کر اور کشادگی عطا کر، اپنی رحمت کے صدقے میں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے اللہ! اپنی رحمت کاملہ نازل کر اپنی تمام مخلوق سے بہترین محمد ﷺ اور اُس کی پاکیزہ آل پر۔

اس کے بعد ان آٹھ آیات کی تلاوت کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ٥٨ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ٥٩ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا
عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ
غَفُوْرٌ ٦٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ٦١ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ٦٢ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ٦٣ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ٦٤ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ
وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٦٥

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔

اور جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت اختیار کی پھر وہ مارے گئے یا مر گئے انہیں اللہ یقیناً اچھی روزی سے ضرور نوازے گا اور رزق دینے والوں میں یقیناً اللہ ہی بہترین ہے۔ (58) وہ ایسی جگہ میں انہیں ضرور داخل فرمائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور اللہ یقیناً بڑا دانا، بڑا بردبار ہے۔ (59) یہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے جتنا سخت برتاؤ اُس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اُس پر زیادتی بھی کی جائے تو اللہ اُس کی ضرور مدد فرمائے گا، بتحقیق اللہ بڑا درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔ (60) ایسا اِس لیے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ (61) یہ اِس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اِس کے سوا جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ بڑا برتر (62) کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو (اِس سے) زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟ اللہ یقیناً بڑا مہربان، بڑا باخبر ہے۔ (63) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور اللہ ہی بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔ (64) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز کو مسخر کر دیا ہے اور وہ کشتی بھی جو سمندر میں بحکم خدا چلتی ہے اور اسی نے آسمان کو تھام رکھا ہے کہ اُس کی اجازت کے بغیر وہ زمین پر گرنے نہ پائے، یقیناً

	اللہ لوگوں پر بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ (65)

دعائے وسعت رزق

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دن یا رات میں کسی بھی وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تو اسے ایسے طریقے سے روزی عطا فرمائے گا کہ اس کے گمان میں بھی نہ ہو گا بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھیں اور دعا کے بعد تین مرتبہ درود پڑھے دعا یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَالۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ اَسۡئَلُكَ بِاِسۡمِكَ الۡعَظِیۡمِ الۡاَعۡظَمِ اَنۡ تَرۡزُقَنِیۡ رِزۡقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحۡمَتِكَ یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ اے اللہ، اے اللہ، اے رب، اے رب، اے رب، اے زندہ، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، اے جلالت و بزرگی والے، میں سوال کرتا ہوں تیرے اُس نام کے واسطے سے جو عظیم اور عظیم ترین ہے کہ تو مجھے بکثرت رزق حلال اور پاکیزہ عطا فرما، اپنی رحمت کے سبب سے، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعائے مجرب و عجیب التاثیر

یہ دعا حفاظت از آفات و بلیات، حادثات و سحر شر شیاطین و جن و انس کیلئے اور آگ میں جلنے سے بچانے کیلئے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَامَنۡ لَّا یَعۡلَمُ اِلَّا ھُوَ، یَامَنۡ لَّا یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ اِلَّا ھُوَ، یَا مَنۡ لَّا یَصۡرِفُ السُّوۡٓءَ اِلَّا ھُوَ، یَا مَنۡ لَّا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا ھُوَ، یَامَنۡ لَّا یُحۡیِی الۡعِظَامَ الۡمَوۡتٰی اِلَّا ھُوَ، ھُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الۡبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ، وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ وَ مَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا، وَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَ بِحَقِّ الۡوَاحِدِ الۡاَحَدِ الصَّمَدِ الۡفَرۡدِ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ اے وہ جس کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں جانتا، اے وہ جس کے سوا کاموں کی تدبیر عمدہ طریقے پر کوئی انجام نہیں دے سکتا، اے وہ جس کے سوا بلاؤں کو کوئی نہیں بھگا سکتا، اے وہ جس کے سوا کوئی گناہ کو معاف نہیں کر سکتا، اے وہ جس کے سوا مردے کی ہڈیوں میں کوئی جان نہیں ڈال سکتا، وہ اول سے ہے اور آخر تک رہے گا اور وہ ظاہر ہے اور پوشیدہ بھی ہے اور وہی ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے اور ہم نے اِس قرآن کو حق کے ساتھ نازل فرمایا اور حق کے ساتھ ہی وہ نازل ہوا اور ہم نے اپنے رسول کو تمہیں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور کہیعص کے حق کا واسطہ، اور حمعسق کے حق کا واسطہ اور واسطہ تیری یکتائی کے حق کا، یگانگت کے حق کا، بے نیازی کے حق کا، انفرادیت کے حق کا، تو وہ ہے نہ جس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی بھی اُس کا ہمسر نہیں ہے۔

دعائے حضرت علی علیہ السلام

منقول ہے کہ جب بھی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو کوئی نہایت پریشانی اضطراب آگیں مہم درپیش ہوتی تو آپ دو رکعت نماز ادا کرکے سو مرتبہ "اَسْتَخِیْرُ اللهَ" کاورد کرنے کے بعد درج ذیل دعاپڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ هَمَمْتُ بِاَمْرٍ قَدْ عَلِمْتَهٗ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ خَيْرٌ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَ اٰخِرَتِيْ فَيَسِّرْهُ لِيْ. وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَ اٰخِرَتِيْ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَرِهَتْ نَفْسِيْ ذٰلِكَ اَمْ اَحْبَبْتُ. فَاِنَّكَ تَعْلَمُ، وَ لَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ خدایا! میں نے جو ارادہ کر رکھا ہے تُو اُس سے ضرور واقف ہے، پس اگر وہ دینی، دنیاوی اور اُخروی حیثیت سے میرے لیے بہترین ہے تو میرے لیے اِس کو سہل اور آسان کر دے اور اگر تیرے علم میں دینی، دنیاوی اور اُخروی حیثیت سے میرے لیے برا ہے تو رد فرمادے، چاہے مجھے اچھا لگے یا برا کیونکہ تُو عالم و دانا ہے اور میں ناواقف ہوں اور بے شک تُو غیب کا جاننے والا ہے۔

دعائے نور صغیر

(دعائے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے مجھے ایسا کلام بتایا جو رسول اکرم ﷺ نے عطا فرمایا تھا آپ صبح و شام اسے پڑھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں دنیا میں کبھی بخار نہ ہو تو اس کلام کو ہمیشہ پڑھا کرو:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ، بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ النُّوْرِ، بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ عَلٰی نُوْرٍ، بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ. بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ. وَ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ فِيْ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ، وَّ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ، وَّ عَلٰی	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ اللہ کے نام سے (طلب) کرتے ہیں جو نور محض ہے، اللہ کے نام سے جو نور کو نور بنانے والا ہے، اللہ کے نام سے جو چہرہ نور کی جلا کرنے والا ہے ہم اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں اور بگڑے ہوئے کاموں کے سنوارنے کی تمنا کرتے ہیں جو تمام امور کا درست کرنے والا ہے اللہ کے نام سے اپنے دل کی نورانیت کے طالب ہیں جس نے نور کو نور ہی سے پیدا کیا ہے تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا اور کوہ طور بیت معمور جو کعبے کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے اور اُس اونچی چھت (آسمان) پر جو کتاب (لوح محفوظ) کے کشادہ اوراق میں مذکور ہے اپنے نبیؐ پر نور کو نازل فرمایا تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے اور فخر میں مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر ہر خوشی اور غم کے نازل کرنے پر قابل شکریہ ہے خدایا حضرت محمدؐ اور اُن کی پاک پاکیزہ آل اولاد پر صلوٰۃ بھیج اور اُن

السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ، وَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ.	ہی کے صدقہ میں ہماری تمام حاجتیں بر لا۔

دعائے امام حسین علیہ السلام

یہ دعاامام حسین علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب آپ زخموں سے چور چور امام سجاد علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔
اس دعاکے پڑھنے سے مصیبتیں اور بلائیں دور ہوتی ہیں ہر نماز کے بعد اس دعاکاپڑھنانہایت ہی باعث خیر و برکت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِحَقِّ يٰسٓ وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ وَ بِحَقِّ طٰهٰ وَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ يَا مَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى حَوَآئِجِ السَّآئِلِيْنَ يَا مَنْ يَّعْلَمُ مَا فِي الضَّمِيْرِ يَا مُنَفِّسًا عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُفَرِّجًا عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا مَنْ لَّا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ افْعَلْ بِيْ.........	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ یا اللہ تجھے واسطہ ہے یٰسین اور قرآن حکیم کا، تجھے واسطہ ہے طٰہٰ اور قرآن عظیم کا، اے سوال کرنے والوں کی حاجتوں پر قدرت رکھنے والے، اے وہ جو دلوں کے حالات کو جانتا ہے، اے تمام بلاؤں کے دور کرنے والے، اے غمزدہ لوگوں کو ہم و غم سے نجات دینے والے اے بوڑھوں پر رحم کرنے والے اے بچے کو رزق پہنچانے والے، اے وہ جو تفسیر و تفصیل کا محتاج نہیں ہے خدایا درود نازل فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور میری حاجتوں کو پورا فرما۔

(اپنی حاجات طلب کریں)

دعائے امام زین العابدین علیہ السلام

یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص اس دعا کو سو مرتبہ پڑھے اور اس کی دعا قبول نہ ہو تو مقاتل پر لعنت بھیجے اور وہ دعا یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَ اَنَا اَنَا وَ كَيْفَ اَقْطَعُ رَجَآئِيْ مِنْكَ وَ اَنْتَ اَنْتَ، اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِيَنِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ اَسْئَلُهٗ فَيُعْطِيَنِيْ اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَدْعُكَ فَتَسْتَجِيْبُ لِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ اَدْعُوْهُ فَيَسْتَجِيْبُ لِيْ اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَيْكَ فَتَرْحَمْنِيْ، فَمَنْ ذَا الَّذِيْ	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے ۔ خداوندا! میں کیسے تجھ سے دعا کروں جبکہ میں ہوں اور کیونکر تجھ سے اپنی امید توڑوں جبکہ تُو تُو ہی ہے خداوندا! جب میں تجھ سے نہ مانگوں تب بھی تُو مجھے عطا کرتا ہے تو پھر کون ہے جس سے مانگوں تو وہ مجھے دے گا خداوندا! جب میں نے تجھ سے دعا نہیں کی تب بھی تُو نے قبول کر لیا تو پھر کون ہے جس سے دعا کروں تو وہ میری دعا قبول کرے گا خداوندا! جب میں تیری بارگاہ میں تضرع وزاری نہ کروں تب بھی تُو مجھ پر رحم کرتا ہے پھر کون ہے

اَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِيْ اِلٰهِيْ فَكَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عليه السلام وَ نَجَّيْتَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَنْ تُنَجِّيَنِيْ مِمَّآ اَنَا فِيْهِ وَ تُفَرِّجَ عَنِّيْ فَرَجًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	جس کے آگے آہ و زاری کروں تو وہ مجھ پر رحم کرے۔ خداوندا! جیسے تُو نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو شگافتہ کیا اور انہیں نجات دی تھی میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ درود نازل فرما محمد وآل محمد علیہم السلام پر اور مجھے نجات دے اِس مشکل سے جس میں گرفتار ہوں اور مجھے اپنے فضل و کرم سے جلد کشادگی عطافرما بلاتاخیر اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ عَظُمَ الْبَلَآءُ، وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ، وَ انْكَشَفَ الْغِطَآءُ، وَ انْقَطَعَ الرَّجَآءُ، وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مُنِعَتِ السَّمَآءُ، وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى، وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَآءِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اُوْلِى الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ، وَ عَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ، فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَ انْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ، اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ خداوندا! آزمائش بہت بڑی ہے میری بیچارگی ظاہر ہو گئ ہے پردہ فاش ہوگیا ہے امید ٹوٹ گئ ہے زمین تنگ ہو گئ ہے اور آسمان کو روک دیا گیا ہے بس تُو ہی مدد کرنے والا ہے اور تیری ہی بارگاہ میں فریاد ہے اور تنگی و آسانی میں صرف تجھ پر ہی بھروسہ ہے خداوندا! درود نازل فرما حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام پر جو صاحبان امر ہیں جن کی اطاعت تُو نے ہم لوگوں پر فرض قرار دی اور اِس طرح ہمیں اُن کا مرتبہ پہچنوایا ہے پس اُن کے صدقے ہمیں آسودگی عطافرما جلد تر نزدیک تر گویا پلک جھپکنے میں یا اِس سے بھی قریب تر اے محمد اے علیؑ اے علیؑ اے محمد آپ دونوں میری سرپرستی فرمایئے کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں اور میری مدد فرمایئے کہ آپ دونوں ہی میرے مددگار ہیں اے ہمارے آقا اے صاحب زمان فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں میری مدد کیجئے میری مدد کیجئے میری مدد کیجئے اسی وقت اسی وقت اسی گھڑی جلدی جلدی جلدی اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے واسطہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اُن کی پاکیزہ آلؑ کا۔

تعقیب نماز صبح

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ، فَوَقٰهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَكَرُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ، حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَّا شَآءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَا شَآءَ اللهُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللهُ وَ لَوْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ، حَسْبِيْ مَنْ لَّمْ يَزَلْ حَسْبِيْ ، حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ، حَسْبِيَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔
اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کی مدد سے شروع کرتا ہوں اور اللہ رحمت فرمائے محمد و آل محمد علیہم السلام پر، میں اپنا کام اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ واقف ہے اپنے بندوں کے حال سے، پس اللہ محفوظ رکھے اِس کو اِن کے مکر کی برائیوں سے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے تُو پاک ہے یقیناً میں قصور وار لوگوں میں سے ہوں، پس ہم نے اُس کی دعا قبول فرمالی اور اُس کو رنج سے نجات دی اور اِسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور کیا اچھا کارساز ہے پس وہ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے کہ اُن کو نہیں چھو سکی تھی برائی، سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہے۔ کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ قوت ہے سوائے اللہ کی مدد کے سب کچھ اللہ کی مرضی سے، لوگوں کی مرضی سے نہیں۔ اللہ جو چاہے خواہ کراہت و ناپسند کریں لوگ۔ میرے لیے پروردگار کافی ہے۔ بہ نسبت تمام پروردگاروں کے۔ میرے لیے کافی ہے پیدا کرنے والا۔ بہ نسبت دیگر پیدا کرنے والوں کے۔ میرے لیے رازقِ حقیقی ہی کافی ہے نسبتاً تمام رازو اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے

۔

ں کے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے۔ میرے لیے کافی ہے حقیقتاً وہ جو میرے لیے واقعاً کافی ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو ہمیشہ میرے لیے کافی رہا ہے میرے لیے کافی ہے وہ، کہ جب سے میں ہوں وہ میرے لیے کافی ہے جو ہمیشہ سے میری کفایت کرتا رہا ہے میرے لیے تو اللہ کافی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے اُسی پر میں توکل کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

تعقیب نماز ظہر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ بلند، عظمت والے، صاحب حکمت کے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو عرش کریم کا

الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ. اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَ لَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ، وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ، وَلَا سُوْٓءًا اِلَّا صَرَفْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.	پروردگار ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے اسباب کا اور تیری مغفرت کے ارادوں کا اور غنیمت کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے اے اللہ! مجھ پر کوئی گناہ مت چھوڑ مگر یہ کہ تُو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ کوئی غم مگر یہ کہ تُو نے اُسے دور کر دیا ہو، اور نہ سختی کو چھوڑ مگر جس کو تُو نے چھپا دیا ہو، اور نہ کوئی روزی جس کو تُو نے کشادہ کر دیا ہو اور نہ کوئی خوف جس کو تُو نے امن سے بدل دیا ہو اور نہ کوئی برائی جس کو تُو نے پھیر دیا ہو اور نہ کوئی حاجت جس میں تیری خوشنودی شامل ہو اور اِس میں میرے لیے فلاح و بہتری یہ مگر اِس کو تُو پورا نہ کر دے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ آمین اے تمام عالمین کے پالنے والے۔

تعقیب نماز عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَآئِسٍ مِّسْكِيْنٍ مُسْتَكِيْنٍ مُسْتَجِيْرٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا وَّ لَا مَوْتًا وَّ لَا حَيَاةً وَّلَا نُشُوْرًا.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پائندہ (اور سب پر) نگراں ہے. بڑا رحم کرنے والا مہربان صاحبِ جلال و اکرام ہے، میں اُس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے عاجز خاضع محتاج مصیبت زدہ مسکین بے چارہ و طالب پناہ بندے کی توبہ قبول فرمائے جو اپنے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے اور نہ وہ اپنی موت و حیات پر اختیار رکھتا ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے پر۔

بحوالہ شیخ طوسیؒ اس دعا کو نماز عصر کے بعد پڑھنے سے ثواب عظیم ہوگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وِ مِنْ صَلَاةٍ لَّا تُرْفَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ خداوندا! میں سیر نہ ہونے والے نفس، خوف نہ رکھنے والے دل، نفع نہ دینے والے علم، اور اُس نماز سے جو تیری بارگاہ میں رفعت حاصل نہ کرے اور سنی نہ جانے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں، خداوندا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مشکل کے بعد آسانی، پریشانی کے بعد کشادگی اور تنگی کے بعد خوشحالی (عطا فرما)، معبود!

اَلْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ، وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ، وَالرَّخَاءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ. اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.	ہمارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

تعقیب نماز مغرب

(پہلی دعا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا يَكُوْنُ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے۔ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) سب کچھ اللہ کے نام سے ہے اُس کے سوا کوئی برائی کو دفع نہیں کر سکتا۔ اللہ کے نام سے سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہے نہیں ہے کوئی خیر و خوبی مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، ہر نعمت کا عطیہ صرف اللہ کی جانب سے ہے۔ اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے ۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ قوت سوائے اللہ کی مدد و طاقت کے جو بلند و صاحب عظمت ہے۔ اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے۔ اے معبود درود نازل فرما محمد وآل محمد علیہم السلام پر۔

(دوسری دعا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ، وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانِ فِيْ دَارِ السَّلَامِ، وَجِوَارِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ! مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے ۔ خداوندا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن چیزوں کا جو تیری رحمت کا وسیلہ بنتی ہیں اور تیری طرف سے مغفرت کو یقینی بنانے والی ہیں اور، آتش جہنم سے نجات نیز ہر بلا سے بچانے کا اور جنت میں داخل کئے جانے کا سلامتی کے گھر میں تیری خوشنودی حاصل ہونے کا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا، خداوندا! ہمارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے ہی لو لگاتا ہوں۔

تعقیبات نماز عشاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَ اِنَّمَآ اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِيْمَآ اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْٓ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَآءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَ عَلٰى يَدَيْ مَنْ وَ مِنْ قِبَلِ مَنْ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَ اَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَ تُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ. اَللّٰهُمَّ! فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ. وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَ مَاْخَذَهٗ قَرِيْبًا وَ لَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا، فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.	اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے ۔ خداوندا! مجھے اپنی روزی کے موقع و محل کا علم نہیں ہے اور میں اسے اپنے خیال کے تحت ڈھونڈتا ہوں پھر میں طلب رزق میں شہر و دیار کے چکر کاٹتا ہوں اور اُس کی طلب میں سرگرداں ہو جاتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ آیا میرا رزق کسی ہموار وادی میں ہے یا کسی پہاڑ میں، اور زمین میں ہے یا آسمان میں، بیابان میں ہے یا سمندر میں اور کس کے ہاتھ اور کس کی طرف سے ہے البتہ میں جانتا ہوں کہ اُس کا علم تیرے پاس ہے اور اُس کے اسباب تیرے قبضے میں ہیں اور تُو اپنے کرم سے رزق تقسیم کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اِس کے اسباب فراہم کرتا ہے۔ خدایا! محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر درود نازل فرما اور اے پروردگار اپنا رزق میرے لئے وسیع کردے، اُس کا طلب کرنا آسان بنادے اور اُس کے ملنے کی جگہ قریب کردے اور جس چیز میں تُو نے میرا رزق نہیں رکھا مجھے اِس کی طلب کی سختیوں میں نہ ڈال کہ تُو مجھے عذاب دینے سے بے نیاز اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس تُو محمد ﷺ اور اُن کی آل پر درود نازل فرما اور اِس ناچیز بندے کو اپنے فضل سے نواز دے، بے شک کہ تُو بڑا فضل کرنے والا ہے۔

قبولیت نماز کی دعا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ هٰذِهٖ صَلَاتِيْ صَلَّيْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْكَ اِلَيْهَا، وَ لَا رَغْبَةٍ مِّنْكَ فِيْهَا، اِلَّا تَعْظِيْمًا وَّ طَاعَةً وَّ اِجَابَةً لَّكَ اِلٰى مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ. اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ فِيْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِنْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِيْ وَ تَفَضَّلْ عَلَيَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ.	شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔ اے اللہ! میری یہ نماز جو میں نے پڑھی ہے نہ اِس لیے ہے کہ تجھے اِس کی حاجت تھی نہ اِس لیے کہ تجھے اِس میں رغبت تھی ہاں یہ صرف تیری تعظیم واطاعت اور تیرے حکم کی اتباع ہے جو تُو نے مجھے دیا خداوند! اگر اِس نماز میں کوئی خلل یا اِس کے رکوع و سجود میں کچھ کمی ہو تو اس پر میری گرفت نہ فرما اور اِس کی قبولیت اور بخشش کے ساتھ مجھ پر فضل و کرم کردے۔

اعمال شبِ جمعہ وروزِ جمعہ

(1) سو (100) مرتبہ تسبیحات اربعہ کا ورد ہے۔

(2) سو (100) مرتبہ درود شریف کا ورد کیجیے۔

(3) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَاَھْلِكْ عَدُوَّھُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ کا زیادہ سے زیادہ ورد کیجیے۔

(4) زیادہ سے زیادہ استغفار کیجیے۔ خاص طور پر نماز صبح سے پہلے تین مرتبہ پڑھیے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

(5) سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کیجیے۔

(6) سورۂ کہف کی تلاوت کیجیے۔

(7) سورۂ یٰسین کی تلاوت کیجیے۔

(8) سورۂ ص کی تلاوت کیجیے۔

(9) سورۂ احقاف کی تلاوت کیجیے۔

(10) سورۂ واقعہ کی تلاوت کیجیے۔

(11) سورۂ دخان کی تلاوت کیجیے۔

(12) سورۂ طور کی تلاوت کیجیے۔

(13) سورۂ جمعہ کی تلاوت کیجیے۔

(14) دو (2) رکعت نماز پڑھیے جس میں سورۂ حمد کے بعد پندرہ (15) مرتبہ سورۂ زلزال پڑھیے۔

(15) زندہ و مرحوم مومنین و مومنات کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کیجیے۔

(16) مرحوم مومنین و مومنات کے لئے نماز مغفرت پڑھیے۔

(17) دعائے کمیل کی تلاوت کیجیے۔

(18) صبح جمعہ دعائے ندبہ کی تلاوت کیجیے۔

(19) بعد نماز عصر اس درود کا زیادہ سے زیادہ ورد کیجیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوٰتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَعَلَیْھِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

نماز آیات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ

سورج، چاند گرہن اور زلزلے وغیرہ کے آنے کی وجہ سے یہ نماز واجب ہو جاتی ہے۔
نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ سورۂ حمد کے بعد "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾" کہے اور رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے "لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾" پڑھے اور پھر رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے "وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾" پڑھے اور پھر رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے "وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾" پڑھے اور پھر رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے "وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾" پڑھے اور پھر رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے "لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾" پڑھے۔ پانچویں رکوع سے قیام کی حالت میں آنے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری بھی بجالائے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نماز عرفہ اور اس کا طریقہ

زوال کے وقت زیر آسمان نماز ظہر و عصر نہایت متانت و سنجیدگی سے بجالائے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ کافرون پڑھے۔
(اگر وقت وطاقت ہو تو) اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

نماز روزِ غدیر اور اعمال

18 ذی الحجہ کا دن بہت بڑی عید ہے ساس دن کے چند اعمال یہ ہیں:

(1) تجدید عہد باولایت امیر المومنین علیہ السلام،

(2) ایک دوسرے کو مبارکباد دینا،

(3) نیا لباس پہننا،

(4) روزہ رکھنا،

(5) افطاری دینا اور دعوت طعام کا اہتمام کرنا،

(6) غسل کرنا،

(7) زیارت امیر المومنین علیہ السلام پڑھنا،

(8) دعائے ندبہ پڑھنا اور

(9)   دو رکعت نماز پڑھنا۔

اذان ظہر یعنی دن ڈھلنے سے آدھا گھنٹہ پہلے اس نماز کو انجام دینا چاہیے اور اس نماز کا اجر ایک لاکھ حج و عمرہ کے برابر ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے اس نماز کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس (10) مرتبہ سورۂ توحید، دس (10) مرتبہ آیت الکرسی اور دس (10) مرتبہ سورۂ قدر پڑھی جائے گی۔

نماز تہجد اور اس کا مختصر طریقہ

نماز تہجد کل گیارہ رکعت ہے۔

سب سے پہلے نیت کرے کہ دو رکعت نماز تہجد پڑھتا (پڑھتی) ہوں سنّت قربۃً اِلی اللہ پھر تکبیر کہے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور نماز صبح کی طرح سے دو دو رکعات کرکے آٹھ رکعات مکمل کرے پھر حاجات طلب کرے۔

اس کے بعد دو رکعت نماز شفع کی نیت کرکے تکبیر کہے اور پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۃ الناس اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ فلق ایک ایک بار پڑھے۔ اس کی دوسری رکعت میں قنوت نہیں پڑھا جاتا۔

پھر ایک رکعت نماز وتر کی نیت کرکے پڑھے۔ اس میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے پھر قنوت میں ستر (70) مرتبہ استغفار کرے اس میں چالیس مومنین یا زائد کے لیے زندہ ہوں یا مردہ نام لے کر دعا کرے۔

نوٹ: یاد رہے کہ نیت کرنے سے مراد الفاظ کا زبان سے کہنا نہیں ہے بلکہ دل میں گزارنا ہے۔